

فصل پانچون

طریقہ ادا کر کے حج میں حاضر ہو کر اس وقت تک بیٹھ کر  
 پڑھنے کی ترغیب دے گا کہ اگر اس پر عمل کرے گا تو  
 معنی نوافلہ و غیرہ طریقہ پہنچے گا کہ اگر  
 وہ عاقبتی کرنے کی تحقیق قرآنی مباحث  
 عبادت پر مباحثہ کرنے کے کہ جس کی غایت  
 ہوگی سو وہ کس طرح سے ادا کرے گا  
 خطبوں کا بیان و غیرہ احکام شرعی ضروری

باب نمبر آفتاب فیضی

فراتر از اجنات خاص عام سنن حج  
و عمر و در بیان اقسام طواف و مقامات او  
و در کلمات او اگر کسی از این کلمات در کمال کمال

فصل دوسری

عمر و عرفا عشرہ روزی الحج کے فضائل میں اور حج  
الکبر اور حج مبرور کی تحقیق میں فضائل و علما حج مبرور  
فضائل عمر مذکورہ و عاشورہ کی روزہ کی وجہ  
افضلیت عمر مذکورہ کی اور نیز روزہ عاشورہ کی فضیلت

ماہِ حجب و شعبان و رمضان المبارک اور میان  
اسکا کہ عرفہ کا روزہ حاجیوں کے لیے مکروہ  
ہے اور تحقیق تفصیلی و لیا لیا عشر کی تحقیق  
مذہبیت عشرہ ذی الحجہ و عشرہ رمضان المبارک  
اور فضیلت مقام عرفات وغیرہ  
ان کا شرح و تفسیر

حج اور عمرہ فضائل میں اور میان اسکا حج کو عبادت و توبہ  
 فضیلت حاصل ہو اور تحقیق اسکا حج جو گناہ بخیر یا بد میں  
 فضائل بہ مقبول و غیر مقبول اور فضیلت احرام بندہ کی و  
 بیت المقدس مسجد اقصیٰ اور عورتوں کی حقیقتیں حج نہ جہا  
 کے ہو فضیلت درود شریف کی اور یہ انما ایک بابا کا اور حضرت  
 اوت کے سامنے فضائل حج باین قرآن اور فضائل ایک  
 پکارا کہ فضائل حشر امام اعظم وغیرہ تو ان شریفہ

مسئلہ چوتھی

مضامین کے مجموعہ کو اب میں مضامین کا نام دیتا ہوں

ساحل کی فضائوں میں رہا ہوا ایک کشتی کا ماحول

ایک سو میں جتدین نازل فرما ہوا جو غیر اودکار شدہ ہے

باب چوتھا فصیح و فہم

کہ شرف کے رستے میں آئے جا مرنے کے تو

پسین اور اس راہ میں خرچ کر کے اجر میں بخیرہ انکار

فصل ثانی

ساجیو سہارن نامین اور لکھنؤ میں سراج کل ساجیو وغیرہ

کے تعلق کے لئے ان کے ساتھ جو احسان ہو گا اس سے بڑا اور

بہو بخنا حضرت سارہ کا بارشاد ظالم کے پاس اور سارہ  
 فرما اچھا اچھی حضرت راجہ کو لیکر اور پیدائش حضرت سارہ  
 اور چھوڑا حضرت امیر کا حضرت سارہ عیسیٰ اور حضرت راجہ کے

بہت کم سے غلطیوں سے بچنے کے لئے جو حکم الہی کو اور عبادی سے بڑا پاد و درم  
و بیان تو کافی ہے جس سے حاصل تحقیق و بیج عظیم وغیرہ

بیانات مناسب مقام

۹۱ فصل چوتھی شرع  
فضائل کعبہ شریفین میں و بیان شفاعت کعبہ منجلیہ  
بروز قیامت و بیان آیات ثبوت کعبہ منجلیہ وغیرہ اور کاف

۹۲ فصل پانچویں  
فضائل نظر کرنے کعبہ شریف کے مع اس کے کر کے کراچی  
چیزوں کی طرف سے نظر کرنا عبادی وغیرہ اور کاف

۹۳ فصل ششویں  
طواف کرنے کے فضائل میں اور بیان اسکا کہ سات بار  
ایک عمرہ کے برابر میں و بیان طواف اربعہ وقت میں  
اور طواف اگر کیا فیصدہ میں و احکام طواف وغیرہ مسائل ضروری

۹۴ فصل دوسری  
مقام ابراہیم اور اسکو فضائل میں اور بیان سیاہ ہونا  
جرا سو و کانی اور کم گناہوں کے و بیان ثبوت و ماجرا سو کا  
اور طواف و سیاہ و جرا سو کا وغیرہ اور کاف و فوائد مناسب مقام

۹۵ فصل تیسری  
رکن بایں اور طیم اور سبز رحمت اور زمر کے فضائل میں  
قبولیت و دانیچہ متکبر رحمت کے مع ذکر عمل مجرب ہل مش  
واسطے قبولیت و ما کے وغیرہ فوائد مناسب مقام

۹۶ فصل چوتھی  
زمر شریف کے فضائل میں بیان فوائد و منافع زمر

۹۷ بیان اسکا کہ زمر شریف میں لعاب و ہن ہا کر  
مطہر معقبہ حبیب خالق الکر و اعلیٰ و عمل مجرب  
واسطے حاصل ہونے شفا کے بیماری سخت سے

۹۸ فصل پانچویں  
بعض تحقیق ناموں زمر کے وغیرہ فوائد مناسب  
مقام و فضائل میں اور بیان و منافع کعبہ منجلیہ

۹۹ فصل ششویں  
باب چھٹا فضائل مسجد ابراہیم کے بنا میں اور اسکی تعمیرات  
کے ذکر میں و جہاں ملحقہ اور سیاطین کے ہار زمر میں

۱۰۰ فصل دوسری  
مسجد ابراہیم میں نماز پڑھنے کے فضائل میں  
و تحقیق مسجد ابراہیم وغیرہ اور کاف و فوائد مناسب

۱۰۱ فصل تیسری  
کعبہ منجلیہ کے فضائل میں و تحقیق لایت حجاز  
اور کعبہ منجلیہ کے ناموں کے بیان میں و حکما عجیب  
وغیرہ کہ مشتمل بقدرت الہی و منجلیہ کہ است

۱۰۲ فصل چوتھی  
حضرت کعبہ منجلیہ سے ہی عمل مجرب ہا رہنہ مکسیر  
بعضہ کر طاعت و ہن زمرہ و خاتون و ہن زمرہ  
۱۰۳ فصل پانچویں  
کعبہ منجلیہ کے حرم مقدس کے آداب اور کعبہ منجلیہ

۱۰۴ فصل ششویں  
کہ شریفین میں رہنے اور سفر کی فضیلت میں  
موجودہ آداب رہنے کہ منجلیہ کے ذمہ اور کاف

## باب ساتواں فصل پہلی

کو مغل کے قبرستان یعنی جنت المعلیٰ کے فضائل میں بیان بعض اہل کلمہ و نوین جنت المعلیٰ و طریقہ زیارت متعجب جنت المعلیٰ دعا قبرستان میں پڑھنے کی اور بیان اسکا کہ گرد کعبہ شریف کے قبرین میں جو بمبئی کی تھیں اور مقام شریف حضرت اسماعیل رضی اللہ عنہ و غیرہ کا

۱۲۱  
فصل دوسری  
کو مغل کے آس پاس کی مسجدوں کے بیان اور  
غیرہ اذکار

## فصل تیسری

۱۲۵  
کو مغل کے پہاڑوں کے بیان میں اور  
اسکے فضائل میں موعودہ گزشتہ اور اذکار

## فصل چوتھی

مقامات زیارات کو مغل میں طریقہ زیارت کرنے کعبہ معلیٰ کا اندر سے موعودہ دعا فضائل قاضی نور و فضائل خاثر موعودہ و کرامتیں پاسبان

## فصل پانچویں

۱۲۸  
مقامات قبولیت دعا کے بیان میں موعودہ وقتوں خاص ہر ایک مقام کے

## باب آٹھواں فصل پہلی

۱۳۳  
ہجرت فرمانار رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ مغل کے  
سود حضرت ابوبکر صدیق اور اہل مین خوارق

و معجزات کا موعودہ میں آنا اور ہونچنا آپ کا مدینہ طیبہ کی سرزمین میں اور قیام فرما کر احوال میں اور بنا فرما مسجود قبا کا و فضائل باغ حضرت ابوبکر صدیق اور فضائل خباب ولایت تاب حضرت علی رضی اللہ عنہ فضائل سپرہ دین کے موعودہ اسلام کے حضرت بریدہ سلمیٰ کے موعودہ سوانہ و غیرہ اذکار

## فصل دوسری

روانہ ہونا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا محل قبا جمعہ کے دن اور درمیان راہ نما جمعہ اور نماز اور اوشتر نا حضرت ابوبکر انصاری کے گھر میں اور مٹھنا اگلی اپنی کا بقام مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم غیرہ اذکار

## فصل تیسری

فضائل مدینہ طیبہ میں موعودہ سفر کو تفصیلی کے کہ مدینہ طیبہ کی حفاظت کے لیے لاکھ مقرر ہیں و داخل ہو کر گاؤں میں جال اور بیان اسکا کہ حبیب گزشتہ بلوچت حصول اختیار میں ہو گیا تھا کہ مدینہ طیبہ کو اختیار فرمایا اور بیان اسکا کہ قیامت کے سب شہر ویران ہو جائیں گے سب سے

## فصل چوتھی

۱۲۸  
بچے مدینہ طیبہ میں ان سو گاؤں میں موعودہ اذکار

## فصل پانچویں

۱۳۳  
مدینہ طیبہ کی خاک شفا اور موعودہ کے فضائل میں

اور یہی ذکر و استدلال آیت ہوا عین اور بیان کیا کہ  
چہ شخص نے یہ طیبہ کی ناک پاک کوروی کہے  
نہو باندہ شخص واجب التعمیر اور ایسا کہ طیبہ  
کی خاک پاک میں ایک خوشبو خاص حاصل ہو چکے  
و عین میں یہ کہ اور بار یہ طیبہ ہفتا ہجڑم و درج  
یہ اور خاک شفا کا ایک گڑھا مکھڑ جو جکسا تجر  
عالی و درج اب کیا ریں تجویات اور دین بیا  
اقسام کچھ اور بیان و عجز ہونا کہ یہ طیبہ  
مکہ منظر کے و بیان مقام حجب و غیرہ اور کار  
باب نو ان فصل پہلی آداب  
و اصل ہونے و نیت طیبہ کے  
فصل دوم سری آواز ناز شریک و غیرہ اور  
فصل تیسری اور خدا ہر مقدس و سب کو  
فضائل میں بیان کل امور و عہدہ ہر اقدس  
فصل چوتھی سب شرف و کرامتیں جو ہر مقدس  
و نوح میں آوے اور یا مست کہ نوح میں آئے  
فصل پانچویں فضائل زیارت شریک و غیرہ  
بال کائنات اور آواز آہا سجدہ و یمن و تقاضا  
اور تمام شرف و تہنیش اور لرزہ پیدا ہونا  
باب دسواں فصل پہلی اور شہادت کیلئے  
جو لوگ حج کر کے بغیر زیارت شریف محرم و ماہ رمضان  
فصل دسویں مذہب و مذہب میں آواز و غیرہ  
سے ذکر تہنیز بادشاہ و قیام اختیار کرنا پار سو

۱- علمای ربوہ و کلاؤر و نکی اراؤ و مین انصاف کا بیان و غیرہ اور کلام  
۱۶۵ فصل تیسری مدنیہ بلکہ مین جنت البقیع و مقبرہ کی  
فضائل مین و ذکر فضیلہ و کلمی خبر و اور تفریق ایک و غیرہ اور کلام  
۱۶۸ فصل چوتھی شہداء و عہدہ فضائل مین خبر و اور کلام  
۱۷۱ فصل پانچویں مدنیہ بلکہ مین و مین و اور کلام  
اور کلام و اور کلام و اور کلام و اور کلام و اور کلام  
۱۷۴ باب گیارہواں فصل سہلی  
سجد نبوی کی شروع تعمیر کے بیان مین و اور کلام  
۱۷۷ فصل دسویں سجد نبوی کی تعمیر کے بیان مین و اور کلام  
اور کلام و اور کلام و اور کلام و اور کلام و اور کلام  
۱۸۲ فصل تیسری سجد نبوی کے فضائل مین  
۱۸۶ فصل چوتھی سجد نبوی کے فضائل مین و اور کلام  
۱۸۹ فصل پانچویں سجد نبوی کے فضائل مین و اور کلام  
۱۹۷ باب بارہواں فصل سہلی مدنیہ بلکہ  
ساتون کنوؤں کے فضائل مین و اور کلام  
۲۰۰ فصل دسویں مدنیہ بلکہ کے مہرم مقدس کے بیان  
اور اہل مدینہ کی تعلیم و ذکر مہرم و آداب مین  
۲۰۳ فصل تیسری مدنیہ بلکہ کے فضائل و اور کلام  
۲۱۸ فصل چوتھی مدنیہ بلکہ کے فضائل و اور کلام  
۲۲۰ تا حال پہونچنے حاجی کے اپنے وطن مین  
فصل پانچویں مدنیہ بلکہ کے فضائل و اور کلام  
اور فضائل نبوی سہلی مدنیہ بلکہ کے بیان مین



وَعَلَى النَّاسِ حُجُّ الْبَيْتِ سَطْرًا لِيُذَكِّرُوا

بشرى الامميين في المعاصرين كتاب مستجاب لالتكليف في الجاهلية

تسعينيات ولوى محمد الغفار مفتي نظامت مالک محم و گویا بشیر

کتابخانه عمومی

حمد بقیاس و سجدہ و ارحم الراحمین کو نیت کیا ہے جسے بجا و فضل عظیم اور رحمت عظیم سے اپنے جاہلیہ لہجہ  
 کی استہزاء میں پیدا کیا اور روزِ نازل میں اُمّتِ مَنّیہ کو سرِ پُستِ عقیق سے یاد فرمایا اور نعتِ بڑا دُعا  
 اوس حبیبِ کبریا صاحبِ قبابِ توسین اور اودنی کو شایان ہے جسے حکو صراطِ سقیم اور دینِ قویم  
 تعلیم فرمایا اور مژدہ روح پرور کا لفظِ طیّیّہ و کلمہِ حقّیّہ و خطابِ عظمتِ نصیبِ کُنکھِ خیرِ امّیّہ  
 و اُحکمتِ کُنکھِ دینِ کُنکھِ شایا اور ہزاران ہزار تھنے سلامِ آلِ و اصحابِ حضرت سیدِ الکائنات پر جنگی خیر  
 و برکت اور تعلیم و ہدایت سے تمام عالمِ مالا مال ہوا بعدِ حمد و نعت کے کتابتِ فقیہِ کُنکھِ المصنّفِ بیلِ الغنیاء  
 محمد عبد الغفار ابنِ حافظِ احمد حسن خیر آبادی حنفی قادری کہ فقیر نے بعدِ حاصلِ کسب فرارغ کتاب کو رُجّھا  
 اپنے مددِ حمید جنابِ تقدّسِ نصابِ ولانا و مرشدنا حضرت مولانا بابا و علی خان صاحبِ معفو و محدثِ دہلوی  
 سے عمرِ صدّی سال کا منقضي ہوا کہ یہ عہدِ ضعیف بسابقہٴ فضلِ سرمدی و حسنِ توفیقِ حضرتِ صدیقی بستر  
 زیارتِ حرمین شریفین مشرف ہوا بعدِ معاودتِ پنجمہٴ حسنِ نتائج و ثمرات و اعظمِ فتوحات اس سفرِ مبارک کہ  
 سیدِ علِ محمود و فعلِ مسعود و بطورِ بینِ ایا کہ ایک رسالہ موزوم بہ تجرّہ و مضافاً بابِ ثبوتِ اسلام والینِ شریفین  
 حضرت رسولِ الشّٰلین با حسن الوجوہ مرتب ہو کر پسندِ طبع شریفہٴ عالمِ اکبر اس زمانہ کا سوا اور اسکے منمن  
 براتِ نجات و نمانہٴ کفارتِ نیاتِ بارگاہِ خداوندی سے عطا ہوا لیکن ایک مدت سے جانا بہرِ مایوس و غم

وافقی رکھنا تھا کہ باقضاء کے لئے اگرچہ کتب کوفی کتاب ایسی کامل اور جامع فضائل اور  
 حالات حرمین شریفین میں زبان اردو عام فہم میں لکھی جسکو سب مسلمان مرد اور عورتیں پڑھکر فائدہ  
 عظیم حاصل کریں اور وہ ان کے فضائل و برکات و ترقی درجات سے واقف ہوکر دل و جان سے  
 بشوق زیارت حرمین شریفین کہ موجب حصول اعظم سعادت دنیا و آخرت و قوی ترین اسباب عفو و  
 مغفرت ہے مستعد ہوویں اور اس دینا سے ناپائیدار میں خواب غفلت اور ظلمت جہالت سے جرت کریں  
 اور اس فقیر کے حق میں و علمائے خیر کریں ہر چند کہ بعض علماء نے بعض مسائل حج و عمرہ تحریر حالات مختصر  
 پر لکھا گیا ہے لیکن کوفی کتاب ایسی حسین اکثر حالات اور فضائل مقامات مقدسہ حرمین شریفین کی کلی  
 عبارت اردو آسان نہ کہ عربیوں نظر نہ آتی و نہ یوں تو کتاب میں حدیث و تفسیر و سیر کی ان اذکار و صدقہ و انوار  
 سے محروم ہیں کہ ورون شک و افسان محض رحمان کہ باوجود کمال ضعف و ناتوانی و کثرت عوارض جانی  
 و ملاطمہ بتیزات و حوادث زمانی بتامید فضل و رحمت سبحانی و مساعادت فیوض حضرت شان رحمانی یہ کتاب  
 بوجہ الشرام اس ترتیب خاص و عنوان مادہ کے کمال عرق ریزی اور جانفشانی سے تمام ہوئی کوفی روایت  
 اس میں ضعیف اور بے سند کامل نہیں لکھی گئی اہل اسلام کو مژدہ اور مبارکبادی ہے کہ بھجوائے مضمون  
 اطلبہ الوریق شہا الطریق سفر مبارک حرمین شریفین کے لیے رفیق شفیق کا ہونا ہر مسلمان کے لیے  
 ضروری تھا اس صورت میں اگرچہ شہم انصاف عجز کی جاوے تو یہ کتاب سفر و حضر و ہجرت میں ایسی ہر  
 صادق اور نادی کامل اور رفیق شفیق ہے کہ کسی بارہم اور رفیق راسخ قدم سے ایسے فائدہ اور نفع  
 عظیم نہ نہار نصیب ہون کے غرض کہ یہ کتاب کہ منجملہ اعظم بیات صحاحات اور زاد آخرت اس فقیر سے ہے  
 مکمل اور مدیت طلبہ کے حالات کے واسطے عجیب و غریب آیتہ حقانہ ہے اور اس سفر مبارک کے لیے  
 بہت بڑا نقشہ اور ذخیرہ ہے قابل اسکے ہے کہ توفیق جان اور آیتہ دین و ایمان سمجھی جاوے اور لائق  
 اسکے ہے کہ زاد الحرمین اور مرآت الحرمین نام رکھی جاوے لیکن جناب مستطاب حضرت بدر فیاض  
 و بارگاہ عرش آب حضرت سید الکائنات سے دلیین یہی القا ہوا کہ نام اسکا حرمین البحرین فی  
 فضائل الحرمین رکھا گیا جو مسلمان بھائی مزد و عورت اس سے فائدہ پاوے اوپر لادہ ہے  
 کہ اس نگار کے حق میں دعا کن خاتمہ کی ضرورت کہ رب العالمین سب مسلمانوں کے اعظم مقصد  
 و نجات دینی برلاوے اور اس خیر کثر سے اجر کبیر عطا فرماوے آمین بحیاہ سید المرسلین رحمۃ اللہ علیہم



اور خیر و برکت دے تو اپنی خوبی اور بھلائی کو کہ آپ دونوں جہان میں بڑا نعمت ہے کیونکہ جو کچھ ارحم الراحمین  
 اور اس کے حبیب رحمتہ للعالمین نے فرمایا ہے اس میں ہر راست اور خبر و برکت اور سعادت دنیا و آخرت ہر  
 اور جو کچھ کہ اس کے خلاف ہے اس میں دونوں کی رسوائی اور خرابی ہے تقسیمِ عالم واحدی وغیرہ میں اور  
 ہوا کہ جب حضرت ابراہیمؑ کو بے شرفی کی بنا سے فارسیا ہوسے موانع اللہ تعالیٰ نے آپ کو ارشاد فرمایا  
 اذِنتُ لِلنَّاسِ بِأَنْتَ يَا نُوحُ رَجُلًا وَعَلَىٰ كُلِّ شَأْنٍ مُّكَلِّمٌ لِّقَوْمٍ عَنِيقٌ یعنی پکارو  
 لوگوں میں حج کے واسطے کہ آؤں تیری طرف یا نو پٹے اور ہمارے کورڈی و بی اٹھنیوں پر چلی آتی  
 راہوں دو سے حضرت ابراہیمؑ نے عرض کیا مایہ سلف صبیقی یعنی خداوند میری آواز سنیں پوچھی  
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا عَلَيْنَا الْبَلَاءُ ذَاكَ قَوْلُكَ تَبَارَكَ مَا هُوَ لَكَ سَمْعٌ اور پوچھا دنیا سبکو ہمارا  
 ذمہ ہے چنانچہ آپ موافق حکم الہی کے مقام پر کھڑے ہوئے تو وہ اپنا اور چاہا کہ سب پہاڑوں سے  
 بلند ہو گیا پس آپ نے اولیگیان کا انون میں دیکر تین بار چار و نظرت پکارا يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ لَكُمْ لَكُمْ  
 قَدْ نَبِئْتُكُمْ وَأَكْبَرْتُ عَلَيْكُمْ لَكُمْ فَاجِئُوا لِي كَمَا مَعْنَى اے لوگو خبردار ہو جاؤ کہ حقیقت پروردگار  
 تمہارے سامنے بنایا تھا یہ ہے کہ اور فرض کیا پھر حج میں قبول کرو حکم پروردگار اپنے کا حق تعالیٰ  
 ہے آپ کی آواز کو مشرق سے مغرب تک سبکو سنوا دی متب جن لوگوں کے کہ نصیب میں حج کرنا تھا وہ  
 اپنے باپوں کی پیٹھ یا مان کے پیٹ سے جواب دیا لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لکھا ہے کہ جسے ایک بار جواب  
 دیا وہ ایک حج کر لیا اور جسے کبھی بار جواب دیا وہ کسی حج موافق جواب کے کر لیا اور جسے جواب نہ دیا وہ  
 محروم رہے گا علیہما بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ سب پہلے میں والون نے جواب دیا لہذا میں نے  
 لوگ اکثر حج کرتے ہیں علمائے دین کہتے ہیں کہ گویہ خطاب اللہ تعالیٰ کا حضرت ابراہیمؑ کی طرف ہے  
 مگر اس آیت شریفہ سے بھی فرضیت حج کی ثابت ہے اس واسطے کہ جب حق تعالیٰ قرآن مجید میں کسی  
 اور شریعت کا حکم بیان فرماوے اور اسکو منسوخ نہ کرے تو وہ حکم ہمیشہ واجب اور لازم ہو جاتا  
 اور اگر اس آیت کے مخاطب ہمارے رسول مقبول صلیم ہوں جیسے کہ بعض مفسرین لکھتے ہیں تو فرضیت  
 حج کی بے تکلف ظاہر ہے چنانچہ صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلیم  
 نے خطبہ شریف میں فرمایا يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمْ الْحَجُّ فَحُجُّوا فَقَالَ رَجُلٌ أَكُلَ عَامِلًا يَأْتِي  
 فَمَسْكُتٌ حَتَّىٰ قَالَهُمَا ثَلَاثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعْمَ لَوْ جِئْتُ وَلَمْ أَسْتَطِعْ أَيْ لَوْ فَرَضَ عَلَيَّ كَيْفَ يَجُوزُ

جس پس منج کر دیس عرض کیا ایک مرد نے آیا ہر سال فرمیں ہے یا رسول اللہ پس چپ رہے آپ بیان کیا کہ اس نے وہی بات قین بار کہے تب فرمایا کہ اگر کتا میں یا لٹا تو بیشک واجب ہو جاتا ہر سال اور اور البتہ طاقت نہ رکھتے تم ادا کرنے کی صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ بنیاد اسلام کی اوپر پانچ چیز کے ہے ایک گواہی اس بات کی کہ نہر ہے کوئی معبود بحق سوا اسے اللہ کی اور تحقیق محمد صلعم بندہ اور رسول اس کے ہیں دوسرے شہید پڑھنا نماز کا یہ سترے و نیا و کوٹو کا چوستے حج اپچون روزے رمضان کے اس حدیث سے صفا ظاہر ہو کہ حج ارکان اسلام سے ہے مثل نماز روزہ کے پس جو شخص کہ معذرت پا کر حج نہ کرے اس کا اسلام پورا نہیں کیونکہ ظاہر ہے کہ ہر چیز بغیر اپنے تمام رکون کے قاتام اور ناقص ہے علاوہ اس جناب سرور عالم صلعم نے اس شخص کے حق میں جو قدرت پا کر حج نہ کرے بہت سخت وعیدیں بیان فرمائی ہیں جتنا ذکر خدا چاہے نزدیک آتا ہے تو اس نے بھی فریفت حج کی ثابت ہے کیونکہ جس فعل کے نہ کرنے پر وعید وارد ہوتی ہے اس کا کرنا لازم ہوتا ہے تفسیر احمد میں وارد ہوا کہ صاحب تفسیر فتح عقیق کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ محمد بالیقین فرماتے ہیں کہ ایک بزرگ نے پوچھا مجھے طواف کرتے ہیں کہ تو کہاں کا رہنے والا ہے میں نے کہا کہ خراسان کا ہوں کہا کہ کتنے قاصدے پر ہے میں نے کہا کہ دو مہینے تین مہینے کا راستہ ہے تو انھوں نے فرمایا کہ تم تو کعبہ شریف کے ہمسایہ میں سے ہو میں نے کہا کہ آپ کا شہر کتنے قاصدے پر ہے تو انھوں نے کہا کہ میں پنج برس کے راستے سے آیا ہوں جب تکلا تھانجا تھا اب بوڑھا ہو گیا تو میں نے شکر کہا کہ قسم ہے اللہ کی یہ ہی عبادت خدا کی اور یہی محبت صادق رہا پس وہ غصہ اور ذوق شوق الہی میں اشعار عربی پڑھنے لگے اسی طرح چند اذکار شیخ حضرت اوی نے بھی لکھی ہیں تو سمجھنا چاہیے کہ یہ میں آثار قبولیت دعا خلیل الرحمن کے کہ مخلوق خدا پاد اور سوار برسون کی راہ سے چلی آتی ہے کیا اچھا کہا ہے ہر کجا چشمہ بود شیرین + مردم مرز + مور گردانید + مسند احمد و سنن دارقطنی میں بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما دیکھ کر حق فرم فرم تعلق معنی حج تمام عمر میں ایک بار فرمیں ہے اور جز زیادہ کرے وہ نفل ہے ہر بڑی شامت اور گراہی ہے کہ مقدر ہو جتے مسلمان اس فرض کو نہ ادا کرے اور محروم و بد نصیب اس دنیا سے نایاب راہ سے بخت ہو رہے

## فصل دوم در سحر و جادو

ج کے فرض ہونے کے احکام میں

پوشیدہ و نہر پہ کہ سب دین کی کتابوں مجرب سے ثابت ہے کہ جو فرض ہونے کے لیے استیفاء  
بالاتفاق سب اماموں کے نزدیک شرط ہے پس حضرت امام شافعی کے نزدیک مراد استطاعت تحر  
موتہ اور سوار بنانا ہے ابن عمر سے روایت ہے کہ کہا آیا ایک شخص رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا چیز واجب کرتی ہے کچ کو فرمایا توشہ اور سواری نقل کی ترندی اور تاج  
نے اہل حدیث لکھے ہیں کہ حضرت نے انہیں دو شرطوں کو اس لیے ذکر فرمایا کہ یہ دونوں اہل اور  
پرفروہ ہیں اور حضرت امام مالک سے کہ نزدیک استطاعت میں قدرت سواری پر فروہ نہیں صحت  
اور قدرت پیادہ پہلنے کی کافی ہے اور حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک صحت جسمی اور توشہ و سواری  
اور امن راہ نسب بشرط ہیں چنانچہ اس جگہ تفصیل اور شرائط کی لکھی جاتی ہے اہل اسلام پر سختی  
نہر ہے کہ بشرطین حج کی فرض ہونے کی کئی بین اول اسلام ہے یعنی مسلمان پر فرض ہے نہ کافر اور  
حریت ہے یعنی آزاد پر ہے نہ بردہ پر اور عقل ہے یعنی ہوشیار پر نہ دیوانہ پر اور بلوغ ہے یعنی بالغ پر  
نہ لڑکے پر و مختار و دیار و غیر مین وار و ہوا اگر لڑکا پہلے بالغ ہونے کے اور غلام پہلے آزاد ہونے  
کے حج کرے گا اگر چہ باجائز مولی ہونے فرض اس سے ساقط نہ ہو گا بلکہ بعد بالغ ہونے اور آزاد ہونے  
کے بشرط استطاعت اور حج کرنا لازم آئے گا بان وہ پہلا نوافل سے شمار کیا جاوے گا اور بشرط صحت ہے  
یعنی تدبیرت پر ہے نہ بیمار پر چنانچہ فقہ کی معتبر کتابوں میں لکھا ہے کہ ایسا حج لوٹے اندھے عاجز مسلول  
بیمار شیخ فانی پر کہ قدرت سواری پر اپنے آپ ٹھہرنے کی نیز مشقت عظیمہ کی نہ رکھتے ہوں حضرت  
امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک جب نہیں نہ خود اپنے آپ کے مال پر کہ اور سے حج کر لیں یا مرتے وقت وصیت  
کہیں اور صاحبین یعنی حضرت امام ابو یوسف و حضرت امام محمد کے نزدیک ایسے مال پر واجب ہے کہ اور سے  
حج کر لیں اور شرط ہے قدرتنا دور اخلہ پر یعنی جو قدر ہو خرچ راہ اور سواری پر اور جو نہ تو  
فرض نہیں ہے اور خرچ اس قدر ہو کہ جاتے اور آتے کفایت کر جائے اور زائد ہو حاجت اصلی سے اور نفقہ  
عیال و تنکے سے پھرنے تک اور بشرط راستہ کا امن ہے علماء دین کے نزدیک راستہ کی امن ہے  
یہ مراد ہے کہ غالب اوسمین سلامتی ہو اگر چہ ایسا کسی پرافت بھی ہو چنانچہ جاکسی اور خشکی اسمین برابر ہیں کیونکہ

طاہر ہے کہ دریا اور جبل آفت اور معصومیت سے خالی نہیں ہوتا مانند کم ہونے پانی اور شدت  
 گرمی کی اور چٹنے لوہوں کے پس ایسی آفت کے احتمال سے استقامت باطل نہیں ہوتی جیسے کہ تضرع  
 اس مسئلہ کی و مختار برہان قنیدہ عالمگیری وغیرہ میں مذکور ہے اور اسی پر فتویٰ ہے اور مراد قنادر  
 ہونے قوت پر سوا سے حاجت اصلی کے یہ ہے کہ سوا سے اسے قرعہ کے اگرچہ حربی بی کا ہو  
 اور سوا سے خرچ گھر اور نفقہ عیال وغیرہ کے لینے گھر بچہ گئے تک کا موافق کھانا نہ پہن سوائی  
 وغیرہ کے رکھتا ہو پس اگر گھر اور سکے رہنے سے زیادہ ہو کہ کرایہ کو دیتا ہو یا لباس یا کتابیں دین  
 کی حاجت سے زائد ہوں یا لونڈی غلام جن سے خدمت نہ لیتا ہو او سکول لازم ہے کہ اونکو بچکر  
 حج ادا کرے اور اگر کسی پاس گھر نہ ہو مگر قنیدی اس قدس ہے کہ اوس سے حج کرے یا  
 گھر مع سامان کے مول لے اس صورت میں بھی اوسکے حج کرنا چاہیے اور مراد قنادر ہونے سواری  
 پر یہ معنی ہیں کہ مالک جو خود سواری کا یا کرایہ کرے سکتا ہو عاریت اور اجرت سے قدرت سواری  
 پر ثابت نہیں ہوتی پس مذہب مفتی بہ استقامت رکھنے والا وہ شخص ہے کہ مسلمان آزاد و عاقل  
 بالغ تندرست قادر زاد و راجحہ پر سوا سے حاجت اصلی کے حج میں نہیں یا بروقت سفر کرنے حاجت  
 اوسکے وطن سے بشرط راستہ کی امن کے یہ سب شرطیں مرد کے واسطے ہیں اور عورت کے لیے اگرچہ  
 بوجہ بیابان و سفر ان شرطوں کے دو شرطیں اوہیں اکابر خالی ہونا عادت سے دو شرطیں ہمراہ چھوٹا  
 یا محرم جوان متقی کا بغیر جبر کے شرعاً شریف کے علم سے محرم وہ شخص ہے کہ جسکے ساتھ کبھی نکاح  
 درست نہ ہو بہت قربت کے ہو یا علانہ دوسرے یا سسرال کے مسلمان ہو یا کافر نہ ہو یا  
 آزاد اور زاد و راجحہ محرم کا عورت پر لازم ہے بروایت مشہور مگر صحیح یہ ہے کہ لازم نہیں کہ  
 نئی مستطاع ابن العباد اور بعد حاصل ہونے اس استقامت کے خاوند کی اجازت کی حاجت  
 پر یہ شرط اوس حالت میں ہے کہ کسے شریف تکاب عین دن کی راد سے کم نہو اور اگر سفر تین دن  
 سے کم ہو تو اکیلے جانا عورت کا درست ہے محرم کی حاجت نہیں غلام الر وایت یہی ہے اولیٰ  
 روایت میں حضرت امام اعظم اور امام ابو یوسف سے عورت کو سفر لکھن کا بھی بغیر خاوند یا محرم کے  
 نہیں درست ہے ملا علی قاری شرح مشک میں لکھتے ہیں کہ بقیہ فقہاء و اس زمانہ کے فقہاء  
 روایت پر ہے اور حضرت امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک ہمراہ ہونا نیک نجات عورت کی حاجت



روان کے قائم مقام خاوند یا محرم کے ہوتے اور اجازت خاوند کی بھی شرط نہ اس صورت میں کہ  
مردوں اور عورتوں کو چاہیے کہ جب تک ان شرطوں کا سہا انجام اور انتظام بخوبی نہ کر لیں حج کا ارادہ  
نہ کریں پس جو لوگ کہ بغیر درستی سامان سفر کے دور دراز رستوں سے ملگتے کھاتے حج کو جاتے ہیں ان کی  
بشری غلطی اور کوتاہ اندیشی ہے کہ فضل کے حاصل کرنے کے واسطے سوال کے وبالوں میں گرفتار ہو کر  
دین میں یہاں تک کہ بسبب غلبہ پریشانی اخلاص کے غار و غیرو ضروریات دین کی بھی پابندی نہیں رہتی  
ہیں صاحب اسبیل کا حق یہ کہ جب حضرت شبلیؒ حج کو چلے رستے کو فقیروں نے اگر کہا کہ ہم بھی فقیر  
تو کل کر کے آپ کے ساتھ چلیں گے کہا چلو بشرطیکہ توشہ ساتھ نہ لو سوال نہ کرو کوئی کچھ دے تو قبول  
نہ کرو تیسری شرط میں ان کو عذر دیا حضرت شبلیؒ نے فرمایا تم کو خدا پر توکل نہیں لوگوں کی توشہ توکل  
ہے اسی طرح ایک شخص نے حضرت امام احمد حنبلؒ سے پوچھا کہ یہ ارادہ ہے کہ محض اللہ پر توکل کرے  
اور بے سامان حج کو جاؤں فرمایا کہ جالیکن اکیلا قافلہ کے ساتھ نہ جانا اسے عرض کیا کہ اکیلا تو  
نہیں جاسکتا آپ نے فرمایا تو اللہ پر توکل نہیں کرتا قافلہ کے مال پر توکل کرتا ہے صحیح بخاری  
میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ یمن کے لوگ بغیر خرچ سیلے حج کو آتے تھے اور اپنے  
آپ کو متوکل ٹھہرا کر مکہ والوں کو بتاتے تھے یہاں تک کہ لوٹ مار کرنے لگتے تھے حق تعالیٰ نے  
ان کے حق میں یہ آیت شریف نازل فرمائی **وَتَزِدْهُمْ مَقَرًا مَّكَانًا تَارِكًا** یعنی توشہ ساتھ  
لیا کرو اس واسطے کہ بہتر فائدہ توشہ کا بچنا ہے سوال کرنے سے یمن کے لوگوں نے توکل  
کو توشہ خیال کیا تھا اور حقیقت میں وہ توکل نہ تھا پس فرمایا کہ تقویٰ بہتر اس سے ہے اور کو توشہ  
ٹھہراؤ خلاصہ یہ کہ درستی سامان کی منافی توکل کی نہیں ہے بلکہ یہ افضل اور عمدہ ہے کا طریق کے  
نزدیک بھی اور جو کوئی کہ ارادہ کرے سرے توکل کا بغیر لینے اسباب و سامان کے اور کو سبھی نعمت  
شرعی نہیں ہے بشرطیکہ مضبوط ہو کر صبر کر سکے ورنہ اس میں بہت خطرے اور نقصان ہیں

## فصل تیسری

دوسرے سے حج کرانے کے مسئلوں میں

پوشیدہ فرمے کہ مسلمان کو اپنے عمل نماز و روزہ حج صدقہ وغیرہ کا ثواب دوسرے کو پہنچانا نہ دیکھا  
اہل سنت و جماعت کی درست و اسکی تصریح اور تحقیق علماء دین نے اس طرح پر فرمائی ہے کہ عبادت کوئی

قسم ہے ایک توڑی مالی جیسے زکوہ امین نیابت درست ہے حالت اختیار میں بھی اور حالت ضرورت  
 میں بھی ایسے کہ مقصود حاجت روائی فقیر کی ہے سو حاصل ہے بسبب ادا کرنے نائب کے دوسری عبادت  
 نرسی مبنی جیسے نماز امین کسی حال میں نیابت نہیں درست ہے ایسے کہ وہ ان معقود نفس کا مستحق  
 و نائب میں ڈالنا ہے اور وہ حاصل نہیں ہوتا نائب کے کرنے سے قیصری عبادت کہ مالی اور بدنی دونوں  
 مرکب ہے جیسے حج اوسین بروقت عاذ ہونے اور لاحق ہونے عذر شرعی کے نیابت درست ہے نہ حالت  
 قدرت میں آئی طرح درختار اور ہلایہ و مالگیری میں مذکور ہوا جگہ چند مسئلے ضروری واسطہ فائدہ مال  
 مسلمانوں کے لئے چلنے میں مسئلہ حج نفل بغیر عذر شرعی کے بھی بطور نیابت درست ہے ایسے کہ با  
 نفل کا وسیع تر ہے اور حج فرض بغیر عذر شرعی کے بطور نیابت نہیں درست ہے مسئلہ شخص  
 قدرت حج کی رکھنا تھا اور سب شرطیں اوس میں موجود تھیں پھر وہ معذور ہو گیا خواہ بہت بڑا ہے سے  
 یا بیماری سے جیسے کہ لالہ لکڑا اپنا حج اندام مفلوج و آرم اچھس اور اسکے پاس مال ہے تو اس صورت میں  
 اوس شخص پر واجب ہے کہ دوسرے کو مال دیکر اپنی طرف سے حج کرائے ادا ہو جائیگا بشرطیکہ وہ عذر  
 ہمیشہ بنا رہے اور اگر بعد حج کرانے کے عذر جاتا رہا تو اسکو خود حج کرنا چاہیے جان اگر اوس شخص  
 اوس معذوری کی حالت میں کس طرح آپ حج ادا کیا تو ادا ہو گیا مینے بعد دور چھنے عذر کے اور حج  
 کرنا لازم نہیں ہے مسئلہ جسپر کہ حج واجب تھا اور وہ بغیر ادا کرنے کے مرگیا مگر اسنے وصیت کی  
 تھی حج کرانے کی تو اس کے وارثوں پر حج کرنا تیسرے حصہ مال سے لازم ہے جہاں سے اسنے  
 بیان کیا ہو ورنہ اوس کے وطن سے اگر تھائی مال کافی ہو ورنہ جہاں سے کافی ہو سکے اور اگر اتفاق  
 سے نائب حج رہے مین مرگیا تو پھر تھائی مال کسی اور کو خرچ دیکر اوس کے وطن سے حج کرائے اگر کافی  
 ہو ورنہ جہاں تک وہ پہنچا تھا اوس کے آگے سے دوسرے کو بھیجے اور اگر وصیت کی تھی لیکن وارث  
 اوسکی طرف سے آپ حج کرے یا اوس کے مال سے حج کرائے تو بھی درست ہے مسئلہ جسپر کہ حج فرض ہوا  
 اور وہ حج کرنے کے واسطے گیا ابھی وقت حج کا نہیں آیا تھا کہ اوسنے انتقال کیا اس صورت میں طلبہ  
 دین فرماتے ہیں کہ اگر وہ شخص مہر فرض ہونے حج کے فوراً روانہ تھا مین جہاں لیں فرض ہوا اسی مال میں گنا تو  
 اوس کے فروع پر نہیں نما والا اوسکی طرف سے وارث پر حج کرنا اوس کے مال سے واجب ہے اگر اوسکی وصیت ہو جائے  
 اوسنے بیان کیا ہو ورنہ اوس کے گھر سے یہ قول ہے حضرت امام اعظم کا اور اسی پر فتویٰ ہے اور جہاں

کے نزدیک جہاں اشتغال کیا ہو وہاں سے ناسب ایچ مقرر کرے اور اگر وصیت نہ کی ہو تو درست ہے  
مسئلہ جسے کہ آپ حج نہیں کیا اور سکو غیر کی طرف سے حج کرنا مذہب جعفری و مالکی میں درست ہے مگر مہربان  
کہ پہلے اپنا حج کرے پھر دوسرے کی طرف سے اور حضرت امام شافعی و امام احمد حنبل کے نزدیک درست نہیں ہے  
مسئلہ ناسب ایچ کو چاہیے کہ حج کرانے والے کی نیت ضرور کرے یعنی اسطورے کے کہ احرام  
باندھنا ہونین فلاؤ کی طرف سے اور بیک کہتا ہوں میں خلائے کی طرف سے اور اگر بھول جائے نام اسکا تو صرف  
نیت کر لینے دل سے بھی صحیح ہو جائیگا حضرت امام حسن بصری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ  
کہ جسے وصیت کی حج کی اللہ تعالیٰ ثواب تین حج کا عنایت فرماتا ہے ایک حج واسطے اس کے جسے  
اوسکی طرف سے احرام باندھا اور ایک حج واسطے وصیت کرنا والے کے اور ایک حج واسطے اس کے جسے  
کہ لکھا اوس وصیت کو اور جسے کہ حج کیا مردہ کے واسطے بغیر اوسکی وصیت کے حق تعالیٰ ایک حج کا  
ثواب دس مردہ کو عنایت فرماتا ہے اور واسطے حج کرنے والے کے ثواب ستر حج کا لکھا جاتا ہے روایت  
کیا شیخ احمد حضاروی نے عقد الثمین میں اور بھی ایماہ العلوم میں وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ  
کہ حق تعالیٰ ایک حج کرنے سے تین شخصوں کو جنت میں داخل فرماتا ہے وصیت کرنے والے حج کو اور جاری  
کرنے والے وصیت کو اور جسے کہ حج کیا اوسکی طرف سے حدیث شریف میں وارد ہوا کہ مثال دس شخص  
کی کہ غزاکرتا ہے فی سبیل اللہ اور لیتا ہے اجرت اوپر مانند حضرت موسیٰ کی ماں کی ہی کہ دودھ پلائی  
تھیں سلپنے پیمے کو اور اجرت لیتی تھیں پس جو شخص کہ حج پر اجرت لیتا ہے اوسکی مثال حضرت موسیٰ کی  
ماں کی ہی ہے کچھ مخالفت شرعی نہیں کیونکہ اس ضمن میں یہ شخص بھی خیر و برکت حج سے اور حسن سہاوت  
شرف زیارت سے مشرف ہو جاتا ہے انتہی حضرت امام حسن بصری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول  
مقبول صلی اللہ کہ جو شخص حج کرتا ہے اپنے ماں باپ کی طرف سے تو لکھا جاتا ہے ایک حج واسطے اس کے  
اور دوسرا اس کے ماں باپ کی طرف سے اور دوسری میں وارد ہوا کہ جسے حج کیا اپنے ماں باپ کی طرف سے  
پس تحقیق اس سے اپنا ہی حج اوکیا اور دس محون کا ثواب اوسکو حاصل ہوا اور لکھا گیا وہ دن تہمت  
کے ابراہیمین و عیسیٰ بن مریمین لکھے ہیں کہ ان باپ کی طرف سے حج مطلقاً درست ہے یعنی بحالت  
وصیت اور بلا وصیت دونوں صورتوں میں جائز ہے حضرت علامہ عزیزی ایماہ العلوم میں روایت کرتے  
ہیں کہ حضرت علی بن یوسف فرماتے ہیں کہ میں رسول مقبول صلی اللہ کی طرف سے حج کیا تو میں شرف یار



اور بیخبر ادا کرنے کے سگے چیلے کہ ایسا مارا لکھو میں مذکور ہے اور صاحب بدایہ لکھتے ہیں کہ حضرت عمرؓ  
 نے فرمایا کہ البتہ تحقیق قصہ کرتا ہوں میں اس بات کا کہ جنگو میں کیوں کہ قدرت کے کئے ہوں تو نہ اور  
 سوار پر اور وہ حج مکرمین تو جلاوطن میں اور کئے گھروں کو قسم ہے اللہ کی نہیں دیکھتا ہوں میں اونکو  
 مسلمان تین بار آپنے ہی ارشاد فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ  
 علیہ وسلم کہ نہیں ضرورت ہے اسلام میں **ف** اہل حدیث ضرورت اوسکو کہتے ہیں جسے کبھی حج نہ لکھا ہو  
 یعنی جسے حج نہ لکھا بعد واجب ہوئے کے تو نہیں وہ مسلمان طیبی؟ محدث لکھتے ہیں کہ ظاہر حدیث اس  
 بات پر دلالت کرتی ہے کہ جو طاقت کے حج کی اور وہ حج مکررے تو نہیں ہے وہ مسلمان ہیں مراد اس  
 تاکید اور تشدید ہے یا یہ کہ مسلمان کامل نہیں اور بعض علماء روایت فرماتے ہیں کہ معنی ضرورت کے ہیں  
 ترک کرنا نکاح اور حج کا یعنی ترک کرنا نکاح اور حج کا دین محمدی میں نہیں ہے بلکہ جہانیت میں ہے  
 پس مسلمان کو بعد حاصل ہونے قدرت کے ترک کرنا نکاح اور حج کا نہ ہوتا چاہیے کہ اسے بڑے مال  
 میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق واسطیٰ ابلیس لعین کے اور شیطان  
 مابعد از میں کہ وہ اونے کتار رہتا ہے کہ حاجیوں اور فازیوں کو جہان تک بن سکے کہ او کو یعنی اونکو  
 راہ مغفرت اور نجات پر نہ آنے دو حق تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے لَا تَقْعَدَنَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ  
 لَمْ يَكُنْ فِيهَا شَيْطَانٌ نَّيْنِ شَيْطَانٌ نَّيْنِ بَارِگاہِ اُنہی میں عرض کیا کہ تحقیق میں صراط مستقیم پر رہنے کے تیرے نیکو  
 بہکاؤ گا اس آیت شریف کی تفسیر میں حضرت ابن مسعود و حسن و سعید ابن جبیر رضی اللہ عنہم کا اتفاق ہے کہ صراط  
 مستقیم سے مراد راستہ کہ مظہر کا ہے روایت کیا شیخ احمد رضاوی نے عقد الثمین میں اور بھی علامہ  
 عراقیؒ اچامین نقل کرتے ہیں کہ اس آیت شریف میں بعض کے نزدیک صراط مستقیم سے مراد راستہ کہ  
 مظہر کا ہے حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ واروہا حدیث قدسی میں کہ فرماتا ہے حق  
 سبحانہ تعالیٰ کہ اسے بندہ جگہ کو تندرستی دی بیٹھنے اور عیشت تجر فرار کی بیٹھنے پلچ بر سر رہا پتھر گذرے کہ تو نے  
 میری طرف رغبت کی کیا تو میرے فضل عظیم اور خیر کاملہ سے ناامید ہو گیا اسی طرح زاوایج میں ہی  
 واروہا **ف** بعض علماء روایت اسی حدیث سے بیان فرماتے ہیں کہ مسلمان کو چاہیے کہ بعد پلچ  
 برس گذر جانے کے اگر کشادہ دل و وسعت حاصل ہو تو پھر زیارت بیت اللہ شریف کی کرسے اور اسی  
 سے روایت ہے کہ جو شخص طاقت اور قدرت شریعی حج کرنے کی رکھتا ہو اور حج کرسے اور اسی

مرجائے داخل ہووے وہ شخص روزے کی آگ میں تین ہاری بھی کلمہ وار ہو جاوے اور حضرت امام من لبریا سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول مسلم نے کہ جو شخص نہ حج کرے اور نہ وصیت جمع کی کرے نبی مقدور والا تو حق تعالیٰ دن قیامت گے کوئی عمل اور اسکے قبول و نفی سے معاذ اللہ دنیا دنیا علیہ السلام میں واروہ جا کہ سے حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ جو شخص مرا کہ او سے نہ زکوٰۃ دی اور نہ حج کیا تو وہ قیامت میں خدا سے چاہیگا پھر حارث بن عیینہ اور کثرت پڑھی یہ آیت شریفہ رب ارجعون لی علی اعلیٰ صمد کما حیث اترکت اسی الزکوٰۃ واجب اسی وجہ سے سب دین کی مستبرکنا بونین واروہ جا کہ کہ مسلمان چھ سال میں نہ حج فرض ہو اسی سال میں بجالاے یا سفر کر جائے کہ شریف کی طرف یہی مذہب ہے حضرت امام اعظم اور امام ابو یوسف اور امام مالک کا مگر امام محمد اور امام شافعی کے نزدیک فی الفور واجب نہیں بل لیل اس حدیث کے حج کی فرضیت چھٹے برس ہجرت کے ہوئی تھی اور رسول مقبول مسلم نے دسویں برس ادا کیا لیکن علمائے حنفیہ جواب دیتے ہیں کہ وہاں دیر کی ضرورت ہو چہ شہری تھی کہ نا احکام اسلام سب خاص و عام کو انہی طرح پہنچ جائیں اور اس عرصے تک اپنی بیات کا علم تھا جیسے کہ درختار وغیرہ میں مذکور ہے پس اس باب میں جو علماء دین کہ قائل ہیں فوراً حج ادا کر خذ کی خواہنے کے نزدیک دیر گونے والا قاسم مرد و و اشہارہ چونہ شافعی کے نزدیک سنن ابو داؤد میں حضرت ابن عباس رضی سے مروی ہے کہ فرمایا رسول مقبول مسلم نے کہ جو شخص قصد حج کا رکھتا ہو وہ شتابی کرے یعنی جس سال میں اوپر فرض ہوا اسی سال میں بجالاوے یا سفر کر جائے کہ شریف کی طرف اور مشک کرمانی میں روایت ہے کہ سرور عالم صلعم نے فرمایا تعجلوا فی الحج فان احدکم کھلا یدری ما یعرض پھر یعنی شتابی کرو حج میں اس واسطے کہ کوئی محتاجانین جانتا ہے کہ کیا پیر او کو حاضر و لاحق ہوگی وقت حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ جو کوئی چاہے حج کرنا اور قادر ہو وہ اس کے ادا کرنے پر پس چاہے کہ وہ جلدی کرنے اور فرصت وقت کو قیمت جانے اس لیے کہ تحصیل میں بہت سہی آیتن میں علماء دین لکھتے ہیں کہ اگر کوئی مسلمان حج کرے یہاں تک کہ تلف ہو جاوے مال و سکا تو یہ بیعت ہے او کو یہ کہ قرض لیوے مال اگرچہ نہ قادر ہو اس کے ادا کرنے پر اور امید ہے کہ نہ وہ خدہ کرے اس سے اللہ تعالیٰ اپنا اگر نیت ادا کرنے کی کھتا ہو گا کہ جب تمام ہو گا اور اگر

غرض حاصل سب آیتوں اور حدیثوں کا یہی ہے کہ جس مسلمان پر حج فرض ہوا اور اسکے پاس کوئی حجت شرعی نہیں ہے تو اس کے حق میں رسول مقبول صلعم سے عداوت یہ حکم فرمایا کہ وہ چاہے یہودی ہو کر مرے خواہ نصرانی ہو نہ کہ لہجے اور سکسا مسلمان اور یہودی نصرانی ہو تا برابر ہے اللہ تعالیٰ کو کچھ اسکی پرواہ نہیں ہے ثواب مسلمان کو بہت بڑا خیال اس بات کا ہر دم رکھنا چاہیے کہ حج کے جلتے میں جتنے وسوسے بد اور خطرے فضول آمین وہ سب شیطانیں سمجھ کر اونپر لا حول پڑھو اور بڑھکھٹکھ صراطِ مستقیم پر پھولے مال و اولاد کو اتنا دوست نہ رکھے کہ وہ جہنم میں پہنچا دے اور اس دنیا ناپائیدار کو چند روز کی عیش و آرام کے بدلے آخرت میں ایک مدت دراز روزِ خیمین طرح طرح کی سختیاں اور عذاب جگھٹے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے **بَلْ تَوَسَّوْنَ الْخَيْوَاعَ الَّذِیْہِیْنَ اَلَا یَخْتَعِیْ خَیْہِیْنَ وَاَتَقٰی اَمْرَ مٰسِلٰمٰنِ کِیْ عِلٰمٰتِ اِیْمٰنِ** یہی ہے کہ جب ادھر حج فرض ہو تو اس وقت کسی عزیز و قریب کی جدائی اور محبت مال و حشمت و تنیوی کا خیال کر کے ایسی بڑی سعادت اور راحت دنیا و آخرت کو مفت نہ کھو بیٹھے خاص کر ان و نونین کہ خداوند کریم نے اپنے محبوب کی امت کے واسطے کس آسانی سے سامانِ مغفرت مہیا فرمایا ہے میں اب بھی کوئی مقدور ہوتے بہت بہتی اور غفلت و نامردی اختیار کرے تو اس پر بھیسی اور غلطی کا کیا ٹھکانا خوب یاد رکھے اور کان کھول کر سن لو کہ بہت نزدیک ہے مرزا اور سب دولت و حشمت چھوڑ کر تنہا قبر میں جانا اور احکامِ اکابرین کے رو برویہ کا حساب نیا اور سنا فرمائی اور خود ہوش نفسانی کا عذاب بگھٹنا خداوند کریم سب امانوں کو دولت و نعمت عظمیٰ نصیب فرمائیں

## وضو پاؤں

آداب سفر حج کے بیان میں

پوشیدہ شہ ہے کہ محدثین نے آداب سفر حج کے بہت سے بیان فرماتے ہیں چنانچہ حضرت امام محمد علی ایماہ العلوم مدین اکثر ائمہ میں سے بیان فرماتے ہیں اس فصل میں چند آداب اس سفر مبارک کے لکھے جاتے ہیں پہلا یہ کہ جو مسلمان حج کا ارادہ کرے تو اس پر لازم ہے کہ نیت خالص محض خدا کی رضا کرے یعنی اس میں کسی طرح کی ریا اور خیال نام و نمود اور قصد سیر و سواگری کا نہ ہو ان اگر مقصد اصلی حج ہو اور تجارت بالعرض ہو تو مضافاً نہیں حق تعالیٰ فرماتا ہے **لَیْسَ حَکِّمُکُمْ جُنَاحُ اَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّنْ رَبِّکُمْ** یعنی حج کے ساتھ اگر نفع تجارت کا بھی تلاش کرو تو کوئی گناہ نہیں

اور چاہیے کہ جاننے سے پہلے سب گناہوں سے توبہ نصوح کرے اور امانت کو گنہگار نہ بنے اور فرض  
 ادا کرے اور حقوق العباد بخوشی دے بجا تک ہو سکے اور دشمنوں کو راضی کرے کیونکہ قبول توبہ کا  
 اس پر موقوف ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں قبول کرتا ہوں اللہ تعالیٰ توبہ بندہ کی یہاں تک  
 کہ راضی کرے اپنے دشمنوں کو پس جب راضی ہووے دشمن راضی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اور قبول کرتا ہے  
 توبہ اور اس کی اور روزہ اور سبکا اور نماز اور سبکی اور ایک دم جو دشمنوں کے حق میں دیا جائے ستر ہے اور  
 کرنے والے کے لیے ہزار برس کی عبادت سے اور چاہیے کہ حج کے لیے مال حلال طیب جمع کرے مال  
 حرام سے قتل قبول نہیں ہوتا ہے استطاع ابن العادین رعایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول  
 نے کہ جب کوئی حج کرتا ہے مال غیر حلال سے اور کتا ہے بیک حق تعالیٰ فرماتا ہے لا یدیک  
 ولا سعدیک و حجاج ہذا صمد و یدیک یعنی بیک پکارنا تیرا قبول نہیں اور حج تیرا  
 رد کیا گیا ہے حج پر مال شہتہ ہو وہ عمر من لیکر حج کرے اور اپنے مال شہتہ سے فرض ادا کرے  
 ایما میں وارد ہوا کہ احمد بن حواری فرماتے ہیں کہ تھامین ابی سلیمان دارانی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جبکہ آپ نے ارادہ  
 کیا حرام کا توبہ لیک کئی بیان تک کہ ہم چلے گئے بغداد میں کے اور آپ غش میں پڑے ہے  
 جب آپ کو غش سے افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اے احمد تحقیق یہ سچائی مجھ کو یہ حدیث کہ تحقیق جس نے حج  
 یا مال حرام سے ہجرا دینے لیک کئی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا یدیک ولا سعدیک حتی ترد قضا  
 یدیک یعنی بیک پکارنا تیرا قبول نہیں اور یہ حج تیرا رد کیا گیا ہے حج پر سال تک کہ بھیک و عوا  
 مال کو جو تیرے ماتحت ہیں ہر مین ڈرتا ہوں اس سے کہ کہیں یہ نہ لکھا جاوے یہ بیک کے جواب میں  
 ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مسلمان کی سعادت اور نبردگی اس میں ہے کہ سفر حج کے واسطے توبہ مال طیب  
 سے لیوے اور تم نے کہ آپ فرماتے تھے کہ سب میں زیادہ افضل حاجیوں میں سے وہ ہے جو تقویٰ میں  
 زیادہ خالص ہے اور مال میں زیادہ پاک ہے اور یقین میں زیادہ نیک ہے سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں  
 کہ حج کیا علی بن حسین نے پس جبکہ آپ نے احرام باندھا اور سوار ہوئے تو رنگ آپ کا زرد ہو گیا اور  
 لہر لگے اور نہ طاقت رہی آپ میں بیک کہنے کی پس کہا آپ سے ایک شخص نے کہ آپ کیوں نہیں لیک  
 کہتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ مٹا ہوں میں اس بات سے یہ کہ کہا جاوے واسطے میرے لا یدیک ولا سعدیک  
 فرض جب آپ نے بیک کئی تو آپ غش لکھا کہ سواری پر سے گر گئے پس یہی آپ پر کیفیت وارد رہی یہاں تک



کہ آپ نے حج اور کیا شیخ احمد حضاروی عقد العین میں روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 کہ جس نے حج کیا حلال کمانی سے تو نہیں اوتھاتا ہے کوئی قدم مگر کہ کفایت ہے اللہ تعالیٰ عفو فی ایک ایک قدم  
 کے ستر کیلیان اور محو کرتا ہے ستر گناہ اور بلند فرماتا ہے ستر درجے اور واجب ہے عیا کروینا نفقہ  
 اور اولاد کا اور جب کا کہ نفقہ اس پر واجب ہے اپنے پھر نے تک یعنی ان کو بے سامان اور پریشان  
 چھوڑ جا کر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفی بالملک عاقلان یعنی کافی ہے آدمی کو گنہگار  
 ہونے میں ضائع کرنا اپنے اہل کا پس اگر ان باپ اس کی خدمت کے محتاج ہوں تو ان کو اس حالت میں  
 چھوڑ جانا مکروہ ہے لیکن اگر حج فرض کے جانے کو روکیں تو ان کا کمانہ مانے البتہ نقل حج سے ان کی خدمت  
 و اطاعت ہر قسم اور ان پر اگر ہوں تو وادادوی کو مثل ان کے سمجھنا جائز ہے چنانچہ وصیت کو کسی میں  
 کے نیام تاکہ حقوق العباد اور حقوق العبد جو اس کے ذمہ ہوں ان کے عطا کرے فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم  
 کہ نہیں حلال ہے کسی کو جو ایمان لائے اللہ اور پچھلے دن پر کہ سوے دوات مگر اس حال میں کہ وہ  
 اس کی ملکی ہو بیٹے سر کے مراد یہ کہ کلک سر نہ رکھ چھوڑے اور چاہیے کہ قرآن مجید اور وضو کا برتن  
 اور مساکین تبرعہ سکائی آئینہ لنگھی سوئی تاکہ مقرر اض چھری اور ستر عطا اپنے ساتھ لے کر کہ مستحب ہے  
 اور حیرت پایہ کے دن سفر کرے اور وطن سے ایسا رخصت ہو جیسا دنیا سے آخرت کو جاتا ہے اور پہلے  
 سفر کرنے کے حج کے مسائل ضرور معلوم کرے اور مال مسدود لینا چاہیے کہ رفیقون ضعیفون کی بھی کچھ  
 متوشری خبر گیری ہوتی جاسے اور رفیق صالح موافق الفروع صالح پیدا کرے اور اگر ان خوبین کا کوئی  
 عالم فقہ نہ ہو نصیب ملجائے تو سبحانی اللہ راہین خلد و رسول کے ذکر ثنا جائے اور مسائل حج و عمرہ  
 کے سیکھنا جائے اور جو کوئی مسلمان پہلے سامان اپنے گھر سے نکلا ہو تو اس کو برائے کہے بلکہ جو ہو سکے  
 اس کی مدد کرے ورنہ چاہے حرم کیجئے اور ساتھ والوں سے نرمی اور خوش اخلاقی سے پیش آوے تیری  
 اور سختی سے بہت بچھو اور غیب ہے کہ سوائے رفیق کے کیسی کمانی سواہری وغیرہ میں شرکت کرے  
 ساجد کا منہ ہو چاہے کہ رات کو کم سوئے غرض گھر سے باہر آنے کے پہلے سات محتاج کو کچھ دے اور  
 دو رکعت نماز نفل ادا کرے قیلا اور محل موالد کے ساتھ اور بھریہ و چاڑی ہے اللہ عز و جل انت الصاحب  
 فی السفر والخلیفۃ فی الہل والمال والولد والاھل والاصحاب والاخوان احفظنا وایاھم من  
 کل افة وعاہۃ اور جب دہلیز پر پہنچے سورۃ انا انزلنا اور یہ دعا پڑھے ہم اللہ تو کلت علی اللہ

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ جسم علی نفسی و مالی و دینی اللہ حبیبک انتشرت و ایدیک توجہت  
وبک اعتصمت و علیک توکلت اللہ سرود فی التقوی و اعترف لہ فی توبی و وجهتی  
للخیرات ایما توجہت اور جب باہر نکے یہ و ما پڑھے اللہ ہم فی اعوذ بک من ان اضل او  
اضل و اظلم او اظلم او اجهل او یجھل علی جسم اللہ توکلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ  
الا باللہ العلی العظیم اللہم وفقنی لما تحب و ترضی و اعصمنی من الشیطان الرجیم اور آیت  
الکرسی اور قل ہوا ہوا و سورتین پڑھ کر سات میکان کو کچھ سے اور سب سے رخصت ہو کر دیا جائے اور کہہ  
استودع اللہ دینکم و ایمانکم و خلائیکم اعمالکم اور رخصت کرنے والو کہیں فی حفظہ اللہ  
و کہنے سرود کہ اللہ التقوی و جنبک عن الودی اور شیخی جہازین سوار ہونے کے وقت کہہ  
بسم اللہ مجھ پر ہمارے سبھی لغو و تر حلیہ وغیرہ دعائیں سفر کی جو حصن حصین ہیں  
دارہین عمل میں لاوے اور ارحم الراحمین بجاوہ رحمۃ اللعالمین یہ دن سب مسلمانوں کو فیض دے دے آمین یا رب العالمین

بسم اللہ  
اور آیت  
الکرسی  
اور قل  
ہوا ہوا  
و سورتین  
پڑھ کر  
سات  
مکان  
کو کچھ  
سے اور  
سب سے  
رخصت  
ہو کر  
دیا  
جائے  
اور کہہ  
استودع  
اللہ  
دینکم  
و ایمانکم  
و خلائیکم  
اعمالکم  
اور رخصت  
کرنے  
والو  
کہیں  
فی حفظہ  
اللہ

## باب دوم فصل پہلی احرام کے مستندین

پوشیدہ نہ رہے کہ جب حاجی جہاز میں نزدیک یمام کے پہونچے کہ وہ ایک پہاڑ ہے دو منزل کہ مسئلہ  
سے جسکے تیس میل میں بالفصل او سکوسعدیہ کہتے ہیں جہاز واسلے بناو ستیر میں تو اس کے اوپر پہلے  
گذرنے سے احرام باندھے اور احرام کے دو کپڑے ہوتے ہیں ایک تہجد جس سے نیچے کا بدن  
چھپاتے ہیں دو سرے چادر جس سے اوپر کا بدن ڈھکتے ہیں اور اگر کوئی دونوں کے لیے ایک ہی  
کپڑا رکھے تو بھی جائز ہے اور احرام کا کپڑا سفید نیا بہتر ہے ورنہ دھویا ہوا ہوتا تھا اکثر متوسط  
ادیبوں کے لیے پانچ ہاتھ کا لپٹا اور ناف سے گھٹنوں کے نیچے تک کا چوڑا اور چادر چھ ہاتھ کی  
بہنی اور کندھ خون سے تہجد کے باندھنے کے مقام تک چوڑی کافی ہے اور جو احرام باندھنے والا  
موتا چھوٹا یا بڑا ہو تو اپنے موافق کم زیادہ کرے جب احرام باندھنے کا ارادہ کرے تو اول سے ہوسے کپڑے  
موزے وغیرہ بدن سے نکالے اور سر بال منڈائے اگر عادت ہو ورنہ دھوسے فقہ کی کتابوں اور رخ  
کے بالوں میں یہ مسئلہ اسی طرح لکھا ہے مگر اعلیٰ قاری فرماتے ہیں سر کے بالوں کا باقی رکھنا بہتر ہے بلکہ تو

پوشیدہ نہ رہے کہ جب حاجی جہاز میں نزدیک یمام کے پہونچے کہ وہ ایک پہاڑ ہے دو منزل کہ مسئلہ سے جسکے تیس میل میں بالفصل او سکوسعدیہ کہتے ہیں جہاز واسلے بناو ستیر میں تو اس کے اوپر پہلے

خارج ہونے کے احرام سے دو کر کے اتار سکے اعمال حج میں تو لے جائیں اور حضرت رسول قبول صلعم  
اور صحابہ کرام کے سر کے بال نہیں منڈاتے تھے مگر حج یا عمرہ میں سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پس عوام اہل مکہ  
وغیرہ جو احرام باندھنے کے وقت سر منڈاتے ہیں اگرچہ بدعت احرام کی تھوڑی ہو قابل اعتبار کے نہیں ہیں  
اس مقام میں علماء لکھتے ہیں کہ سر منڈانا فی نفسه موجب تہریر صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ  
اس سے منع نہیں فرمایا خال سنت سے نہیں ہے پس جو لوگ احرام کے وقت سر منڈانا مستحب کہتے ہیں  
مراد او کی خاص اون لوگوں کے واسطے ہے جو عادت سر منڈانہ کی رکھتے ہیں اور ان کے نزدیک سر منڈانا  
نظافت میں داخل ہے مانند دور کرنے بغل کے بالوں اور تراشنے ناخن کے اور نظافت بلا شہد احرام ہونے  
کے وقت مطلوب ہے ہاں جو لوگ سر بربال رکھتے ہیں چنانچہ عادت شریف سرور عالم صلعم اور اکثر اصحاب  
کی تھی اور ان کے بالوں کی نظافت میں دھو یا لنگھی کرنا تیل لگانا کافی ہے اور بھاری کرنے اعمال کے  
لیے کثافت کا اعتبار کرنا نہیں چاہی ورنہ اور بالوں بدون اور ناخنوں بھگوا وزن اعمال کا فائدہ ہوتا ہے عرض  
خوب پاک صاف ہو کر خوشبو لگا دے یہاں تک کہ حیض والی عورت اور زچہ کو بھی غسل کرنا سنت ہے  
اور اگر کوئی صرف وضو ہی پر اکتفا کرے تو بھی درست ہے اور وہ حضور نمونے کسی امر مانع کے وطر  
کرنا بھی مستحب ہے تاکہ اس کا دل حج اور عمرہ میں اور طرف نہ بھٹکے ہمدان کے وہ تہمد باندہ لی اور چادر  
اور بے دونوں کندھوں پر اور جو لوگ کہ چادر کے دھن کو دھنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھوں  
پر دلاتے ہیں ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ یہ طریقہ خاص طوافین ہے ورنہ کوننا کبجر کا نماز میں  
کہ مکروہ ہے لازم آئے گا اسی طرح بجز الرائق میں مذکور ہے اور معمول اہل مکہ کا بھی جو پھر دو رکعت  
فضل وقت غیر مکروہ میں احرام کی نیت سے قل ہو اللہ اور قیام کے ساتھ پڑھے وقت مکروہ فضیلت  
کے لیے سورج نکلنے دو تہ بیٹھیک دوپہر بعد نماز صبح سے طلوع آفتاب تک اور بعد نماز عصر سے غروب  
تک اور اگر کوئی نماز فرض کے بعد احرام باندھ تو بھی کافی ہے پس اگر وہ شخص ارادہ حج اور عمرہ دونوں  
رکھتا ہے تو یوں کہ اللہ تعالیٰ ارید ا الحج والعمرة فیسہما لی وتقبلہما منی اسکو تہران کہتے ہیں  
اور جو ارادہ حج کا صرف رکھتا ہے تو یوں کہ اللہ تعالیٰ ارید الحج فیسہما لی وتقبلہما منی اور اسکو ارادہ  
کہتے ہیں فی افہار کے سنہ تہا کرنا حج کا اس طرح پر کہ عمرہ اوس سال میں نہ کرے یا بعد یا حج یا پھر سوال  
کے کرے یا تہا کرنا عمرہ کا اس طرح کہ اوس سال میں حج نہ کرے یا اگر وہ پہلے سوال سے

سیدنی انڈیون کے لئے ایک نیا وقت مل رہا ہے

نوع الجوز

۲۰

یابعدایام ریح کے ادا کرے اور جمع کے لیے بالفصل نیت عمرو کی کافی ہے نئے کے چکر یہ تہود کے نیت کا  
کی بھی کرے جمع ہو کر تین کنج کر مینو تین پہلو عمرو بجا لا بعد اسکے حج کر حضرت امام اعظم نے کہ نزدیک قرآن العسرا  
اور او جمع ہو کر نیکوہ رسول مقبول ص و اور ام و انکا اذہا تھا انامو و تحقیق شافعی یہی کہتے ہیں رسول ماسم اور ترجمہ انوار کا  
قرآن پڑھنا عرض بعد نیت کے پکارے لیسک اللہ تعالیٰ لیسک لیسک لا شریک لا شریک لا شریک ان الحمد  
والنعمۃ لك والملك لا شریك لك اس سے کم کرے نہر و دو شریف پڑھے بہت آواز سے جو  
بعد التیمات کے پڑھتے ہیں پھر دعا مانگے اللہ تعالیٰ انی اسئلک رضاك والجنۃ و اعدۃ ملك من غضبك  
و من البتہ البس حیوۃ كہ لیسک کے تو غم ہو گیا چاہیے کہ ہر نماز کے بعد اور دو نفعے ٹھٹھے پڑھتے  
ہوئے صبح شام چوتھے راد پر موزے لوگوں سے ملاقات کرے لیسک کے اور جب کے تین بار برابر کے  
اگر چہ فرض فقط ایک ہی بار کناہتہ اور تسبیح و تہلیل و تکبیر و تہنید اور جو ذکر الہی عظمت پر دلالت کرے  
حکم لیسک کا کتبہ ہے رب العالمین دو دن اور وقت سب مسلمان بھائیوں کو نصیب کرے آمین +

فصل دوم و سیم

اولن چیزوں کے بیان میں جنکا احرام میں کرنا حرام ہے اور مکروہ و مباح پر مع ذلک احکام امور توکل احرام و دیگر  
محرمات سے صحبت کرنا رغبت عورات حیات حیات کرنا خواہش سے ماتحت لگانا کچھ بھگڑ کر کچھنا فسق و فجور کرنا جھگڑنا  
غصہ کرنا ساتھ والوں پر مکر عصبہ دین کی بات پر منع نہیں سارے بدن پر سے کسی جگہ کے بال پوری باہر  
دور کرنے ناخن کا ترخم یا کترانے اپنے یا غیر کے سیاہوا لباس پہننا یا پناہوا اسطر حکاکہ اکثر جن بالیہ  
عضو کو زاپ ہے جیسے کرتہ جیسا لکڑہ جابہ نیمہ فرعل عبا قبا تو فی یا بجاہ موزے وغیرہ بنا ہوا اور مراد سینے سے  
پہننا یا اور عادت ہے پس اگر چاہا عبا کو کندھوں پر ڈالے بغیر سینے آستینوں کو یا بجا مس اوڑھنا تو یا حریج  
عمر و ک بمرتب نہ کھانا سر کایا کالوں کا کسی کپڑے سے چادھیں گندھی تک لگا کر یا بھنا ٹخنوں کا وٹھکانا فٹہ  
جدا ہون سے ملوڑ منہ پر پٹی یا بھنا اگر چہ باری کی محبت سے نہ پہنتا اوڑھنا رنگین کپڑے خوشبو دار کپڑے  
بدرنگ کے جو یا ہوا بغیر خوشبو کا ورت ہی خوشبو لگانا بدن میں یا کپڑوں میں خوشبو دار چیز کا کھانا پھنسی  
لگانا بالوں یا بدن میں تیل ملنا بالوں کو گل غیرو وغیرہ سے دھونایا گوند وغیرہ سے بھانا جانور صحرانی کا شکار  
کرنا یا روکنا یا پناہ یا شکار پر مدد کرنی کسی طور پر ہوا یا اسکا گوشت پکانا یا دودھ دھنا یا فروخت کرنا یا خریدنا  
آٹھیا نابدن کا اس طرح پر کہ بال ٹوٹ جائے یا چون مر جائے یا دوسرے جاتے یا دور کرنا مارنے کے لیے کسی

دینا بشیملیکہ مار داسے یا واسطے برحقانے کے وہوب میں ڈالے ورنہ حرم کو سوا گے گناہ اس اوخو کے قطع کرنا  
یا چنانکہ اکثر ان چیزوں میں جزا لازم آتی ہے اور جو چیز میں مکروہ میں مگر اور نہ جزا لازم نہیں آتی ہے وہ  
یہ ہیں کہ دور کرنا میل کا بدن سے کہوں بالون کا گنگھی کرنا کھانا زور سے ہانڈنا چادر کا گردن پر چھپانا یا  
کاکر سے اڑھنا قناعتاً جبہ لباس وغیرہ کا کندھوں سے بغیر پہننے کے گرد ہانڈنا چادر یا تھد کی  
ایک کنارہ کو دوسرے کنارے سے یا دونوں کناروں کو ملا کر کاشایا سوئی چھوٹا یا دوری وغیرہ سے ہانڈنا  
تھد چادر کی دوپٹا سیکر یا پونڈ لگا کر ہانڈنا اور ہانڈنا سیاہ زرد نیلہ کپڑا غیر خوشبودار پتتا سو گنگھنا خوشبو کا  
بندھ کے پاس خوشبو سو گنگھنے کے لیے بیٹھنا پٹی ہانڈنا سوا سے سر منہ کے کسی اور عضو پر بغیر منہ کے  
ڈھانکنا کہ یا ٹھنڈی کاکر سے سے مگر ہاتھ سے ڈھانکنا مکروہ نہیں اور بیکہ پر پیشانی رکھ کر اوٹنا سونا  
بہر سب چیزیں احرام کی حالت میں مکروہ ہیں کہ انہیں جزا لازم نہیں آتی اور جو چیزیں کہ احرام میں مباح ہیں وہ  
یہ ہیں غسل کرنا واسطے طہارت کا یا بوجہ دور کرنے غبار زری کی غوطہ لگانا کپڑا ڈھونڈنا واسطے طہارت کے  
نہ زینت کے لیے افشری بہتیاں تلوار پر تلے میں لٹکانا اگرچہ سیما ہو تھیا ہاں ہانڈنا کفار سے لڑنا ہیبانی  
ہانڈنا سر یا منہ کو کسی چیز کے سایہ میں رکھنا سر لگانا بغیر خوشبو کا مگر خوشبودار سر سے ایک بار یا دو بار لگانا  
توبہ قہ سے زائد میں قربانی کر سہ آئینہ دیکھنا سواک کرنا دارہ اوکھانا ناٹوٹے ہوئے ناخن کو کاشنا قصہ  
لینا پچھنے لگانا بغیر منڈنے بالوں کے خنہ کرنا واصل کا قطع کرنا ٹوٹی ہوئی عضو کی درستی کرنی پٹی ہانڈنا کڑو  
چادر کی طرح اڑھنا یا اسکا تھد ہانڈنا پگڑی کو مکر پر لپیٹنا بغیر گردہ لگانے کے چادر کے دونوں کو سنے  
تھد میں کھوسنی قبایلو سے وغیرہ کا اپنے اوپر ڈالنا بغیر داخل کرنے کے ہونگے یا لیٹ کر اڑھ لینا سر یا منہ  
کا تکیے پر رکھنا سر یا منہ پر ہاتھ رکھنا اپنا یا غیر کا چوتا یا کھڑا ہون سے ٹھنڈا نہ چھپے ڈھانکنا ڈاڑھی  
نیچے جھکی سے اوزکا ٹون گردن ہاتھ کو بیکہ تمام بدن کا سوا سر منہ کے اوٹھانا سر پر لیٹ کر کھینچنا  
چار بانی کا مگر کپڑوں کی گھری یا پانی وغیرہ اوٹھانی کھانا گوشت خشک مھرائی کا کھانا یا کھانا یا کھانا یا کھانا  
شکار نہ کیا ہو زمین حل میں یا غیر شکر تخرم کے شکار نہ کرنا چھلکا کا کھانا گھی چربی روغن زیتون تل کے تیل کا بغیر  
خوشبو کا تیل کھانا تخرم میں کا ہانڈنا خست گناہ کا زمین حل سے خشک ہو یا تر شہر ٹھہنا جمیں کچھ بری بات  
منہ کا کھانا کرنا یا کھانا جانور کا آہستہ کھانا اور اگر جون کے سر سے یا پھر ٹپے بال کا خون منہ تو زور سے  
کھانا ہی جائز ہے بیٹھنا گندھی کے پاس بغیر نیت خوشبو سو گنگھنے کے مارنا خادم کا ادب سکھانے کی وجہ سے

تحقیق مقام دو ایکلف

بیان پنج باب  
باب اول در بیان  
نکات بیان وقت احرام

مازنا جانور یا ذی اوسته والو کا زمین میں مد میں مگر جو کھانا یا سبزی درخت نہیں کہ وہ پیدا ہوتی ہے بدن کے  
میل سے اب معلوم کرنا چاہئے کہ وقت احرام عہد کا آفاقی کے لیے تمام سال ہے مگر عرفہ اور عید کا دن اور ایام  
تشریف ان بائیس دن میں مگر وہ تحریری ہے اور کالی احرام باندھنے کے اوقات کو عہد اور حج کے لیے پانچ  
مشہور ہیں ہر ایک کو میقات کہتے ہیں وہ یہ شریف والون کے لیے ذوالحجۃ اور کوفہ اور عوام آبادی  
کہتے ہیں وہ ان کو کنوئین ہیں یہ جو بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ ان کے کنوئین جن کو  
مارکر ڈالے اس کی اصل کین کتاب سے نہیں ثابت ہوئی ہے برخدی لکھتے ہیں کہ ذوالحجۃ ایک  
پانی ہے نبی خاتم کا اور علفہ تصغیر نہ حلف کی اور وہ اب گھاس ہے کہ پانی میں او گھتی ہو رہی ہے  
لکھا ہے کہ یہ مقام کہ مغلہ سے دس فرسنگ مدینہ طیبہ کی طرف ہے اور فتح الباری میں مذکور ہے کہ کہ  
اٹھانوے میل ہے اور مدینہ طیبہ سے چار یا چھ میل کا فاصلہ لکھنا ہے اور سیدہ سمودؓ کی تاریخ مدینہ  
طیبہ میں لکھتے ہیں کہ میں نے باپ کو معلوم کیا کہ اب الاسلام مسجد نبویؐ سے دہلی مسجد الشجرہ تک کہ ذوالحجۃ  
میں وہ ان سے احرام باندھتے ہیں اونٹیں ہزار سات سو ساڑھے بیس گز کا فاصلہ ہے اور میقات  
حصہ اور شام اور مغرب والون کا اگر مدینہ شریف کی طرف سے آویں تو وہی ذوالحجۃ ہے اور اگر تو  
کی راہ سے گذرین تو جہد ہے اب یہ مقام دیرانہ ہے نماز احرام رانج سے باندھتے ہیں اور میقات  
بجہ والون کا قرن ہے اور وہ ایک پائسہ کم شریف سے دو منزل جسکے پچاس میل گز ہیں اور  
اہل یمن اور تہامہ اور نجد کا قیلم ہے جسکا میان جوچکا اور میقات اہل عراق یعنی بصرہ کو فی زاسان وغیرہ  
ذات عرق ہے کہ مغلہ سے پالیس میل کہ وہ ہستی زمانہ سابقین میں ویران ہو کر کہ شریف کی طرف آگئی  
تھی اس واسطے ہزار فیون کے لیے یہ ہے کہ وہی حقیق سے کہ وہ ایک یا دو منزل ذات عرق سے  
مقدم ہے احرام باندھیں اور وقت احرام حج کا تمام مدینہ شمال ذی قعدہ کا اور دس دن ذی الحجہ  
کو بن امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اس سے پہلے کہ وہ ہے اور حضرت امام شافعیؒ کے نزدیک گز  
بائن زمین اور جو آفاقی کو یا حرم میں جائے کو میقات پر گذرے اور پھر احرام باندھنا حج یا عمرہ کا اور بجا لانا  
ایک کا ان دونوں میں سے واجب ہے حضرت امام اعظمؒ کے نزدیک اگرچہ الدار منو خواہ فقہ حج  
وعمرہ کا کہتا ہو یا تجارت وغیرہ کے لیے جاتا ہو اور حضرت امام شافعیؒ کے نزدیک اگر اور کام کو جاتا ہو  
سو اسے حج و عمرہ کے قواعد پر احرام حج یا عمرہ کا واجب نہیں لیکن میقات پر رہنے والا یا میقات سے

ہے والد یا یکی جو کسی کام کو باہر نکال کر جو چیزیں مینا پر سے گذر کر اور ہر ایک ایسے کہ منہ میں یا حرم میں جائیگا  
 قضا کے ساتھ ہر مذہب کی نیکی یا غم کوئی کار کیا بالاتفاق اور سب پر احرام باندھنا اور حج و عمرہ کو لازم نہیں اور  
 مکان احرام حج کا کہ اس کے لیے تمام حرم ہے مگر مسجد الاحرام بہتر ہے خصوصاً منیہ اب رحمت کے نیچے  
 اور مکان احرام عمرہ کا زمین حل ہے مگر تنیم بہتر ہے اور آفاقی جب کہ مشرفین میں داخل ہو کر احرام  
 نکلا وہ بھی حکم کی کارکتا ہے اگر چہ اقامت کی فکر سے ایسا ہی حال ہے یہاں تا حال والیکہ اگر کسی  
 کام کو بغیر احرام باندھنے کے کہ مشرفین میں آیا ہو اور اسے کو سوائے حج کے مہینوں کے تمام  
 سال وقت عمرہ کا ہے اور حج کے مہینوں میں عمرہ کو فرما کر وہ ہے اگر قصد حج کا رکھا ہو ورنہ کو وہ مہینوں  
 و آفاقی کہتے ہیں اسکو جو مینا سے باہر رہتا ہو اور کسی سے مراد حضرت امام اعظم کے  
 نزدیک جو آفاقی منو غداہ خاص کہ مشرف کا ہستی والا مینا مینا پر مینا کہ اندر کہ مشرف کی طرف  
 رہتا ہو اور حضرت امام مالک کے نزدیک خاص کہ مشرف کا رہنے والا مراد ہے اور حضرت امام شافعی  
 کے نزدیک کہ مشرف کا رہنے والا اور جو کہ منقطع سے فاصلہ سفر شرعی کا نہ رکھتا ہو ایک ہی حکم رکھتا ہے  
 پوشیدہ نہ رہے کہ علماء دین کہتے ہیں کہ عورت کے واسطے برہنیت مرد کے بعد احرام باندھنے کے  
 چند چیزیں خاص ہیں اول پہننا یہ ہو کہ کپڑا جیسے جبکہ تاپا یا بجا نہ دستانہ وغیرہ کا مگر کپڑا  
 چیز میں رنگا ہوا مثل زعفران کسم وغیرہ کے پہننا جائز نہیں دوسرے پہننا موزوں جرابوں کا یا  
 پٹی شے کی جیسی رہے نیز شے ڈھانکنا مگر نہ پرنہ پونچے اگر پردہ نہیں ہو تو منہ پر کچا بچون  
 وغیرہ سے ڈھانکنا کہ باندھے اور سے کپڑا اگر منہ کو غبرون سے چھپائے بالفضل اکثر عورتیں جائیداد  
 نیکی کو کتر کے برتنے میں منہ سے قریبی استعمال کرتی ہیں اس میں ان کے منہ پر کپڑا بھی نہیں پہننا  
 اور پردہ بھی باقی رہتا ہے چوتھے آہستہ کتنا لبیک کا پانچویں چھٹے مکرنا اضطباع و رمل کا طواف  
 و اضطباع کہتے ہیں چادر کے دامن کو داہنی قبل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے سے  
 دانا حالت طواف میں اور رمل کہتے ہیں دونوں کندھوں کو ملائے ہوئے اگر تے اترتے  
 مجھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر طبعی چلنا طواف میں ساتویں آٹھویں نہ بوسہ دینا حجر اسود اور  
 رکن میانی کا بروقت جمع ہونے مردوں اجنبی کے نوین نہ چڑھنا دو گانہ طواف کا بصورت کہ مقام  
 ابراہیم کہ اس بجیرہ مردوں کی دسویں نہ دوڑنا درمیان صفارہ کے گیارہویں نہ چڑھنا

نصف مہرہ پر حسب مردوں کا وہاں جاو ہوا رضوین مہرہ منڈا اہرام سے باہر گرنے کے وقت پیر حویں  
 بالی کترانے ایک اونٹنی کے قدر دریاہ بخلاف مرد کے کہ اوکو چوتھائی کترانا واجب ہو چوہدھویں منڈی  
 کترانے کی بخلاف مرد کے کہ اوکو سر منڈا بھی جائز ہے پندرہویں تا پندرہ گڑا طوان زیارت میں باہر  
 فوی ایچ سے حیض و نفاس کے عذر سے بخلاف مرد کے کہ اوپر تاخیر سے قربانی لازم آتی ہے سو لحوین  
 سا قند ہونا طوان و داس کا بروقت روانہ ہونے ساتھ والوں کے حیض و نفاس کے عذر سے بخلاف  
 مرد کے کہ اوپر واجب ہوا و عورت کو حالت احرام میں حریر سونا چاندی پہننا جائز ہے اور عورت  
 حیض و نفاس والی کو سب ارکان حج و عمرہ کے کرنا جائز ہیں مگر طوان کعبہ شریف کا جائز نہیں  
 اسلئے کہ طوان مسجد میں ہوتا ہے اور ناپاک کو مسجد میں جانا منع ہے لیکن باوجود منع  
 ہونے کے اگر اس حالت میں طوان کی گئی تو فرض ادا ہو جائیگا اسی واسطے اگر عورت کو پہلے طوان  
 زیارت کرنے کے حیض آئے اور ساتھ واسلے اوکے ٹھہر نہیں سکتے اس حالت میں اگر طوان کرنے کی  
 حج او سکنا صحیح ہو گا لیکن گنہگار ہوگی اونٹ یا کالے قربانی کرنا و توبہ کرنے اور نیشی مشکل حکم تو کیا کترانے  
 پس عورت کو چاہی کہ ان مسئلوں کا خوب بیان کہیں ورنہ بعض صورتوں میں نقصان نہ بین آجائیگا ۔

### فصل تیسری خبیات احرام کے بیان میں

پیشیدہ نہ وہاں کہ خبیات سے مراد وہ گناہ ہے جسے کفارہ لازم آئے پس محرم اگر پورے عضو یا  
 بدن کو ایک مجلس میں خوشبو لگائے یا کپڑے یا فرش کو خوشبو لگایا بہت خوشبو دھار کرے یا بالوں کو منہ جی نکال کر  
 یا خوشبو قدیر کھارے یا دوسرے سے زیادہ مہرہ خوشبو لگائے تو اوپر قربانی لازم ہے اور اگر اس سے  
 کم ہو تو صدقہ شے مثل صدقہ فطر کے اور خوشبو کے استعمال کرنے میں قصداً اور سهواً اور غشی اور غیر پر سب سے  
 یعنی ہر حال میں بخلاف لازم ہے مرد ہو یا عورت پس اگر کوئی منہ جی کو سر پر جاسے تو وہ قربانی چاہئین ایک  
 خوشبو کے بیلے دوسرے سر ڈالنے کے عوض اسی طرح اگر کوئی کئی عضو کو کئی مجلس میں خوشبو لگائی  
 تو ہر ایک کا کفارہ ہر اسے اگر محرم مشک یا کافور وغیرہ کپڑے کے گوشے میں ہاندے تو فطرہ کے برابر  
 صدقہ ہے مگر علوان فرغ رکھنا جائز ہے مدغذ میں نائل کا تیل خوشبو میں داخل ہے اگرچہ جانی فتنہ  
 انین خوشبو نہیں لیکن یہ اصل میں اور خوشبو من کی پس اگر خوشبو کی طرح بدن یا کپڑے میں اسکو لگائے



تو نیز لازم ہے اور اگر زخم میں لگا سکے تو مضائقہ نہیں پہنے کی چیز میں اگر خوشبو ملے غالب ہو تو قربانی  
 چاہیے اور جو مغلوب ہو تو صدقہ لازم آتا ہے اور اگر لگنا نہ میں بیتر لگا سکے ہوئے خوشبو ملے مگر مقدار کم کی  
 تو کچھ لازم نہیں آتا غالب ہو تو صدقہ لازم ہے اور بچے میں بہر صورت کچھ لازم نہیں آتا اگر احرام سے پہلے  
 ایک عضو پر خوشبو لگی تھی بعد احرام کے دوسرے عضو پر چل گئی تو مضائقہ نہیں خوشبو لگانے سے  
 اگر کفارہ لازم آئے تو اس خوشبو کو بدن یا کپڑے سے دور کرنا چاہیے ورنہ بدن یا کپڑے کفارہ کے  
 اور کفارہ لازم آئیگا جب تک خوشبو باقی رہے گی اگر سیاہو ایک کپڑا یا کپڑے سے ہوئے ایک دن  
 یا کئی دن برابر بطور غلٹ کے پہنے یا چند روز میں کو پہنے رات کو اتارے بغیر قصد ترک کرنے کے یا ایک  
 میں بعض وقت کرتے پہنے اور بعض وقت ٹوپی اور سوزہ اور بعض وقت پاجامہ یا سرپائے یا بجا چھائی سلکام  
 دن یا تمام رات ڈھانکے اور اگر ایک قربانی لازم آتی ہے اور جو ایک دن یا ایک رات سے کم ڈھانکے تو صدقہ ہے  
 اور اگر محرم سرسوی یا مرض کی ضرورت سے سر یا تمام بدن کو ڈھانکے یا اسے پہنے کپڑے پہنے  
 جب تک وہ ضرورت باقی ہو ایک ہی قربانی لازم آتی ہے اگرچہ ایک مہینے کی ضرورت کے وقت دو پہنے  
 یا ٹوپی پہننے کی ضرورت کے ساتھ حمام بھی باندھے اور اگر ایک عضو کے ڈھانکنے کی ضرورت کو وقت  
 دو عضو کو ڈھانکا تو دوسرا کفارہ لازم آئیگا یعنی تمام رات یا دن میں قربانی کمتر میں صدقہ لیکن اگر  
 اگر تمام رات یا تمام دن سے کم میں اگرچہ پہر بھر میں بجالا سکے اور اول سے آخر تک سر ڈھانکے رہے  
 تو قربانی ہے اور جو تھوڑی دیر ڈھانکے تو صدقہ ہے اگر محرم سر یا بدن پر بغیر مرض کے تمام دن یا تمام  
 رات بھی باندھے تو مثل فطرہ کے صدقہ ہے اور باقی بدن پر باندھنے سے کچھ لازم نہیں آتا مگر مکروہ  
 ہے اگر محرم جو قربانی سر کے بال یا اس سے نازد مند اسے یا ساری گردن کے بال مثلاً اسے یا جو نون  
 بغل یا ایک بغل کے بال یا زیر ناف کے بال دوسرے یا کئی عضو کے بال ایک وقت میں نمونہ سے یا بار  
 تک سر نہ مندا یا یا صفا مروہ میں سنی کی باطواف کعبہ اور طواف صفا مروہ بغیر حذر سوار ہو کر یا عرق  
 سے پہلے مغرب کو امام سے پہلے پھر آیا یا زلفہ میں نہ ٹھہرایا عورت کو شہوت سے بوسہ یا ان سب  
 صورتوں میں قربانی لازم آتی ہے اور اگر محرم نے کسی عضو کو کئی جگہ میں مندا یا یا ایک کے چہرہ قربانی دو  
 اگر محرم نے ایک مجلس میں جو قربانی سر مندا یا یا پھر دوسری مجلس میں دوسرا جو قربانی اسی طرح سارا  
 مندا یا تو ایک ہی قربانی لازم آئیگی جب تک پہلی بار کا کفارہ نہ دیا جو اگر قدر قربانی کو نہ سے پہلے

سرشت اور سپرد قربانی لایعین محرم اگر محرم یا غیر محرم کا سر منڈے یا بال کترے تو منہ والا اور کتر دالہ صدقہ اور محرم منہ والا سے پر قربانی لازم ہے اگر مرد یا ک یا ڈھاری سے کئی بال اوکھاڑے یا ماتمہ پھیرنے سے دوسرے کو توہر ایک کے جسے ایک لب پگیون سے اسی طرح اگر ایک ماتمہ یا ایک پانوں سے یا ہر ایک باغہ پانوں سے کچھ ناخن کترے تو مثل فطرہ کے صدقہ دے مگر ناخنوں میں ہر ناخن کے بدلہ مثل صدقہ فطرہ سے پہلے اگر سب کی قیمت قربانی کے برابر ہو تو کچھ کم کرے جتنی چاہیے اگر محرم نے موچھین دیکھیں تو فطرہ کے برابر صدقہ دے اور جو تھوڑی ادھین سے دوسکی ہوں تو قیاس کرنا چاہیے اگر جو تھائی وٹھائی سے آدھی ہو تو وہی قیمت قربانی کی دے اور اگر چوتھائی ہو تو چوتھائی قیمت اسکی ہے اگر محرم نے طواف زیارت بے وضو کیا یا طواف وداع ترک کیا یا طواف وداع اور طواف قدوم حالت جنابت میں کیا تو ایک بکری قربانی کرے اور اگر طواف زیارت حالت جنابت میں کیا تو اونٹ یا گائے قربانی کرے اور اگر طواف قدوم یا طواف وداع یا طواف تفل بے وضو کیا تو ایک صاع جو یا چھوڑے یا آدھا صاع گیسون صدقہ دے ان سب صورتوں میں اگر طہارت کے ساتھ پھیرے گا تو وہ کفارہ ساقط ہو جائیگا اور اگر طواف عمرہ کا حالت جنابت میں یا بیوضو کیا چنگ کہ مغضیہ میں ہو پھیرے اور اگر بغیر وضو سے وضو کو بکری قربانی کرنا لازم ہے اور جب کو بھی کفایت کرتا ہے اگر سعی کل یا اکثر نیز ہذا ترک کی تو قربانی اور مع لازم آئیگا اور اگر ایک سے تین پھیر تک ترک کیے تو ہر پھیر کے بدلے مثل صدقہ فطرہ کے لازم آتا ہے لیکن اگر سب کی قیمت قربانی کے برابر ہو تو اختیار ہے چاہے قربانی دے چاہے صدقہ میں سے کچھ کم کرے اگر فکر بیان مارتینوں باریا ایک بار ترک کیا یا دسویں تاریخ رمی حبرۃ العقیبی کی ترک کی تو بکری قربانی کرے اور اگر ایک بار سے کم ترک کی ہو تو ہر ٹکڑی کے بدلے مثل صدقہ فطرہ کے یا بدلہ دے ایک روزہ کھر اور محرم کو اختیار ہے چاہے قربانی کرے یا قیمت خیرات کرے اگر ایک یا دو یا تین جون مارے بدن یا کپڑے سے یا ایسا کام کرے جس سے وہ مر جائیں یا دوسرے کو مارنے کے لیے نوالہ کرے یا زور سے کھجائے میں جون مر جائے تو ایک لب پگیون خیرات کرے اور اگر تین سے زیادہ ہوں تو مثل صدقہ فطرہ جو درخت زمین حرم میں بہرہ بھر اکٹھا ہو اگر اسکو محرم یا غیر محرم کاٹے تو اسکی قیمت سے گیسون مول لیکر آدھا آدھا فقیروں کو دے یا قربانی کرے و جنابت کفارہ میں جہاں قربانی لازم آتی ہے اگر وہ جنابت ہذا کے سبب ہو تو کفارہ دینے والے کو اختیار ہے

بیان احکام قربانی جنابت

پابست قربانی کرے چاہے صدقہ شے تین صاع گیہوں چھ مسکین کو اور چاہے تین روز سے بیکار ہو  
یا غلطی جس کی قربانی کرنی لازم آتی ہے وہ ان قربانی بکری کی کفایت کرتی ہے مگر جسے غوث سے  
سجبت کی ہو بعد و توف عنفات کے پہلے سر منڈانے سے یا طواف زیارت کیا ہو ناپاک ہونے میں یا غیر  
و نفاس میں تو اس کو اوٹ یا گامے ہی قربانی کرنا چاہیے اور جہاں صدقہ دینا پڑتا ہے اس سے  
مثل صدقہ فائز کے مراد ہے اکثر تھار دین کھتم میں کہ بغیر عذر کے قربانی ہی کرنا چاہیے مگر بعض محتسبن نے  
کتاب اسرار وغیرہ سے تحقیق کیا ہے کہ قربانی کا مقدور نہ تو صدقہ مثل فطرہ کے چھ مسکین کو دے  
اور جو یہ بھی نہ ہو سکے تو تین روز سے رکھے اور غدر کی حالت میں ان تین دن میں سے جس کو چاہے  
پہلے ہی سے اختیار کرے پس جو قربانی کے عوض خیانت کی ہو وہ صرف حق محمد کا ہے نہ آپ کا  
نہ غنی کو دے نہ اپنے اصول و فروع کو یعنی مان باپ داوی داوا بیٹا بیٹی اور ان کی اولاد کو بھائی بہن  
محمد کو دینا جائز ہے اور بی بی خاوند کو نہ دے نہ خاوند بی بی کو نہ اپنے غلام لونڈی کو نہ گدھی کو دینا جائز ہے

### فصل چوتھی طریقہ ادا کرنے عمرہ اور کیفیت داخل ہونے مکہ شریف میں

پوشیدہ نہ رہے کہ عمرہ کتنے ہیں احرام باندھ کر طواف کعبہ اور سعی صفارہ میں کر کے کو پس جو آفاقی یعنی  
احرام کی جگہ سے باہر رہنے والا سوا سے مہینہ شوال اور ذی قعدہ اور دس دن ذی الحج کے میقات  
پر سے گزرے وہ صرف عمرہ کا احرام باندھے اور جوان مہینوں میں اس کا گذر ہو تو وہ عمرہ کی نیت  
سے یا نیت قرآن یا جمع سے احرام باندھ کر لبیک کہتا ہوا جیسے پہلے مذکور ہو چکا ہے مکہ شریف کی  
طرف چلے جب زمین حرم میں پہنچے طاقت ہو تو پیادہ تنگے یا ٹون چلے اور نہایت آداب و آمشگی اور  
توبہ و استغفار کے ساتھ قائم اوٹھائے اور یہ دعا پڑھے اللھم ان هذا حرمک وحرم  
رسولک محرم لکمی و دمی و عظمی ط انار اللھم امنی من عن ابک یوم تبعث عبادک  
واجعل من اولیاءک و اهل طاعتک و تب علی انک انت التواب الرحیم پھر لبیک کہے اور  
سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہہ کر دو و شریف پڑھے اور دعا مانگے اپنے  
پلے اور مان باپ وغیرہ کل سامانوں کے لیے جب شہزادیہ خط پر نظر پڑے یہ دعا پڑھے اللھم  
اجعل لی بھاقوارا و ارزقنی بھاحلہ لا پھر جب پہنچے مقام مدعی پر جہاں سے پہلے کعبہ مغربہ نظر آتا ہے  
تھہرے اور جو چاہے سو دعا مانگے و مدعی یعنی دعا مانگنے کی جگہ اور وہ ایک زمین بندہ کی کہ حضرت

مقام مدعی

نے اور سکون کیا تھا اور ان سے کہہ کر تعلق کی جیت نظر آتی تھی ساتھ نو سو برس تک اور سکون و بیان  
 میں تھکان بلند بن گئے اس جیت سے نظر آتا تو قوت ہو گیا لیکن دماغ کا اوس مقام پران بھی مستحب ہے  
 بہتر دعا یہ ہے ربنا ائتنا فی الدنیا حسنة و فی الاخرۃ حسنة و قسا عذاب النار اللہ صمد  
 انی استسئلتک من حیرو ما استسئلتک نبیک محمد صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم و اعوذ بک  
 من شر ما استعاذ منه نبیک محمد صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم پھر نبیک کتا ہوا و باہر  
 ہوا ممکن ہے تو یہ حاسد یا محرم بن جائے نہیں تو اسباب اپنا کسی کے پاس چھوڑ کر نیک کرے بد سے بچنا  
 کرنا یہ لینے کھانے پینے کے مسجد اکھڑام کی طرف چلے جب پوسچے باب بنی شیبہ پر بیکو بالفعل باب السلام  
 کہتے ہیں کمال عاجزی اور ادب سے دھانپا توں برحائے اور بیک کمر یہ دعا پڑھے بسم اللہ الرحمن  
 الرحیم و انصلو تو طے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ابواب رحمتک و ادخلنی فیہا اللہ صمد انی استسئلتک  
 فی مقامی هذا ان تصل علی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم عبدک و رسولک  
 و ان توحنی و تقبل حوائجی و تقضی نوبی و ترضع علی و زری جب نظر کو بغیر پر پڑے ہاتھ  
 اوٹھا کر کہے اللہ اکبر اور جو چاہے سو دعا مانگ کر ہاتھ منہ پر پھیرے کہ دماغ اس وقت مقبول ہوتی ہے  
 پھر چلے حجرا سو و کی طرف یہ دعا پڑھتا و اللہ صمد انت السلام و معک السلام و البک یرجم  
 السلام حینا ذہبنا بالسلام و ما دخلنا دار السلام تبارکت ربنا و تعالیت یا ذا الجلال  
 و الاکرام اللہ صمد بیتک هذا تعظیما و تشریفا و مہابة و زرد من تعظیما و تشریفا  
 مرتجیۃ و عمرۃ تعظیما و تشریفا و مہابة پس ہاں کن ہما اپنا مقابل بائیں کوئے حجر سو  
 کے رکھے اور تمام بدن اپنا بائیں طرف چھوڑ کر بیت طواف کی کرے اور کہے اللہ صمد انی ارید  
 طواف بیتک الخوام سبعة استواط فی سرائی و یصلہ منی پھر سائے حجر اسود کے اگر کافون  
 ہاتھ اوٹھا کر کہے بسم اللہ واللہ اکبر واللہ الحمد والصلوة علی رسول اللہ پھر دونوں ہاتھ  
 حجر اسود پر رکھ کر چپ من سے منہ سے اگر بغیر ایذا دینے کسی کے ممکن ہو اسکو سلام کہتے ہیں اور  
 مستحب ہے نہ پیشانی کا رکھنا اور چوشتائیں پار پھیر کے اللہ صمد ایما نایک و بضد یفا بکنا ایک و  
 وفاء العہدک و اتباعا لسنة نبیک اور اگر بوٹ بنیا اور ہاتھ لگانا منہ کے نوالا ٹھنی وغیرہ کو چھو  
 جوئے اور جو بیہ بھی منہ کے تو دونوں ہاتھ اوٹھا کر کہے اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ

بیان حق استقام  
 و حاجت  
 و حاجت  
 و حاجت

تعالیٰ والصلاوح علی نبیہ المصطفیٰ اور یہ سچا کہ گویا ان دونوں ناموں سے ہیے اوسکو چھو لیا  
یا تھیں کہ پورے پھر انہیں باغ کیے ہوئے رہی کرتا ہوا جسکے معنی بیان ہو چکے ہیں وہ اپنی طرف کو پلٹے  
اور جو نبی کے توجہ لوگ کم ہوں تب بچا لے اور شروع طواف سے لیکر کتنا موقوف کرے جب  
مستقیم کے سامنے آئے بیٹھے درمیان حجرا سو اور دروازہ کعبہ شریف کے پہونچے تو کہے رہتا ایتنا  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ جب دروازہ کے مقابل آئے  
کہے اللَّهُ هَذَا الْبَيْتُ بَيْتُكَ وَهَذَا الْحَرَمُ حَرَمُكَ وَهَذَا الْأَمْنُ مِنْكَ وَهَذَا الْمَقَامُ  
مَقَامُ الْعَائِدَةِ بِكَ مِنَ النَّارِ اللَّهُمَّ فَتَعْنِي هَذَا زَفَتْنِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ وَاخْلُفْ عَلَيَّ  
كُلَّ غَائِبَةٍ لِي بِخَيْرٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى  
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ جب رکن عتاق کے سامنے پہونچے کہ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْإِسْخَارِ  
وَالشَّرِّ وَالْفَقْرِ وَالشَّقَاقِ وَنَسْوَ الْأَخْلَاقِ وَنَسْوَ الْمُنْقَلَبِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْأَوْلَادِ  
اَوْجِبْ مِيزَانَ رَحْمَتِكَ الْمَقَابِلَ بِهَوْنٍ كَيْ لَا يَكُونَ لِي عِشْرَتُكَ يَوْمَ لَا تُنْظَرُ  
الْأَطْلُكُ وَلَا بَاقِي الْأَوْجْهِكَ وَاسْقِنِي بَيْتَكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً  
لَا أَظْلَمُ لِعَبْدِهِ أَوْ جِبْ رُكْنَ شَامِي كَيْ يَسْهُوَ بِهَوْنٍ كَيْ لَا يَكُونَ لِي عِشْرَتُكَ يَوْمَ لَا تُنْظَرُ  
مَشْكُورًا وَذُنْبًا مَغْفُورًا وَتَجَارَةً لِنَبِيِّرٍ غَيْرِيَا غَفُورًا رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ  
عَمَّا نَقَلْنَا مِنْكَ إِنَّتَ الْأَعْلَى الْأَكْرَمُ يَا خَالِدُ مَا فِي الْبَصَدِ وَارْحَمْنِي مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ  
جب رکن یمانی پہونچے اسلام کرے اور ترک بھی جائز ہے اور جب درمیان رکن یمانی اور حجرا سو کے  
پہونچے پڑھے رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ پھر حجرا سو کے  
پس آکر اسلام لے لیا تو کہے اور یہ دعا پڑھے اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي بِحَسَنَتِكَ وَأَعُوذُ بِرَبِّ هَذَا  
الْحَجَرِ مِنَ الْبَدَنِ وَالْفَقْرِ وَضَيْقِ الضَّرِّ وَعَذَابِ الْقَبْرِ سُبْحَانَ عِظَمِ كَوْنِكَ تَعَالَى اور رمل فقط  
تین پھر ترک سنت ہے چار باقی میں نہیں اور ہر پھر سے میں اسلام حجرا سو کا کرنا چاہیے اور اگر اول  
آخر اسلام پر اکٹھا کرے تو بھی جائز ہے ان سات پیرے کا نام ایک طواف ہے پھر مقام ابراہیم  
کی طرف پڑھے یہ آیت پڑھتا ہوا وَأَخَذْنَا مِنْهُم مَّقَامَاتُ الْأَرْكَانِ وَرُكْنَ رَحْمَتِكَ نَمَازُ پڑھے

پہلی رکعت میں قیام اور دوسری میں قیام ہو اور یہ دو رکعتیں تہرب خفی ہیں واجب ہیں اور بعد نماز کے  
جو حضرت آدم نے دیا مائگی تھی چڑھے اللہ تعالیٰ انک تعلم سرہی و علائتی فی اقبل معلہ سرتی و تعلم  
حاجتی فاعطے سؤلی و تعلم ما فی نفسی فاعفر لی ذنوبی اللہم انی استسئلتک ایمانا یا ہاشما  
فنبلی و یقینا صا د قاحتی اعلم انہ لا یصیبنی الا کتبت لی و رضی بما قسمت لی یا ارحم الراحمین  
و حضرت امام محمد غزالی امیر العلوم میں لکھتے ہیں کہ جب حضرت آدم نے یہ دعا مانگی و حی ائی کر اسے  
آدم تو نے مجھے ایسی دعا مانگی کہ شے قبول کی اور بخشو سینے تیرے گناہ اور دوسرے تیرے بیخ و بن و ہم و ہرگز  
نہ مانگے گا اس دعا کو پڑھو اور لا دین سے کوئی تیرے بعد مگر اس کے ساتھ بھی ایسا ہی کرو دیکھا اور کیا  
اسکی محتاجی کو انکھن کی راہ سے اور اسکی تجارت سبنا جرون سے بہتر کروں گا اور اسے کی اور  
پاس دینا اور یہ اسکو مکروہ جانے گا اور یہ اسکو پھیر نہ دے سیکے گا غرض پھر ملزم پر سینہ اور سر  
اور دہنار خسارہ لگا کر دونوں ہاتھ سر سے اوپر سیدھی دیوار پر پھیلا کر یہ دعا پڑھے اللہ تعالیٰ اور  
یما جہ لا یمنع منی نعمۃ العتہا علی اللہ تعالیٰ و قف علی بابک العالی و التزمیت یا غفار  
و ارجو رحمتک و اخشے عذابک اللہم حرم شعری و جسدی علی النار اللہم کما اشدت  
و جہی عن می و غیرک فصن و جہی عن مسئلۃ غیرک اللہم یارب البیت العتیق  
اعتق رقابنا و سراقاب اباؤنا و امہاتنا و اصحابنا و احبابنا من النار یا کوبی یا غفار  
یا غفرین یا جبار تقبل منا انک انت السميع العلیم و تب علینا انک انت التواب الرحیم  
اللہم رب البیت العتیق قنی من النار و اعذنی من کل سوء واقنعنی بما سددت قننی  
و بارک لی فیما آتیننی و صل علی النبی الهاشمی اللہم اغفر لی ذنوبی لا یغفر الذنوب  
الا انت انک غفور رحیم یا غفرین یا جبار تقبل منی شرفی پر جا کے قبلہ رخ کھڑے ہو کر تین بار دم لے کر  
قرب سیر ہو کے پانی پیے اور آپ دُل نکال سکے تو ثمانیت بہتر ہے بچے ہوئے پانی کو اپنے ہونے پر  
ٹپا لے اور ہر دم لینے کے وقت کہہ کر شریف کہہ دیکے اور ہر بار پڑھے اللہ تعالیٰ استسئلتک علما فانہ  
و مرارقا و اسعفا و عملا صالحا و شفاء من کل داء و پھر حجر اسود کا بوسہ دیکر باب صفا سے  
صفا کی طرف جھکو یا یا غفرین یا غفرین ہی کہتے ہیں نکلو اور جب مسجد سے باہر چلے تو پہلے بانیان یا نون  
اوٹھائے اور پہلے پونچنے سے کہے اے اے بجاہد اللہ بک لیسم اللہ الرحمن الرحیم انک اعلم

حضرت آدم  
تہرب خفی  
جواب

اللہ تعالیٰ

نواب ذہیر  
خان  
نواب ذہیر



وعدت  
وقت  
کے

پھر یہ نصیحت کرنا چاہیے کہ اگر کسی نے اپنے یا کسی کے بال کترائے جو حلتی یا اس سے بھی زیادہ تمام سر تک مگر منڈانا بہتر ہے اور عورت بقدر لیکھا گشت کے تمام بالوں سے کترائے بعد اسکے مرد ناخن ہو چھین کترائے بغل کے بال دور کرے اور بالوں کو دھون کر دے اور وقت حجامت کرانے کو یہ وجہ پڑے الحمد للہ علی ماہدانا و انعم علینا و قضی عما شکنا اللهم هذه فاصبر بید کے ناجعلنی بكل شعرة نفوسا ایوم القيمة و امر عقی بھما سعیة و ارفع لی درجۃ و الجنة العالیة اللهم بارک لی فی نفسی و تقبل منی اللھم اغفر لی و لھما من یا واسع المغفرة امیں پھر مسجد الاحرام میں اگر دو رکعت سانسے حجر اسود کے پڑھ کر احرام ادا کرے کہ عمدہ تمام ہو چکا اور ایسا ہی شمع کو کرنا چاہیے لیکن اگر وہ چاہے یا اس کے ساتھ قربانی ہو تو وہ احرام باندھنے سے جب وقت حج کا آئے تو دوسرا احرام حج کا باندھو اور ان میں سے ایک لکھی احرام باندھ کر یہ

### فصل مانچون

طریقہ ادا کرنے کے قیام میں

پوشیدہ شنبہ کہ حج کتنے ہیں احرام باندھ کر عرفات پر ٹھہرنے اور طواف زیارت کرنا و دو تون مقرر میں پس طریقہ ادا کرنے کا یہ ہے کہ کافی اگر کیا حج ادا کیا چاہے تو احرام باندھ کر جب طرح پہلو گدڑا پس اگر سیدھا عرفات کو جائے بغیر ضرورت یا بغیر ضرورت کے اوپر سے طواف فارم کہ مثل تحیۃ اللہ علیہ کے سنت ہے ساقط ہو اگر بغیر ضرورت گنہگار ہو گا کہ بہت سختیں اس سے جانی رہیں گی چنانچہ گنگے مذکور ہونگی والا طواف القدوم یا لائے جس طرح عمرہ میں گدڑا پس اگر طواف کو بعد سعی حفاظ میں منظور ہو بلکہ بعد طواف الزیارت کے کہ وہ سنت ہے تو اضطرار اور عل اس طواف میں ٹکرنے اور اگر اس کی حالت سے کہ طواف الزیارت کے دن بہت ارکان ادا کرے و شوار ہونگے سعی اسی طواف کے بعد کرنا منظور ہو تو یہ بھی جائز ہے ہر اضطرار اور عل کی ساتھ حاصل یہ ہے کہ جس طواف کو بعد سعی ہو اور میں اضطرار اور عل چاہیے جیسا طواف عمرہ میں اور لیکھا گنہاچی اس طواف اور سعی میں موقوف نہ کرے جیسے طواف عمرہ میں اول طواف سے موقوف کرے پس البتہ جو حاجی بعد طواف الزیارت کے سعی کرے اس کو لیکھا گنہا عقدا مرد میں نہ چاہیے بلکہ وہ موقوف نہ کرنا ہے پہلے رخا سے حجرۃ العقبہ میں پھر بعد طواف القدوم یا بعد طواف سعی کے کے مثنوی میں ٹھہرے



نہ اہرام باندھے بہت اور جو بہترین اہرام میں منہ چین اور نہ بچے اور یہی ہی حکم قاریں کا اور اس میں کچھ  
 پاس قربانی جو واجب چاہے طواف نفل بنیہ انطباع ورل کے کرتا ہے مگر عہد حج کے عین میں ادا  
 نہ کرے کیونکہ وہ دیکھ گیا پس ہاتھ میں تاریخ نوی الحج کو امام مسجد احرام میں بنیہ طہر کے ایک خطبہ احکام  
 حج میں پڑھتا ہے اس کو سنے اور آٹھویں تاریخ آفاقی محرم اور جو دیکھی غیر محرم ہو وہ احرام باندھ کر بعد نماز  
 صبح کے ہمراہ امام اور لوگوں کے منیٰ کو چاہے اور دیکھی بعد طواف نفل کے احرام باندھے تو بہت بہتر ہے  
 اگر اس کے بعد منیٰ پہنچے مندرجہ تو اس عنوان میں انطباع ورل کرے اور اگر قصد منیٰ کا بعد طواف ازیار  
 کے ہو تو نہ کرے اور منیٰ میں پہنچ کر مسجد حنیف کے پاس ٹھہرے اور راستہ نماز پانچ نماز میں وہاں  
 پڑھے اور رات بھر لبیک اور دعا و استغفار میں مشغول رہے <sup>۱</sup> طہرائی اور بیعتی عبدالعزیز بن مسعود  
 روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں کوئی مرد و عورت کہ عرفہ کی رات منیٰ میں  
 یہ دعا پڑھاں بار پڑھے مگر کہ جو مانگے سو پاسے سبحان الذی فی السماء عرشہ سبحان الذی  
 فی الارض موطئہ سبحان الذی فی الجہنم سبیلہ سبحان الذی فی النار سلطانہ سبحان  
 الذی فی الجنۃ رحمتہ سبحان الذی فی القبر قضاء و سبحان الذی فی الهواء روحہ -  
 سبحان الذی رفیع السماء سبحان الذی وضع الارض لا یجئ ولا یمنجئ منه الا الیہ اوصح  
 کی نماز اندیسے سے پڑھ کر بعد طلوع آفتاب کے عرفات کو چاہے مسجد حنیف کے پہاڑ کی راہ سے جسکو  
 منصب کہتے ہیں اور پھر سے رادما زمین سے کہ مزدلفہ اور عرفہ کے درمیان ہے اور نکلتے ہوئے یہ دعا پڑھا  
 اللہم اجعلہا خیر غدوۃ حذوۃ نقاط واقربا من رضوانک وابعدا من سخطک اللہم  
 ایسا عذرت وایاک رجوت وعلیک اعتدت ووجہک اذرت قاجعلنی ممن تناہی  
 بہ الیوم من هو خیر منی و افضل پس جب نگاہ جبل رحمت پر پڑے دعا مانگے اور تسبیح و تہلیل و تحمید  
 و استغفار و تکبیر پڑھے پھر عرفات مسجد النفرہ کے پاس جسکو مسجد ابراہیم کہتے ہیں قیام کر عرفات  
 نہ نام مقام یا پہاڑ کا ہے جس پر صلح محرم کے بنے ہوئے ہیں پس کھانے پینے سے پہلے زوال کے فارغ  
 ہو کر غسل کرے کہ سنت موکد ہے تا زوال کے وقت یا پیشتر سے مسجد النفرہ میں جا بیٹھو بعد زوال کے  
 خطبہ سنکر امام کے پیچھے نماز نفل و عصر کی ایک اذان و تکبیر کے ساتھ طہر کے وقت پڑھے اور ان دونوں  
 نمازوں کے درمیان نوافل اور سنن ہیں نہ پڑھے اور نہ کھائے پیے جب ناچاہے فراغت پائی فوراً دعا پڑھا

و صحیح  
 غریبی  
 بیہقی  
 بیہقی

سوامہ وادی غرنہ کے جہان چاہے اور جگہ پائے اور پھر سوار ہو کر روایت کیا امام کے پیچھے ورنہ دائیں  
 بائیں ٹھہرے گویا جمل رحمت کے پاس بڑے بڑے سیاہ پتھروں کے خوش پر ٹھہرنا بہتر ہے کہ وہ خوف  
 سرور عالم صلوات کا ہے اور وہ ان باب احاطہ بطور مسجد کے کھڑا ہے مگر بعد پھر چڑھ کر ٹھہرنا اور اسکو مستحب  
 بہتر مانتا ہے کچھ اہل نہیں رکھتا البتہ پناہ کھڑا رہنا بیٹھنا بھی جائز ہے اور اس حالت میں سکین  
 محتاج کی طرح ہاتھ پھیلا کر دعائیں اور سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ کمال عاجزی سے  
 شام تک پڑھتا ہے اور درمیان میں ہر ساعۃ کے بعد لبیک پکارتا ہے اور اپنے گناہوں کو یاد کر  
 خوب روتے اور توبہ و استغفار دل سے کہے اور اپنے مان باب اور اوستاد اور نئے والوں کے لیے  
 اور دوستوں اور تمام مسلمانوں کے لیے مغفرت چاہے اور اسدن قصور اور گناہوں سے بہت پرہیز  
 کرے بلکہ بیان سے بھی بچے محض عباد استغفار و توبہ و تسبیح و تلاوت وغیرہ بین مشغول رہے کہ  
 ایسا دن پھر کمان ملک کا طرانی و بیعتی و ابن ابی شیبہ حضرت علی بن عباس و جابر سے روایت  
 کرتے ہیں کہ رسول قبول مسلم عرفات میں یہ دعا پڑھتے تھے **ما قمت الا للہ اکبر الہ اکبر ولله الحمد و**  
**لله الحمد ولله الحمد لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد اللہم اھدنی بالہد**  
**ولتقنی واعتصمنی بالتقوی واعفر لی فی الآخرۃ والاوی اللہم اھملہ حجاً مبروراً وذنبا مغفورا**  
**اللہم ملک صلوٰۃ ونبی وحمیای ومانی والیک مآلی اللہم انی اغوذ بک من عذاب القبر**  
**ووموسۃ الصمد وشتات الامم اللہم اھدنا بالہدی وزیننا بالتقوی واعفر لنا فی**  
**الآخرۃ والاوی اللہم انی استلک رزقا حلالا طیباً مبارکاً اللہم انک امرتني بالذماء**  
**ولک الاجابة وانک لا تخلف الکیعاد اللہم ما احببت من خیر فخبیہ البنا ویرسلنا وما**  
**کرهت من شر فکرمہ البنا وجنبناک ولا تنزع منا الا سلام بعد اذ هدیتنا لا الہ**  
**الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد عی ویمیت وهو علی کل شیء قدیر اللہم**  
**اھمل فی صدری نوراً و فی سمعی نوراً و فی بصری نوراً و فی قلبی نوراً اللہم اشرح لی صدری**  
**و یسر لی امری واعن بک من ولما ولس الصمد و تشرکت الامر و عذاب القبر اللہم انی اغوذ**  
**بک من شر ما یلیم فی اللیل وشر ما یلیم فی النھار وشر ما یتھب الریاح وشر ما یوق الدھر دبتنا**  
**انساناً لایا حسنة فی الآخرۃ حینہ و قنا عذاب النار اللہم انی استلک من خیر**

وہی دعا ہے  
 اللہم اھملہ حجاً مبروراً وذنبا مغفورا

ما سئلك به نبيك واعوذ بك من شر ما استعاذ به نبيك صلى الله عليه وعلى آله وسلم  
 ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنكونن من الخاسرين رب اجعلني مقيم الصلاة  
 ومن ذريتي ربنا وقبل دعاء ربنا اغفر لنا ولوالدي وللمؤمنين يوم يقوم الحساب رب  
 ارحمهما كما ربياني صغيرا ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان ولا تجعل في قلوبنا  
 غلا للذين آمنوا ربنا انك رؤوف رحيم ربنا انك انت  
 السميع العليم وتب علينا انك انت التواب الرحيم لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم  
 اللهم ما نك تعلم وترى مكافى وتسمع كل اذى وتعلم سرى وعلايتى ولا يخفى عليك  
 شئ من امرى وانا البائس الفقير المستغيث المستجير للوجل المشفق المقر المعترف بذنوبه  
 اسئلك مسألة المسكين وابتهل اليك اهل مال المذنب الذليل وادعوك دعاء الخائف الضائع  
 من خضعت لك سركه وفاضت عيناه وحمل لك جسده ورغلك الفقه الله لا يفتخر  
 بدعائك متقيا وكن لي رباً وفارحاً يا خير المسؤولين ويا خير المعطين يا ارحم الراحمين والحمد  
 لله رب العالمين امين اور مناسب ہے کہ دعا مسرت خضر کو بھی وظیفہ کرے یا من لا یغفل  
 شأن عن شأن ولا سمع عویمع ولا تشتبہ علیہ الا صوات یا من لا یغفل کثرة المسائل  
 بال حاجات ولا یختلف علیہ اللغات ویا من لا یدرمہ السحاب المبین فی الدعاء ولا تنفخ  
 مسئلة السائلین اذ قنارہ دعفوک وحلاوة مغفرتک ولذلة مناجاتک ورحمتک اور  
 یہ دعا کہ حضرت امام محمد غزالی احوار العلوم میں لکھتے ہیں نہایت موثر ہے الھی من مدح الیک  
 نفسه فانی لا ثم لکنفسی اخرست المعاصی لسانی فضالی وسیلة من عمل ولا شفیع سوا  
 الاصل غرض بعد دوسرے سورج کے لبیک اور دعائیں پڑھتا ہوا امام کے ساتھ نزولہ کی طرف آئے  
 و نزولہ ایک مقام ہے عرفات سے تین کوس مکہ معظمہ کی طرف وہاں بھی نہ جاری ہے از ولان  
 کے منی قریب ہونا جو کہ حضرت آدم و ہان حضرت حوا سی قریب ہوئے اسلئے اور سکون نزولہ کہتے ہیں اگر  
 طاقت پائے تو جلد ہی چلے کہ سنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے اگر ہو سکے تو یہاں ہوں اور غسل  
 کرے اور نزد ضرور کرے اور نزولہ کے پہاڑ کے پاس جسکو شجر الحرام کہتے ہیں مسجد کے قریب یا شجر  
 طرف اوترے نہ یمن راہ میں کہ مکہ وہ ہے سولے واوی محشر کے کہ وہاں سے گزرتے ہوئے بقدر ممکن

ایک پتھر کے شباب پہ سوار ہو تو سواری کو تیز کرے بشرطیکہ اور چلنے والوں کو ایذا نہ دے اور ویٹھے  
 کو نہ تے ہے یہ وعار ہے **اللهم لا تقنطننا بفضلك ولا تقنطننا بعد اهلك** وفاقنا قبل خلك پس اگر  
 ہو سکے تو پہلے اسباب اور تار سے نماز مغرب و عشا کی ایک اذان و ایک انگیسر کے ساتھ امام کے پیچھے عشا  
 کے وقت لا کر پڑھے مگر امام شافعی و امام مالک کے نزدیک دو انگیسر کے ساتھ ادا کرے اور سنت مغرب و عشا  
 کی اور زبردان و دونوں کے ادا کرے اور مغرب کی نماز میں بھی نیت ادا کی کرے جماعت سنت مکرر ہوتی  
 اگر اکیلے پڑھے تو بھی اسی طرح جمع کرے رات بھر وہاں رہے اور مثل عرفات کے ذبا کی یا د میں مشغول رہے  
 جب صبح صادق ہو تو نافہیرے میں فجر کی نماز امام کے پیچھے درنا اکیلے پڑھے کہ پڑا شعا احرام کے پاس  
 جسکو جبل قرع بھی کہتے ہیں اور اوپر سب مکان بھی بن گیا ہے جا کر قبلہ رو ہو کر لبیک و سبح بدرد و مشربین  
 مشغول ہو اور نافہ پھیلا کر قریب طلوع آفتاب تک دعا مانگے اور یہ دعا بہتر ہے **اللهم بحق المشرك الحرام**  
**والبيت الحرام والشجر الحرام والوكن وللقام بلغم روح محمد صلى الله عليه وسلم منا التحيه**  
**والسلام وادخلنا دار السلام يا ذا الجلال والاكرام** گرامہ پھر سات کنکریاں با قلعہ یا پنے کی برابر و قدر  
 سے اٹھا کر مٹی میں آٹے و زارہ کے نشیب میں پانچ گز یا اس سے کچھ زیادہ کی فرق سے حجرۃ العقبہ کے سامنے  
 مٹی کو داہنی جانب کعبہ کو بائیں طرف چھو کر سواری پر کھڑا ہو کر با پیادہ اور داہنے نافہ کی انگوٹھ اور داہنی  
 شہادت سے دو کنکریاں متفرق مغرب تک کہ حجرۃ العقبہ پر اسے اور ہر کنکری مارنے میں یہ دعا پڑھے **بسم الله**  
**الله اكبر يا غياث الشيطان وحزبه ورضي للمؤمن ولطفه اللهم اجعله حجاً مبروراً وسعيّاً مستكراً**  
**وذنماً مغفلاً** اور کنکریاں پھینکنے کے وقت نافہ اس قدر بلند ہو کہ منہ نظر آنے لگی اور پھینکنے کا طریق یہ ہے  
 کہ گہری انگوٹھ کے ناخن پر رکھ کر شہادت کی اوٹھلی سے پھینکے یا شہادت کی اوٹھلی کے اوپر کے جوڑ پر اندر کی  
 جانب رکھ کر انگوٹھ کے ناخن سے پھینکے یا ان دونوں کے پور میں پکڑ کر پھینکے یہ سب سے سہل ہے  
 اگر حجرۃ العقبہ پر لگے پاؤں کے اس پاس تین گونیاں پڑے تو بہتر ورنہ اوٹھلی عوض اور پھینکے اور پہلی کنکری  
 پھینکنے پر وہ لبیک کہنا متوقف کرے خواہ یہ شخص مفروضہ یا قارن یا مستحب اور کنکریوں کو حجرات پر  
 اودھا کر نہ مارے اس واسطے کہ رمی مقبول کی کنکریاں فرشتے اودھا لیا جاتے ہیں جو باقی رہے وہ نام مقبول  
 ہے پس رمی کرنا کنکری نام مقبول سے نہیں جاسیے لیکن جائز ہے کہ اس کے ساتھ پیش جلد پس و دہا  
 چلا آئے اور قربانی کرے قربانی مفروضہ پر مستحب ہے اور قارن اور متمتع پر واجب اور ان دونوں

وہی ہے

سب سے بہتر ہے

روح الباقی  
کتاب الہدایہ  
جلد اول

اور تھوڑے دنوں میں نہ بڑے وسیع سے پہلے اور سات بعد اہم تشریف کے رکے اور فوج کرنے سے  
پہلے یا بعد یہ دعا پڑھنے والی وجہت وحی للذی غفل السموات ولا ارض حنیفا وانا من المبین  
ان صلواتی ونسکی وحمای وحقانی لله رب العالمین لا شریک لہ وذلک امرت وانا  
اول المسلمین اللہ تعالیٰ مقبلاً منی هذا النسک واجعلوا قرانا لوجہک وعظم اجرہ خلیفہا  
قرانی کے ذبیحہ بکری کے سر بالون کا سیاہ ہونا اور باقی بدن کا سفید ہونا بہتر ہے اور مستحب ہے کہ قرانی  
کے دو ٹون ہاتھ ایک ہاتھ باندھ کر اور سکا منہ بائیں ہاتھ سے پکڑ کر دھستے ہاتھ سے رو بہ قبلہ  
ہو کر فوج کرے اسکے بعد سر نہ اٹھائے یا بال کرتے جیسا عمرو بن میان ہو چکا اور منڈاٹے وقت یہ باید  
اے کئے تکبیر بھی کہے اور دعا مانگے جیسے عمرو بن گنڈار اب سکوسچ حیرین ملال ہو گئیں مگر عورت سے بات چیت کرنا  
رغبت کی کہ وہ بعد طواف الزیارت کے جائز ہو گا پھر اسی دن مکہ شرف میں اگر طواف الزیارت ادا  
کرے بغیر اضطرار و رمل کے اگر پہلے رمل و سنی کر چکا ہو اور اگر پہلے سنی کی ہو تو اس طواف میں رمل  
کرے نہ اضطرار پھر صفا مروہ میں سنی کرے اور یہ طواف گیارہویں بار چوں بھی جائز ہے لیکن  
بعد طواف کے رہے مٹی میں اگر گیارہویں کو امام مسجد حنیف میں بعد ظہر کے خطبہ پڑھنا ہے اور احکا  
باقی رہے بیان کرتا ہے خطبہ سنتے کے بعد حمد و اولیٰ پر جو مسجد حنیف کے پاس ہے بدستور سابق بیان  
کنکریاں مارے پھر غنڈا سا بڑھ کر رو بہ قبلہ ہو کر غنڈا بجالائے اور دو دو شریف پڑھے اور دعا مانگا  
یعنی دیر میں سورہ بقرہ کے یا تین پاد سپارہ یا تیس آیتیں پھر حمد و اوسطیٰ پرا کر بھی و ساری کرے  
مگر بائیں طرف اہل اسکے اور آستے اور شیب میں پھر حمد و عقبیٰ پرا کر یا ان مار کر بلا توقف دعا مانگا  
اچھے مقام پر گئے اور شیبہ وین رہے کہ سنت ہر اور امام شافعی کے نزدیک واجب ہے چار چوں یا پنج بھی بعد ظہر کو مثل گیارہویں  
کے کنکریاں مار کر اور اسی دن چلا اور تو بھی مضائقہ نہیں ہی تعالیٰ فرماتا ہے تعجب کی فی کو میں فلا رتھ  
تکبیر پر چھ شخص ثبانی کرے دو زمین پس نہیں گناہ او سچ چاہئے نہ تو کہ اسی دن چلے گئے میں بکری تیرہ ہے  
کہ تیرہویں یا پنج بھی بعد ظہر کے کنکریاں چھینک کر اور چھینک میں اگر چھٹے اور دعا مانگا کہ حضرت مسلم قرطبان  
کیا ہے فمستقیم ہر ایک گھائی کا دریاں کہ منظر اور منی کو قرطبان کنکریاں ہین اور چار کنکری کو تیرہویں پس چھینک  
معنی جہان کنکریاں ہوں اور قرطبان ٹھنڈا عام ہے خواہ رات بھر اور یہ بہتر ہے یا در ترکے سواری  
ٹھنڈے غرض پھر آفاقی جمع کرنے والے کو خواہ مندر ہو خواہ قارن یا تمتع طواف و راح یعنی طواف

تحقیق مقام محض

رخصت واجب ہے مگر عمرہ لائے والے اور حیض والی عورت اور چار غیر آفاقی پر واجب نہیں اس میں  
 کو نیز اضطباع و رمل کے جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے وقت بجالانے اور پانی نہ مزم شریف کا پینے کے بعد  
 بنو زہر کے اپنے سر منہ باقی بدن پر خواتین پھر عترت پر پا کر چھٹے اور اپنے سینے اور واسنے گال کو دیر  
 کیے پر سکے اور واسنے ہاتھ کو دروازہ کی چوکت کی طرف ہڑناوے اور پردہ کعبہ شریف کا جیسا غلام  
 اپنے مولیٰ کا واسن بکڑے کے تھمیر شیو اتا ہے ہاتھ میں پکر کر روتا ہوا گناہ بخشوا ہے اور استغفار و دعا  
 کلہ توجید اور دروازہ شریف پڑھے پھر دروازے کی چوکت کو بوسہ دے اور جو چاہے سو دعا مانگے  
 اور استلام محراب سو کا کرے اور کعبہ شریف کو حسرت سے دیکھتا ہوا اپنی جدائی پر روتا ہوا اسے ڈانٹتا  
 پھرے اور باب الوداع سے باہر آئے مگر عورت حیض والی اور زچہ دروازے پر سے رخصت ہو تو ایف  
 وداع اس سے ساقط ہے اور رخصت ہونے کے وقت کچھ مسکینوں پر خیرات کرے و پویش بدو  
 کہ باہم علماء وین کے اقصاف ہے اس مسئلہ میں کہ قربانی واجب ہے یا سنت ہے حضرت امام اعظم  
 اور صاحبین اور امام زعفران کے نزدیک قربانی مسلمان پر واجب ہے کہ آزاد مقیم پویش بیکہ مالک  
 نصاب کا پادار اور حضرت امام شافعی اور ایک روایت میں امام ابو یوسف کے نزدیک سنت مکرہ ہے اور مشہور  
 و مختار مذہب امام احمد کا بھی یہی ہے اور ایک روایت میں وارد ہے کہ غنی پر واجب ہے ورنہ سنت ہے  
 اسی طرح شرح سفر السعادت میں ہے حدیث شریف بن وارد مہاکہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص  
 مقدور و مالدار ہو و اور قربانی نہ کرے تو وہ ہمارے ہی سببین نہ آوے اور فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 کہ ہوا کہ وہ تم اپنی قربانیوں کو پس خفیق یہ تمہارے سوار یاں ہو گئی ہیں ہر طرا پر بن ماجد و احمد زید ابن  
 ارفتم مذہب سے روایت کرتے ہیں کہ اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کربانیان کیا ہیں جن کی کیا سبب  
 انہیں انکی آپ سنتے فرمایا کہ قربانی سنت مخصوصہ آپ کی ہے کہ حضرت ابراہیم بن صحابہ نے عرض کیا کیا  
 کیا ثواب و اجر ہے بگو یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ ہر مال کے مقابلے میں نیکی ہے یہ مغرور و بقیہ  
 کہ بالائے کہ میں پھر عرض کیا صحابہ نے کہ کیا ہے اجر و ثواب بگو اوں جانور و ملک میں جو بیشم کہتے ہیں حدیث  
 بہرہ اور اوست آپ نے فرمایا کہ بمقابلہ ہر مال شہم کے نیکی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا رسول  
 صلی اللہ علیہ وسلم کہ سنیں کیا آدمی نے کوئی عمل نیکی دن قربانی کے محبوب زیادہ خون بہا ہے یعنی قربانی کرے  
 اور خیراتی وہ جانور قربانی کیا ہو آویگا اپنے سینگوں اور سونے سے یعنی بے وزن عمل میں نہ کیا جاوے گا اور نہ

حقیق قربانی

میزان عمل بخاری موجود ہے گی اور تحقیق فی خون کہ گزشتہ ترمذیک خدائے قبول ہوتا ہے پہلے  
 اس سے کہ گزشتہ زمین پر نہیں خوش کرو اپنے نفسوں کو اس سے روایت کیا ترمذی و ابن ماجہ  
 نے مستحب ہے کہ قربانی کے دن پہلے نماز عید سے کوئی چیز نہ کھاوے پہلے گوشت قربانی کا کھانا چاہیے  
 اسکا بہت بڑا ثواب ہے فتاویٰ خلافت المسلمین دار و مدینہ کہ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت  
 ہے کہ دو یا رسول قبول مسلم نے کہ جسے روزہ رکھا قربانی کے دن تا چھ روزہ نماز عید کے یعنی بازار  
 کھانے پینے سے پس گو یا کہ اوستہ عبادت کی اللہ تعالیٰ کی ساتھ ہزار برس اور جسے روزہ رکھا اٹھویں  
 ہزار برس پس گو یا کہ اوستہ عبادت کی اللہ تعالیٰ کی بارہ ہزار برس اور جسے کہ روزہ رکھا عید کے دن پس  
 گو یا کہ اوستہ عبادت کی اللہ تعالیٰ کی چوبیس ہزار برس اسی طرح فتاویٰ ابراہیم شاہی میں دار و مدینہ  
 کہ رسول قبول مسلم پہلے نماز عید سے کہ نہیں کھائے تھے بعد نماز عید کے گوشت قربانی سے تناول فرما تا صبح یا عید  
 اور نماز عید کی حاجوں پر واجب نہیں اس واسطے کہ اوس دن حاجی لوگ ارکان حج کے ادا کرنے میں  
 مصروف ہوتے ہیں اس وجہ سے تخفیف کے لیے نماز عید کی معاف ہوئی لیکن اگر دسویں کو جمعہ پڑھے  
 تو نماز جمعہ کی معاف نہیں اس واسطے کہ اوس تاریخ میں جمعہ کبھی اتفاق ہی سے پڑتا ہے پس میں  
 اتفاق میں بر خلاف عید کے کہ ہمیشہ دسویں کو ہوتی ہے اور جمعہ منی میں جائز ہے اگر حاکم  
 حجاز یا مکہ کا یا نائب اوسکا وہاں موجود ہو ورنہ حج کرنے والے پر قربانی غنی ہونے کی جہت سے  
 واجب نہیں مگر بعض کے نزدیک کمی پر واجب ہے لیکن آثار اور امتیاز پر قربانی واجب ہے مگر در تہ  
 تین روزے دسویں سے پہلے اور سات بعد الام تشریق کے سکے اور یہ قربانی شکرانہ ہے اور قربانی  
 افراد متبع قرآن کی دسویں سے بارہویں تک حرم میں کرنا چاہیے اگر اس سے پہلے یا غیر حرم میں  
 کر لیا تو جائز نہیں مگر قربانی زد کی جانی اور مذکی اور قربانی نعلی اگر دسویں سے پہلے سمجھ کرے تو  
 تو جائز ہے اور کی اور یہ نماز کو قرآن متبع جائز نہیں اور اگر گزین تو ادا ہو جائیگا مگر قربانی لازم آئیگی اگر کوئی بعد  
 ادرام باڑھنے کے جاری یا خوف و غم و غیرہ سے حج کو نہیں جاسکتا تو کسی کے ساتھ قربانی مکہ معظمہ کو بھیجے  
 اور دن اور وقت بیچ کا مقرر کر دے تا اوسکے بعد ادرام اوتارے سریندا تا مکہ کرنا مگر کے بالونکا نہیں  
 مگر عید پہلے سال قضا کرے اگر صرف عمرہ کی نیت تھی تو صرف عمرہ قضا کرے اور اگر نیت حج کی نیت  
 تھی تو حج اور عمرہ دونوں بجالائے اور اگر قرآن کی نیت کی ہو تو دو عمرہ ایک حج کرے اور قرآن رکھا گیا





پھر نہ میں آنسو میں تاخیر کرنا نماز مغرب و عشاء میں مزدلفہ پہنچنے تک نوٹین ٹھہرنا مزدلفہ میں رات کو اگر  
 چاہے ایک ساعت ہو و شوین رمی یعنی لنگرین مانگا گیا رحیمین جی اول پہلے سر شائے یا کترائے سے کرنا باوجود  
 رحیمین کے اسی زمین کرنا ایام تحریم سے چتر شوین ترتیب رحمی اول و حلق اور طواف میں بعض  
 کے نزدیک چودھویں ترتیب قیون رحمی میں پندرھویں سر منڈانا یا سر کے بال کترانا سوتھوین کرنا ان  
 دونوں کا ایام قربانی میں سترہویں کرنا ان دونوں کا حرم میں مگر امام ابو یوسف کے نزدیک یہ سنت ہے  
 اٹھارھویں طواف الزیارت کرنا قربانی کے دنوں میں اونیسویں طواف بن حطیم کو بھی داخل کرنا بیسویں طرف  
 واپسی طرف سے کرنا اکیسویں طواف باطمارت کرنا بایسویں طواف میں ستر عورت کرنا بیسویں طواف  
 میں پاک ہونا کپڑے کا بقدر ستر عورت کے چوبیسویں طواف پیادہ کرنا اگر عذر نہ ہو چوبیسویں دو گانہ  
 طواف کے بعد یہ سب واجبات تمام ہیں اور خاص جیسے چوبیسویں طواف رخصت آفاقی کو شایسویں  
 رحمی کرنا قارن منتهی کا پہلے فیج سے اٹھائیسویں قربانی کرنا قارن منتهی پر اونیسویں قربانی کرنا قارن  
 منتهی پر پہلے سر منڈانے یا بال کترانے سے تیسویں قربانی کرنا قارن منتهی پر قربانی کے دنوں میں اکتیسویں  
 ترک کرنا ممنوعات احرام کا غرض جس چیز کو بے عذر ترک کرے اس سے قربانی لازم آئے وہ واجبہ، مکرہ  
 کلیہ سے چنی چیز منتهی میں پیسے ترک کرنا دو گانہ طواف کا تاخیر کرنا نماز مغرب و عشاء کا پوس ہوا سے  
 فراغت و واجبات کے جو چیزیں میں گذرے یا سنت ہو کہ سخت لیکن سنت موکدہ اور نسیء بقول فقہ  
 ابو الالیث کے چار میں اول طواف القدوم دوسرے رمل طواف کعبہ میں تیسرے دوٹنا صفارہ میں  
 چوتھے رات کو رہنا منی میں انکے ترک سے گنہگار ہوتا ہے لیکن کفارہ لازم نہیں آتا اور عروہ میں اگر  
 فرض ہے اور طواف کعبہ کا مگر احرام شرط ہے اور طواف رکن اور واجب عروہ میں طواف صفارہ کا سر منڈانا  
 یا کترانا اور شستن اور تجمعات عروہ کے مثل حج کے میں اور مفسد حج کا صحت کرنا ہے پہلے ٹھہرنے عرفات سے اور  
 مفسد عروہ کا صحت کرنا ہے پہلے طواف کے پوشیدہ نہ رہے کہ طواف سات متم ہے ایک طواف قدوم کو  
 طواف النیت اور طواف التمام بھی کہتے ہیں کہ اول سبب مجرود داخل ہونے مکہ شریف میں کھالانے میں لیکن  
 اگر امام نماز فرض یا نماز چهارہ کی پڑھتا ہو یا نماز فرض یا وتر یا سنت موکدہ اس سے ترک ہوتی ہو مثلاً  
 وقت اشائے کہ اگر طواف کر گیا تو سنت صبح کی جاتی رہیں گی فقط فرض فجر کی پڑھ سکتا ہے تو ان چیزوں  
 پہلے طواف سے ادا کرے اور وہ آفاقی و فرد اور قارن یا بر سنت سبب نہ عمر کو نسیء واجبہ اور منتهی اور کچھ

پہلے  
واجبات  
حج

پہلے  
احکام  
طواف

گذاشتن مالک کے نزدیک واجب ہے بل اس طواف میں کر کے اگر طواف مضاعف کر دے گا اس کے بعد منظور ہو  
 دو سر طواف الزیارت کہ اسکو طواف الرکن اور طواف الواجب اور طواف یوم النحر بھی کہتے ہیں اور وہ  
 فرض ہے حج میں اسکا وقت دسویں تاریخ کی فجر سے بارہویں کی آذان تک اگر اس سے تاخیر کر لگا تو  
 قربانی لازم کہے گی مگر اگر طواف الواجب کہ اسکو طواف الرخصت اور طواف الصدر اور طواف الانامہ  
 اور طواف آخر العهد بالیت بھی کہتے ہیں یہ طواف واجب ہے آفاقی پر مفرد ہو یا قارن یا مجتمع پس عمرہ  
 لانے والے اور کسی پر واجب نہیں اول وقت اسکا بعد طواف الزیارت کے ہے اور آخر قیام عمرہ کے وقت  
 ہونے کے وقت کہ معتقل سے بہتر ہے چوتھا طواف عمرہ کا اور وہ فرض ہے عمرہ میں یا پانچواں طواف مکہ  
 کہ مکہ یا آفاقی بعد طواف قدوم یا طواف عمرہ چھپ چاہے یا الایہ چھپا طواف تحمیت مسجد کہ مستحب ہے  
 داخل ہونے والے کے لیے اس واسطے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ تحمیت اس مسجد کا طواف ہر سال تین  
 طواف النہد فیہ وہ واجب ہے ہندمانے والے پر اور طواف نفل بہتر ہے نماز نفل سے آفاقی کوئی بھی  
 لگے کی کہ حق میں نماز نفل بہتر ہے طواف سے اگر طواف کعبہ یا طواف مضاعف کر دے کرنے میں بیکہ شریک  
 ہوئے یا بنیادہ واسطے نماز کے پیش آیا طواف کو جو کوڑ کر نماز پڑھے باقی طواف کو بعد ادا کرے اور وہ  
 ہر طواف کا مذہب نفسی میں واجب ہے اور امام شافعی کے نزدیک سنت ہے بہتر یہ ہے کہ بعد طواف  
 کے فوراً مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھے اسکے بعد بہتر مقام اسکے واسطے اذکر کعبہ کا پھر حطیم مبارک  
 کے پیچھے پھر حطیم سے جو جگہ کعبہ سے قریب ہو بھر گرد کو پس کے جو اس سے قریب تر یا وہ جو پھر باقی  
 مقام پھر مسجد الحرام پھر مقام حرم گرد وقت طلوع اور غروب اور ٹھیک دو پہر میں اور بعد صبح کے مقام  
 ٹھیک اور بعد نماز عصر کے غروب تک اور وقت خطبہ اور شہر میں بیکہ فرض کے مکروہ ہے پس اگر طواف  
 صبح یا بعد نماز عصر کے کیا ہو دو گانہ اسکا بعد طلوع کے قبل اشراف اور بعد فرض مغرب پہلے سنت  
 کو ادا کرے اور یہ دو گانہ اگرچہ واجب ہے لیکن واجب بالغیر ہونے کی جہت سے کہ باطل طواف کا ہے  
 مکروہ وقت میں مکہ نفل لکھ لکھتا ہے لہذا اس کے ترک سے قربانی لازم نہیں آتی لیکن اگر بعد فرض  
 بعد نماز عصر کے پڑھ لکھ لکھ لکھتے ہیں اسکا ساتھ ادا ہو جائیگا پڑھنے میں اگر معلوم ہو تو قطع کرنا واجب  
 ہے اور پڑھنے کے بعد یا وہ بہتر ہے مگر طحاوی کے نزدیک بعد جمع اور بعد نماز عصر کے مکروہ  
 ہے مثل نماز جنازہ کے بعد انام شافعی کا بھی جی مذہب ہے اور طواف میں سلام کلام مسئلہ

مقدمات  
 وقت و مکان  
 میں سے  
 اس کے لئے  
 اس کے لئے

میان  
 میں سے  
 اس کے لئے  
 اس کے لئے

بتا جائیگا کہ کیا بات بہت کم کرنا اور جو کام عاجزی کے خلاف ہو اسکا چھوڑنا مستحب ہے اور کسی طواف المکرم کرنا اور دو گنا نہ ہر ایک کا سبک نہ پڑھنا کہ وہ ہے مگر امام ابو یوسف کو نزدیک اٹھنا کہ ناظر افون طاق کا جائز ہے اور قریع میں طواف قدوم نہیں ہوتا اور عروین اور کسی پر مطلقاً طواف رخصت بھی نہیں ہوتا ہے +

### فصل دوسری

عرفہ اور عرفات اور عشرہ ذی الحجہ اور منی کے فضائل میں اور حج اکبر اور حج مبرور کی تحقیق میں  
 زمین حدیث سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کہ بہتر دنوں سے وہ عرفہ ہے جو جمعہ کے دن پرے اوس دن کا حج بہت ہے اور دنوں کے سترج سے اہل حدیث لکھتے ہیں کہ جو مشہور ہے کہ بعضوں کے حج قبول ہوتے ہیں اور اوس کے واسطے سے اور خایون کی بھی مغفرت ہوتی ہے تو جمعہ کا حج اس سے مستحب نہیں ہے جسے کے حج میں کل کی مغفرت بلا واسطہ ہوتی ہے حضرت علامہ غزالی ایسا بیان نقل کرتے ہیں کہ جس سال میں کہ عرفہ جمعہ کے دن پڑے حق تعالیٰ کل اہل عرفہ کو بخشے تا آخر اور دنیا کے سب مومن سے وہ دن افضل اور باعز ہے وارڈ ہوا کہ عرفہ حجۃ الوداع جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ہے دن پڑا تھا اور اسی دن عرفات میں یہ آیت مخریج نازل ہوئی الیوم اکملت لکم دینکم تاکونوا مسلمون کو پڑی غمبشی ہوئی ایکاب یہودی نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ ایسی آیت ہم میں آگے نازل ہوتی تو ہم لوگ روز زول عید قرار دیتے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں خوب جانتا ہوں کہ جسدن یہ آیت نازل ہوئی عرفہ کے دن کہ حجہ تھا نازل ہوئی منیہ او سدان مسلمانوں کی دو عیدیں جمعہ مقیم کیونکہ جمعہ کا دن بھی عید ہے اور عرفہ بھی عید ہے کہتے ہیں کہ اوسی دن یہود و نصاریٰ جو مسشرکین کی بھی عید تھی شاید اسی حدیث کے سبب کہ جس حج میں عرفہ چہ کے دن پڑتا ہے لوگ اوسکو حج اکبر کہتے ہیں حقیقت میں اس حج کا بہت بڑا ثواب ہے لیکن قرآن مجید میں حج اکبر سے یہ مراد نہیں ہے بلکہ عین حج مراد ہے اور احقر ازبے حج اصغر سے کہ عرفہ کو کہتے ہیں و دسویں سال نبوت سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم خود حج کو کر شریف سے گئے اس حج میں آپ نے ایسی باتیں فرمائی ہیں جیسے کوئی جو ادع کرنا ہے یعنی رخصت کرنا ہے اسوجہ سے حجۃ الوداع کہتے ہیں بعد تمام عمر نے خطبہ سکے آپ نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مشہد میرا حال پوچھے گا کہ کیا کیا معاملہ کیا اور کیسے رہے سوچ کر کیا کو گے صحابہ نے عرض کیا کہ ہم کہیں گے کہ آید سنا ا کامر انہ بخوبی پہنچائے اور یہی حقیقت امت کی کیا حقہ فرمائی آپ نے آسمان مظاہر

فصل  
 دوسرے

حج  
 اکبر

حج  
 مبرور

حج  
 اکبر

کہہ کی اور کئی اور احکام کے تین بار فرمایا اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس کو گواہ رہا اور فرمایا کہ تین تین میں سے کون کو اپنا د  
 صاحبزادہ کھتر میں ایک اخصاص علی بن ابی طالب سے سمجھاؤ کہ ان کی جماعت میں شریک نہ ہو  
 تیسرے بھائی مسلمانوں کی غیر فرمایا ہی چھاپا ہے سے فرمایا کہ جو لوگ حاضر ہیں غائبوں کو یہ سب باتیں  
 پہونچا دیں صبح بخاری اور صبح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حج مبرور کی خواہش میں  
 اگر جنب ہو گئے تو کون سے پوجا کی شریعت کی کیا فرمایا اطلعوا الطعاب و لیکن الکلاہ یعنی کھانا کھانا اور زکوٰۃ  
 سے بات کتنا اہل حدیث لکھتے ہیں کہ حج مبرور حج مقبول کو کہتے ہیں اور علامت اس کی یہ ہے کہ حج  
 آپ کو گناہوں سے بچائے اور حج اس کا محض خدا کے واسطے ہوا اور ریاضہ و فقر وغیرہ کا جو دخل نہ ہو  
 اور ایسا میں علامہ غزالی فرماتے ہیں کہ اگر حج کرنے والے کی عاقبت میں اور عمل فعل میں حج کرنے کے واسطے  
 سے نیک ہو جائیں اور وہ عبادت سے نفرت اور آخرت کی رغبت پیدا ہو تو یہ علامت حج مقبول کی  
 ہے والا تا مقبول اور بعض علماء لکھتے ہیں کہ حج کی راہ میں نقصان ہونا اور مصیبت  
 و تکلیف مال و بدن میں اور نقصان یہ سب علامات قبولیت حج کی ہیں کیونکہ حج کو رہنے کی مصیبت کا  
 ثواب برابر اجر خیر کرنے جہاد کی ہے پس وہ تکلیف و مصیبت خدا کی راہ میں ہے تو چاہیے کہ اس سفر  
 مبارک کی تکلیفات ظاہری سے نہ گھبرائے پس حق تعالیٰ کسی عمل کا اجر و ثواب نہیں بخاتا کہ اگر کسی جیسے کہ  
 نصرت اس کے عباد و فرہ میں ہے فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص محض خاطر رکھے زبان اور کان  
 اپنے کو عرس کے دن پہنچے جاتے ہیں گناہ اور اس کے عرس سے ہر عرس سال آئندہ روایت کیا ہے  
 سب صبح مسلم میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر حج المزمین کے  
 فضل سے امید رکھتا ہو تو میں کہ ثواب عرس کے دن کے روز کا استغفار ہو دے کہ کفارہ دو پر میں  
 گناہوں کا ایک سال گذشتہ کا ایک سال آئندہ کا اور امید رکھتا ہو تو میں کہ ثواب ماستورہ کے دن  
 کے روز کا کفارہ ہوا کہ برس کے گناہوں کا اور یہی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عرس کے  
 دن کے عرس کے دن کا روزہ مانتہ ہزار روز کے ہے و اہل حدیث لکھتے ہیں کہ یہ جافانیت عرس  
 کے روز کی اور ماستورہ کے روزہ کے یہ ہے کہ عرس کا روزہ نبی و انصار کے روزہ کی شریعت سے ہے  
 اور روزہ عاشورہ کا حضرت موسیٰ کے شریعت سے ہے لیکن اس جگہ معلوم کرنا چاہیے کہ عاشورہ کا روزہ  
 جی غایت بابرکت ہے فقیر الالہیہ سرمدی تحریر فرماتے ہیں کہ عباد میں وہاں سے روایت ہو کر فرمایا

فصل  
 حج مبرور

فصل  
 حج مبرور

فصل  
 حج مبرور

مقبول مناسبت کہ جسے روزہ رکھا و سوین حرم دیا جاتا ہے اور سکو ثواب دیکھ جائیدون کا اور عمرہ کرنے والوں کا  
 اور ثواب دس ہزار شہید کا اور جسے اسدن یتیم کے سر پہ یا حقیر اتو ہر مال کے عوض اللہ تعالیٰ  
 اسکے درجے بلند کرے جنت میں اور جسے کہ افطار کر لیا یا روزہ کسی مسلمان کا نوین تاریخ حرم کی پس گویا  
 کہ او سے انظار کر لیا یا روزہ تمام امت محمدیہ مسلم کا اور اون کے پیٹ بھر دیا صحابہ نے عرض کیا ابدہ تحقیق نیکی  
 دمی اللہ نے عاشورہ کو سب نون پر فرمایا کہ مان پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کو عاشورہ کے  
 دن اور پیکر کیا پناہ دن اور تارون کو اور لوح و قلم کو اور آدم کو اور حضرت حوا کو اور جنت کو عاشورہ کے دن  
 اور نفل فرمایا حضرت آدم کو جنت میں عاشورہ کے دن اور پیدا ہوئے حضرت ابراہیم عاشورہ کے دن  
 اور نجات دی آپ کو اللہ تعالیٰ نے آگ سے عاشورہ کے دن اور صحت پائی حضرت یونس نے عاشورہ  
 کے دن اور حضرت آدم کی توبہ قبول ہوئی اور حضرت داؤد کو گناہ کی بخشش ہوئی اور حضرت سلیمان کی  
 بادشاہت واپس ہوئی اور حضرت عیسیٰ کا پیدا ہونا اور آسمان پر جانا اور رسول مقبول صلم کا پیدا ہونا اور  
 اقیامت قائم ہونا یہ سب باتیں عاشورہ کے دن ہوئیں ہیں اور فدیہ حضرت اسمعیل کا عطا ہونا اور  
 فرعون کا غرق ہونا اور بنی اسرائیل کے واسطے دریائین رستہ ہو جانا اور حضرت نوح کا کشتی سے نجات  
 ہونا یہ سب عاشورہ کے دن ہوا بعض اہل حدیث فرماتے ہیں کہ عاشورہ کو عاشورہ اسوجہ سے  
 کہتے دن کہ اللہ تعالیٰ نے دس مہینوں کو اس دن مبارک میں دس کرامتیں عنایت فرمائیں جیسے کہ  
 مذکور ہوا علاوہ اسکے حضرت ابراہیم کا بترتہ خلیل ہو چنچا حضرت ادریس کا آسمان پر جانا اور حضرت یونس  
 کا شکم ماہی سے نکلنا یہ سب عاشورہ کے دن ہوا اور بعض فرماتے ہیں کہ عاشورہ اسوجہ سے کہتے ہیں  
 کہ اللہ تعالیٰ نے اسدن مبارک میں اس امت پر دس کرامتیں عنایت فرمائیں اول مہینہ رجب کا کہ  
 فضیلت اس مہینے کی سب مہینوں پر ایسی ہے جیسے فضیلت اس امت کی سب امتوں پر دس مہینہ  
 شعبان کا اسکی بزرگی سب مہینوں پر ایسی ہے جیسے فضیلت رسول مقبول صلم کی سب مہینوں پر ایسی ہے  
 رمضان مبارک کا کہ اسکی فضیلت سب مہینوں پر ایسی ہے جیسے فضیلت اللہ تعالیٰ کی سب مخلوق پر  
 جو تھے لیلۃ القدر کہ وہ بہتر ہے ہزار مہینوں سے پانچویں دن عید الفطر کا کہ وہ دن خراٹے کا ہے اور  
 چھٹے دن نئی الحج کے ساتویں دن عرفہ کا کہ روزہ اسکا کفارہ دوسرے کے گناہوں کا ہے  
 آٹھویں دن قربانی کا کہ یہ دن خدا کی مہمانی اور ضیافت کا ہے نویں دن جمعہ کا کہ وہ سید الا ایام

فضیلت  
 مہینہ رجب

فضیلت  
 شعبان

فضیلت  
 رمضان

دسویں ماشورہ کا دن کہ اسکا روزہ کفارہ برس دن کا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا  
 رسول مقبول صلعم نے کہ جس نے ماشورہ کے دن اپنے خیال پر وسعت کھانے وغیرہ کی کی تو اس کا  
 اوپر وسعت اور فراغت رکھنا ہے سال بھر سفیان فرماتے ہیں کہ اس عمل کا نیتہ تہیہ کیا تو ایسا کیا  
 پایا چونکہ اس دن مبارک میں ہر طرح سے جاسیت اور اہلیت حاصل تھی تو معرکہ شہادت جناب سید الشہداء  
 بھی اسی دن عالم طور میں کیا غرض اس جگہ معلوم کرنا چاہیے کہ فقہار کے نزدیک عرفہ کا روزہ خاص کر  
 جادیون کے واسطے مکروہ ہے بدلیل اس کے کہ رسول مقبول صلعم نے انظار فرمایا اور غالب ہے کہ اس میں  
 مصاعیت اور رکعت شرعی یہ ہو کہ اوس دن حاجی لوگ بسبب ضعف اور کسل روزہ کے دعا و استغفار میں  
 اور حج کے ارکان اور کرنے میں سست اور خافل ہوں جاویں یہاں تک کہ اہل سلف کا فرمانا یہی ہے کہ  
 عرفات والوں کو انظار کرنا سبب ہے اور بروایت ابو ایشیح کتاب الثواب میں وارد ہوا کہ فرمایا رسول اللہ  
 صلعم نے کہ روزہ دی الحجہ کی آٹھویں کا کفارہ ایک برس کے گناہوں کا ہے اور نویں کا روزہ کفارہ دو  
 برس کے گناہوں کا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا سرور کائنات صلعم نے کہ منین ہے  
 کوئی دن دوست زیادہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ کہ عبادت کیچوے اوسکی ذی الحجہ کے عشرہ سحر  
 کہ اوسکے ہر دن کا روزہ برابر ہے برس دن کے روزہ کے اور عبادت ہرات کی برابر ہے شب قدر  
 کی عبادت کے روایت کیا ترمذی وابن ماجہ نے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے وَالْحَجُّ لِكُلِّ  
 مُتَشَفِّعٍ مِّنْكُمْ اِنْ دَس رَاتُونَ كُوْنِيْنَ مَسْرُورٍ كُنْتُمْ بِرِکْتِهِنَّ ہِیْنَ اَوَّلِ نَوْدَس رَاتِیْنِ ذِی الْحِجَّہِ كُنْتُمْ كُنْتُمْ  
 کی کہ سب حاجی لوگ اطراف و جوانب سے اون دس راتوں میں کہ معظمہ میں یا اوسکے گرد و نواح میں  
 حج و طواف بجالانے کو جمع ہوتے ہیں اور اجتماع ہونے کی شب اول سے ہوتی ہے اور اتمام اسکا  
 دسویں رات کو ہوتی ہے کہ حدیث شریف میں وارد ہوا کہ دنوں میں سے کوئی دن اس مرتبہ کا نہیں  
 ہے کہ اوسمیں نیک عمل بہتر اور افضل ہو ذی الحجہ کے دس راتوں سے کہ ہر روزہ میں ذکر و روزوں  
 ایک برس کے روزہ کی برابر ثواب میں اور عبادت ہرات کی اون راتوں میں سے شب قدر کی عبادت  
 سے دس گنی ہے دوسرا رمضان مبارک کے آخر کا دنا کہ عابد لوگ اعتکاف کی سنت ادا کرنے کو اور  
 شب قدر کی برکتیں حاصل کرنے کو تمام سال اوسکے انظار میں کاٹتے ہیں حدیث شریف میں وارد  
 ہوا کہ جب یہ دن داخل ہوتا تھا تو رسول خدا صلعم گھر کو چھوڑ کر مہریت باندھ کر مسجد شریف میں اعتکاف کی

درن احوال

درن احوال

درن احوال

درن احوال

درن احوال

درن احوال

بیٹھے تھے اور اپنے اہل و عیال کو شب بیداری میں اپنے ساتھ شریک فرماتے تھے اور محنت و ریاضت پر پہلے  
 درجے کی فرماتے تھے تیسرا محرم کا اول و ناکہ شہداء کو بلا کے کریت اور غربت کے دن ہین اور شہر سیر  
 کے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کھینچا ہے اسکا ثواب اونکی ارواح مقدس پر اوس دسہ میں مازل ہے  
 اور بدعتی لوگ جہالت کی راہ سے رسومات غم و الم کے قائم کرنے کو جیسے سیدہ زنی اور کتاب خوانی اور تقویہ  
 سازی اور نوبت نوازی کے واسطے تمام سال انتظار اوس دسہ کا کرتے ہیں اور بعض منسرون سنے  
 ان دس راتوں کو تمام سال میں سے متفرق لیا ہے کہتے ہیں کہ پانچ راتیں رمضان شریف کو آخر کے  
 دسہ کی کہ انہیں گمان شب قدر کی ریکتون کا ہے اور ایک رات عید الفطر کی اور ایک رات عرفہ کی  
 اور ایک رات عید الفطر کی اور ایک ات معراج کی یعنی ستائیسویں رجب کی اور ایک شب براء یعنی  
 پندرہویں رات شعبان کی علماء روین کہتے ہیں کہ جو شخص نذر مانے برس کے افضل دنوں کی روزہ  
 رکھنے کی توبہ نذر اوسکی عشرہ ذی الحجہ کی طرف عائد ہوگی اور جو نذر مانے افضل دن کے روزہ رکھنے  
 کی توبہ عرفہ ہوگا اور جو نذر کرے عشرہ کے دنوں میں سے افضل دن کے روزہ رکھنے کی توبہ  
 جمعہ کا ہوگا اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ عشرہ ذی الحجہ کا باعتبار دنوں کے افضل ہے اسباب ہو  
 عرسے کے دن کے اوسمیں اور تین عشرہ رمضان کی افضل ہیں بے شب و روز کے اوسمیں  
 بکنانی اشعۃ اللمعات حضرت فقیہ ابو الیثوم و ماہر طویل روایت کرتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے محمد صلی  
 حضرت موسیٰ بن عمران کو پانچ وحائین کہ لائے انکو حضرت جبریل عشرہ ذی الحجہ میں اول و حال اللہ  
 الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لا الہ الا اللہ ولہ المملک ولہ الحمد یحییٰ و یمیت وھو حی لا یموت بیدہ انیسار  
 وھو علی کل شیء قدیر و سرے اشھدان لا الہ الا اللہ و اللہ وحدہ لا شریک لہ لا الہ الا اللہ  
 حد اھمداً احسن و اباقیاً لم یختر صاحبہ و لا ولد ابترے اشھدان لا الہ الا اللہ  
 وحدہ لا شریک لہ احد اھمداً المیلد و لم یولد و لم یکن لہ کفوۃ احد لہ چوتھے  
 شھدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لا الہ الا اللہ ولہ المملک ولہ الحمد یحییٰ و یمیت وھو  
 حی لا یموت بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر و پانچویں حسبی اللہ وکنے سمع اللہ لمن  
 عا لیس وراء اللہ مبتغی اور وار و ہوا کہ یہ کلمے نازل ہوئے انجیل میں حواریوں نے حضرت عیسیٰ  
 سے فضیلت اور ثواب ان کلمات کا پوچھا آپ نے اسکا ثواب اور فضیلت جیسا بیان قرآنی ابوالنضر

تحقیق  
 فضیلت  
 عشرہ ذی الحجہ  
 و عشرہ ذی  
 القعدہ

ابن النعمان فرشتہ میں کہ مجھے بیان کیا ایک شخص نے کہا اسے عشر فروری کو چین پہ پانچون وعائین پڑھیں اور انکی برکت سے دعا مانگی پس دیکھا اور نے خواب میں کہ گویا گھر میں پانچ طباق نور کے بن اور پرستے اور آسمان گھر پرستے مہر پر گیا حضرت جابر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول قبول مسلم نے کہ جہوت ہوتا ہے دن عرس کے کا تحقیق اللہ تعالیٰ تزلزل فرماتا ہے طرف آسمان دنیا کے پھر فرماتا ہے ساتھ جہوت کے رو بروئے فرشتوں کے اور فرماتا ہے کہ دیکھو میرے بندوں کی طرف کہ آتے میرے پاس براگندہ ہال اور گرد آلودہ چلاتے ہوئے ہر راہ دوسرے ساتھ لپیک اور ذکر کے گواہ کرتا ہوں میں تمکو کہ تحقیق میںے بخشنا اور نکو پھر کہتے ہن فرشتے کہ اسے پروردگار ہمارے فلا تھا شخص ہے کہ نسبت کیا جاتا ہے گناہ کے ساتھ اور فلا نامہ اور فلائی صورت گناہ کرتے ہن فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ اس وقت فرماتا ہے فلا عزوجل کہ تحقیق بخشنا میںے اور نکو پھر فرمایا کہ منین ہے کوئی دن کہ بہت آزاد کیے جاویں اور میں آگ سے برابر دن عرس کے روایت کیا شرح السنہ میں اور حضرت طلحہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ منین دیکھا گیا شیطان کسی دن زیادہ ذلیل اور ماندہ ہوا اور بہت حیرت اور بہت غصے میں تھا ہر بار عرس کے دن کے ف بخی شیطان ہمیشہ مسلمانوں کی نیکیاں دیکھ کر غصہ کھاتا ہے اور خوار ہوتا ہے مگر عرس کے دن مسلمانوں سے زیادہ خوار اور غصہ ناک ہوتا ہے اور منین ہے سبب سکا گمان سے کہ دیکھتا ہے اور ترنا رحمت الہی کا عام و خاص پراور صاف کرنا غفور الرحیم کا برے گناہوں کو مگر دیکھا گیا دن بدر کے یعنی اوس دن کہ فتح مسلمانوں کی اور غزوات و شریعت اسلام کی ہونی خواری اور ذلت شیطان کی مانند خواری و ذلت ہونے کے دن کی سی تھی یا زیادہ پس تحقیق دیکھا شیطان نے جبرئیل کو دن بدر کے کہ درست کہ سنہ میں اور جاتے ہن ملائکہ کی صفوں کو روایت کیا شرح السنہ میں اور جو دعائیں کہ اس دن میں پڑھی جاتی ہن وہ پہلے مذکور ہو گئیں حاجت شریف میں وارد ہوا کہ بڑا گنہگار لوگوں میں وہ شخص ہے جو عرس کے دن عرفات پر پھر سے پس گمان کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کو منین بخشنا اور بھی وارد ہوا کہ بعض گناہ ایسے ہن کہ اور نکا کفارہ کوئی عبادت منین ہو سکتی مگر پھر ناغہ فرما دے اہل حدیث لکھتے ہن کہ عرفات نام کہنے کی یہ وجہ ہے کہ حضرت ابراہیم کو اس جگہ معرفت حاصل ہوئی تھی اس بات کی کہ خواب میں خدا کی طرف سے ہے یا یہ وجہ کہ جبرئیل نے معرفت سنا سنا کہ آج آپ کو دیان تعلیم فرمائی تھی یا یہ وجہ کہ حضرت آدم وحواء کو آپس میں دیان معرفت حاصل ہوئی تھی جیسے کہ تفہیم

چند روز قبل

فضیلت عمارت



معالم نوید میں مذکور وہاں اور دیگر اہل علم سے سب سے مانگو اور اس کتاب کو آدھ دن میں چنانچہ نصیب فرماوے آمین

فصل تیسری

حج و عمرہ کے فضائل میں

اہل اسلام کو متناہی اکاہمی اور بیلاری ہے کہ حج کو حج فی فضیلت میں تین اور عیدین اور کایا تب میں انہوں نے حج کو حج فی فضیلت میں تین  
 جاتی ہیں فقہا کی فتاویٰ میں مذکور منافع کثرت میں ذکر و زیارت منافع کو معنی میں حلال و تقدیر عالم میں سعید ابن مسیب اور محمد  
 بن علی ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ مراد منافع سے عفو اور مغفرت ہے اور سعید ابن جبیر کے نزدیک مراد  
 تجارت ہے اور مجاہد و عطاء کے نزدیک حج کا نفع عام ہے دنیا و آخرت میں امام زکریا شری تفسیر  
 کشف میں اس آیت شریف کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ حضرت امام اعظم رحمہ اللہ حج ادا کرنے کے روز  
 عبادتوں کی تفصیل اور تفریق فرمایا کرتے تھے کہ حج آپ نے حج ادا کیا اور ملاحظہ فرمائیے فقہاء  
 و برکات و حسنات و درجات حج کے ثواب نے تفصیل میں حج کو اور پر سب عبادتوں کے اسی طرح  
 تفسیر احمدی میں مذکور ہے کہ اس جگہ فقیر عرض کرتا ہے کہ اہل اسلام ذرا غور و فکر کریں اس معنی میں  
 کہ بخشا جانا حق العباد اور مظلوم کا سوا ہے حج کے اور کسی عبادت کے طفیل نہیں ہو سکتا چاہے  
 حدیث شریف میں وارد ہو کہ بڑا گناہگار لوگوں میں وہ شخص ہے جو عرفہ کے دن عرفات پر ٹھہرے  
 پس گمان کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو نہیں بخشا پوشیدہ نہ ہے کہ اس مسئلہ میں اختلاف ہے  
 کہ حج سے بڑے گناہ بھی معجزتے ہیں یا نہیں بعض فرماتے ہیں کہ معاف ہوتے ہیں جیسے سریانی  
 مسلمان ہوتا ہے تو اس کے گناہ سب معاف ہو جاتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے گناہ معجزتے  
 ہیں اور بندوں کے حق نہیں معاف ہوتے ہیں جیسے زحی مسلمان ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے گناہ معاف  
 معاف ہو جاتے ہیں نہ بندوں کے قاضی عیاض کہتے ہیں کہ اجماع ہے اہل سنت کا اس پر کہ بڑے  
 گناہوں کو نہیں معجزتے ہے مگر توبہ اور حضرت طیبی محدث اور میرا شاہ کا یہی مذہب ہے کہ حج سے  
 گناہ کبیرہ اور حق العباد دونوں معاف ہوتے ہیں چنانچہ حضرت عباس بن مرداس سے روایت ہے کہ رسول  
 مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے وہابیوں کے واسطے امت اپنی کے عمرے کی شام کو بخشش کی پس قبول کی گئی کہ تھیں  
 بخشا واسطے ان کے سواہ حقوق بندوں کے پس تحقیق میں لوگ اس واسطے مظلوم کے حق کو  
 ظالم سے کہا حضرت معلم نے اسے رب میرے اگر چاہے تو اسے مظلوم کو جنت کی بخشش بھیلا اور اس کو

بیکار  
 کہ حج  
 عبادتوں  
 فضیلت اور  
 حج میں

حج  
 کہ حج  
 کہ حج  
 کہ حج

حق کے خلاف علم بنے دیا ہے اور بخشنے واسطے ظالم کے پس نہ قبول کی گئی ہوتی کی تمام کو نبی میں کی  
 تو حضرت نے مزدلفہ میں پھر وہی دعا مانگی پس قبول کی گئی گمراہی سے پس سبب حضرت یا کما راوی سے  
 سکا اسے پس کما حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق نے کہ قرآن جون مان باب ہمارا آپ پر کہ تحقیق یہ وہ  
 ساعت ہے کہ نہیں آپ ہنستے تھے اس میں یعنی اس ساعت عظیم الشان کا یہ مقتضائیں ہے کہ آپ ہنسنے  
 پس کس چیز نے ہنسایا آپ کو ہمیشہ منساوسے اللہ تعالیٰ آپ کے ماتون کو فرمایا حضرت نے کہ تحقیق  
 دشمن خدا نہیں ہے جب جانا کہ تحقیق اللہ عزوجل سند قبول فرمائی وہاں میری اور بخشنا میری است کو تو  
 شئی پس شروع کی ڈالنی مٹی اپنے سر پر اور دیکھا کہ ناخوش کیا داویا اللہ تعالیٰ آپ سے منسا یا مجھ کو کہ  
 بپھاری اور گھبراہٹ نے روایت کی ابن ماجہ نے اور فضل کی بیٹی نے کتاب بعث و نشوون میں ماننا  
 اسکے ف ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مغفرت عام ہوتی یعنی اللہ تعالیٰ اور بندوں کو  
 دونوں کے حق بخشے گئے اور طہرائی کہتے ہیں کہ یہ حکم معمول ہے اور ظالم پر جسے توبہ کی اور عاجز  
 حقون کے ادا کرنے سے اسلئے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ  
 ذٰلِكَ لِمَنْ اَشَاءَ اور اسی طرح بیٹی لکھتے ہیں اور مواہب لدنیہ میں ترمذی سے منقول ہوا کہ ابن  
 کفارہ مظالم کا بھی ہوتا ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ ظالم ماسوے شرک کے ہے اور حضرت شیخ محبت  
 و بلوی اس حدیث کی تحقیق میں فرماتے ہیں کہ حج سے حقوق اللہ بخشے جاتے ہیں اور حقوق العباد میں  
 اختلاف ہے جمہور اہل سنت اس پر ہیں کہ نہیں بخشے جاتے ہیں اور ظاہر حدیث سے بخشنا جانا عام ثابت  
 ہوتا ہے واللہ اعلم میں اوی میں کہ شیطان کا یہ حال ہوا اور سکاتام محسوس ہے یعنی حسرت میں و ان  
 شیطان کو یہ مقام مزدلفہ کے پاس ہے پانستہ پینتالیس گز کہ قدر اسوجہ سے اوتی جگہ کراچی  
 جگہ گز تو میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے خرابے کے  
 حج کیا اور غور توں سے خواہش کی بات چیت نہ کی اور ساتھ والوں سے تمکالی طور پر جگہ نہ کیا تو وہ غیر  
 وقت ایسا پاک ہوا کہ گویا اوسا دن او کی مان نے ہوا اور بھی صحیح میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت  
 ہے کہ ایک عمر دو سرے عمرے تک گناہ بخشواتا ہے اور حج مبرور کی جزا نہیں مگر حجت قریشی لکھتے  
 ہیں کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حج مبرور کا بدلہ صرف کفارہ گناہوں کا ہی نہیں ہے بلکہ مبرور  
 کہ ملا وہ کفارہ ہوتے گناہوں کے غاوانہ کریم اپنے فضل عظیم سے اسکو حجت میں داخل کر دیا

عن ابیہ

فرمایا رسول مقبول معلوم ہے کہ حج مبرور بہتر اور افضل ہے دنیا و دنیا سے اور نہیں ہے خراج مبرور  
 کی کہ جنت اور اکابر روایت میں وارد ہوا کہ حج غیر مقبول بہتر ہے دنیا و دنیا سے اور کہا جاتا ہے وہاں  
 اور شخص سے کہ حج نہیں قبول ہوا اور سکا کہ نکلا تو اپنے گناہوں سے اور جس کا کہ حج قبول ہوا پس  
 تحقیق دور بہو چھا مقصد ہے کہ روایت کیا شیخ احمد رضاوی نے عہد النہین میں حضرت امام حسن بصری  
 سے روایت ہے کہ اکابر حج مقبول بہتر ہے دنیا و دنیا سے اور اس کو حکم چار سو آدمیوں کی شفاعت  
 کا دیا جاوے گا جس کی چاہے اپنے کعبہ وغیرہ مسلمانوں کی اور بھی آپ سے مجالس کہ میں روایت ہے  
 کہ حج غیر مقبول کفار و ستر برس کے گناہوں کا ہوتا ہے اور ثواب حج مقبول کا جیسا کہ حضرت ام سلمہ نوکر  
 روایت ہے کہ سنائے رسول مقبول معلوم ہے کہ جبہ اوام باندہ حاج کا یا عمرہ کا بیت المقدس سے  
 مسجد احرام تک پہنچے جائے میں اس کے گناہ اگلے اور پچھلے یا یہ فرمایا کہ واجب ہو جاتی ہے اس کے لیے  
 جنت نعل کی بودا و دوا بن ماجہ نے حضرت بھڑیل حدیث لکھتے ہیں کہ اس حدیث میں اشارہ  
 طرف اس کے کہ احرام کی جگہ جتنی دور ہوگی اتنا ہی ثواب زیادہ ہوگا چنانچہ اپنے گھر سے احرام باندہ حکم  
 جانا افضل ہے اگر مذہبات احرام سے حج کے وردہ میقات سے افضل ہے حضرت شیخ نے لکھے ہیں  
 کہ جب حاجی بیت المقدس سے آتا ہے مکہ شریف کی طرف تو راہ میں مدینہ طیبہ بھی ملتا ہے پس ہر شخص  
 مشرف ہوتا ہے سائیکہ افضل اور مشرف مقاموں کے اول اور وسط اور آخر میں ابو جہر سے خداوند پر  
 کی چاہ سے حاجی کو یہ ثواب عظیم نصیب ہوتا ہے جامع ترمذی میں عبدالدار بن مسعود سے روایت  
 ہے کہ فرمایا رسول مقبول معلوم ہے کہ ساتھ کرو حج اور عمرہ کو اس واسطے کہ یہ دونوں دور کرتے ہیں  
 گناہوں اور محتاجی کو بے نیسے دور کرتی ہے بیٹی میل کو اسے کو اور سورنے پابندی کو حاصل حدیث یہ ہے  
 کہ پے پے کرو حج اور عمرہ یعنی قرآن کہ اوس میں حج اور عمرہ دونوں ہوتے ہیں یا یہ مراد ہے کہ عمرہ  
 سے شے تو پھر حج کرو حج کہ اتو پھر عمرہ کرو اور مراد فقر سے یا تو فقر ظاہری ہے یا فقر باطنی یعنی  
 حج کی ضرورت سے مسلمان ناچار ہو جاتا ہے یا دل غنی ہو جاتا ہے اور کیوں نہ ہو کہ مذہب منصف  
 جب آستانہ اقدس اپنے پروردگار عفا اللہ ثواب پر پہونچ گیا تو اس سے زیادہ مسلمان کے واسطے  
 کون سی بڑی دولت اور سعادت دنیا و آخرت ہے عمران بن حصین غفرلہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول  
 معلوم ہے کہ ساتھ کرو حج اور عمرہ کو کہ یہ دونوں عمر اور رزق میں ترقی کرتے ہیں اور دور کرتے ہیں دونوں

فصل  
 حج مقبول  
 و غیر مقبول

مغنی  
 احرام  
 بیت المقدس  
 کے چاروں طرف

انہوں کو بیتہ و درگاہی ہے یعنی ہر ایک کو روایت کیا این جزئی سے بعد الزامات محدث سے  
 روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ حج کو دو قسمی ہو یا زایا میں ہی بدعت و اور ہوتی ہے  
 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ حج کو دو قسمی ہو یا زایا میں ہی بدعت و اور ہوتی ہے  
 اور جو ہے روایت کیا انسانی نے حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت عائشہ کہ ضعیف آدمی کا جہاد  
 ہر روایت کیا این ماجرا حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ عرض کیا یہ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد فرمایا کہ ان عورتوں پر  
 ایسا جہاد ہے کہ نہیں لڑائی اور میں و حج اور عروہ ہے روایت کی این ماجرا سے فتح و عروہ میں لڑائی اور میں  
 ہے لیکن بسبب کمال شہادت اور ریاضت اور باجمل ہونے تفرق عزیزان اور وطن سے عورتوں کے  
 جن میں نبی جہاد کے ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ  
 میں دیکھتی ہوں کہ جہاد سب علموں سے افضل اور اعلیٰ ہے اور ہم عورتیں جہاد نہیں کرتی ہیں تو آپ  
 فرمایا کہ افضل جہاد حج ہے اور آپ فرمائی ہیں کہ میں نے یہ سنا ہے کہ تیرے چچا نے حج کو دو قسمی کیا  
 بخاری نے حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کہ جس نے حج کیا اور دبا اسکے نواک  
 کیا یا تبا ہے اسکے نواک ابرو ثواب برابر چار سو حج کے ثواب فرمائی ہیں کہ اس قرآن عظیم انسان کو سکھ  
 اور ساتواں سکھ دل ٹوٹ گئے جو طواف اور قدرت حج اور جہاد کرنے کی نہ کہتے تھے ہر روز کار عالم نے  
 اپنے حبیب کرم معظم کو حجتی بھیجی کہ اسے جنب ہونے جو شخص تھیر تھیر درود شریف کا بھیجے گا تو اسکے  
 درود شریف کا اجر و ثواب برابر چار سو جہاد کے ہے اور ہم جہاد برابر چار سو حج کے روایت کیا شیخ احمد  
 محمداوی نے عقد الثمین میں اور اسی طرح روایت کیا ابو حفص عمر البیاضی نے اور اسی روایت کو حضرت شیخ  
 عبدالحی محمد دہلوی جذب القلوب میں تحریر فرماتے ہیں عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منی میں ناگاہائی ایک جماعت اہل میں کی اور انہوں نے آگے عرض کیا کہ یا رسول اللہ  
 قرآن ہون مان باپ چار سے تھیر یا رسول اللہ بیان فرماتے ہاں سے اس نے ابرو ثواب حج کے آپ نے فرمایا  
 کہ میں نے آدھی نکلا اپنے گھر سے بیت حج اور عمر کے پس جو قدم کو اور نکلا تبا ہے اور کہتا ہوں میں ہر ایک کو  
 بخیرت میں گناہ اسکے ایسے جیسے پتے درخت سے جھڑتے ہیں پس جو وقت کہ پوچھا ہے کہ شریف  
 میں تو لگا لگا اس سے صاف اور سلام علیک کرتے ہیں اور وقت کہ پوچھا ہے تو بخیرت میں اور غسل کرنا  
 تو اسکو اللہ تعالیٰ گناہوں سے پاک کر دیتا ہے اور جو وقت کہ احرام باندھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکو پاک و پیرا کر دیتا ہے

درجہ ہجرت

درجہ ہجرت

درجہ ہجرت

شرعاً مازہ اور نیا کرتا ہے اور جو وقت کہ کتاب ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں فرماتا ہے  
 کہ اسے ہند میرے میں تیرے پاس موجود ہوں سعادت اور رحمت لیکر اور سن رہا ہوں تیری تسبیح کو  
 اور نظر رحمت کی کر رہا ہوں میں طرف تیرے اور جب کہ طواف اور سعی کرتا ہے عقاب و مروجہ کی اللہ تعالیٰ اس کے  
 بیشمار نیکیاں عنایت کرتا ہے اور جب عرفات میں آتا ہے اور بارانِ بلندانی جاتو کو چاہتا ہے تو حق تعالیٰ قسم  
 فرماتا ہے اپنے بندوں سے ساکن آسمان کے فرشتوں پر اور فرماتا ہے کہ اسے بلا لکھ میرے دیکھو میرے  
 بندوں کی طرف کہ آگے میں میرے پاس دور و دراز رستے سے گرد و غبار الودہ اپنے مال کو میری بڑا ہین  
 خرچ کیا اور اپنے جانوں کو میری راہ میں تکلیف میں ڈالا جو مجھے نچر عورت و جلال کی کہ بیٹے انکی بیویوں کو  
 میکیاں کر دیا اور انکو گناہوں سے ایسا پاک کر دیا جیسے کہ ماں کے پیٹ سے آئے پیدا ہوئے ہیں جو وقت  
 کہ لکھیاں پھینکتے ہیں اور سر نہاتے ہیں اور انکو کعبہ شریف کی زیارت کرتے ہیں تو پکارتا ہے پکارنے  
 والا عرض سے کہ اسے چاہو پھر واسپے گھڑوں کو اس حال میں کہ اللہ تعالیٰ اسے ملو غنشد یا اور اپ عمل سے  
 سرے کر دیتی راہ نہ گذشتہ گو گناہ سب معاف ہوں اور آئندہ سے حساب شروع ہوگا اس عادت کو  
 فقیہ ابو الکلیث سمرقندی نے روایت کیا بڑے استاد طویل اور زادیان صحابہ طویل نے انکو طبری نے بھی ذکر  
 میں اور بزرگ فیاض عمر و سحر روایت کیا پانچویں و دہویہ حضرت سہیل بن سعد سے روایت ہے کہ فرمایا رسول  
 مقبول صلعم نے کہ میں کوئی مسلمان کہ لبیک کہتا ہے مگر کہ لبیک کہتے ہیں جو میں جو معنی طرف اور باریک  
 طاف اس کے ہر قسم مختصر یا درست یا ٹھیسے سے یہاں تک کہ تمام ہو جاوے زمین اسطرح سے اور اسطرح  
 یعنی دہنے بائیں طرف سے نفل کی ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی جو کہ لبیک کہتا ہے اسے  
 چہرین موافقت کرتی ہیں اور کی یعنی وہ بھی لبیک کہتی ہیں علماء خفیہ کے نزدیک مستحب ہے کہ لبیک  
 کہنے کے آہستہ درود شریف پڑھے اور خدا سے کہیم کی رضا مندی چاہے اور اپنے پیلے دھانے کے فقیر  
 فتح الغفرین فاروق ہوا کہ ازرقی چار سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ واسئلے جسے سرخ رنگ  
 اونٹ پر سوار آئے اور رو عا سے آپ نے احرام باندھا اور دو گیم قططانی آپ کو پہننی یعنی انکے کان  
 کیا اور دو ستر کو چادر کیا پس آپ نے طواف کیا اور درمیان صفاء و جہ کے لبیک لبیک کہتے ہوئے  
 آپ دوڑتے تھے کہ ایک آواز غیب سے اس کے کان میں پہنچی کہ لبیک عبد یا انا معک حضرت  
 موسیٰ اس آواز کی لذت سے بے اختیار زمین پر پڑے کہ تھے ہوسے گر پڑے درمیان حضرت امام اہم نے

تھیں  
 ۱۵  
 سب  
 چاہے  
 سید

فصل  
در فضیلت  
حضرت  
امام حسین

من الجبرین  
 کے قتل میں وار دہوا کہ آپ سے دشاکے و منو سے چالیس برس فجر کی نماز پڑھی اور پانچ اوپر کھایا  
 کے اور دیدار من غضب ہوا ستواہ آپ کا ایک قہقہہ مشور و معروف ہے کہ اگر عرض میں آپ نے حایہ کو دیکھا  
 خادموں سے ایک ایک اندر رہنے کی اجازت چاہی پس آپ باندہ جاکر دہے پانوں سے کھڑے ہوئے اور  
 بایں کو دہے سے لگایا اور اس نہایت سے آپ نے اور حیا قرآن مجید پڑھا اور کرکے کیا اسی طرح سے  
 دوسری رکعت میں بایں پانوں سے کھڑے ہوئے اور دہا باقی قرآن مجید قلم کیا بعد سلام جو پیر کے  
 آپ پر دے اور پروردگار کی جانب میں مناجات کی کہ اے اللہ زمین عبادت کی اس بندہ ضعیف سے  
 حق عبادت لیکن پہچانے جو حق معرفت پس مجھ سے نقصان قدرت اپنی کا بعد من کمال معرفت  
 کہہ شریف کے ایک کوئی کی طرف سے ایک آواز غیب سے آئی کہ اے ابا حنیفہ حق تحقیق بچا یا تا تو نے حق  
 معرفت کا اور تحقیق قدرت کی تو نے میری اور بہت اچھی کی اور تحقیق بخشا ہے تحقیق اور جو حق سے غیب  
 میں ہونے کی قیامت تک خداوند مہمیں میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ  
 دین شریا پر لکھا ہوا ہو گا تو بھی کہ لوگ فارس کے اس پائیکے اور ایک ہوا بیت میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر  
 شریا پر لکھا ہو گا تو کہ لوگ فارس کے اس سے پائیکے اتنی اس حدیث میں آنحضرت معلوم ہے فرمایا کہ اگر  
 لوگوں میں بھی شریا دیندار اور بڑے ہی علم پیدا ہوں گے سو مطابق اس کے واقع ہوا کہ حضرت امام اعظم  
 کے اولاد میں شریا دین بادشاہ فارس سے ہیں اسے پڑے گا دینا پڑے گا کہ اس کے سبب سے  
 است محمد صلعم کو باعتبار دین کے غضب ہوا اور قیامت تک اس کا فیض باقی اور جاری رہے گا گو  
 اتم اس حدیث کی وہی میں اور او بھی ملاے کا میں اہل فائز میں ہوتے چنانچہ حضرت امیر شریا  
 بھی فارس سے اسی طرح پیشین گوئی عالم قریش یعنی حضرت امیر میں اور حضرت امام مالک میں بھی  
 ہے حدیث شریف میں وارد ہوا کہ جو مسلمان حج کرتا ہو تمام گناہ اس کے بخشتے جائیں میں اور ایک فرشتہ آگاہ  
 شانوں کے ہاتھ رکھ کر کہتا ہے کہ اے خداوند گناہ گار زمانہ گذشتہ کو ترے گناہ بخش کر دیا گیا ہے

فصل  
در فضیلت  
حضرت  
امام حسین

رفضان شریف کے عمر کے جواب میں

چرخیدہ رہے کہ رمضان شریف میں عمر کو سن کی بہت بڑی فضیلت ہے حضرت بن عباس  
 روایت سے کہ فرمایا رسول قبول مسلم نے کہ تحقیق عمر کو دار رمضان شریف میں بہت

میں روایت کی بخاری اور مسلم نے اور روایت صحیح مسلم اس سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے یہ کہ  
 کہ عمرہ کرنا رمضان شریف میں گویا میرے ساتھ حج ادا کرنا ہے ابو داؤد و طبرانی و حاکم حضرت ابن عباس  
 سے اتنا اور زیادہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا حضرت نے کہ عمرہ رمضان شریف کا میرے ساتھ حج  
 کرنے کے برابر ہے بغیر نیکاب کے اور بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ائین ام سیلم حضرت کے  
 پاس اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ابو طلحہ اور اسکے بیٹے سے حج کیا اور مجھ کو چھوڑ دیا آپ نے فرمایا کہ اسے  
 ام سیلم عمرہ کرنا رمضان شریف میں میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے روایت کیا ابن عباس نے  
 اور ابی مفضل نے سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ عمرہ رمضان شریف کا برابر حج کے ہے روایت کیا  
 ابن ماجہ نے اور اسی طرح ابی طلحہ نے سے روایت ہے کہ او مٹھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا عمل  
 ہے وہ جسکے کرنے سے آپ کے ساتھ حج کرنے سے برابر ہو جاؤں آپ نے فرمایا کہ عمرہ کرنا رمضان  
 شریف میں روایت کیا ابن منذر وغیرہ نے حجت جس بھائی کے ولین توفیق حج کی پیدا ہو و تو وہ  
 سمجھ کر ایسے دنوں میں چلے کہ رمضان شریف کہ مفضل بن ابی اسکو نصیب ہوا سو اسے کہ احادیث صحیحہ سے  
 ثابت ہے کہ جسے رمضان شریف میں عمرہ کیا پس اسکو ثواب جناب رسول مقبول صلعم کے ساتھ حج  
 کرنے کا حاصل ہوتا ہے ثواب اس ثواب کا ایک حد و حساب ہے خداوند کریم اپنے فضل عظیم سے جسکو  
 نصیب فرمائے خدا کریم کا شکر ہے اتمنا ہے کہ اس فقیر گنہگار کو یہ خیر و برکت اور سعادت دینا و آخرت کی  
 نصیب ہوئی و اتمنا ہے کہ اس پاک فحشہ ثواب اور پھر بعد نصیب فرماوے کہ میں فقیر نے دیکھا کہ اکثر  
 اہل مدینہ طیبہ و اہل یمن و مصر و شام و مغرب کے لوگ نماز رمضان شریف کہ مفضل بن ابی کہ اگر کیا تو میں  
 اور رات دن عمرہ لےنے میں مصروف رہتے ہیں علاوہ اس ثواب عظیم کے کہ شریف میں یوں تو ہر سال  
 مسلمان کے واسطے جنت نصیب ہو کر خاک رمضان شریف میں کچھ ایسا اہتمام اور لطف ہوتا ہے کہ  
 روئے زمین پر وہ جسد و زندگاہ کہ یہ مسلمان کو دیکھنا نصیب ہو اسی طرح رجب شریف ماہ معراج  
 میں کچھ ایسا لطف و کیف مدینہ طیبہ میں نظر آتا ہے کہ دنیا میں چاہیہ فرویں بریں یہ ایک کو دکھائی دیتا  
 ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جسے پایا رمضان شریف کہ مفضل بن ابی اور زید  
 کے اور عبادت کی جو ہو سکی لکھتا ہے اللہ تعالیٰ وادہ سے اس کے ثواب ایک لاکھ رمضان شریف و غیر  
 جگہ کا اور لکھتا ہے ملے سے اس کے ہر دن اور رات ثواب ایک ہزار و آٹھ سو لکھ کا اور دو گھوڑوں کا مال کی

راویین دینے کا اور خبروں اور ہر حالت میں کیا روایت کیا ابن ماجہ نے اور بیہار ابی نعیم میں اسکا ذکر  
اور یہ ہوا کہ ہر روز اللہ تعالیٰ اسکی مغفرت کرتا ہے اور یہ شفاعت کا عطا کرتا ہے اور یہ روز عاوی کی اول نشا

فصل النجیون

عاجیوں کے قصص اربعین

حضرت عمارؓ نے اہل البیہار کو فرمایا کہ میں نے حضرت امام حسنؓ سے سنا کہ ایک عجمی نے کہا کہ میں نے اپنے چچا کو دیکھا تھا  
کہ تو میں نے سلام کیا کہ تیرے چچا کو دیکھا تھا تو میں نے کہا کہ میں نے اپنے چچا کو دیکھا تھا تو میں نے کہا کہ میں نے اپنے چچا کو دیکھا تھا  
اسی طرح حضرت فیدلؓ نے روایت کیا کہ ایک عجمی نے کہا کہ میں نے اپنے چچا کو دیکھا تھا تو میں نے کہا کہ میں نے اپنے چچا کو دیکھا تھا  
اور اسکی جنگی حاجی لوگ بخشش چاہتے تھے میں نے دیکھا کہ وہ عجمیوں میں سے ایک عجمی نے کہا کہ میں نے اپنے چچا کو دیکھا تھا  
میں نے دیکھا کہ وہ عجمیوں میں سے ایک عجمی نے کہا کہ میں نے اپنے چچا کو دیکھا تھا تو میں نے کہا کہ میں نے اپنے چچا کو دیکھا تھا  
استحاب اللہ عجبت ہو جانتا ہے یہ وقت کہ وہ داخل ہوا کہ شریف میں یہاں تک کہ چکر لگے اپنے کنبے میں چلا گیا  
روز حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ اے اللہ بخشش کر عجمیوں کی اور انکی جنگی پیش  
چاہی روایت کی ہے کہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا عجمیوں کو دیکھا تھا کہ جسوقت ملاقات  
کرتے تو حاجی سے یعنی جو کہ حج کر چکے ہیں سلام کر اور صاف کرا اور اس سے کہہ دو کہ بخشش چاہیے  
پھر سے پہلے اس سے کہہ دو کہ میں نے اپنے چچا کو دیکھا تھا تو میں نے کہا کہ میں نے اپنے چچا کو دیکھا تھا  
عش پہلے گھر داخل ہونے کی قید ایسے لگائی کہ وہ ہنوز راہ خدا میں ہے اور اپنے کنبے میں نہیں مشغول  
ہوا پاک سے گناہوں سے اور بخشا گیا ہے پس ہنوز راہ خدا کی دوسرے کے واسطے بھی مقبول ہے  
اور حاجی کے حکم میں عمرو کو کہنے والا اور جواب دہ کرنے والا اور طالب علم بھی میں یعنی یہ لوگ جب گھر کو آئیں تو  
ان سے بھی پہلے داخل ہونے کے گھر میں اسی طرح سلام اور صاف کرا کر دعا اپنی مغفرت کی کر اسے کہہ دو  
بھی بخشش گئے ہیں خلاصہ یہ کہ خواب حاجی کا اللہ تعالیٰ پرشامت ہو جاتا ہے وقت نکلنے گھر سے داخل  
ہونے گھر میں یعنی بعد حج کرنے کے پھر سے سے وہ تو اب نہیں متعلق ہوتا ہے حضرت علامہ غزالیؒ  
ایمان لکھتے ہیں کہ تحقیق تجھ دستور اسکے بزرگوں کا کہ خازنوں اور عجمیوں کا استقبال کیا کرتے تھے اور انکی  
آنکھوں کے بیچ میں بوسہ دیتے تھے اور ان کے دعا کرایا کرتے تھے اور یہاں میں بہت جلدی کیا کرتے تھے  
یعنی پہلے اس سے کہ حاجی لوگ گھروں میں ہا کر گناہوں میں مبتلا ہو جاویں مسلمانوں کو عیب دہنے کہ ہا ہا ہا

بہت عجیب ہے



مہنگی بزرگان دین کے طریقہ نمونہ چھوڑیں کہ ان میں ہر طرح سے غیر حرکت اور سماعت و نیا دافرت ہے بلکہ اگر غور کر کے دیکھے تو کچھ بیٹھے سامانِ شفقت حاصل ہوتا ہے امام فاضل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حج اور عمرہ کرنے والے جہان بین المدنی اور ایک روایت میں وارد ہوا کہ جہان المدنی تین بین جہاد کرنے والے اور حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اور اشد کی نفسانی ذرا بہشتی ڈاکا اور بہشتی سوار رہا ہے کہ فرمایا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حاجی سوار کی اوٹنی کے لیے قربان کی سات سوئیکیان بین نیکیوں حرم کو لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! کیا حرم کی کیا بین فرمایا ہر کسی لاکھ نیکی کے برابر ہے **ف** دوسری حدیث میں یہ جو وارد ہوا کہ پیادہ چلنے والے کو بزرگی ہے اور سوار چلنے والے کے جیسے بزرگی لیلۃ القدر کی اور راتوں پر پہل اہل حدیث لکھتے ہیں کہ یہ حدیث اور افتاد اسکے کے شریف کے افلاس پاس کے سننے والوں کے حق میں ہے کیونکہ پیادہ چلنے سے اون لوگوں میں احتمال ضعف کا بہت ہے نہ دور کے سننے والوں کے حق میں اسی وجہ سے اب فتویٰ اسی روایت ہے کہ حج کی راہ میں سوار ہو کر جانا بہتر ہے تا وقت او اکرنے حج کی قوت بخوبی باقی رہی اور اگر ناچار ہو قدرت کے پناہ وہ خلیگا تب بھی رست ہے ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کہ خدا تعالیٰ نازل فرماتا ہے اوپر حاجیوں کے انیسویں سمتیں ساتھ واسطے طواف کرنے والوں کے اور چالیس واسطے نماز پڑھنے والوں کے اور بیس واسطے نظر کرنے والوں خانہ کعبہ کے روایت کیا بہشتی سننے با شاہ حسن شیخ احمد حضاروی عقد الثمین میں لکھتے ہیں کہ روایت ہے کہ جس اونٹ پر کہ فتح کیا جاوے ایک بار برکت و بخائی ہے اسکی چالیس سو مین اور حضرت حافظ ملا اسماعیل افندی محدث روح البیان میں روایت کرتے ہیں کہ جس اونٹ پر حج کیا جاتا ہے سات بار تو ہو جاتا ہے حق اوپر اور کے یہ کہ چراوے اسکو نہشت مین اور حضرت شیخ نہرائی محدث زحلکتے مین کہ سپو بجی مکحولیہ کہ ایک حمام والا اپنے حمام کو گرم کیا کرتا تھا تو وہ ایک بار اونٹ کی بدلیوں کا مارواسطے جلانے کے لایا تو وہ کتابے کہ سینہ اسکو ڈال آگ مین تو وہ نار نکلا آیا آگ مین سے اسی طرح تیسری بار بڑے زور سے نکلا آیا یہ ماجرا عجیب یکجہ نہایت فکر پیدا ہوئی کہ یکایک ایک آگ ازغیب سو سنی سینے کہ یہ ہڈیاں انٹ کی مین جو جلانے کہ شریف کارستہ دس بار تو آگ اسکی ہڈیوں کو کیسے جلا سکتی ہے حاجیوں کو مقام شرف ہے کہ جب خداوند کریم کی رحمت اور مغفرت استعد حاجیوں کی سواری پر شامل حال ہو تو سوار بنو اور لوگوں

بزرگی کا کیا حساب اور اونکی نجات و مغفرت میں کیا شک و شبہ ہے حضرت امام حسن عسکری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول معظم نے کہ جب دن عرفہ کا ہوتا ہے اور حاجی عرفات میں حاضر ہوتے ہیں تو رحمت خداوندی کے نزدیک ہوتی ہے آسمان و دنیا کے ساتھ اور دروازے آسمان کے کھل جاتے ہیں پس جنت تعالیٰ فخر کرتا ہے ساتھ چاہیوں کے اور فرشتوں کے فرماتا ہے کہ اسی ملائکہ یکہ میرے بندوں کو کہ میری عبادت کے لیے آئے ہیں تیرے پاس بر نشان بال اور گرد و غبار آگودہ دور دراز سنوں سے بامید مغفرت و بخشش دے دے آؤں سبکو بخشا اور پکار دو کہ اے بندوں میرے پھر رہو کہ گھر دن کو کہ گاہِ شہدائے اپنے اور جس کسی کی چاہو شفاعت کرو اگر وہ گناہ اوندکے میثمار سون تجھیں کہ میں ارحم الراحمین ہوں رحمت میری سبب کو چاہو

باب فضل پیشگی

[illegible]



ایک میدان میں اونس کے ساتھ ایک مشک بھی پانی کی جیب سو گئے وہ تو چوہے سے اُنکروہ مشک کاٹ ڈالی اور پانی سب پی گیا جب جاگے وہ تو پیاس کی شدت میں سب مر گئے روایت کیا احمد حضاروی نے عقد النین میں امام زہدوسی زہ سے حضرت امام حسن بصری سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ گھوہانی کرو پانی مالون کی ساتھ دینے کو تو کے اور دوا کرو پانی بیماریوں کی ساتھ دینے صدمے کے اور دفع کرو بلائی سو جون کو ساتھ وعب و زاری کے حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جو مسلمان پینا دے لباس کسی مسلمان فیکے کو پینا دے گا اوسکو اللہ تعالیٰ بہشت کے بزرگ لباس اور جو پلا دے کسی مسلمان پیاس کو پلا دے گا اوسکو اللہ تعالیٰ شراب پاک خالص کہ مرگی گئی ہوگی اوسپر روایت کیا ابو داؤد و ترمذی نے حضرت علی سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جلدی کرو ساتھ دینے کے لینے موت یا بیماری سے پہلے دو اس لینے کہ بامین بڑھتی ہے دینے سے روایت کیا زرین نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جو شخص خیرات کرے برابر کچھ کرے لینے برابر صورت میں ہو یا قیمت میں حلال کمائی سے اور نہیں قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ مگر حلال پس تحقیق وہ قبول فرماتا ہے اوسکو داسنے یا تھہ میں بھی پاتا ہے اوسکو و ابسط خیرات کرنے والے کے جیسے کہ پالتا ہے ایک بھٹا یا بچیرے لینے کو یہاں تک کہ ہوتا ہے وہ صدقہ یا ثواب مانند بہار کے روایت کی بخاری اور مسلم نے حضرت جابر اور حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے جو نیکی ہے وہ صدقہ ہے لینے جو کام نیکی کے ہیں خواہ کہنے کے خواہ کرنے کے اہمین موافق مرضی اللہ و رسول کے اور نکا ثواب مانند دینے کے ہر روایت کی بخاری اور مسلم نے ابو بکر صمیمین میں اور ہوا کہ فرمایا حضرت نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ خرب کر اسے بیٹے آدم کے خرب کر دے گا میں تجھ پر اس حدیث کے یہ معنی ہیں کہ خرب کر اموال فانیہ دنیا میں تاکہ پاوی اموال عالیہ باقیہ حقیقی میں اور بعض کہتے ہیں کہ دے لوگون کو جو کچھ دیا ہے لینے تجھ کو تاکہ دون میں تجھ کو دنیا اور عقی میں یہ اشارہ ہے طرف اس آیت کے وَمَا تَفْقَهُ مِنْ شَيْءٍ فَمَهُوْ يَخْلُقُ لینے جو کچھ کہ خرب کرتے ہو تم کسی چیز سے پس اللہ تعالیٰ عوض دیتا ہے اوسکا حضرت ابو داؤد و زرہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت مسلم نے کہ کماوت اوس شخص کی کہ خیرات کرتا ہے وقت مرنے کے یا آزاد کرتا ہے مانند اوس شخص کے ہے کہ تحفہ پہنچتا ہے لینے کھانا کی پیٹ بھر دیتا ہے یعنی جتنے وقت لذت دینے اور آزاد کرنے برے میں ثواب کم ہوتا ہے جیسے کہ ثواب کم ہوتا ہے بعد پیٹ بھر کھانے کے

دیکھتے ہیں چنانچہ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعمؓ فرماتے تھے دنیا آدمی کا گناہ  
تذریستی میں ایک درم بہتر ہے اور اسکے لیے اللہ دینے سو درم کے سے نزدیک مرنے ایش کے یعنی تذریستی  
میں مقننہ اسادینا زیادہ نواب رکھتا ہے بہت دینے سے فراتے وقت حضرت ابابکر صدیقؓ سے روایت  
ہے کہ فرمایا حضرت صلعمؓ نے کہ داخل ہو گا بہشت میں مکار اور نہ خلیل اور نہ لغتے کہ احسان کہنے  
روایت کی ترجمانی نے وہ داخل ہو گا یعنی اول ہی نہ داخل ہو گا بغیر عذاب کے یا بعد عذاب کے  
داخل ہو گا اور پخیل سے مراد ہے کہ حق واجب مال میں سے نہ ادا کرے اور دوسرے معنی مٹانے کے  
ہیں کاٹنے والا یعنی جو بانی تاروں سے انقطاع کرے اور مسلمانوں نے محبت دے کہے حضرت علیؓ سے  
ہو کر اپنے دو کچاؤں عذرہ کے ایک شخص کو سہل کر دیا کہ وہ اپنے فرمایا کہ اسدین میں اور اس کا نہیں مانگتا ہی تو غیر عذرہ سے  
پس مارا و سکھ ساتھ وہ کے روایت کی زمین کو اسی طرح لکھا کہ سچ میں بھی رسول کرنا چاہیے جس کا پس لایکین کا  
ہو غمی ہوا و سکھ حرام ہوا کہ نہ غرض ہوا کہ بہت بڑی سخت گناہ بنی اللہ اگر خوف ہو تو کا تو میں ہر

### فصل دوسری

حاجیوں کے شمار کے بیان میں اور کیفیت قبول ہونے کے محل حاجیوں کی

حضرت امام حسنؓ بصریؓ اپنے رسلے میں لکھتے ہیں کہ حضرت آدمؑ کے صحیفوں میں حق تعالیٰ فرماتا ہے  
کہ حج کے دن آٹھ لاکھ حاجی آتے ہیں اگر کم ہوتے ہیں تو فرشتوں کو بھیجا کر آٹھ لاکھ پورے کو تیار  
اور نہ بیشتر ہزار فرشتے ہر روز واسطے طواف کعبے کے بھیجتا ہوں اور احیاء میں وارد ہوا کہ فرمایا رسول  
مقبول صلعمؓ نے کہ تحقیق اللہ عزوجل نے وعدہ فرمایا اس گھر سے یعنی خانہ کعبہ سے یہ کہ حج کریں اور  
ہر برس چھ لاکھ پہلے اگر کم ہوں اور اس سے تو پورا کر دیتا ہے فرشتوں سے اور حیات القلوب میں بقول  
حضرت امام ابو بکر محمد بن حسن نقاش منقول ہے کہ اکثر عدد حاجیوں کے پندرہ لاکھ تک پہنچتا  
ہیں اور کمتر چھ لاکھ حضرت علامہ غزالیؒ احیاء میں لکھتے ہیں کہ علی بن موفیقؒ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں  
کہ حج کیا ہے ایک برس جب ہوتی عذرہ کی رات تو سو گویا میں مٹی میں بیچ میں خیف کے پس کھیا میں  
خواب میں کہ دو فرشتے آتے ہیں آسمان سے بن بن میں پہنچے ہوں ایک نے دوسرے کو آواز دی کہ  
عبداللہ دوسرے نے اس کے خواب میں کہا البیک یا عبداللہ کہنا کہ جانتا ہے تو کہ اپنی سال کے آٹھ  
حج کیا اسے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ کما کہ چھ لاکھ آدمیوں نے حج کیا لیکن جانتا ہے تو کہ او میں سے

بکرم

بکرم

بکرم

بکرم

بکرم

بکرم

بکرم

بکرم

بکرم

بکرم

بکرم

بکرم

کتنے کسب قبول ہوئے کہ ان کے حکو نہیں معلوم کیا کہ چھ آدمیوں کے یہ کلمہ و فون نام ہو گئے  
 آسمان پر پس میں یہ سکر نہایت گھبراہٹ اور کمالِ غلجین ہوا اور یہ وہم پیدا ہوا کہ جس حال میں کہ چھ لاکھ میں  
 سے چھ آدمیوں کے حج قبول ہے تو میں کمان رہا اور ان چھ میں جب مردِ لفظ میں ہو چکا تو کھڑا ہوا میں  
 نزدیک مشرِ احترام کے اور میں فکر کی مخلوق کی کثرت کو اور حج مقبول والوں کی قلت کو اسی حال میں  
 مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا کہ سو گیا میں ناگاہ وہ شخص اذیت سے اور آدمیوں نے آپس میں وہی پہلی گفتگو کی پھر کہا  
 ایک نے کہ آیا جانتا ہے تو کہ کیا حکم کیا اس رات میں اسرارِ امین نے کہا کہ حکو نہیں معلوم کیا کہ پروردگار  
 رحیم و کریم نے سب کی طرف نظر رحم و کرم سے دیکھا اور ان چھ آدمیوں کی بدولت چھ لاکھ کسب قبول  
 کیے تو وہ فرشتے میں کہ چاکا نہایت خوشنود ہو کر اور دوسری روایت میں اس طور پر وارد ہوا کہ علی بن  
 موسیٰ بن فرات نے میں کہ ایک سال میں حج کیا جب فارغ ہوا میں ارکانِ حج سے توبہ فکر پیدا ہو گیا کہ  
 اہل عرفات میں کیا حج نہ قبول ہوا تو میں نے رب العالمین سے عرض کی کہ اے رب میرے تحقیق بخشنا  
 میں اپنے حج کو اور دیا میں نے ثواب اسکا اور اس شخص کو جسکا حج نہ قبول ہوا ہو تو وہ فرشتے میں کہ میں  
 دیکھا حضرت رب العزت کو خواب میں کہ ارشاد ہوا مجھ کو کہ اے علی کیا سخاوت کرتا ہے تو مجھ پر میں پیدا کیا  
 سخاوت کو اور سخی لوگوں کو اور میں ہوں سخی سب سے زیادہ اور میں ہوں کریم و رحیم سب سے زیادہ اور  
 مجھ کو زیادہ شایانِ سہ رحم و کرم کہ سب سے زیادہ بخشنے والی شخصیت ہے کل انکو جسکا حج نہ قبول ہوا بدولت  
 اونکے جسکا حج میں قبول کیا اور یہ بھی آپ سے روایت ہے کہ آپ فرشتے میں کہ میں نے حج کیسے پیاس اور اونکا  
 ثواب جناب رسول مقبول صلی علیہ وسلم کو اور آپ کے چاروں یار و نمک و اور اپنے مان باپ کو بخش دیا فقط ایک حج باقی گیا  
 اور نظر کی میں عرفات والوں کی طرف کہ میں نے کہ اے رب میرے اگر ہے ان لوگوں میں وہ شخص جسکا حج  
 نہیں قبول ہوا میں تحقیق بخشنا میں نے اوکو یہ حج پس ات کی میں نے مردِ لفظ میں اور دیکھا اہلِ عز و جل کو خواب  
 میں کہ ارشاد ہوا مجھ کو کہ اے علی کیا مجھ پر سخاوت کرتا ہے تحقیق بخشنا میں نے کل اہل عرفات کو اور دینی انکی اور  
 شفاعت قبول کر دیں گا انہیں سے جو اپنے کہنے اور ہمایہ میں نیکی کریں گے وانا اهل التقویٰ و اهل  
 المغفرۃ **ف** اس صورت میں مسلمان کو اپنے رب کریم سے یہی امید رکھنا چاہیے کہ وہ اپنے بد و عیبت  
 کی عبادت و زمین فرماتا ہے اور محروم و بد نصیب اپنے دربارِ عالی سے کسی کو نہیں بھیجتا ہے شیخ احمد حنفی  
 رحمہ اللہ میں تاویلاتِ بخیر سے نقل کرتے ہیں کہ عام لوگوں کا حج قصد خانہ کعبہ زیارت خانہ کعبہ ہے اور

مخ خاصان حق کا قصد رہا البتہ اور زیارت رب البیت بھی جیسے کہ حقیقی قول خلیل متفقہ نامہ ہر آئی ذرا جلیلی  
 کوئی سید محمد بن ابی اسحق حضرت ابوالعالمیہ نقل کرتے ہیں کہ ایک صاحب دن قیامت اور نہ گناہ ہوگا اور چہرہ شہادت کہ  
 اور نبوت کو مافی میں تعزیری اختیار کیا ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

## فصل تیسری

کہہ شریف کے بنا کے بیان میں

پوستہ بدہ نہ سب کہ تفسیر غزیری وغیرہ دین کی معتبر کتابوں میں وارہو کہ جب حضرت آدم زمین پر اترے  
 تو آپ کو سبب تنہائی اور نہ دیکھنے مکان چھت دار کے کمال وحشت ہوئی عرض کیا کہ خداوند از زمین میں  
 اکبار رہتا ہوں کوئی نہیں سبب میرے ساتھ کہ تیری عبادت میں شریک ہو اور نہ کوئی مکان چھت دار  
 دیکھائی دیتا ہے البتہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عنقریب تیری اولاد سے بہت آدمی پیدا ہوں گے اور میری پیغمبر بھیجیں  
 میں مصروف ہوں گے اور گھر بناؤں گے لیکن تجھ کو چاہیے کہ اول گھر میرے نام کے ساتھ بنا اور اسکو  
 مانع عرش اور بیت المعمور کے قبلہ اور طواف کی جگہ سمجھتے آدم نے عرض کیا کہ خداوند اس جگہ بناؤں  
 حکم ہوا کہ اوس جگہ جہان پہنے تیرے بدن کی خاک کو گارہ کیا ستار چالیس برس تک وہ خاک اوسی جگہ  
 بڑی رہے اور نام زمین کو اوسی جگہ سے پہنے پھیلایا حضرت آدم نے عرض کیا کہ اوس جگہ کا نشان چھو  
 دینا چاہیے حضرت جبریل کو حکم ہوا کہ آدم کے ساتھ چھو کو جو غنیمت کی جگہ کا نشان دی اور بھی اوس گھر کے  
 بنائے میں سدودی چنانچہ بموجب حکم الہی کے حضرت آدم کو وہ جگہ بتلائی اور فرشتوں کو حکم کیا کہ زمین  
 کے نیچے سے بنایا اس گھر کی نکالو جب وہ بنیاد روئے زمین پر پہنچی تو بیت المعمور کو جو آسمان میں ملک  
 کے طواف کی جگہ ہے اونکار کر اوس بنیاد پر رکھ دیا اور حضرت آدم کو طواف کرنے کا اور اوسکی طرف نماز  
 پڑھنے کا حکم ہوا عرض کہہ شریف کے بناء تار ما ذلک طوفان اسی اسلوب پر ہی وقت طوفان کے بیت المعمور  
 اٹھا لیا گیا اور مقابل خاد کہہ کے ساتویں آسمان پر رکھ دیا اب ملک آدم کے طوفان اور زیارت میں  
 مصروف ہیں جیسا کہ حدیث موان حین اسکا ذکر بخوبی بیان ہے پس بعد طوفان کے کہہ شریف کی  
 جگہ ایک ٹیلا بلند سرخ رنگ زمین سے نمودار تھا اور وہ بنیاد حضرت آدم کی زمین کے پہنے پرستار  
 تھی لیکن لوگ واسطے مانگے حاجتوں اور مردوں کے اوسی جگہ کا قصد کرتے تھے اور زمین اور آسمان  
 وہاں چڑھاتے تھے یہاں تک کہ حضرت خلیل کو کہہ عظیم کے بنانے کا حکم ہوا پس اس نے بنیاد

دیواروں کو اونٹنوں اور واسطے امانتہ اوس مکان کے حضرت جبریل علیہ السلام ایک ایک کلمہ کہتا کہ اے ابی قحیف  
 امانتہ اوس کے سایہ کی کعبہ شریف بنایا اسی صندوق کو امانتہ لے لیا اسورہ حج میں بیان فرماتا ہے **وَإِذْ يَوَدُّ**  
**الْكَافِرُونَ هُنَالِكَ لَيُخْرِجَنَّ عَنْكَ بَشَرًا مِّنْ آلِكَ** حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خانہ کعبہ بنانے کا موافق احادیث کے  
 اس طور پر ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قعود کی آگ سے نجات پائی اور اپنے باپ اور قوم کے ایمان لانے  
 سے ایسے ہوئے تو آپ وطن چھوڑ کر طر حراں کے چھا اپنے کے پاس جبکا نام باران تھا گئی اور حضرت  
 نہایت محبت سے اپنے پاس رکھا اور اپنی پاشی حضرت سارہ کے ساتھ نکاح کر دیا اس مرد سے کہ آپ طبع  
 مال و اسباب و رحمت گھر بار کے اپنی ملت سے پھر جاویں لیکن خلیل میں اس بات کی گنجائش کہاں اور کیا  
 فیضان صحبت اور شرف ملازمت کیمیا خالصیت سے حضرت سارہ بھی آپ کے ساتھ متفق ہو گئیں اور  
 بہت پرستون کے دین کی برائیاں بیان کرنی شروع کیں باران نہایت غصہ ہوا اور آپ کو مع حضرت  
 سارہ کل اسباب چھین کر نکال دیا حضرت سارہ نے جتنے وقت آپ کے ساتھ اس بات پر عرض کیا کہ میں ہرگز  
 بختاری نافرمانی نہ کروں گی البتہ یہ کہ تم بھی نافرمانی کرو اور سوقت حضرت نوح کہ آپ کو بھتیجی تھی ساتھ ہوئی  
 اولاد و منکر کیا اتفاقاً اوس جگہ ایک بادشاہ ظالم حاکم تھا اوسکی یہ عادت تھی کہ ہر عورت خوبصورت  
 کو اس کے خاوند سے چھین لیتا تھا اور خاوند کو قتل کر دیتا تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ حال سیکر ڈرے آج  
 سے کہ حضرت سارہ اوس زمانہ میں اپنے حسن و جمال میں ممتاز تھیں حدیث شریف میں وارد ہوا کہ  
 جو حسن حضرت آدم کو عنایت ہوا تھا نصف اوسکا حضرت یوسف کو اور چھٹا حصہ حضرت سارہ کو عنایت  
 ہوا اور باقی تمام آدمیوں کو تقسیم ہوا البتہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت سارہ سے فرمایا کہ اگر سچا بھتیجی  
 لینے کے واسطے آویں تو تم بھی نہ ظاہر کرنا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام میرے خاوند ہیں بلکہ یہ کہہ دینا کہ میرے بھائی  
 ہیں اس واسطے کہ میں دین و اسلام کی دعوت سے بھٹکا رہا تھا اب بھائیوں اور خاوندانہ حقیقی حکموں اور ظالم کو مانتے  
 سے محفوظ رکھے گا اور میرے تنگ ناموس کو نہ ضائع کریگا کہ یکا یک آدمی اوس بادشاہ کے حضرت  
 ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے اور پوچھا کہ یہ عورت تمہارے ساتھ کیا رشتہ رکھتی ہے آپ نے فرمایا کہ میری  
 دینی بہن ہے اور صندوق نے آپ کو تو چھوڑ دیا مگر حضرت سارہ کو لے گئے جب حضرت خلیل نے یہ ماجرا  
 دیکھا تو آپ واسطے نماز کے کھڑے ہوئے اور دو مین مشغول ہوئے پس جب کہ حضرت سارہ اوس  
 ظالم کے روبرو گئیں تو آپ کا حسن و جمال دیکھتے ہی وہ ظالم فریفتہ ہو گیا اور چاہا کہ آپ کے ساتھ لڑا

حضرت  
 ابراہیم علیہ السلام  
 و سارہ

بیان  
 حضرت  
 ابراہیم علیہ السلام  
 و سارہ



کرے کہ حضرت سارہؑ نے فرمایا کہ مجھ کو غلامت سے کرا لے کہ اس سے کی گئی وہاں سے صاف ہو جاؤں اور رسم عبادت  
اپنی بجا لاؤں اور میں نے کہا کہ یہ میں نہا دو لو پس حضرت سارہؑ نے وضو کیا اور آپ نماز کے واسطے کھڑی  
ہو گئیں اور عاتق بن شلول ہو گئیں اوس ظالم نے جو دیکھا کہ آپ نماز سے منہیں فارغ ہوتی ہیں چلا کر سین  
نماز میں صحت درازی کرے کہ دونوں ہاتھ کو غیب سے نکل چکے اور سر کی کے غار سے میں مبتلا ہو کر  
گرہا بیان تک کہ سانس بند ہو گئی اور پھر سے کھنکھارے جاری ہوا یہ حال اوس کا دیکھا کہ آپ ڈرین کہ منہا  
چوکیدار مجھ کو نعت قتل کی لگا کر ظاک کرین تو آپ نے دعا کی کہ بار خدایا اس ظالم کو چھوڑے کہ اب مجھ  
عزت ہو گئی چنانچہ ہوش میں آیا اور پھر بے ادبی کرنی چاہی اور پھر اوسی عذاب میں گرفتار ہوا عرض  
عیسوی بار اوس ظالم نے کہا کہ اس عورت کو میان سے لجاؤ کہ یہ آدمی نہیں ہے یا جنت ہے یا سہارہ  
ہے اور اس کو میرے شہر سے باہر کر دو اور اسی قسم کی دوسری عورت رکھنا ہوں قبیلوں میں سے  
اوس کو بھی اس عورت کے ساتھ کر دو پس حضرت سارہؑ جرحہ کو اپنے ساتھ لے آئیں حضرت  
ابراہیمؑ نماز میں مشغول تھے بعد فارغ ہونے کے آپ نے پوچھا کہ کیا حال ہے آپ نے عرض کیا  
کہ میرے بھتیجے اوس ظالم کے ہاتھ کو کوتا دیکھا اور ایک خادمہ مجھ کو اس سے دی حضرت ابراہیمؑ  
غوش ہوتے اور وہاں سے کوچ کر کے فلسطین کی زمین میں رہنا اختیار کیا وہاں کے لوگوں نے  
آپ کو کچر زمین نظر کی کہ اوس کی ذرخصی سے بہت فراغت ہوئی کہ آپ نے غلام خریدے اور بونٹیا  
جمع کیے اور رسم ضیافت اور دیگر خانہ قائم کی اور حضرت لوط کو واسطے اداس رسم رسالت کے  
سند و م وغیرہ شہرون کی طرف روانہ کیا اس درمیان میں حضرت سارہؑ کو اولاد کا شوق نہایت  
غالب ہوا تو آپ نے حضرت ابراہیمؑ سے کہا کہ باجرحہ کو اپنے ملک بخشیا شاید اس سے کوئی لڑکا پیدا  
ہو کہ میں اوس سے دل بہلاؤں حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ تمہارے خزانہ میں رشک بہت ہے  
مبادا اس سے جو لڑکا پیدا ہو اور تم کو پھر رخ ہو حضرت سارہؑ نے اس بات پر بہت اصرار کیا عرض  
بیان تک کہ حضرت اسماعیلؑ پیدا ہوئے اور آپ حضرت سارہؑ کی گودی میں پرورش پائے تھے اور حضرت  
ہاجرہؑ آپ کو دو دوہر بلاتی تھیں لیکن حضرت ابراہیمؑ حضرت سارہؑ کے خوف سے حضرت اسماعیلؑ کی طرف  
دیکھتے تھے اور اجنبی کی طرح بہت تھے ایک دن باقاعدہ بشریت علم و مکان میں آپ نے حضرت  
اسماعیلؑ کو حضرت ہاجرہؑ کی گودی میں دیکھا تو سبب جوش محبت اور غلبہ شفقت کے اپنی گودی میں لے

یہاں تک کہ  
سارہؑ نے  
نماز میں  
صحت درازی  
کرے کہ  
دونوں ہاتھ  
کو غیب سے  
نکل چکے  
اور سر کی  
کے غار سے  
میں مبتلا  
ہو کر  
گرہا بیان  
تک کہ  
انس بند  
ہو گئی  
اور پھر  
سے کھنکھارے  
جاری ہوا  
یہ حال  
اوس کا  
دیکھا کہ  
آپ ڈرین  
کہ منہا  
چوکیدار  
مجھ کو  
نعت قتل  
کی لگا کر  
ظاک کرین  
تو آپ نے  
دعا کی  
کہ بار  
خدایا  
اس ظالم  
کو چھوڑے  
کہ اب  
مجھ  
عزت  
ہو گئی  
چنانچہ  
ہوش  
میں  
آیا  
اور  
پھر  
بے  
ادبی  
کرنی  
چاہی  
اور  
پھر  
اوس  
ی  
عذاب  
میں  
گرفتار  
ہوا  
عرض  
عیسوی  
بار  
اوس  
ظالم  
نے  
کہا  
کہ  
اس  
عورت  
کو  
میان  
سے  
لجاؤ  
کہ  
یہ  
آدمی  
نہیں  
ہے  
یا  
جنت  
ہے  
یا  
سہارہ  
ہے  
اور  
اس  
کو  
میرے  
شہر  
سے  
باہر  
کر  
دو  
اور  
اسی  
قسم  
کی  
دوسری  
عورت  
رکھنا  
ہوں  
قبیلوں  
میں  
سے  
اوس  
کو  
بھی  
اس  
عورت  
کے  
ساتھ  
کر  
دو  
پس  
حضرت  
سارہؑ  
جرحہ  
کو  
اپنے  
ساتھ  
لے  
آئیں  
حضرت  
ابراہیمؑ  
نماز  
میں  
مشغول  
تھے  
بعد  
فارغ  
ہونے  
کے  
آپ  
نے  
پوچھا  
کہ  
کیا  
حال  
ہے  
آپ  
نے  
عرض  
کیا  
کہ  
میرے  
بھتیجے  
اوس  
ظالم  
کے  
ہاتھ  
کو  
کوتا  
دیکھا  
اور  
ایک  
خدمہ  
مجھ  
کو  
اس  
سے  
دی  
حضرت  
ابراہیمؑ  
غوش  
ہوتے  
اور  
وہاں  
سے  
کوچ  
کر  
کے  
فلسطین  
کی  
زمین  
میں  
رہنا  
اختیار  
کیا  
وہاں  
کے  
لوگوں  
نے  
آپ  
کو  
کچر  
زمین  
نظر  
کی  
کہ  
اوس  
کی  
ذرخصی  
سے  
بہت  
فراغت  
ہوئی  
کہ  
آپ  
نے  
غلام  
خریدے  
اور  
بونٹیا  
جمع  
کیے  
اور  
رسم  
ضیافت  
اور  
دیگر  
خانہ  
قائم  
کی  
اور  
حضرت  
لوط  
کو  
واسطے  
اداس  
رسم  
رسالت  
کے  
سند  
و  
م  
وغیرہ  
شہرون  
کی  
طرف  
روانہ  
کیا  
اس  
درمیان  
میں  
حضرت  
سارہؑ  
کو  
اولاد  
کا  
شوق  
نہایت  
غالب  
ہوا  
تو  
آپ  
نے  
حضرت  
ابراہیمؑ  
سے  
کہا  
کہ  
باجرحہ  
کو  
اپنے  
ملک  
بخشیا  
شاید  
اس  
سے  
کوئی  
لڑکا  
پیدا  
ہو  
کہ  
میں  
اوس  
سے  
دل  
بہلاؤں  
حضرت  
ابراہیمؑ  
نے  
فرمایا  
کہ  
تمہارے  
خزانہ  
میں  
رشک  
بہت  
ہے  
مبادا  
اس  
سے  
جو  
لڑکا  
پیدا  
ہو  
اور  
تم  
کو  
پھر  
رخ  
ہو  
حضرت  
سارہؑ  
نے  
اس  
بات  
پر  
بہت  
اصرار  
کیا  
عرض  
بیان  
تک  
کہ  
حضرت  
اسماعیلؑ  
پیدا  
ہوئے  
اور  
آپ  
حضرت  
سارہؑ  
کی  
گودی  
میں  
پرورش  
پائے  
تھے  
اور  
حضرت  
ہاجرہؑ  
آپ  
کو  
دو  
دوہر  
بلاتی  
تھیں  
لیکن  
حضرت  
ابراہیمؑ  
حضرت  
سارہؑ  
کے  
خوف  
سے  
حضرت  
اسماعیلؑ  
کی  
طرف  
دیکھتے  
تھے  
اور  
اجنبی  
کی  
طرح  
بہت  
تھے  
ایک  
دن  
باقاعدہ  
بشریت  
علم  
و  
مکان  
میں  
آپ  
نے  
حضرت  
اسماعیلؑ  
کو  
حضرت  
ہاجرہؑ  
کی  
گودی  
میں  
دیکھا  
تو  
سبب  
جوش  
محبت  
اور  
غلبہ  
شفقت  
کے  
اپنی  
گودی  
میں  
لے

یہاں تک کہ  
سارہؑ نے  
نماز میں  
صحت درازی  
کرے کہ  
دونوں ہاتھ  
کو غیب سے  
نکل چکے  
اور سر کی  
کے غار سے  
میں مبتلا  
ہو کر  
گرہا بیان  
تک کہ  
انس بند  
ہو گئی  
اور پھر  
سے کھنکھارے  
جاری ہوا  
یہ حال  
اوس کا  
دیکھا کہ  
آپ ڈرین  
کہ منہا  
چوکیدار  
مجھ کو  
نعت قتل  
کی لگا کر  
ظاک کرین  
تو آپ نے  
دعا کی  
کہ بار  
خدایا  
اس ظالم  
کو چھوڑے  
کہ اب  
مجھ  
عزت  
ہو گئی  
چنانچہ  
ہوش  
میں  
آیا  
اور  
پھر  
بے  
ادبی  
کرنی  
چاہی  
اور  
پھر  
اوس  
ی  
عذاب  
میں  
گرفتار  
ہوا  
عرض  
عیسوی  
بار  
اوس  
ظالم  
نے  
کہا  
کہ  
اس  
عورت  
کو  
میان  
سے  
لجاؤ  
کہ  
یہ  
آدمی  
نہیں  
ہے  
یا  
جنت  
ہے  
یا  
سہارہ  
ہے  
اور  
اس  
کو  
میرے  
شہر  
سے  
باہر  
کر  
دو  
اور  
اسی  
قسم  
کی  
دوسری  
عورت  
رکھنا  
ہوں  
قبیلوں  
میں  
سے  
اوس  
کو  
بھی  
اس  
عورت  
کے  
ساتھ  
کر  
دو  
پس  
حضرت  
سارہؑ  
جرحہ  
کو  
اپنے  
ساتھ  
لے  
آئیں  
حضرت  
ابراہیمؑ  
نماز  
میں  
مشغول  
تھے  
بعد  
فارغ  
ہونے  
کے  
آپ  
نے  
پوچھا  
کہ  
کیا  
حال  
ہے  
آپ  
نے  
عرض  
کیا  
کہ  
میرے  
بھتیجے  
اوس  
ظالم  
کے  
ہاتھ  
کو  
کوتا  
دیکھا  
اور  
ایک  
خدمہ  
مجھ  
کو  
اس  
سے  
دی  
حضرت  
ابراہیمؑ  
غوش  
ہوتے  
اور  
وہاں  
سے  
کوچ  
کر  
کے  
فلسطین  
کی  
زمین  
میں  
رہنا  
اختیار  
کیا  
وہاں  
کے  
لوگوں  
نے  
آپ  
کو  
کچر  
زمین  
نظر  
کی  
کہ  
اوس  
کی  
ذرخصی  
سے  
بہت  
فراغت  
ہوئی  
کہ  
آپ  
نے  
غلام  
خریدے  
اور  
بونٹیا  
جمع  
کیے  
اور  
رسم  
ضیافت  
اور  
دیگر  
خانہ  
قائم  
کی  
اور  
حضرت  
لوط  
کو  
واسطے  
اداس  
رسم  
رسالت  
کے  
سند  
و  
م  
وغیرہ  
شہرون  
کی  
طرف  
روانہ  
کیا  
اس  
درمیان  
میں  
حضرت  
سارہؑ  
کو  
اولاد  
کا  
شوق  
نہایت  
غالب  
ہوا  
تو  
آپ  
نے  
حضرت  
ابراہیمؑ  
سے  
کہا  
کہ  
باجرحہ  
کو  
اپنے  
ملک  
بخشیا  
شاید  
اس  
سے  
کوئی  
لڑکا  
پیدا  
ہو  
کہ  
میں  
اوس  
سے  
دل  
بہلاؤں  
حضرت  
ابراہیمؑ  
نے  
فرمایا  
کہ  
تمہارے  
خزانہ  
میں  
رشک  
بہت  
ہے  
مبادا  
اس  
سے  
جو  
لڑکا  
پیدا  
ہو  
اور  
تم  
کو  
پھر  
رخ  
ہو  
حضرت  
سارہؑ  
نے  
اس  
بات  
پر  
بہت  
اصرار  
کیا  
عرض  
بیان  
تک  
کہ  
حضرت  
اسماعیلؑ  
پیدا  
ہوئے  
اور  
آپ  
حضرت  
سارہؑ  
کی  
گودی  
میں  
پرورش  
پائے  
تھے  
اور  
حضرت  
ہاجرہؑ  
آپ  
کو  
دو  
دوہر  
بلاتی  
تھیں  
لیکن  
حضرت  
ابراہیمؑ  
حضرت  
سارہؑ  
کے  
خوف  
سے  
حضرت  
اسماعیلؑ  
کی  
طرف  
دیکھتے  
تھے  
اور  
اجنبی  
کی  
طرح  
بہت  
تھے  
ایک  
دن  
باقاعدہ  
بشریت  
علم  
و  
مکان  
میں  
آپ  
نے  
حضرت  
اسماعیلؑ  
کو  
حضرت  
ہاجرہؑ  
کی  
گودی  
میں  
دیکھا  
تو  
سبب  
جوش  
محبت  
اور  
غلبہ  
شفقت  
کے  
اپنی  
گودی  
میں  
لے

حضرت امیر علیؑ کو چار سو سال پہلے کی ہوتی ہے وہ ایک حضرت مبارکہ کو چوبہ جہاں میں ملے ہوا تو میرا یہ شک  
 پیدا ہوا انسان نہایت اکیلے آپ نے تم کمالی کہ ناک ان کا بے تر سے کا تو ان کی لہنی حضرت ماجرہ کے  
 پس حضرت امیر علیؑ نے اسے بندہ تعالیٰ کے حکم سے اور کو فرمایا کہ کان اور ناک میں سوراخ کرو اور اوپر میں زیور پہنا  
 کہ وہ تم کو تعاری اور عزت دے اور باعث حسن اور دینا پیش کا جو پہنچے آپ نے ایسا ہی کیا اور اس دن سے  
 یہ رسم نام عالم میں پھرتیوں کے لیے جاری ہوئی غرض حضرت سادہ کر ولین روز بروز رشک پہنچنے لگا  
 سپاہی ناک کہ ایک دن آپ نے حضرت امیر علیؑ سے کہا کہ اسی وقت اس لڑکے کو ایک مکی مال کو گھر سے  
 نکالو اور ایک ایسے جنگل میں جہاں آب و ہوا اور سایہ و چھو کر رہے اور حضرت امیر علیؑ سے ہر چند نماز  
 کی گوارا پڑے نہ مانا ناچار چناب النبی میں رخصت کا ارشاد ہوا کہ موافق حضرت مبارکہ کے کہنے کے علی  
 کو وہیں حضرت امیر علیؑ نے نماز حضرت ماجرہ اور حضرت اسماعیل دونوں کو سوار کیا اور روانہ ہوئے لکھا ہے  
 کہ جب آپ اور اس میدان میں پہنچے جہاں آب خانہ کعبہ ہے حکم انہی ہو چکا کہ ان دونوں کو اسی جگہ چھوڑ  
 دے جاؤ آپ نے ایسا ہی کیا اور ایک شک پانی اور مٹھوڑے چھوڑے اور کھڑے ہوئے اور آپ وہاں سے  
 چلے حضرت ماجرہ بھی آپ کے پیچھے چلین اور یہ کہتی تھیں کہ تم کو مکان چھوڑ کر جاتے ہو ایسے جنگل میں  
 کہ حضرت امیر علیؑ منہ کیے چلے جاتے تھے آخر کار حضرت ماجرہ نے کہا کہ کیا حکم فرمایا ایسا ہی ہے آپ نے  
 اس قدر فرستایا کہ پانی آپ حضرت ماجرہ نے کہا کہ اب چلو کہ گھر آئیں نہیں ہے وہ ازیم الدین ہیں  
 کہیں کو مکان نہ کر گیا اور نہایت اطمینان و واس سے پھر حضرت اسماعیل کے پاس گئے اور وہ پلانے  
 گئے تھے حضرت امیر علیؑ نے پھر فرمایا کہ بڑھ گئے تو آپ کعبہ شریف کی سمت پر متوجہ ہو کر کھات  
 دو تا اس طور پر فرستائے کہ تم جہاں انی اسکنتم من الارض یعنی یووا غایر ذی نرسع عند بیتک الحج  
 اور تو آپ نے ہر ایک ان زمین و آب العالین نے اس وقت دعا مانگی چنانچہ ہر مسم کا سیوہ کہ سطرہ میں  
 ہم کو چھوڑ دیا ہے اور نہایت بھی مایام قمارت آپ کی اولاد میں جاری ہے اسو خط کہ نبی آخر الزمان  
 اولاد خلیل سے میں غرض وہ پانی جب تمام ہو گیا تو حضرت اسماعیل جیاس سے یہ بات ہوئے حضرت  
 ماجرہ بھی یہ حال دیکھ کر بغیر ہونین اور کوہ صفا پر دوڑیں اور خیاب سے فریاد کی اسی طرح پھر مرد و چار  
 مدائے فریاد کی سات بار اسی طرح اتفاق ہوا حضرت ابن عباس سے یہ روایت ہے کہ سبھی درمیان صلا  
 و نماز کے اسی وجہ سے مقرر ہوئی تاکہ بخیرگی اور یکسانی کی حالت میں اور ان خاصان میں کا خیال

مرج ابسردین

جناب الہی میں زاری پیش کریں عرض وہاں سے اوروں کو آپ حضرت اسمعیلؑ کے پاس آئیں تو دیکھا کہ حضرت اسمعیلؑ کے پرانے سے پانی نکلا اور بعض لکھتے ہیں کہ آپ نے دیکھا کہ حضرت اسمعیلؑ کے پانیوں مارنے کی جگہ سے پانی سرد و شیرین جاری ہے حضرت ماجرہ نے اسکو فرمایا کہ زم زم زبان سرانی میں اسکو معنی ہوتے ہیں کہ ٹھہرا ٹھہرا جس آپ نے اسکو جلدی سے بطور تھار گھیر یا رسول مقبول صلم نے فرمایا کہ اگر حضرت ماجرہ اوس پانی کو نہ گھیر دیتیں تو سارا عالم اوسکا پانی پیتا بعد چند روز کے ہی جرم نواح میں سے اوس جگہ اترے اور مقابل خانہ کعبہ کے چانوروں کو اورتے دیکھا تو متعجب ہو کر وہاں آئے دیکھا کہ پانی غیب سے جوڑن مار رہا ہے اور ایک عورت لڑکا لے ہوئے اوس پانی کے پاس تھی قوم نے وہاں سے بھی آپ سے اجازت چاہی آپ نے اسکو اجازت دی اس شرط سے کہ کچھ خضار کی لکڑی پانی میں نہوگی اور عھن نے یہ شرط قبول کی اور وہاں آباد ہوئی پھر منوط طور اودان آکر ہے کہ نبی اکرام خرمینوں کے تھے پہل تک چھوٹی سی بستی ہو گئی جب حضرت اسمعیلؑ سات برس کے ہوئے تو آپ نے خرمینوں سے زبان عربی سیکھی جب آپ بارہ برس کے ہوئے تو اوس جاہل کے سروانے اپنی لڑکی کا نکاح آپ کے ساتھ کر دیا اس عرصہ میں حضرت ماجرہ کا انتقال ہو گیا لہذا کہ جب حضرت اسمعیلؑ کی عمر چودہ برس کی ہوئی تو حضرت سارہ کے حضرت اسحاق پیدا ہوئے وہاں کے اہل دین کے اختلاف ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسمعیلؑ کو راہ خدا میں نبی کیا یا حضرت اسحاق بعض کے نزدیک حضرت اسحاقؑ میں لیکن صحیح ترین یہ روایت ہے کہ حضرت اسمعیلؑ میں کہ رسول مقبول صلم نے فرمایا انا ابن اللہ النبیان اشارہ حضرت اسمعیلؑ اور حضرت عبداللہ کے طرف ہے پس بعض کے نزدیک حضرت اسحاقؑ حضرت اسمعیلؑ سے سات برس چھوٹے تھے اور بعض کے نزدیک بانیہ برس ایک دن حضرت ابراہیمؑ نے خواب میں دیکھا کہ حضرت اسمعیلؑ کو بنام خدا تعالیٰ دن کرتا ہوں لیکن آپ نے اوس خواب پر اعتقاد فرمایا دوسرے دن پھر ویسی ہی خواب میں دیکھا پھر پھر اور نہ کیا پھر میری دیکھا اور فوت آپ نے جانا کہ یہ الہام بھی ہے پس آپ نے یہ خواب حضرت اسمعیلؑ کے رویہ پر بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ مجھکو ایسا حکم فرماتا ہے آپ نے عرض کیا کہ انشاء اللہ تعالیٰ مجھکو آپ صابر و شاکر کا پادشہ دل و جان سے میں راضی ہوں پس حضرت ابراہیمؑ مستعد ہو کر واسطے قربانی کے شرف سے باہر نکل کر کہ کوئی اس کام سے روکے کے اہتمام نہ فرمائیے گئے اسی دوسرے صبح قربانی

کے لئے ہے

میں نے اس کی طرف سے  
فقط ایک خط  
اور وہ بھی اور بھی  
آج کا ہونا

وہابیہ

کتاب الفہم  
جلد اول

فہم فی الفہم  
جلد اول

تحقیق  
نہج

یہی جگہ مقرر ہوئی اور قیامت تک رہی حضرت مولانا سے روم فرشتے میں سے ہر چہ گرو ملت  
ملت شود کہ فرشتہ کا ملت شود دیکھا جو کہ راہ میں شیطان نے حضرت اسماعیل کو بہکایا آپ نے حضرت ابراہیم سے فرشتہ  
کا ایک شخص مبارک ایسا کیا کہ تپا ہے آپ نے فرمایا کہ سنگیزے اور ٹھاکر اور تکیہ کیلئے اسکو مار کہ وہ شیطان پریم ہے  
راہ خیر و حق سے باز رکھنا ہے غرض جب آپ قربانی کی جگہ پہنچے تو حضرت اسماعیل نے عرض کیا کہ کنی ہا میں  
عرض کیا چاہتا ہوں حضرت ابراہیم فرمایا کہ جگہ قبول میں آپ نے عرض کی کہ اول کیا آپ اپنی آنکھ کو وقت نماز پر بند  
کہ بہا و امیر خون کے پکھنے سے آپ کا ہاتھ زخم کرنے سے رک جائے اور یہ سب میری نامتبولیت کا ہوا  
اور خدا کے حکم میں ڈھیل اور در پر پیش آئے دوسرے یہ کہ مرے ہاتھ ہاؤ ایک ٹکڑے بازو دے دیجئے کہ بہا  
وقت جان رنجیہ کے ترپوں اور اس بے ادبی سے دنیا سے رخصت ہوں تیسرے یہ کہ جب آپ کو کفر  
یہا میں نہ رہی مان سے سلام فرمادیوں اور یہاں میں رہاں ویدیوں مانہ اپنی تسلی اس سے کر میں  
جب حضرت مستداس کام کے ہوئے تو حضرت جبریل نے ان کو آپ سے عرض کیا کہ میری حق تعالیٰ کی ایسی  
ہے کہ اسماعیل کو مانند گرانے جانور کے زمین پر گر آؤ حضرت ابراہیم نے ایسا ہی کیا جیسے کہ قرآن مجید میں  
داروہوا قلما آسمنا و نلہ للکین و نادینا آت یابراہیم یمتک صدقت الونیا و قدینا  
یہ نبی عظیم یعنی جبریل سے کہ وہ دونو مطلع و متقاد حکم الہی کو ہوسا و ریشانی کے بل گرایا حضرت  
اسماعیل کو تو پکارا ہننے کہ اسے ابراہیم نے چا کیا تو نے اپنے خواب کو اور بدلہ دیا ہننے اسکا ساتھ  
قربانی بڑی کے چنانچہ مفسرین لکھتے ہیں کہ وہ مینڈھا بڑے بڑے سنگ کا تھا اور چالیس برس غرا  
مہنت میں جراتھا بعض کے نزدیک یہ وہ مینڈھا تھا کہ بائبل نے قرآن کیا تھا اور وہ قربانی مقبول  
ہوئی تھی یا یہ کہ جبل شریک حضرت جبریل سے لے آئے اور بعض مفسرین نوح عظیم سے مراد روح مقدس حضرت  
آرام حسین کی لیتے ہیں کہ آپ پوتے حضرت ابراہیم کے اور نواسے حضرت نوحی آفران مسلم کے ہیں لکھا کہ  
کہ جب آپ چہرے معلوم ہمار کہ حضرت اسماعیل پر بھیجے تو حق سبحانہ تعالیٰ قرآن کی خلق کو تانبے کا  
کر دیا اور بعض کہتے ہیں کہ آپ کا خلق مبارک کٹا جاتا تھا اور اسی وقت درست ہوتا تھا تب کیا خواب آیا  
بے کشتگان فخر تسلیم ہا ہر زمان از غیب جانی دیگر است تفسیر وسیطین وارد ہوا کہ جیسے حضرت  
ابراہیم نے خواب میں نبی کن حضرت اسماعیل کا دیکھا تھا لیکن آخر حق نے دیکھا تھا بیداری میں بھی  
اسکا دایا یہی ہوا غرض جب حضرت اسحاق پیدا ہوئے تو حضرت سارہ انکی پرورش میں مصروف

ہو جن اور ایک ملو کار شک کم ہو گیا تو اس وقت حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ سے اجازت جانی کی  
 چاہی آپ نے اجازت بشرطیکہ سواری سے نہ اور ترین اور نہ رات کو بین پس آپ روانہ ہوئے اور مکہ  
 معظمہ میں پہنچے آباد دیکھا کہ میت غوم ہوئے پوچھا کہ اس شہر کے مالک کا کھ کمان ہے لوگوں نے  
 بتایا اتفاق سے حضرت اسماعیل اس وقت شکار کو بیٹے گئے تھے اور آپ کی معاش سی میں تھی کہ تیر و کمان  
 سے شکار کر لائے تھے اور آپ زمزم میں پکارا نوش فرماتے حق تعالیٰ آپ کو اسی برصبر و قناعت عطا  
 فرمایا پس جب آپ حضرت اسماعیل کو گھر میں پایا اونکی بیوی کو دروازہ پر بلا کر دریافت کیا کہ تمہارے خاندان  
 کمان گئے ہیں اور کب آئیں گے اوخون عرض کیا کہ شکار کو گئے ہیں اور شام کو آئیں گے آپ نے  
 سوچا کہ اگر انہیں گئے تک محرم دن کا تو رات کو تھکنا پڑیگا اور خلاف وعدہ لازم آئے گا پس آپ نے  
 احوال پوچھنا شروع کیا اونہوں نے کچھ شکایت اپنی گذران کی اور حضرت اسماعیل کی بیان کی آپ نے  
 یہ سب سنکر فرمایا کہ جب تمہارے خاوند آئیں پھر بعد سلام یہ کہہ دینا کہ یہ چو کھٹ لائق تمہارے دروازہ  
 کے نہیں ہے شام کو جب حضرت اسماعیل آئے اور تمام گھر کو انوار نبوت سے مالا مال پا کر پوچھا کہ کوئی  
 بیان آیا تھا آپ نے سب کیفیت عرض کی تمام و کمال سنکر آپ نے فرمایا کہ وہ پیر مرد میرے دولہ  
 بزرگوار تھے اور معلوم ہوتا ہے کہ تو نے میرا شکوہ شاید آپ کے رو پر فرمایا کیا اب تو میرے لائق  
 نہیں اور دو سہ نکاح آپ نے کیا بعد ایک سال کے ہر حضرت ابراہیم اسی شرط سے تشریف لائے اور  
 حضرت اسماعیل کو نہ پایا کیا آپ کی بیوی نے کمال آپ کی حرمت اور تعظیم و تواضع کی اور کمال امر سے  
 آپ گرم سے آپ کے سر مبارک کا گودو غبار اوسی سواری پر دھویا بعض روایات سے ثابت ہوتا ہے  
 کہ آپ نے دونوں بانوں مبارک دھوا کر فرمایا کہ یہ پانی اندر گھر کے چھڑک دو اور اس درمیان میں آپ  
 حال پوچھتے رہے اور دہلی بی فکرت فرمایا کہ قتی رہیں کہ بڑی خوشی اور فراغت سے گذرتی ہے  
 حضرت اسماعیل شکار کر لاتے ہیں اوس گوشت اور آپ زمزم سے طبیعت سیر رہتی ہے آپ نے اونکو  
 حق میں دعا فرمائی اور کہا کہ حق تعالیٰ تمہارے گوشت اور پانی میں خیر و برکت برٹھا دے حدیث  
 شریف میں وارد ہوا کہ حضرت ابراہیم کی دعا کی یہ خاصیت ہے کہ جو شخص دھان گوشت اور پانی  
 پر قناعت کرے تو اسکو حاجت دوسری قسم کی غلہ اور دانے کی نہیں رہتی ہے غرض  
 چلتے وقت یہ فرما گئے کہ بعد سلام یہ کہہ دینا کہ یہ چو کھٹ تمہارے دروازے کی بہت اچھی ہے

یہاں حضرت ابراہیم  
 کا حضرت اسماعیل  
 کے پاس

یہاں حضرت ابراہیم  
 کا حضرت اسماعیل  
 کے پاس

انکو فہیت جانو اور عزت سے راجو حق تعالیٰ کے کھن انکو

اسلوبیت جالو اور عزت سے رہو حضرت اسمیلؑ کے حوالے سے یہ بیان شکر فرمایا کہ وہ پروردگار سے  
 لایا گئے اور ان کی کیفیت عرض کی حضرت اسمیلؑ نے سب بیان شکر فرمایا کہ وہ پروردگار سے  
 والد پر گوار تھے پھر سے حق میں سفارش فرما گئے بہن جیسے آپ اول بیوی کی تقطیع و مکرم و طے نہ  
 اس پر بھی جب عرضہ گنداق حضرت ابراہیمؑ سے پھر حضرت سارہؑ سے کہا کہ دوبارہ انکس حایکا ہوا  
 لیکن حضرت اسمیلؑ کو نہ دیکھا اب کی بار اجازت دو کہ میں چند روز اس کے پاس رہوں اور سوچوں  
 حضرت سارہؑ کے حق میں سے اجازت دی اور آپ رہا نہ ہو کر لوہے دیکھا کہ حضرت اسمیلؑ قریب  
 و زعم کے گئے ہوئے تیرو کو دوست فرما رہے ہیں دیکھتے ہی حضرت اسمیلؑ سے اعتبار دور  
 اور معاملہ کیا حضرت نعیمؑ رہا نہ ہوئی اس قصہ شریف کے ذکر میں اقل کرنے ہیں کہ باب بیچے  
 دو لون عکراستے روئے کہ آواز میں بنا ہو گئیں اور پرند جانور بھی روئے لگے عرض ابدافاق  
 کے حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ مجھو خدا کا حکم چاہے کہ اس جگہ خانہ خانیانوں اور اس کام کو  
 اپنے اٹھ سے کروں گا تو بھی اس میں مدد سے آپ نے عرض کیا کہ حکم خدا اذنا چکا فرمانیر سے  
 سراکھوں ہے پانچ عرقہ کی قدر میں بنائے کہ نہ ہونکہ شروع ہوئی اور پچیسویں کو تمام ہوئی  
 لکھا ہے کہ حضرت اسمیلؑ تھکاتے تھے اور حضرت ابراہیمؑ نہاتے تھے جب آپ کو کہ دو زیادہ ہوئے  
 فوت ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ایک ابراہیمؑ اور ایک سایہ کے موافق آپ نے بنایا لکھا ہے کہ یہ جگہ  
 مدت دراز قائم رہی اور بعد اس کے قوم مخالف نے اسی اسلوب پر بنایا بعد اس کے چوبیسویں نے  
 قرقر میں بنایا اہل سیر لکھتے ہیں کہ اول بنا کہہ کی زمین پر حضرت آدمؑ نے کی مقابل بیت المعمور  
 کے کہ ساتویں آسمان پر ہے بعد اس کے حضرت ثبثؑ نے جس جگہ طوفان فوج آیا تو حکم الہی  
 رشون نے سب پھر کہہ شریف کے معجزا سو جمع کر کے کوہ ابوقیس میں دفن کر دیا بعد  
 کے حضرت ابراہیمؑ نے حکم الہی خانہ کہہ تعمیر فرمایا لیکن یہ روایات چندان قابل اعتماد نہیں ہیں  
 یہ تحقیق یہی ہے کہ بنے حضرت ابراہیمؑ کے کسی نے خانہ کہہ نہیں بنایا اور از روئے آیات و  
 عادت بھی یہی ثابت ہے جو مشتاق تفصیل پر کتب تفسیر میں دیکھیں جیسی کہ تفسیر فتح المیزان  
 علی تفسیر مذکور ہے قصہ پوشیدہ نہ ہے کہ جس جگہ خانہ کہہ بنایا ہے وہ جگہ حضرت آدمؑ کی بھی  
 ایش سے بنے سبط آدمؑ بلکہ بیت آسمان و زمین سو بھی بنے وہ جگہ واجب العظیم بھی حضرت

امام فاکھی سعید ابن سہب سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا حضرت علیؑ نے کہ یہ کیا اللہ تعالیٰ نے کہ ہر شریف کو  
چالیس برس پہلے پیدا کرے زمین و آسمان کے پس مثل جلی کے تھا اور پانی کے اور روایت حضرت  
ابو ہریرہؓ واروہ کہ کعبہ شریف زمین کی پیدائش سے دو ہزار برس پیشتر پیدا ہوا کرتے ہیں کہ جب  
حضرت آدمؑ حج کو چلے فرشتوں نے کہا کہ اسے آدم اچھا کر اپنا حج کہ تحقیق سننے حج کی اسے فائدہ سے  
پہلے دو ہزار برس تھا میرے مبین واروہ کہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے اپنے عہد میں سنہ ۱۰۰  
ستائیسویں رجب کو خانہ کعبہ موافق منشاء رسول قبول صلعم کے حسب رضی واجازت حضرت عائشہؓ  
صدیقہ نے بنا کیا تھا لیکن حجاج نے بعد ازاں اسے بھڑا دی پہلی صورت پر بنا دیا جو اب موجود ہے رافضیوں نے

## فصل چوتھی

فصل کعبہ شریف میں

مسلمانوں پر پوشیدہ ہے کہ کعبہ شریف کی شان میں بہت آیات و حدیث واروہ ہیں جن کا بیان  
اس مختصر میں نہیں ادا ہو سکتا تینا و تہ کا چند فضائل میں جگہ لکھے جائے ہیں کہ مسلمان بھائیوں  
خاکسار حاجو محاصل شکر خوش ہو اور محبت و الفت اس مقام اقدس کی دلیمن پیدا ہو عہد الانامہ فی ان  
الایاتہ میں مذکور ہوا کہ سرور عالم صلعم نے فرمایا کہ جو مکہ بارود زبیرؓ کے حج کرے والا کہ  
یا عہد الانامہ اللہ اللہ وسکا قومہ وراہ رضامن ہو کا چاکہ اگر اسکو پھر سے پھرے ضروری اور قیمت  
کے ساتھ اور اگر اسکی روح قبض کرے تو وہ جگہ سے اسکو جنت میں رواہ کیا کرتی ہے اور بھی حجاز  
میں وارد ہو کر فرمایا رسول قبول صلعم نے کہ جسے قصد کیا کعبہ شریف کی زیارت کا اور راہ میں کسی طرح کا  
کدہ کی کام خلافت کیجا تو وہ نکلا گناہوں سے ایسا جیسے اوی دن اور سبکی ماں سے جنما اور بھی واروہ ہوا  
کہ تحقیق اللہ عزوجل سے وعدہ فرمایا کہ شریف کو یہ کہ قصد کریں اسکی زیارت کا ہر برس چھ لاکھ اگر  
کم ہوں تو پورا فرماتے فرشتوں سے اور تحقیق کعبہ شریف اوٹھایا جاوے گا نند و لجن کے اور زیارت  
کرنے والے اسکو ہر دن کے ساتھ نکلے ہوں گے اور طوائف کہ تہ منگے گرد اس کے میدان تک کہ وہ جنت  
جنت میں سے اپنے زیارت کرنے والوں کے جابر ابن عبداللہ سے روایت ہو کہ فرمایا رسول قبول صلعم  
کہ جب دن قیامت کا ہوگا تو فرشتے کعبہ شریف کو ناند و لجن کے آراستہ کر کے میدان قیامت میں  
لیجاوینگے جب میرے مرقداً حاضر معبر گرد ہوگا تو کچھ خطہ زبان فیض کیا کہ اسلام علیک یا محمد صلعم

مرحوم ابن  
سہب سے نقل کرتے ہیں  
کہ ہر شریف کو  
چالیس برس پہلے  
پیدا کرے زمین و  
آسمان کے پس  
مثل جلی کے تھا  
اور پانی کے اور  
روایت حضرت  
ابو ہریرہؓ واروہ  
کہ کعبہ شریف  
زمین کی پیدائش  
سے دو ہزار برس  
پیشتر پیدا ہوا  
کرتے ہیں کہ جب  
حضرت آدمؑ حج  
کو چلے فرشتوں  
نے کہا کہ اسے  
آدم اچھا کر اپنا  
حج کہ تحقیق  
سننے حج کی اسے  
فائدہ سے پہلے  
دو ہزار برس  
تھا میرے مبین  
واروہ کہ حضرت  
عبداللہ بن زبیرؓ  
نے اپنے عہد میں  
سنہ ۱۰۰ ستائیسویں  
رجب کو خانہ کعبہ  
موافق منشاء  
رسول قبول صلعم  
کے حسب رضی  
واجازت حضرت  
عائشہؓ صدیقہ نے  
بنا کیا تھا لیکن  
حجاج نے بعد  
ازاں اسے بھڑا  
دی پہلی صورت  
پر بنا دیا جو  
اب موجود ہے  
رافضیوں نے

میں جناب میں کہہ رہا ہوں کہ اسلام جاہلیت اللہ میری امت نے میرے ساتھ کیا سلوک کیا اور تو  
 میری امت کے ساتھ کیا سلوک کر گیا کہ بیشہ رفقہ کے جناب میں کہیں گے کہ اسے حبیب خانی اکبر جو شخص  
 آپ کی امت میں سے میری زیارت کی واسطہ کیا اور اسکی بخشش کرانے کو میں کافی ہوں اور اسکی طرف سے  
 آپ اطمینان فرما دیں اور جو زمین اسے اور اسکی شفاعت کے لیے آپ کافی ہو جاویں سوایت کیا اور اسنے  
 اور حضرت دہسپاہن منہ سے روایت ہے کہ توبت میں لکھا ہے کہ تحقیق اللہ عزوجل بھیجا کہ توبت  
 کے ساتھ لاکھ فتنے عرش سے کہ ہر فتنے کے ساتھ میں ایک دفعہ ہونے کی ہوگی اور اس سے کہیں گے  
 کہ بیشہ رفقہ کو طرف محشر کے ہیں ایک فرشتہ بکار لگا کہ اسے کہتے اللہ سر کر کہ بیشہ رفقہ کہیں گے کہ میں ان  
 سیر کر رہا ہوں کہ ایک کہہ رہا ہوں کہ سوال میرا حکم ہوگا کہ کہہ پس آپ کہیں گے کہ اور رب میرے شفاعت  
 قبول کر میرے سبب سے کہ مہرے میں جو میں ہوں میرے اللہ تعالیٰ فرماوے گا کہ قبول کی میں  
 پس اور میں نے سلمان کہ بیشہ رفقہ میں کہ جسے چہرے روشن ہونگے اور احرام باندھے ہونے لیں گے کہ تو  
 گر کہ بیشہ رفقہ کے طواف کرتے ہونگے پھر حکم ہوگا کہ سیر کر پھر آپ وہی جناب دیکھے حکم ہوگا کہ  
 سوال کیا آپ کہیں گے کہ اسے رب میرے سبب سے کہہ گنگار جو دور و دورانہ سے آکر میرے جہان  
 ہوں اور انکو امن میں رکھ قیامت کی بڑی گھبراہٹ سے حکم ہوگا کہ قبول کیا میں پس بکار کیا ہوگا  
 کہ آگاہ ہو جاوے کہ جسے زیارت کی کہ بیشہ رفقہ کی وہ لوگ الگ ہو جاویں پس جمع ہو جائیں گے وہ لوگ  
 گر کہ بیشہ رفقہ کے ایک کہتے ہوتے پھر حکم ہوگا کہ اب سیر کر اور وقت آپ کہیں گے لیلیٰ اللہ  
 لیلیٰ اور طرف محشر کے گذر ہوگا پس اول گذر اور پس دوم عالم مسلم کے ہوگا پس آپ کہیں گے کہ یا رسول اللہ  
 اب میری زیارت کرنے والوں کی شفاعت فرما دیں اور زیارت کرے لوگوں میں جتنا کہ وہ گارہ طبع سے یہ کیا یہاں  
 اور فرشتے نے جو میں حضرت علی سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ ایک بار طواف کرتا تھا میں حضرت  
 کے ساتھ بیٹھ عرض کیا کہ قربان ہوں تجھ پر نان باب میرے یا رسول اللہ کہ بیشہ رفقہ کیا ہے اسے  
 فرمایا کہ اسے علی اللہ تعالیٰ نے اس کی گھر کی بنیادیں میں عرض اسی واسطے فرمائی ہے کہ اس گھر کو  
 کرنا میری امت کو سب گناہوں کا گناہ دہو جاوے روایت کیا تھیں ابو الیث نے عمر بن عبدالعزیز سے  
 روایت ہے کہ ایک بار حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے کہ بیشہ رفقہ کی فضیلت پوچھی ارشاد ہوا کہ اور موسیٰ  
 وہ گھر میرا ہے کہ پسند کیا میں اسے کو سب گھروں سے اور حرم میرا ہے کہ میرے غیبل نے اسکی تعظیم کر لی

بیان  
 حضرت  
 علی  
 علیہ السلام



خاص ہوئے ہیں یہاں لوگ اطراف زمین سے اور غیبت کرتے ہیں میری جیسے غلام اپنے ولی  
 سے کہتا ہے کہ خضر بن یونس یہ سر حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ خداوند اسکا اجر و ثواب کیا ہے زنا یا کہ  
 اسے موسیٰ بخش دیتا ہوں اور نکاح اور یہاں تک اور نکاح اور تہ اور مرتبہ تیار ہوں کہ ستر آدمی اپنے کفن کے  
 مجھے بخشوا میں حضرت موسیٰ نے عرض کیا خداوند بعض زمین سے مال اور مال پاک و صاف زمین کتنے  
 زمین اور ثناء و وا کہ اسے موسیٰ نیکون کے ساتھ لون برون کو بخش دیتا ہوں روایت کیا تفسیر ابو الیث  
 نے ابن عباس سے روایت ہو کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ کعبہ شریف و حجاب پہلے ستر ہزار قرشتہ و سحر  
 کہ وہ سب بخشش جانتے تھے میں اللہ تعالیٰ سے طواف کرنے والوں کے اور رحمت بھیجتے ہیں اور دعا  
 کرتے ہیں اور نیکو حق میں روایت کیا انام فاکسی نے اور حضرت امام حسن مجری سے روایت ہو کہ بنین و غل  
 ہر زمانہ کوئی کعبہ شریف میں لگ کر داخل ہوتا ہے اللہ کی رحمت میں اور بنین باہر آتا ہے اس سے  
 مگر منفعت لیکر اور ایک روایت میں وارد ہوا کہ جو داخل ہوا کعبہ شریف میں وہ داخل ہوا اللہ کی  
 رحمت اور اللہ کے امن میں اور جو نکلا اس سے لگ کر منفعت اپنی لیکر مجاہد میکہ میں وارد ہوا کہ فرمایا  
 رسول مقبول صلعم نے کہ جسے نماز پڑھی سانسے دروازہ کعبہ شریف کے چار رکعت پس گویا کہ اسے  
 عبادت کی اللہ کی تمام خلقت کے برابر اور رحمت بھیجتے ہیں اور پھر ستر ہزار خوشے حضرت علی سے  
 روایت ہو کہ فرمایا حضرت نے کہ جو شخص راہ کو دینا و آخرت کی بھلائی کا پس چاہیے اسکو کہ نیت  
 کرے کعبہ شریف کی زیارت کی کیونکہ بنین ہے کوئی نہاد کہ سوال کرے دنیا کی ترقی اور آخرت کی بھلائی  
 کا لگ کر اللہ تعالیٰ اسکو عنایت فرماتا ہے روایت کیا محدث طبری نے حضرت ابن عباس سے روایت  
 ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ میں دیکھتا ہوں خراب کرنے والے کعبہ کو کہ ہوگا سیاہ رنگ  
 پھندا اور کھارے گا خانہ کعبہ کو پھر پھر نقل کی بخاری نے اور حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ  
 فرمایا حضرت صلعم نے کہ خراب کرے گا خانہ کعبہ کو صاحب دو پنڈلیوں چھوٹی اور بلی کا جینہ یون میں سے  
 نقل کی بخاری اور مسلم نے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ خرابی کعبہ شریف کی جینی کے ہاتھ  
 ہوگی اور یہ مقام عبرت ہے کہ خانہ کعبہ ابو جو اس قدر عظمت کے ایک حیر آدمی کے ہاتھ سے خراب  
 ہوگا اس کے ساتھ قیامت قائم ہوگی اور دنیا خراب ہوگی اس واسطے کہ آبادی تمام عالم کی متعلق ہے  
 ساتھ آباد رہتے اس خانہ مبارک کے حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ بنا فرمایا کعبہ شریف حضرت

جامع البحرین  
 مجمع البحرین  
 مجمع البحرین

مجمع البحرین  
 مجمع البحرین  
 مجمع البحرین

جیلانی قبیلہ و قدس و طہر و وقار و در ضوی و واحد سے بعض کتب تلخیص و سیر سے ثابت ہوا کہ  
کہ بلندی بیت المقدس شریف کی اندون میں ہاشمہ گن اور پاؤں کے چکر شری کر چوبیس انگشتی ہے اور طول  
جہاں سود کے کونے سے تارکن عراقی چوبیس گز اور چھ بالشت ہے اور کن یانی سے تارکن شامی کہ دو گز  
عربی خانہ کعبہ ہے چوبیس گز اور ایک بالشت ہے اور عرض کن یانی سے جہاں سود تک کہ دیوار جنوبی  
کعبہ شریف تہے اکیس گز اور ایک بالشت ہے اور کن شامی سے تارکن عراقی کہ دیوار شمالی کعبہ  
مستطیہ ہے یا تیس گز ہے اور دروازہ کعبہ شریف کا دیوار شرقی میں اور طول دروازہ کا چھ گز اور دس  
انگشتی ہے اور عرض چار گز ہے اور تختے دروازہ شریف کے سانچ کی ایک لکڑی کی ہے اور اون پر چاندی  
کے پیرے چاندی کی میخوں سے چڑے ہیں اور بلندی آستانہ اقدس کی زمین سے چار گز اور  
اٹھواں حصہ گز کا ہے اور دروازہ کعبہ شریف کا درمیان دیوار شمالی بائیں کن عراقی اور کن  
شامی کے ہے اور جہاں سود درمیان مشرق اور شمال کے ہے اور بلندی جہاں سود کی زمین سے اڑھائی گز  
اور چھ حصہ گز سے کچھ زیادہ ہے اور عرض طول جہاں سود کا ایک بالشت اور چار انگشتی ہے وارہوا  
کہ گز خانہ کعبہ کے مشرق میں تہے تین سو ساٹھ بت کے تھے اور پاؤں کے سیسے سے چھلے دے تھے  
رسول مقبول صلیم جنسوت و بان شریف لے گئے ایک لکڑی آپ کے ہاتھ میں تھی آپ پر آئینہ چھوڑ  
تھے جہاں اٹھ و اربعہ الباطل ان الباطل کان زھوقا یعنی آیا حق اور شایا باطل میں کیا باطل چرٹھو وال  
اور لکڑی سے آپ کو کی طرف اشارہ کرتے تھے سو جبکہ منہ کی طرف اشارہ فرماتے تھے وہ بت چٹا کر مٹا دیا اور کسی  
پشت کی طرف آپ اشارہ فرماتے تھے وہ اندھا کر مٹا دیا اس طرح بت کو کھڑا کھڑے کر دیے اور قیومین جو  
دیوار خانہ کعبہ پر کھینچیں اور کو آپس چاہ و فرم سے پانی منگوا کر دھو لو اوٹا لاؤ وہیں حضرت ابراہیم اور حضرت  
اسماعیل کی صورتیں جو تین اون کے ہاتھ میں تیر قرار کے بنائے تھے آپس دیا کہ شکر کن خوبا سے میں کہ ان کو  
پہنچوں تو یہ کبھی کام کیا پڑا عزت ان کا ہاتھ میں تیر قرار کی صورت بنا دی تھے ف خاند کعبہ جو بنو ہاشم نے بنایا  
یہ ہر اصل نفع انسانی خاک و ہر اور اصل کرد خاک کا یہی نقطہ یعنی آوی کر نیچے سے تمام زمین پھیلائی گئی تو ضرور  
کہ انسان جب جسم ان پر کو مشغول عبادت پروردگار میں کرے تو اپنی اصل خاک کی طرف رجوع لاوے اور یہی  
وجہ ہے کہ خاند کعبہ قبلہ تمام عبادتوں کا اور حج تمام خلقت کا مقرر ہوا ہے کہ یہ کہ وقت عبادت کرنے کے آدمی  
خلفہ ملا کہ کا کہ اصل میں یہ کام اون کا ہے جیسے کہ وقت غصہ کے غیظہ درجہ جانور نکالے اور وقت شوق و خلعت

بیت المقدس شریف کی بلندی  
بیت المقدس شریف کی بلندی  
بیت المقدس شریف کی بلندی  
بیت المقدس شریف کی بلندی  
بیت المقدس شریف کی بلندی

کعبہ اور دولت کر دیکھ کے خلیفہ شیطان کعبہ اور عبادت گاہ ملک کی آسمان میں بیت المعمور ہے  
 ہیں زمین میں بر مقام مقابل بیت المعمور ہے اور فی حضرت امام حسن بصری وغیرہ تابعین سے روایت  
 کرتے ہیں کہ کعبہ شریف مقابل بیت المعمور کے ہے اسی طرح روایت حضرت ابن عباسؓ ثابت ہوا  
 تیسرے یہ کہ اس مکان عظیم الشان میں بطور بوبیت الہی کا حضرت اسماعیلؑ کے ساتھ کہ اولاد عظیم  
 حضرت ابراہیمؑ اور میرا نسب شریف حضرت ختم المرسلینؐ کو تھے رنگ عجیب بطور میں آیا کہ متصل اس  
 مکان اقدس کے پانی قدرت خدا سے جوش مار رہا ہے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے فَبَدَّ  
 آیَاتِ بَيْنَاكَ وَمَثَاقِمْ بَازُوهَيْدَحْ لِرِوَسْ عَابَسْ اَفَسْ مِنْ تَشَانِيَانْ عَجِيبْ وَغَرِيبْ رُوسْ  
 ہیں ماندا اسکے کہ پرند جب اوشے ہو سے خانہ کعبہ کے قریب آئے ہیں تو اوپر نہیں اڑتے ہیں کہ  
 اور کعبہ اور ہر مگر چھٹ جانتے ہیں اور جوش آثار فرم شریف کاش برات کو اور حجر اسود کا باوجود  
 عظیم صدیوں اور انقلابوں کے اب تک باقی رہنا حضرت ابن نقاش کہتے ہیں کہ ظاہر کعبہ شریف  
 میں میرا آدمی سما سکتے ہیں اور موسم حج میں ہزاروں آدمی ایک ہی بائین داخل ہو جاتے ہیں اس طرح  
 باقی رہنا تھا ابراہیمؑ کا ایک بہت بڑی آیت الہی جو شیخ احمد حضاروی عقد الثمینؒ میں لکھتے ہیں اگر منبر پر جو جانب کنانی  
 توار زانی ہوتی ہے زمین میں اور جو جانب کن شامی ہے تو شام میں اور زانی ہوتی ہے اور جو جانب کن عراقی ہے تو عراقی  
 طرف عراق کو ہوتی ہے اور جو جانب حجر اسود کے ہے تو زانی طرف ہندوستان وغیرہ کے ہوتی ہے اور اگر  
 سے ہر طرف کعبہ شریف کو توار زانی سب جگہ ہوتی ہے ضحائف انبیاءؑ اربعی اسرائیل میں وارد ہوا کہ کیا  
 ہے وہ خداوند حقیقی جس نے کعبہ خرمائی اور بطور کے اونچ کا نور اس کا سا غیر سے کہ نام کو وہ عظیم  
 ہے اور بے پردہ ظاہر ہوا کہ ہمتان فاران سے فاران نام مکہ معظمہ کا ہے غرض اس مکان عظیم  
 میں پروردگار عالم نے ایسے انوار ذاتی محبوبیت اور رحمانیت کی رکھی ہیں کہ جو دیکھتا ہے کامل نقص  
 غبی ذکی خواہ مخواہ دمان کے انوار و برکات عیان اور نمایان دیکھ کر اپنا محبوب اور معشوق سمجھتا  
 اور لاریب نہانہ خدا جانتا ہے یہاں تک کہ جنات اور حیوانات بھی اس خانہ مبارک کی عظمت میں ہر طرف  
 ہیں از فی روایت طلح بن حنیف نقل کرتے ہیں کہ ایک ازوما جانب مسجد احرام سے انکار دیکھا میں نے کہا  
 بازرگو کعبہ شریف کے پھر کہ مقام ابراہیمؑ میں جاکر دو رکعتیں ادا کیں حضرت عبداللہ ابن عمرؓ ان میں سے  
 میں حاضر تھے انھوں نے اور اور لوگوں نے اوس سے بطور تعظیم کے کہا کہ مبادا منافق تجھ کو سنا ہے

کعبہ  
شریف  
میں  
میرا  
آدمی  
سما  
سکتے  
ہیں

کر کے قتل کرین سستی جی وہ آسمان کو اڑ گیا اور اب العظیم راویت کرتے ہیں کہ اسی طوفان ایک جن نور جان  
 اسانچ کی شکل میں آکر طواف کرنا تھا جو جرم سے اوسکو غلٹی سے مار ڈالا پس اوس صدمہ سے ایک حبار  
 عظیم مہیا جو اود جو جرم سرگئے اسی طرح نارو جو کہ آئینہ سو پندرہ دین باہر جمادی الثانی ایک اونٹ لیگا کہ  
 میں داخل ہوا ہر چند لوگوں نے اوسکو کچلنے کا قصد کیا لیکن اوستے سات بار طواف کیا اور حجاز کو کاہلوسہ  
 دیا اور پھر محلے حنفی کی جگہ آکر قابل نیز اب رحمت کے کھڑا ہو کر اتار دیا کہ تھوڑے اسکے آنسوؤں سے بنے  
 کے میان تاک کہ انتقال کیا لوگوں نے اوسکو در بیان صفار وہ کے دفن کر دیا **وَاللّٰهُ وَاٰتٰہُ الْکِبْرٰی**  
**فَنَسِیْرَ فَرَحٍ** عزیز خداوند کیم اپنے فضل عظیم سے اوسکا شاہدہ سب مسلمانوں کو ظاہر اور باطناً نصیب کر تھیں

**فصل یا تحوین**  
**فضائل میں نظر کرنے کی تہذیب کے**

ابن ابی شیبہ اور ترمذی اور حذبی سے روایت ہے کہ نظر کرنا طواف کب شریف کے عبادت ہے اور بھی روایت  
 کیا جاتی ہے شعب الایمان بن عطاری بن یسار سے ابن عباس سے روایت ہے کہ نظر کرنا طواف کب تہذیب  
 کے محض ایمان ہے روایت کیا حذبی اور ترمذی نے حضرت امام حسن بصری سے روایت ہے  
 کہ جو شخص ایک ساعت خاص واسطے فرماندہی خدا و رسول مسلم کے اور علیاً عظیم خانہ کبہ کی طرف منہ  
 کر کے بیٹھے اللہ تعالیٰ کو کوٹتا عنایت فرماتا ہے مثل اوس شخص کے کہ جسے حج اور عمرہ اور جہاد کیا ہو اور  
 خدا کی راہ میں واسطے جہاد کے گھوڑے دو لائے ہوں اور روزے رکھے ہوں اچھا راہ العلوم میں داخل  
 ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ عزوجل نظر فرماتا ہے ہر اہل طواف اہل میں  
 کے پس اول نظر فرماتا ہے طرف اہل مسجد الحرام کے پس جبکو دیکھتا ہے طواف کرتے نہ جھکتا  
 ہے اور سکو اور جبکو دیکھتا ہے نماز میں اوسکو بھی بخیندہ دیتا ہے اور جبکو کہ کھڑے ہوئے کھیندہ  
 شریف کی طرف منہ کیے ہوئے دیکھتا ہے اور ایک روایت میں وارد ہوا کہ حق تعالیٰ جہان اول  
 اہل مکہ کی طرف نظر فرماتا ہے پس جبکو کہ طواف میں یا نماز میں یا مسجد الحرام میں بیٹھے یا کعبہ  
 سے بقی کی طرف منہ کیے بیٹھے دیکھتا ہے اوسکو بھی بخیندہ دیتا ہے اوسوقت ملائکہ عرض کرتے  
 ہیں کہ اب کوئی نہیں باقی رہا مگر سونے والے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اوسکو بھی اونہیں ملا دو حضرت  
 امام حسن بصری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ایک نظر کعبہ شریف





اللہ تعالیٰ ہمیں ہر طوفان کے ثواب آزاد کرنے دے دوسری کا اولاد حضرت اسمعیل سے  
 عہدہ الانابین وار دہوا کہ سات طوفان ایک عمر نے گئے برابر بن ابن عمر سے روایت  
 ہے کہ دو طوفان بن کہ نہیں ہوا وقت کرتا ہے اون دونوں کے ساتھ کوئی بندہ مسلمان گھر  
 کہ وہ ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسو کہ مان کے پیٹ سے آج پیدا ہوا ایک طوفان بعد  
 صبح کے ہے کہ نزدیک طلوع آفتاب کے تمام ہوا اور دوسرا طوفان بعد عصر کے ہے  
 کہ نزدیک غروب کے فارغ ہوا ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر آگے پیچھے  
 ہو جاوے تو آپ نے فرمایا کہ او سو وقت میں شامل ہو جاتا ہے روایت کیا امام فاکھی  
 اور ازرقی نے احیاء العلوم میں وار دہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جس نے طوفان  
 کیا سات پھرے ٹکوسر تو وہ شخص ایسا ہو گیا جیسے کسی برونے کو آزاد کر دیتے ہیں  
 اور جس نے کہ بیٹھہ میں سات پھرے طوفان کیا تو زمانہ گذشتہ کے گناہ بخش دیے جاتے  
 ہیں داؤد بن عجلان فرماتے ہیں کہ میں نے طوفان کیا ابی عقاب کے ساتھ بیٹھہ پرستے میں  
 جب فارغ ہوئے ہم تو ابی عقاب نے کہا کہ پھر کر داسی عمل کو پس تحقیق میں نے طوفان  
 کیا انس بن مالک کے ساتھ بیٹھہ پرستے میں جب فارغ ہوا میں تو مجھے کہا کہ پھر کر اس  
 عمل کو پس تحقیق میں نے طوفان کیا رسول مقبول صلعم کے ساتھ بیٹھہ پرستے میں جب طوفان  
 ہم کر چکے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ پھر کر داس عمل کو پس تحقیق تکو بخشد یا اللہ تعالیٰ  
 نے روایت کیا ابن ماجہ نے اور ایک روایت میں وار دہوا کہ جس نے طوفان کیا بیٹھہ  
 پرستے میں لکھا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر قطرے پر ایک نیکی اور محو کرتا ہے بدی  
 روایت کیا قرشی نے مناسک میں وار دہوا کہ طوفان کر نوالاد دخل ہوتا ہے اللہ کی رحمت  
 میں اور تحقیق اللہ تعالیٰ نضر فرماتا ہے ملائکہ پر ساتھ طوفان کر نوالو کے اور پیادہ طوفان  
 کر نوالو کی بزرگی او پر سوار کے مانند بزرگی چودھویں رات کے او پر تمام شادون کے  
 ابن مجاہد فرماتے ہیں کہ جس عبادت کی کہ لوگ طاقت نہیں رکھتے تھے او سکوا بن زبیر  
 کیا کرتے تھے پس ایک بار اتفاق سے ایک بہاؤ پانی کا ایسا آیا کہ کعبہ شریف پانی سے  
 بھر گیا یہاں تک کہ کوئی رُک گئے طوفان کرنے سے مگر ابن زبیر کہ آپ نے او سو وقت

بیان طوفان کا  
 طوفان ایک عمر  
 کے برابر بن ابن عمر

بیان طوفان کا  
 طوفان کا اور غروب  
 کے وقت کا

بیان طوفان کا  
 طوفان کا بیٹھہ  
 پرستے میں کیا  
 جان سے

تیر کے طوفان کیا اس عباسؑ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعمؑ نے کہ جسے طوفان  
 کیا کعبہ شریف کا سات بار شدت گرمی میں ہر قدم پاس پاس سٹھے اور آنکھیں بھی کھین  
 اور کم کیا کلام مگر اللہ کے ذکر کے ساتھ اور بوسہ دیا حجر اسود کا اور طوفان کرنے میں کسی کو زیادہ  
 مگر لکھنا ہی اللہ تعالیٰ واسطے اوس نہ سے کے ستر ہزار نیکیاں اور محو کرنا ہے ستر ہزار  
 بدیاں اور بلند فرماتا ہے ستر ہزار درجے اور آزاد کرنا ہے اوسکی طرف سے ستر ہزار برے  
 ہر مردے کی قیمت جس ہزار درم اور اوسکی شفاعت ستر آدمیوں کے واسطے لینے ہوں  
 یا غیر قبول کیجاو گی روایت کیا قرشی نے اور فرمایا حضرت صلعمؑ نے کہ ہر آئینہ بزرگتر اللہ کے  
 نزدیک وہ فرشتے ہیں جو طوفان کرتے ہیں عرش مجید کا اور اولاد آدم میں وہ بزرگترین  
 جو طوفان کرتے ہیں کعبہ شریف کا اور فرمایا کہ طوفان کرنا کعبہ شریف کا دریا سی رحمت الہی ہیں  
 غوطے مارنا ہے اس عباسؑ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعمؑ نے کہ کعبہ شریف کے  
 ڈھلارے ہیں ستر ہزار فرشتے بخشش چاہتے ہیں طوفان کرنا لوٹنی اور رحمت بھیج  
 رہتے ہیں اذہر روایت کیا امام فاکھی نے ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب سونچہ اصلعہ میں  
 باہر سے تشریف لاتے تھے تو سب علموں نے زیادہ محبوب اور مرغوب آپ کو طوفان سونا تھا اور آپ  
 کیا ابو ذرؓ نے اور فرمایا حضرت صلعمؑ نے کہ کثرت کر دھوان کرنے میں پہلے اس سے کہ کعبہ  
 شریف دنیا سے اٹھایا جاتوے اور بھی دار دھوا کہ نہیں غروب ہوتا ہے آفتاب کو  
 مگر ایک ابدال طوفان کرتا ہے اور نہیں ہوتی ہے کوئی صبح مگر کہ ایک اوتا دھوان کرتا ہے  
 اور جب یہ بات موقوف ہو جاوے گی تو کعبہ شریف دنیا سے اٹھایا جاوے گا اور آدمی صبح کرے گا  
 اور کعبہ شریف کو نہ پاوے گی پھر قرآن مجید اٹھایا جاوے گا لوگ کاغذ کو ربا و شینگے پھر قرآن  
 مجید دل تو بھی نکلاوے گا یا نیک کہ ایک کلمہ بھی یاد نہ ہوگا اور لوگ جاہلیت کے ذکر دل  
 اور شعر دن پڑھنے میں مشغول ہو جاوے گی پھر نکلاوے گا دل اور او ترینگے حضرت عیسیٰؑ  
 اور اس کو قتل کریں گے اور اس کے ساتھ قیامت لگی ہے جیسے کہ تصریح اعلیٰ اہل العلوم میں مذکور  
 ہے حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعمؑ نے کہ جس نے  
 طوفان کیا کعبہ شریف کا سات مار اور پھر مقام ابراہیمؑ میں جا کر دو رکعتیں پڑھیں اور پست



پانی زمزم کا التبتھا اور اسکے پیارے گناہ بخش دیتا ہے روایت کیا جندی سے اور فرمایا رسول  
مقبول صلعم نے کہ جو شخص بارادہ طواف کھرتے نکلتا ہے تو وہ ایسا ہے کہ دریا سے رحمت الہی میں لیل  
ہو کر چلتا ہے پس جبکہ طواف کرتا ہے تو دریا سے رحمت الہی میں غوطے کھتا ہے اور ہر قدم  
رکنے پر پانی سو گناہ دور ہوتے ہیں اور ہر قدم اٹھانے پر پانی سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جبکہ  
طواف کر کے مقام ابراہیم میں پہنچتا ہے تو وہ ایسا پاک ہو جاتا ہے کہ گویا نیکو پیٹ سے  
اوسدن پیدا ہوا اور ایک فرشتہ سامنے آکر کہتا ہے کہ لب آگے علونکا دھیان رکھو اور  
گذرے سب بخشنے گئے اور اوسکو ستر آدمیوں کی اپنے کپڑے سے شفاعت کرنیکا رتبہ دیا جاتا ہے  
روایت کیا ازرقی نے عمرو بن شعیب سے اور حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ اول  
جسے طواف کیا کعبہ معظمہ کا وہ فرشتے ہیں حضرت آدم کی پیدائش سے دو ہزار برس  
پیشتر اور زمین ہے کوئی فرشتہ کہ دنیا میں آتا ہے مگر کہ وہ فرشتہ اول عرش کے نیچے  
غل کرتا ہے اور اترتا ہے احرام باندہ کر پس پہلے آکر طواف کرتا ہے پھر دو رکعت  
مقام ابراہیم میں پڑھ کر واسطے تعمیل حکم کے روانہ ہوتا ہے حضرت امام حسن بصریؒ  
اپنے رسالہ شریف میں لکھتے ہیں کہ صحن حضرت آدم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ستر ہزار فرشتے  
ہر روز واسطے طواف خانہ کعبہ کے بھیجتا ہوں وارد ہوا کہ ایک ولی منتظر رہا چالیس برس  
راہنہ یہ کہ تنہا طواف کرے بے شرکت دوسرے شخص کے پس دیکھا اوسنے بعد انتظار  
چالیس برس کے طواف کی جگہ کو خالی تو وہ دوڑا کہ شروع کرے طواف ناگاہ دیکھا  
اوسنے ایک سانپ کو طواف میں اوس ولی نے کہا کہ تو کون ہے کہا اوسنے کہ میں بھی منتظر  
اوسی عمل کا جسکا تو منتظر تھا تجھے سو برس پہلے غرض بیت اللہ کی ساعت طواف کر نیو تو  
خالی نہیں رہتا ہے خداوند کریم اوس خانہ اقدس کے قربان ہو نا سب مسلمانوں کو نصیب  
نہر ماوے آمین یا رب العالمین

## فصل دوسری

### مقام ابراہیم اور حجر اسود کو فضائل میں

معتبر تفسیر و زمین وارد ہوا کہ مقام ابراہیم نام ایک پتھر کا ہے کہ اوپر حضرت ابراہیمؑ نے

کھڑے ہو کر خانہ کعبہ تعمیر فرمایا تھا اور معنی مقام ابراہیم کے لئے جبکہ کھڑے ہوئے حضرت ابراہیم  
 تیغ عزیز الدین سے منقول ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ وہ سنگ مریم ہے اور چاروں طرف  
 پاؤں ہے اور اوپر نشان دونوں قدموں مبارک کا ہے گرد قدموں شریف کے یاغی  
 کے پتھر سے لگے ہیں اور نچان قدموں کا چاندی کے پتروں سے ساڑھو سات قیراط ہے  
 اور چاروں طرف مقام کے ایک صندوق زمین میں مضبوط کیا ہے اور اس صندوق  
 غلام اطلس سیاہ زربفت کا ڈالا ہے دروازے اوپر ایک گنبد چھوٹا سا لکڑی کا چاروں طرف  
 کھڑے اور اندر اس کے سولے اور لاچورد وغیرہ سے تمام نقش دار کیا ہے اور اوپر گنبد کے  
 شیشے کے تختوں کو باہم ملا کر بیچ زد کیا ہے اور چاروں طرف صندوق کے چار ٹیٹیاں لگا  
 ہفت دھلت کی اون چار ستونوں سے کہ مذکور ہوئے وصل کی ہیں اور وار دہوا کہ چوت  
 حضرت ابراہیم کو حج کے لیے پکارنے کا حکم ہوا تھا تو آپ مقام پر کھڑی ہوئے تو وہ زمین  
 کے سب پہاڑوں سے اونچا ہو گیا تھا فرق درمیان مقام ابراہیم اور چاہ زمزم کے  
 ایکس گز کا ہے اور بھی وارد ہوا کہ مقام ابراہیم اور حجر اسود دونوں ہشتی پتھر ہیں کہ حضرت  
 اور یس نے طوفان کے خوف سے ابوقیس پہاڑ چھپا دیئے تھے جب حضرت ابراہیم  
 کعبہ بنانے لگے تو حضرت جبریل نے انکا نشان بتایا تب آپ ان دونوں کو ابوقیس پہاڑ  
 نکال لائے حضرت امام حسن بصری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم  
 کہ نہیں باقی رہی زمین میں کوئی چیز جنت کی سوائے حجر سود اور مقام ابراہیم کے  
 اور فرمایا کہ بہترین جگہوں میں سے خدا کے نزدیک کعبہ اور مقام ابراہیم اور زمزم ہے  
 حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پہلے اسلام کی عادت نہ تھی کہ مقام ابراہیم کو  
 کوئی ہاتھ لگا دے لیکن یہ عمل اس امت میں رواج پایا جن لوگوں نے کہ پہلے اسلام کے  
 اس پتھر کو دیکھا تھا وہ نقل کرتے تھے کہ حضرت ابراہیم کے قدم مبارک کا اثر اس پتھر  
 میں نمودار تھا لیکن بسبب زیادہ چھوٹنے کے اب اثر اوسکا بخوبی ظاہر نہیں ابن ابی سبہ  
 عبداللہ ابن زبیر سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ایک جماعت کو مقام ابراہیم کو چھونے  
 دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمکا اس پتھر کے چھونے کا نہیں حکم دیا ہے

تفسیر  
ابراہیم  
بن  
ادریس

بلکہ صرف حکم اسکا یہی ہے کہ تحصیل اسکے نماز پڑھو یعنی اپنی سنن میں روایت کرتے ہیں کہ مقام  
ابراہیم رسول مقبول صلعم کے زمانہ مبارک اور حضرت خلیفہ اول کے عہد میں متعین خانہ  
کعبہ کے تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے واسطے ایک مکان تجویز کر کے رکھ دیا جسے اسی حکم  
محال میں لکھ دیا کہ جس نے مقام ابراہیم میں جا کر دو رکعتیں پڑھیں بخشے گئے گناہوں کو  
اگلے اور پچھلے اور دیجاتی ہیں اور سکونیکیان برابر شمار ہر اوس آدمی کے جس نے نماز پڑھی  
اور قیامت کے دن اس میں رہیگا بڑی گھبراہٹ سے اور حکم فرماتا ہے اللہ تعالیٰ جبریل  
اور میکائیل اور تمام ملائکہ کو کہ استغفار چاہیں اور وہی اور وار د ہوا کہ ہر مہرین جگہ میں ہی خدا کے  
نزدیک درمیان مقام ابراہیم اور حجر اسود کے ہے اور نہیں ہے کوئی فرشتہ کہ واسطے  
تعمیل حکم الہی کے زمین پر آتا ہے مگر کہ بعد طواف مقام ابراہیم میں دو رکعتیں پڑھتا ہو  
بعد کے روانہ ہوتا ہے ف حاجی کو چاہیے کہ جو وقت سات پچھیرے کعبہ شریف کے  
کر چکے جسکا نام ایک طرف ہے تو پچھیر مقام ابراہیم کی طرف چلے یہ آیت پڑھتا ہوا  
وَاتَّخِذْ مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّی اور وہاں جا کر دو رکعت نفل پڑھے پہلی میں  
قلیلا اور دوسری میں قل ہواللہ اور بعد نماز کے حضرت آدم کی دعا پڑھ کے خدا سے  
 حاجت چاہے کہ وہ دعا ہم لکھ آئے ہیں قبولیت دعا میں کمال مؤثر ہے حضرت  
ابن عمر سے روایت ہے کہ سائے رسول مقبول صلعم سے کہ آپ فرماتے تھے کہ حق  
حجر اسود اور مقام ابراہیم یا قوت ہیں یا قوتوں بہشت سے محو کیا اللہ تعالیٰ نے نور  
ان دونوں کا اور اگر نہ دور کرتا تو انکا اللہ روشن کر دیتے اوس چیز کو کہ درمیان  
اور مغرب کے ہے روایت کی ترمذی نے حضرت ابن عباس سے روایت ہے  
کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ او تر حجر اسود بہشت سے اور وہ تھا زیادہ سفید دو دھڑے  
پس سیاہ کر دیا اور سکونجی آدم کے گناہوں نے نقل کی احمد اور ترمذی نے ف مقام  
غور کرنے کا ہے کہ جب گناہوں کی تاثیر سے پھر سیاہ ہو گیا تو کیا حال ہوتا ہو گا اگر وہ  
دلوں کا بلب کرنے گناہوں کے معاذ اللہ منها حضرت ابن عباس سے روایت ہے  
کہ فرمایا حضرت صلعم نے بیچ حق حجر اسود کے کہ قسم ہے اللہ کی اللہ اوٹھا ہو گا اور اللہ تعالیٰ

یہاں سیاہ ہونا  
حجر اسود کا خاصہ  
ہے کہ گناہوں کی

دن قیامت کے کہ ہوئی واسطے اس کے دو اکھیں کہ دیکھیں ساتھ اس کے اور ہوئی زبان کو بولنا  
 ساتھ اس کے گواہی دیکھا اس کے لیے جسے کہ بوسہ دیا ہوگا ساتھ حق کے نقل کی مرتبہ ہی اور اس پر  
 ودار می سنے وقت ساتھ حق کے لیے ساتھ ایمان اور صدق و یقین کے اور واسطے طلب ثواب کے  
 محدث ہر وہی کھتہ بن کہ جسے حجر اسود کو صدق دل سے بوسہ دیا تو وہ اس کی گواہی دیکھا آخر کے  
 ساتھ اور جسے کہ اس کو بوسہ دیا ہنسی اور مذاق کی راہ سے نفوذ پاں نہ تو وہ گواہی دیکھا اس کی ہر  
 سہ کے ساتھ اور ہوگا وہ دن قیامت کے اس شخص کا دشمن اور کھتہ بن کہ اس طرح ہر جگہ قیام  
 کہ باقی ہے کہ جسے خدا کی عزت دی ہوئی جگہ کی عظمت و کرم کی اور وہ اس کے آداب سجایا تو  
 وہ جگہ قیامت کے دن اس شخص کی شفاعت کریگی اور جس کو نفوذ پاں نہ خدا کی عزت دی ہوئی جگہ  
 خفیہ سچا یا کوئی فعل لغو و بیکار یا تو وہ مقام قیامت کے دن اس کا دشمن ہوگا روایت کیا  
 شیخ احمد حنبلہ نے عقد النہین میں وارد ہوا کہ حضرت عمرؓ نے حجر اسود کے بوسہ لینے کو  
 فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ تو شخص ہے نہ ضرر کرنا ہے نہ نفع دینا ہے اور اگر نہ دیکھتا میں رسول مقبول  
 صلعم کو بوسہ دیتے تو میں تجھ کو بوسہ نہ دیتا تو حضرت علیؓ نے یہ نہ کر فرمایا کہ اسے عمر اس سے نفع ضرر  
 منسوب ہے آپ نے کہا کہ کیوں نہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے کاغذ عبد اللہ و لاؤ آدم کا لکے  
 محمد بن امانت رکھا ہے اور اسے کہ اگر میں گواہی دوں گا جو پورا کر گیا اس عہد کو پس گواہی اس کی ہی  
 نفع ہے حضرت عمرؓ نے نہ کر فرمایا کہ پناہ مانگنا ہو میں اپنی زندگی سے اس قوم میں جہنم میں نہو  
 ای ابو الحسن لیکن مقام مجھے کا ہے کہ یہ دروغ کا نفع ہے اور جسکی نفی حضرت عمرؓ نے کی تھی وہ اور  
 طرح کا نفع مراد تھا پس دونوں باتیں اپنی جگہ ٹھیک ہیں حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بن العاصؓ سے روایت  
 ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ آویگا حجر اسود دن قیامت کے مانند پہاڑ ابو قیس اور اس کے واسطے  
 زبان ہوگی اور ہوٹ ہونگے روایت کی احمد و ما کہ نے ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا  
 رسول خدا صلعم نے کہ حجر اسود وہاں تھا اللہ عز و جل کا ہے زمین میں مصافحہ کرتا ہے مصافحہ کرتا  
 اپنے بندوں سے جس طرح کہ مصافحہ کرتا ہے ایک تم میں سے بمائی اپنے سے تو کا برابر حدیث  
 کھتہ بن کہ چلتے کہ وقت بوسہ دینے حجر اسود کے نبی کا تصور کرنے اور کمال آداب و  
 حضورؐ کی وزارت میں بوسہ دینے بعد اس کے ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے

دست قدح بن علی بن عباس بن محمد بن یحییٰ کوئی مسلمان کہ اللہ تعالیٰ سے کچھ مراد مانگے حجر اسود کے پاس  
 گر کہ رب العالمین اوسکو غایت فرماتا ہے روایت کیا از زرقی نے اور بھی وارد ہوا کہ جس نے زبانی  
 بیعت رسول خدا صلعم کی پھر اوسنے بوسہ دیا اور مسج کیا حجر اسود کا پس تحقیق اوسکو بہت حاصل کیا  
 رسول مقبول صلعم کی ابن عمر رض سے روایت ہے کہ فرمایا اسور در عالم صلعم نے کہ چھو نا حجر اسود کا  
 کر تا ہے گناہوں کو روایت کیا احمد اور ابن حبان نے اور بھی وارد ہوا کہ تحقیق رب العالمین پھر کہ  
 حجر اسود کو دن قیامت کے ویسا ہی جیسا کہ پیدا کیا اول بار روایت کیا از زرقی نے اور فرمایا اسور  
 مقبول صلعم نے کہ جس نے چھو حجر اسود کو تو وہ نکلا گناہوں سے ایسا جیسے وسیدن اوسکی ماں نے جنا  
 مسرت اور میریہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جس نے مسج کیا حجر اسود کا سو اب  
 اس کے نہیں کہ اوسنے مسج کیا رحمان کے ہاتھ کا جل جلالہ روایت کیا ابن ماجہ نے حضرت عائشہ  
 سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ کثرت کر حجر اسود کے بوسہ دینے میں قریب ہے  
 کہ تم گم کرو گے اوسکو بطے ایامات طواف کرتے ہو گے اور فجر ہوتی نہ پاؤ گے تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں  
 اوتا رہتا ہے کوئی شے جنت کی زمین میں گر کہ پھر اوسکو وہیں پھیر دیا پہلے قیامت کے  
 روایت کی از زرقی نے وف اہل حدیث لکھتے ہیں کہ حاجی کو چاہیے کہ دونوں ہاتھ حجر اسود پر  
 رکھے کے چپین منہ سے بوسہ دے اگر بغیر ایذا دینے کیلئے ممکن ہو اور مستحب ہے نہ پشائی کا رکھنا  
 اور چوٹیا تین بار اور اگر بوسہ دینا ممکن ہو تو ہاتھ کو اوپر لگا کے چومے اور جو یہ بھی نہ ہو سکے  
 تو لٹکھی وغیرہ کو چھو کر چومے اور جو یہ بھی نہ ہو سکے تو دونوں ہاتھ اوسکی طرف اٹھا کر کہہ  
 اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہم صل علی نبینا المصطفیٰ اور یہ سمجھ کر کہ گویا ان دونوں  
 ہاتھوں سے اسکو چھو لیا ہاتھوں کو چومے رب العالمین سب کو نصیب کرے

### فصل تیسری

رکن یحییٰ در حیم اور میراب حمت و طہریم کے فضائل میں

ابن عمر رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ رکن یحییٰ ہر دو فرشتے مقررین  
 کہ آئین کہتے ہیں دعا مانگنے والوں کے واسطے اور حجر اسود پر تو فرشتے ہیں مقررین روایت کیا  
 از زرقی نے ابن عباس رض سے روایت ہے کہ فرمایا اسور در عالم صلعم نے کہ نہیں گذرا میں

در بعضی نسخ  
در بعضی نسخ

رکن یانی پر کبھی مگر نزدیک اسکے ایک فرشتہ ہے کہ وہ آمین کہتا رہتا ہے پس جب تم گزرو اور  
لوید مایا کہوا اللہم ربنا ایتانی الذی یلحی حیاة فی الاخرۃ و فی الحیاة و ذقنا عذاب النار و احضر  
ابو ہریرہ رضی عنہ روایت میں اسطور سے وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول مسلم نے کہ رکن یانی پر ستر  
فرشتے مقرر ہیں پس جو شخص کہ کتا ہے اللہم ربنا ایتانی اشدک العفو والعاقبة فی الدین و الدنیا  
و الاخرۃ ربنا ایتانی الذی یلحی حیاة لم تودہ ستر فرشتے کہتے ہیں کہ آمین روایت کیا ابن ماجہ نے  
فت پہلی روایت میں وارد ہوا کہ دو فرشتے ہیں اور اس روایت میں ستر فرشتے مذکور ہوئے  
تو اہل حدیث فرماتے ہیں کہ جائز ہے کہ کبھی حضرت نے دو فرشتے دیکھے اور کبھی ستر فرشتے  
ملاحظہ کیے حضرت علما ابن یاسر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ  
آپ رکن یانی کا بہت مسح کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ نہیں آیا میں کبھی اسکے پاس مگر کہ جبریل کو  
میں نے اسکے پاس کھڑے دیکھا کہ استغفار چاہتا ہے واسطے چھوئے والو نے روایت کیا  
ازرقی فی حضرت شام بن بصری رضی عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم کہ تحقیق رکن یانی کے  
نزدیک ایک دروازہ ہے دروازوں جنت سے اور حجر اسود بھی جنت کے دروازوں میں  
سے ہے اور تحقیق نہیں ہے کوئی بندہ کہ دعا مانگے حجر اسود اور رکن یانی کے پاس مگر کہ اللہ  
تعالیٰ اوس دعا کو قبول فرماتا ہے اور ایک روایت میں وارد ہوا کہ درمیان رکن یانی اور حجر  
اسود کے ایک باغ ہے جنت کے باغوں سے ابن عمر رضی عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا  
صلعم نے کہ چھوٹا رکن یانی کا ٹھکانہ ہے گناہوں کا ہے گناہوں کا روایت کیا احمد اور ابن حبان نے  
اہل حدیث سے رکن یانی کا اسطور پر لکھتے ہیں کہ حاجی دو نولن یا تھون یا ایک ہاتھ سے اوسکو  
مس کرے اور اگر ازدحام ہو تو اوسکا بدلہ نہیں ہے اتارہ وغیرہ سے جیسے کہ بدلہ ہے  
حجر اسود کا اسی روایت پر عمل ہے پوشیدہ نہ ہے کہ کعبہ شریف کے چار رکن ہیں رکن اسود  
رکن یانی رکن عراقی رکن شامی انہیں رکن اسود کی نسبت ہونے حجر اسود کے بہت بر فضیلت  
ہے اور رکن عراقی اور رکن شامی کے لمس میں کلام ہے اسکی تحقیق شیخ علیہ الرحمۃ نے سفر السعادت  
میں لکھا ہے فرمائی ہے حطیم الیہا عا طہ ہے کعبہ شریف سے شام کی جانب نصف دائرہ کی  
تکلی پر کہ اوسکو گرد بقدر آدمی کے سینہ کے دیوار بلند سنگ مرمر کی گھنٹی ہوئی ہے اور متصل

در بعضی نسخ  
در بعضی نسخ  
در بعضی نسخ  
در بعضی نسخ

کعبہ شریف کے دونوں طرف اوسین راہ ہے اور وہ احاطہ بہت ہے فقط چھ گز اوسین جا کعبہ کی ہے چنانچہ احادیث میں وارد ہوا کہ قریش نے جب خانہ کعبہ بنایا اور حلال مال اتنی جگہ داخل کرنے کو کافی نہوا اوسو سٹھا اوسکو باہر رکھا مگر اوسین نماز پڑھنے کا اور کعبہ شریف کے اندر نماز پڑھنے کا ایک حکم ہے وارد ہوا کہ جسے نماز پڑھی حطیم میں دو رکعتیں جانب رکن شامی کے پس گویا کہ زندہ رکھا اوسنے ستر ہزار رات کو یعنی شنبہ بیدار ہی کی اور حاصل ہوا اوسکو ثواب مانند عبادت ہر سلمان مرد اور عورت کے اور گویا کہ اوسنے حج کیے چالیس حج مقبول اور ہر در مجلس یکہ میز آب رحمت ہندی میں پر نالہ رکعتے ہیں در میان دیوار شمالی کعبہ در میان رکن عراقی اور رکن شامی کے ہے یعنی حطیم کی طرف ہے حضرت عطاء بن ربیع رحمہ روایت ہے کہ جو شخص کھڑا ہوا نیچے میز آب رحمت کے اور دعا مانگی سرکہ قبول کجائی ہے دعا اوسکی اور جسے کچھ نیچے اوسکے دو رکعتیں تو وہ نکلا گیا ہوں سے ایسا جیسے اوسیدن مان کے پیٹ سے پیدا ہوا روایت کیا ازرقی نے اور طبری نے شیخ احمد حنبل اور ابی عبد اللہ الشیخین میں اکابر محدثین سلف سے نقل کرتے ہیں کہ جسے نماز پڑھی نیچے میز آب رحمت کے دو رکعتیں پھر اوسے دعا کی کسی مراد کی سو بار سجدے میں مگر کہ اللہ تعالیٰ اوسکو قبول فرماتا ہے اور اسکا تجزیہ اہل حدیث نے فرمایا ہے اور اسی کو علامہ قرطبی نے بطور تجزیہ اہل حدیث سے نقل کیا حضرت امام حسن مجہدی سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ سنا ہے کہ ایک دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے اور آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ تم مجھے پوچھو کہ اسوقت کہاں سے آئے لوگوں نے پوچھا کہ اے امیر المؤمنین اسوقت کہاں سے آپ نے فرمایا کہ اسوقت کھڑا تھا میں جنت کے دروازے پر اور آپ کھڑے تھے اسوقت نیچے میز آب رحمت کے اور دعا مانگ رہے تھے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ درمیان جبراسود اور مقام ابراہیم کے مابین ہے زمین دعا مانگتا ہے کوئی مصیبت زوجہ و مان مگر کہ اوس بلا سے نجات پاتا ہر روایت کیا ہے

مرحۃ النور  
کعبہ شریف

بیان قبولیت دعا  
کے اور جہی  
عقل و جہل

### فصل چوتھی

### زمزم شریف کے فضائل میں

پوشیدہ عرب ہے کہ علماء دین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ پانی زمزم شریف کا سوا

اوس پانی ہے جو جاری ہوا اور ٹیکلون مبارک رسول مقبول صلعم سے سب پانیوں سے افضل اور شریف ہے حتیٰ کہ کوثر سے بھی افضل ہے جیسے کہ شیخ احمد رضا اسی عقد الثمین میں اسکی تصریح فرماتے ہیں حضرت امام ایمن سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلعم نے کبھی بھوک پیاس کا شکوہ بفرمایا نہ کہ صبح ہوتی تھی آپ پی لیتے تھے زمزم شریف کو پس اکثرین آپکی خدمت اقدس میں کھانا پھر کالیا مگر آپ فرماتے کہ میں سیر شکم ہوں حاجت غذا کی نہیں رکھتا ہوں روایت کیا قرشی نے حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے پانی زمزم کا جس نیت سے پیا جاوے وہ مراد حاصل ہوتی ہے پس اگر پیوے بہ نیت شفاعت فرماوے اللہ تعالیٰ اور اگر پیوے بہ نیت پناہ شر شیطان سے محفوظ رکھے اللہ تعالیٰ اور اگر پیوے واسطے رفع پیاس کے دو فرماوے اللہ تعالیٰ روایت کیا قرشی نے اور تھے حضرت ابن عباس رض کہ جب آپ پیتے زمزم شریف کو تو یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عَلٰمًا نَّافِعًا وَرِزْقًا وَاسْعَادًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ روایت کیا حاکم نے مستدرک میں اور دارقطنی نے ابن ابی نعیم نے لکھے ہیں کہ یہ اثر زمزم کے صاحب اعتماد اویس معج نیت والے کے لیے قیامت تک باقی ہیں پس نہ پیوے بہ نیت تجر بہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے تو کلین کو حضرت ابو ذر رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ زمزم شریف سراپا برکت ہے اور غذا نہایت خوش ذائقہ ہے روایت کیا مسلم نے اور ابو داؤد نے یہ اور زیادہ روایت کیا کہ شفا ہے ہر بیماری کے لیے حضرت جابر رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ پانی زمزم شریف کا جس مراد کے لیے پیا جاتا ہے حاصل ہوتی ہے روایت کیا احمد اور ابن ماجہ ابویہقی نے محمد ابن منکدر حضرت جابر رض سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے پانی زمزم کا واسطے اوس نیت کے ہے جس نیت سے کہ پیا اورین اوسکو پیا ہوں واسطے پیاس وین قیامت کے یہ کہہ کر آپ نے پیاز زمزم کو روایت کیا دیا طلی نے قرشی نے لکھا کہ لایق ہے جو ارادہ کرے پیاز زمزم شریف کا واسطے مغفرت کے یہ کہ وقت پینے کے کہ سے اللہ تحقیق مجھکو پہنچی یہ روایت کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ پانی زمزم کا واسطے اس مراد کے ہے جس مراد سے کہ پیوے اسی اللہ تحقیق پیا ہو نہیں اسکو واسطے اپنی مغفرت کے



اور اگر کسی سے تندرستی اور دور ہوئے بیمار کی کے لیے تو بھی اس طرح کے اور  
 وار دہوا کہ کہا ابو ذر نے کہ نہ تھا کھانا میرا ایک سینہ مگر پانی زرم کا پس فرہ ہوا میں یہاں تک کہ سخت  
 ہو گئیں شکین پیٹ میرے کی اور بھی وار دہوا کہ جناب سرور عالم صلعم آئے چاہ زرم میں  
 نکالو لوگوں نے آپ کے واسطے ڈول پانی کا پس آپ نے پیا پھر لعاب دہن مبارک کا اوسن دل  
 میں ڈالکر چاہ زرم میں ڈال دیا اور فرمایا کہ اگر تم ہنگامی پانی تو نکالتا میں اپنے ہاتھوں سے روا  
 کیا طبرانی نے ابن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ خوب چھک کر پیاز زرم  
 روایت ہے نفاق سے یعنی جو شخص کہ خوب سیر ہو کر زرم پیے تو اوسین سے نفاق جاتا رہتا  
 روایت کیا ازرقی نے اور بھی وار دہوا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ پانی زرم کا اور اگر گداز کی  
 کسی بندہ مسلمان کے پیٹ میں ہرگز جمع نہیں ہوگی روایت کیا طبرانی نے اور وار دہوا کہ تمام  
 زمین کے پانی شیریں اوٹھ جاؤ گے پہلے آنے دن قیامت کے سوائے زرم کے کہ یہ پانی  
 اپنی حالت اصلی پر باقی رہے گا روایت کیا قرشی نے عبداللہ بن عباس سے روایت ہے  
 کہ ایک شخص نے پوچھا کہ کمان ہے مصلیٰ اخبار کا آپ نے فرمایا کہ نیچے میز اب رحمت کے  
 پھر پوچھا کہ ابراہون کا پانی کیا ہے آپ نے فرمایا کہ پانی زرم کا اور بھی آپ سے روایت ہو کر فرمایا حضرت صلعم  
 کہ پ ساں ہے جنم کا اسکو بھجا و زرم سے روایت کیا احمد و ابن ابی شیبہ و ابن جان نے  
 ابو ذر غفاری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ میں کہ معظمہ میں تھا کہ میرے  
 گھڑ کی چھت چیری گئی اور اترے حضرت جبرئیل اور شقی کیا میرے سینہ کو اور دھویا آب زرم  
 پھر لائے ایک طشت سونے کا بھر ہوا حکمت اور ایمان سے اور میرے سینہ کو اوس سے  
 مال مال کر دیا اور پھر دیا ہی میرا سینہ درست کر دیا روایت کیا بخاری نے ابن عباس سے  
 روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے افضل ترین کنوونکا اوپر زمین کے چاہ زرم ہے  
 روایت کیا ابن جان اور طبری نے اور بھی حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ  
 رسول خدا صلعم جب چاہتے تھے کہ شفعہ دین کسی شخص کو تو آپ اسکو پلاتے تھے اب زرم  
 روایت کیا دیبیطی نے باسناد صحیح حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ آپ اب زرم  
 بطور تبرک دوسری جگہ لجا یا کرتی تھیں اور آپ فرماتے کہ حضرت صلعم لجا یا کرتے تھے

ایمان مسلمان بخار  
 اور شرب اب زرم

روایت کیا ترمذی نے چنانچہ وارد ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سبیل بن عمر رضی اللہ عنہما کو نامہ تحریر فرمایا اور پانی زمرم کا اپنے بطور تحفہ چاہا پس آپ نے دو طرف حضور میں روانہ کیے روایت کیا ازرقی نے ابوالطفیل حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ تھے ہم کہ نام رکھتے تھے زمرم کا شہاب یعنی بیٹ بھر دینے والی اور تھے ہم کہ پاتے تھے زمرم کو چھاند دگا را و پر کنبہ کے روایت کیا طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ زمرم میں ایک چشمہ ہے جنت میں سے جانب حجر اسود سے روایت کیا امام قرطبی نے اور ابن ابی جاز نے حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کما تھا میں نزدیک ابن عباس کے پس آیا ایک شخص آپ سے اوس سے پوچھا کہ اس وقت کہاں سے آیا اوس نے کہا کہ چاہ زمرم پر سے آپ نے فرمایا کہ پتا تو نے اب زمرم کو جیسے چاہیے اوستے عرض کیا کہ کیسے چاہیے آپ نے فرمایا کہ جب پیے تو اب زمرم کو تو منہ قبلہ کی طرف کر اور بسم اللہ پڑھ اور تین بار سانس لیکر خوب چھک کر پی لے الحمد للہ کہ اس تحقیق فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہمارے اور منافقوں کو دریاغین ہی فرق ہے کہ وہ اب زمرم خوب سیر ہو کر نہیں بیٹھتے ہیں روایت کیا ابن ناجیہ وغیرہ نے **ف** آداب زمرم شریف کے پینے کے یہ ہیں کہ تین بار سانس لیکر پیے اور ہر ہاتھ کو تین سے جدا کر کے سانس لیوے اور تینوں بار بسم اللہ پڑھ کر پیوے اور ختم کرے الحمد للہ ساتھ حضرت سائب فرماتے ہیں کہ پیو اب زمرم اولاد عباس کے ہاتھ سے روایت کیا ابن منذر نے کتاب الترغیب میں وارد فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نظر کرنا زمرم شریف میں ٹوکنا گناہ ہے گناہ کو اور ایک روایت میں وارد ہوا کہ نظر کرنا طرف زمرم شریف کے عبادت ہے روایت کیا امام ناکی نے حضرت امام باقر علیہ السلام بعض اہل بار و صالحین سے روایت کرتے ہیں کہ اتفاق سے ہم بیٹھے تھے نزدیک کعبہ شریف کے ناگاہ ایک شخص آیا کپڑا اٹھ پر ڈالے ہوئے اور اپنے جا کر اب زمرم میں پیا پچا ہوا پہنے پیا تو پایا اوس کو ملا ہوا شہد کے ساتھ نہ پیا پہنے اوس سے زیادہ کچھ ڈیر اور مزہ دار پھر نہ پئے نہ پایا اوس کو مگر دوسرے روز اوسکی تلاش میں فجر سے بیٹھ گئے دیکھا پہنے کہ وہ ہی شخص پھر آیا اور اوس نے اب زمرم نکال کر پیا اور پچا ہوا پہنے پیا تو پایا پہنے اوس کا مزہ جیسے دودھ بن شکر ملی ہوتی ہے پس آپ فرماتے ہیں کہ اکثر بزرگان دین نے پیا اب زمرم کو

ترغیب الخیر  
شریف  
مجلدات زمرم

واسطے روا ہونے حاجتوں کے اور وہ او کی خیر و برکت سے پوری ہو گئیں حضرت جابر سے  
 روایت ہے کہ فرمایا رسول بقول معلّم نے کہ جو شخص حاضر ہوا کعبہ شریف کے پاس بہ نیت  
 حج اور اسے طواف کیا سات بار اور پھر مقام ابراہیم میں دو رکعتیں پڑھیں پھر پیاؤ سنے  
 آب زمزم تو اللہ تعالیٰ اسکو گناہوں سے ایسا پاک کر دیتا ہے جیسے اوسیدن او کی ان کے  
 بخار روایت کیا ابن جوزی نے انام فاکھی سے منقول ہے کہ زمزم شریف کے نام بہت ہیں  
 چنانچہ بعض نے قریب تیس کے کھے ہیں شیخ احمد حضراوی نے او کو عقد الثمین میں نظم میں جمع  
 فرمایا ہے اور ہر ایک نام کی شرح لکھی ہے جو شتاقی ہو اس کتاب میں دیکھ لے بسبب  
 طوالت کے تصریح اونکی نہ کی گئی علماء دین کہتے ہیں کہ آب زمزم کی فوائد اور خواص بیشمار ہیں  
 جدا جدا کھے جاتے ہیں جنکو عارضہ زیادہ کھانے کا ہو تو پیے وہ آب زمزم خوب پٹ بھر کے  
 اور لے کہ ای زمزم ٹھہر میرے شکم میں پس تحقیق وہ عارضہ جاتا رہیگا اور وہ شخص تندرستی  
 پاویگا اور یہ عمل مجرب ہے اور یہ پانی نکال ڈالنا ہے کھوٹ فریب کو دل سے اور پشایاب  
 کھولکر آتا ہے اور کھانا خوب ہضم ہوتا ہے اور عبادت الہی کے لیے قوت دیتا ہے بدن  
 آرام میں رہتا ہے کھوینے روشنی فہم و علم میں ترقی دلیں نرمی پیدا ہوتی ہے اور پانی زمزم کا  
 خدا کے غصہ کو کچھا دیتا ہے شیطان عمیکں ہوتا ہے رحمان راضی ہوتا ہے گویا فی پیدا کر گیا وقت  
 سوال منکر و نکیر کے دل مضبوط رہیگا قول ثابت پر وغیرہ فوائد کثیر ہیں اہل حدیث فرماتے ہیں  
 کہ جس شخص کی بیماری میں سب حکیم و طبیب عاجز ہو گئے ہوں تو وہ آئے چاہ زمزم پر اور اس  
 پانی سے غسل کرے جس مرض میں آئے زمزم جمع ہوتا ہے بہ نیت شفا خدا چاہے تندرست  
 ہو جائیگا علماء دین کہتے ہیں کہ وضو اور غسل کرنا آب زمزم سے بلا کر بہت درست ہے اور  
 استنجا کرنا مکروہ ہے بلکہ عارضہ بواسیر کا پیدا ہوتا ہے باقی حال آب زمزم کا پہلے تفصیلاً بیان  
 ہو چکا ہے شیخ احمد حضراوی رحمہ عقد الثمین میں کہتے ہیں کہ یہ جو بزرگ آب زمزم کو حاصل ہو نہیں  
 وجہ کافی او کی یہ ہے کہ اوسین احباب دین مبارک معطر مغبر سرور عالم صلعم کا داخل و شامل  
 ہو گیا ہے پس جمین صاحب لولاک اور صاحب قاب قوسین او ادنیٰ کا احباب دین معطر  
 داخل ہو گیا تو اس کے فوائد اور منافع اور فضائل اور خیرات و برکات کیا بیان ہو سکتے ہیں

یہ نفع مند  
 زمزم شریف

محل مجرب واسطے  
 حاصل ہونے  
 نفع کے

جان اسکا کوشش  
 شریفین کتاب  
 دین مبارک صلعم  
 داخل ہے

ابن ماجہ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم کے سامنے ایک ڈول بھر امو آب چاہ  
 زمزم سے لائے آپ نے اوس میں لکھی ڈال دی کہ اوس وقت اوس پانی میں خوشبو مشک سے زیادہ  
 آنے لگی وہ سیر کی معتبر کتابیں لکھا ہے کہ چاہ زمزم بعد زمانہ حضرت اسمعیل کے ایک مدت تک  
 پوشیدہ رہا اور اس کا قصہ مختصر اس طرح ہے کہ عمر بن حارث سردار قوم جرہم نے حجر اسود کو  
 مع چند ہتھیاروں کے کہ خانہ کعبہ میں تھے چاہ زمزم میں چھپا کر اس طرح بند کر دیا کہ کچھ نشان جلد  
 زمزم کا نہ باقی رہا مگر جب ارادہ خدا متعلق باظهار چاہ زمزم ہوا تو عبدالمطلب پریشان اور  
 علامات چاہ زمزم کے بالہام غیبی ظاہر ہوئے اور عبدالمطلب بتائید آسمانی قریش پر غالی گئے  
 اور آپ نے چاہ زمزم صاف کیا اور ہتھیار اور حجر اسود اوس سے برآمد ہوئے اور آخر کو بتائی گئی  
 عمق اس چاہ کا ستتہ گز ہے اور عرض اوس کے نصف کا چار گز سے چار گز ہے اور دیوار کعبہ  
 شریف سے تا چاہ زمزم ۳۳ گز ہے اور فرق درمیان مقام ابراہیم اور چاہ زمزم کے  
 ۱۱ گز ہے اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو وہ بانی بنیاد اور اوس کنوین کو دیکھنا نصیب فرماوی آمین رب العالمین

بیان صریح  
 چاہ زمزم

### فصل پانچویں

صفامروہ کے فضائل میں اور چاروں صلوات کے بیان میں

سیر کی معتبر کتابوں میں وارد ہوا کہ صفابہ حضرت آدم صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور مروہ پر امداد سے  
 حضرت حوا بھی تھیں ایلے نام انکا صفامروہ ہوا اور مشہور یہ ہے کہ صفامروہ نام تھے مزدعون  
 کے جسے نعوذ باللہ کعبہ شریف میں بدکاری ہوئی تھی پس خود دونوں سخی ہو کر چھین گئے عزت  
 کے لیے انکو دونوں پہاڑیوں پر رکھ دیا تھا رفتہ رفتہ ان دونوں پہاڑیوں کا بھی وہی نام پڑ گیا  
 اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے إِنَّ الصَّافَا وَالْمَرْوَةَ لَمِنْ شَعَارِ نَوَاصِيحِ الْمَشْرِقَيْنِ تَانِ  
 بنزد اس آیت کی اسطور پر لکھے ہیں کہ صفامروہ پر دو بیت تھے آسمان اور نازلہ آسمان  
 اوپر صفا کے تھا اور نازلہ اوپر مروہ کے پس مشرکین بسبب تعلیم ان دونوں کے صفامروہ کا  
 کیا کرتے تھے جب زمانہ اسلام کا آیا اور بت توڑے گئے تو مسلمانوں کو اس کے طواف کرنے سے  
 کراہت اور عار تھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ صفامروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں یعنی ان دونوں کا  
 بھی طواف کرنا چاہیے لکھا ہے کہ صفامروہ نامک شات سو مشرکوں کی مافقت ہے اور دونوں

میلون میں تھمتا چالیس قدم کا فرق ہے اور دونوں کے مقابل بازار کے دوسری طرف بھی  
 دوینار سبز بنے ہوئے ہیں ابن منذر کتاب الترغیب میں ابن عمر رضی سے روایت کرتے ہیں کہ  
 سعی کرنا صغیر وہ کا مثل ثواب آزاد کرنے ستر ہونے کے ہے روایت کیا طبرانی نے کبیر میں  
 اور تراز نے اور نافع ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ جسے سعی کی درمیان صغیر وہ کے  
 اللہ تعالیٰ اس کے قدموں کو ثابت رکھیں گا اور پہل صراط کے اور دن کہ پھیلنے کے پاؤں روایت  
 کیا صاحب المساک نے پوشیدہ نرس ہے کہ چاروں مصلوین میں سے پہلا مصلی حنفی ہے  
 وہ ایک مکان ہے تین در کا دو منزلہ جانب شمال اس مصلے سے حطیم تک ۸۴ گز کا فاصلہ  
 ہے دوسرا مصلی شافعی ہے قریب چاہ زمزم کے کعبہ شریف کی دیوار سی چالیس گز پر ہے  
 مصلی حنبلی ہے مقابل حجر اسود کے کعبہ شریف کی دیوار سے ۸۴ گز ہے چوتھا مصلی مالکی ہے  
 ہے دیوار کعبہ شریف سے فاصلہ ۵۴ گز کا ہے اور یہ سب مصلے مطاف سے باہر ہیں اور  
 دائرہ طواف کرنا جو سنگ مفید کا اب موجود ہے ۹۱۰ ہجری میں سلطان سلیمان خان  
 سلطان روم کے حکم سے تیار ہوا ملا علی قاری شریف ک متوسط میں لکھتے ہیں کہ مراد مطاف  
 سے وہ جگہ ہے کہ مقرر کی گئی ہے واسطے طواف کرنے کے اور اس بقدر تعقی سجد الحرام  
 رسول مقبول صلعم کے زمانہ میں اور سبطرح مولانا قطب الدین مکی لکھتے ہیں مجالس مکیہ میں

## باب چھٹا فصل پہلی

مسجد الحرام کی بنائین اور اس کی کمی بیشی کے بیان میں

ارباب خبر لکھتے ہیں کہ جو وقت بنا کیا کعبہ شریف کو حضرت ابراہیم نے اس وقت نہ تھا کعبہ  
 شریف کے گرد کوئی گھر اور دیوار کیونکہ نبیب تعظیم اور بیت کعبہ معظمہ کے گھر بنانے میں کمی  
 جرات نئی آخر کار جب قضی ابن کلاب کا زمانہ آیا کہ حضرت کی پانچویں پشت میں ہیں انھوں نے  
 جمع کیا قوم کو اور حکم دیا ان کو گھر بنانے کا پانچ گھر تعمیر ہونے شروع ہوئے اور دروازے  
 گھروں کے کعبہ شریف کی طرف کیے اس مراد سے کہ داخل ہوں اور طرف سے طواف کو اور چھوڑ  
 دیا طواف کی جگہ کو سبطرح رفاقیہ رسول مقبول صلعم کے عبد مبارک اور خلیفہ اول کو زمانہ تک

بیان مصلی حنفی  
 و شافعی و حنبلی و مالکی

جب حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے اور مدائن علی کثرت ہوئی اوصاف آپؓ بڑھایا مسجد الحرام کو مال  
چودہ ہجری میں اور وہ حلیان جو گرد مسجد الحرام کے تہیں اون سب کو توڑ کر مسجد الحرام میں داخل  
کیا اور بنائی ایک دیوار گرد آدم سے کہ کم اور مکے چراغ اوس دیوار پر پس اول دیوار مسجد کی  
حضرت عمرؓ نے بنائی جب حضرت عثمان خلیفہ ہوئے تو آپؓ نے ہی بہت گھر داخل کیے سال  
۵۹ ہجری میں بعد اسکے عبداللہ بن زبیر نے مسجد الحرام میں بہت گھر داخل کیے یہاں تک خرید  
ایک گھر ازرق کا زیادہ دس ہزار دینار سے بعد اسکے عبداللہ بن مروان نے بلند کی اور  
مسجد کی اور چھت بنائی ساج کی لکڑی کی لیکن بڑھایا انہیں بعد اسکے بڑھایا اسکے بیٹے ولید نے  
بعد اسکے زیادہ کیا ابو جعفر منصور نے دو بار ایک مرتبہ ۱۷۰ ہجری میں اور دوسری بار شروع  
کیا ۱۸۰ ہجری میں اور تمام کیا اوسکو اوٹھتر ہجری میں اور دفات بنائی اوسنے اسی میں  
اور بہت مال اس عمارت میں خرچ کیا چنانچہ ایک گز زمین پر چھپس چھپس دینار صرف ہوئے  
بعد اسکے زیادہ کیا معتضد عباسی نے اور داخل کیا دارالندوہ کو اور تمام رکھا اوس نے یاد کی  
باب الزیادہ اور پشت کہہ شریف کی طرف سے بھی بڑھایا کہ وہ زیادتی مشہور ہے باب  
ابراہیم کی طرف سے بعد اسکے ۱۸۰ ہجری میں سلطان سلیمان خان بادشاہ روم نے کمال  
اور آراستگی سے مسجد الحرام کی از سر نو تعمیر کی مگر یہ عمارت اس بادشاہ کے بیٹے کے عہد میں  
کہ نام اوسکا سلطان مراد خان تھا سال آخر کو سو تر اسی میں تمام ہوئی مجالس یکہ میں وہ  
کہ سب منار سے مسجد الحرام کے سات ہیں چار چاروں کو نون پر اور تین سو  
کو نون کے اور سب انگور سے مسجد الحرام کے ایک ہزار تین سو باون ہیں

## فصل دوسری

مسجد الحرام میں نماز پڑھنے کے فضائل میں

شیخ احمد حنفی عہد التہدیین میں لکھتے ہیں کہ وہب بن منہ سے روایت ہے کہ دیکھو  
ہیں کہ میں نے تو ریت میں لکھا ہوا دیکھا کہ جو شخص پڑھے پانچ نماز میں مسجد الحرام میں لکھا  
اللہ تعالیٰ واسطے اسکے ثواب پانچ لاکھ اور جو میں ہزار نماز کا اور سبطرح روایت کیا  
بندی نے شیخ ابو بکر نقاشی لکھتے ہیں کہ میں نے حساب کیا مسجد الحرام کی ایک گز کا تو معلوم

بیان بنا مسجد الحرام  
حضرت عمرؓ نے

بیان بنا مسجد الحرام  
بیان بنا مسجد الحرام

بیان بنا مسجد الحرام  
بیان بنا مسجد الحرام

بیان بنا مسجد الحرام  
بیان بنا مسجد الحرام

کہ ایک نماز مسجد الحرام کی دوسری جگہ ۵۵ برس اور چھ مہینے اور ستر نوٹن میں تمام ہوتی ہے اور ایک دن ایک رات کی نماز مسجد الحرام کی دو سو برس اور نو مہینے اور دس راتوں میں تمام ہوتی ہے بغیر حساب و گنی ہونے نیکو کے اور ثواب نماز جماعت و مسواک کے بعد کہ شمار اوسکا دشوار اور مشکل ہوگا جیسے کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی جذب القلوب میں اس مضمون کی تصریح فرماتے ہیں

فَبِمَا نَالَ اللَّهُ ذِي الْفَضْلِ الْعَظِيمِ وَصَلَوَاتُهُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَسُولِهِ الْعَبِيدِ الْكَرِيمِ سَيُطْرَحُ قَلْبُ كَيَامِ جَانِي نَعْمَ بَهْجَةِ الْفُغُوسِ مِیْنِ اَوْرِ مَحْشَرِ شَرْحِ كِی اَسْ اَمْرِ كِی كِه یَ ثَوَابِ عَظِیْمِ حَاصِلِ ہوتا ہے اوسکو جو ایسا مسجد الحرام میں نماز پڑھے اور جو پڑھے نماز جماعت سے تو بحساب ثواب نماز جماعت کے اجر و ثواب ملتا ہے چنانچہ مجالس یکہ میں وارد ہوا کہ جسے حرم شریف میں نماز جماعت سے ادائی تو اوسکا ثواب دو کرو اور پانچ لاکھ نماز کے برابر ہے اور یہ ثواب عظیم کچھ خاص حکم نمازی کے باب میں نہیں ہے بلکہ اوس مقام اقدس میں جو اعمال و افعال مسلمان کرتا ہے ایک کے عوض لاکھ پاتا ہے چنانچہ اخبار العلوم میں وارد ہوا کہ حضرت امام حن بھری سے روایت ہے کہ مکہ شریف میں ایک روز رکھا اور ایک درم خیرات کرنا برابر لاکھ کے ہے و ہ اہل اسرار لکھتے ہیں کہ اس مقام کو مسجد الحرام اسوجہ سے کہتے ہیں کہ اہل عرفان کو اوجہ نظر بغیر خدا حرام ہے حق تعالیٰ نے اس مقام کو ایسی حرمت اور عظمت عنایت کی کہ روح زمین کی مسجد میں اوسکی حرمت کو نہیں پہنچتی ہیں آپ معلوم کرنا چاہیے کہ علماء دین کے نزدیک مسجد الحرام کی حد میں کئی قول وارد ہوئے اول یہ کہ مسجد الحرام سب حرم شریف ہے ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ساری مسجد الحرام حرم ہے روایت کی مسجد بن منصور نے اور ابو ذرؓ نے بتایا کہ قولہ تعالیٰ وَالْمَسْجِدَ الْحَرَامَ الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ اَمْرًا دَوْلَہ تعالیٰ وَصَدَّقُوا عَنْ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَقَوْلُهُ تَعَالٰی بُنْحَانَ الَّذِي اَسْرَى بِعَبْدِہٖ لَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اَمْرًا کہ اوسوقت آپ حضرت ام مانی کے گھر میں تھے دوسرا قول یہ ہے کہ مسجد الحرام صرف مسجد جماعت ہے اور وہ جگہ اوقتی ہے جس میں کچھ حالت ناپاکی میں حرام ہے تیسرا قول یہ ہے کہ مسجد الحرام سب مکہ معظمہ ہے لہذا تعالیٰ فرماتا

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَصَدَّقُوْا عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَمَامِ زَمْخَشَرِی تفسیر کناف میں اس آیت شریف کی شرح میں اصحاب حضرت امام اعظم سے روایت کرتے ہیں کہ مراد

مسجد الحرام ہے مکہ معظمہ ہے اور جو تھا قول یہ ہے کہ مسجد الحرام صرف کعبہ معظمہ ہے  
قاضی سقر الدین ابن جاعہ فرماتے ہیں کہ جو تھا قول بعد اور ضمیمہ ہے مذہب قوی اور  
قریب پہلا قول ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ رسول مقبول صلعم نے  
پڑھی یہ آیت شریف اِنَّ فِيْ هٰذَا الْبَلَدِ اَعْلٰى الْقَوْمِ عَادِيْنًا اور آپ نے فرمایا کہ وہ یا پھر ابن  
پڑھتا ہے مسجد الحرام میں اللہ تعالیٰ اسباب مسلمانوں کو اور سمقام اقدس میں نماز پڑھنا نصیب ہو

### فصل تیسری

مکہ معظمہ کے فضائل میں

اہل اسلام کو مقام آگاہی اور بیداری جو کہ حقیقی قرآن مجید میں فرماتا ہے وَهٰذَا الْبَلَدُ الْأَمِينُ  
یعنی قسم ہے اس شہر امانت والیکی یا امن والیکی اہل تفسیر کہتے ہیں کہ مراد اس شہر  
مکہ معظمہ ہے کہ جامعیت اور خیر و برکت میں انتہا مرتبہ کو پہنچا ہے ایسے کہ ہر شہر قسم قسم  
لوگوں اور قسم قسم کی چیزوں اور قسم قسم کے مکانوں متبرک کو جامع ہوتا ہے لیکن کسی شہر میں  
خاندانہ خدا کہ ہمیشہ نبی الہی کی اور ترے کی جگہ ہوا اور سب مخلوق کی عبادت کا قبلہ ہو نہیں ہے  
مگر یہی شہر ہے کہ بزرگی اور شرف اس کو نصیب ہوئی اور اس سبب سے اس کو جامعیت کامل  
حاصل ہوئی اور ان سب صفوں کے ساتھ جناب سید المرسلین خاتم النبیین کے پیدا ہونے کی  
جگہ ہے پس جامع ہے اسرار و محی محمدی صلعم کا چنانچہ رسول مقبول صلعم کی نبوت اور ولایت  
بکے انوار و عین تابان اور غایان ہیں اور قیامت تک رہیں گے اور وہ نور نبوت اور ولایت  
جامع اور اکل ہے بطرح دوسری بتوئون اور ولایت سے پس اس قسم میں ایسی بڑی ترقی  
اور بزرگی اس شہر مقدس کو حاصل ہو گئی کہ اسنے عالم علوی اور سفلی کے اسراروں اور  
کمالوں کو اپنے اندر سمیٹ لیا اور خالق و خلق کو آپس میں ولا ملا دیا اہل تفسیر کہتے ہیں کہ مکہ  
مکہ ایک شہر ہے پسب یعنی لبنا واد بکاز یادہ ہے جو زاوے سے اور پیار مگر داکر دار و  
قلعہ کے مانند واقع ہوئے ہیں اور عمارتیں بہت ہیں اور چشمی اور چشمہ دار کنوین اور وقفی خانے  
اور حمام اور باطنین بہت سی ہیں چنانچہ لکھا ہے کہ امام فاکہی کے زمانہ میں کہ اسمقام اقدس  
کے بڑے ہونے میں سولہ حمام گرم ہوئے تھے اور یہ شہر مقدس حجاز کی ولایت میں داخل ہے



اور یہ ولایت درمیانین ولایت شام و عراق و مصر دین کے واقع ہے اور اس ولایت میں کئی  
 شہر داخل ہیں ایک مکہ معظمہ دوسرا مدینہ منورہ اور تیسرا یامہ اور بہت پر گئے ان تین شہروں کے  
 ساتھ تعلق رکھتے ہیں لکھا ہے کہ مکہ معظمہ کی آبادی نے بعد سلطان مراد خان کے بہت فروغ  
 پکڑا اور پانی کی بھی بہت کثرت ہو گئی اسوجہ سے کہ اس کے آبا و اجداد نے درست کیا نہ زبیدہ  
 اور اوسمیں بہت چشمے ملائے اور یہ نہر زبیدہ مارون رشید کی بیوی بڑی جانفشانی اور خرچ  
 کثیر سے نہر جنین سے لائی چنانچہ اسکے صرف میں ایک کروڑ سات لاکھ مثقال دینار صرف ہو  
 عرفات کو بھی بھی نہر گئی ہے اور منبع اس نہر کا بعض کے نزدیک مغاک جبل کڑا ہے  
 اور بعض کے نزدیک طاد ہے حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول  
 مقبول صلعم نے واسطے کہ معظمہ کے یعنی جبکہ آپ وائلے رخصت ہوئے گا کہ کیا خوب  
 شہر ہے تو اور بہت محبوب ہے تو طرف میرے اور اگر تحقیق قوم میری نہ نکالتی جگو تجو  
 تو نہ رہتا میں کہیں جو کثیر نقل کی ترمذی نے اور بہت حدیثیں اس مضمون میں صحیح  
 میں وارد ہوئی ہیں حضرت امام حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ بہترین اور دوست ترین  
 شہروں روئے زمین سے خدا کے نزدیک کہ معظمہ ہے تمام روئے زمین کو اسکے نیچے  
 کھینچا ہے نام اس کا ام القریٰ ہے اور اول وہ پہاڑ جو زمین پر رکھا گیا وہ جبل ابوقبیس ہے  
 اور اول جسے کہ طواف کیا کہ شریف کی زمین کا فرشتے ہیں حضرت آدم کی پیدائش سے دو ہزار  
 برس پیشتر اور وارہو کہ کہ شریف میں افطار کرنا دوسری جگہ کے ایک برس کے روزہ رکھنے  
 سے افضل ہے اور سونا و ناکا بہتر ہے دوسری جگہ کی تمام رات نماز پڑھنے سے اور آپ  
 فرماتے ہیں کہ نہیں جانتا ہوں میں کسی شہر کو روئے زمین پر سو کہ معظمہ کے جہیں چھین  
 دن قیامت کے انبیا اور صدیقین اور شہداء و صالحین مردوں اور عورتوں سے کہ وہ ب  
 نجات پائے والے ہوں گے دن قیامت کے اور نہیں جانتا ہوں میں کہ سو کہ معظمہ کے  
 تمام انبیا اور رسول اور کی طرف آئے ہوں دروازے بہشت کے کھلے ہوں اوسمیں  
 دن قیامت تک چنانچہ وارہو کہ ایک دروازہ نزدیک کعبہ شریف کے اور ایک  
 نیچے میراب رحمت کے اور ایک نزدیک جبراسود کے اور ایک نزدیک کن یا کن

بیان ولایت  
 حجاز سے بیان  
 حجاز کے  
 بیان نہر  
 زبیدہ کا خرچ

اور ایک نزدیک صفاء وہ کے اور ایک نزدیک چادر حزم کے اور ایک اندر کعبہ شریف کے اور آپ نے فرمایا کہ نہیں جانتا ہوں غین کسی شہر کو روئے زمین پر سوا مکہ معظمہ کے حسین علی خیر برابر لاکھ کے ہوا و حسین شہر ابراہام صلیٰ اخیار ہو اور زمین جانتا ہوں کسی شہر کو روئے زمین پر سوا مکہ معظمہ کے کہ حق تعالیٰ نے رسول مقبول صلعم کو فرمایا ہو کہ فلاں جگہ اپنی نماز کی جگہ کرو و انخذوا من مقام ابراہیم مصلیٰ اور نہیں جانتا ہوں کسی شہر کو روئے زمین پر جب صرف نظر کرنے سے عبادت لکھی جاوے بغیر پڑھنے نماز اور کرنے طواف کے سوا مکہ معظمہ کے اور نہیں جانتا ہوں غین کسی شہر کو روئے زمین پر حسین طاعت اور عبادت نہ کجاوے اور اجر و ثواب لکھا جاوے سوائے مکہ معظمہ کے جہاں دعا کرنے سے اوترتی ہے رحمت الہی اور خوشبو جنت کی اور قبول ہوتی ہے دعا اور فرمایا حضرت نے کہ نہیں ہے کوئی شہر مگر کہ بال مال کر گیا او سکود جال مگر مکہ معظمہ و مدینہ و بیت المقدس کہ ہر دروازے پر ملا مکہ واسطے نگہبانی کے صفت باندھے کھڑے ہونگے فرمایا رسول مقبول صلعم نے جسے ایک روزہ رکھا مکہ معظمہ میں لکھے گا اللہ تعالیٰ واسطے اس کے لاکھ روزے اور جسے ختم کیا ایک بار قرآن مجید لکھے گا اللہ تعالیٰ واسطے اس کے ثواب لاکھ ختم کا غرض اس طرح تمامی اعمال و عبادات کو سمجھنا چاہیے حضرت امام حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت آدم کے صحیفہ میں ایک سورۃ نازل ہوئی کہ ترجمہ و سکا زبان ہندی میں یہ ہے کہ میں کہ خدا ہوں مکہ شریف کو پیدا کیا میں نے اور کعبہ معظمہ کو اپنے گھر کے ساتھ نسبت لگا کر حرمت و عظمت عنایت کی میں نے پس میں نے مکہ شریف کے برابر میرے ہیں اور مکہ معظمہ کو ساتھ رہنے والوں آسمان و زمین کے آباد رکھتا ہوں میں جانتا کہ ستر ہزار فرشتے ہر روز بھیجتا ہوں زمین کہ بعد طواف بیت المعمور آکر کعبہ شریف کا طواف کرتے ہیں اور وہاں سے مرقد انوار اطہر سرور عالم صلعم کو جاتے ہیں اور اونکی باری پھر قیامت تک نہیں آئیگی اور جہ کے دن آٹھ لاکھ حاجی آتے ہیں اگر کم ہوتے ہیں تو فرشتے بھیج کر پورا کر دیتا ہوں پس جبکہ حاجی لوگ فوج فوج پریشان بالی اور گرد آؤدہ بغیر کہتے ہوئے شور مچاتے ہوئے ایک اور بیچ کے ساتھ میری زیارت کے واسطے آتے ہیں اور میرے

سماں ہوتے ہیں اور سیری جناب کبریاٰ میں اوترتے ہیں تو اب میرا ذمہ ہے اور مجھ پر واجب ہے کہ ان کو ثواب جیسا بدیکر خوش کروں اور ان کی بدیو کو نیکیاں کروں اور ان کے درجے بلند کروں اے آدم کعبہ شریف کی عمارت تیرے بیٹے ابراہیم کے ماتہ سے تمام کروں اور ابراہیم کو بطیفیل اسی گھر کے عزت و حرمت عطا کروں اور بعد اسکے اوسکی اولاد سے اپنی رحمت اور فضل سے آباد کروں یہاں تک کہ جمال جان آرا حبیبی محمد رسول اللہ صلعم کا مکہ شریف سے ظاہر کروں اور اس شہر کو اوسکی امامت سے قیامت تک آباد رکھوں اور تیرے اوس فرزند ارجمند کو خاتم النبیین کروں پس جو شخص کہ موسم حج میں میرے ملنے کا شاق ہو تو جان لے کہ میں نزدیک فقرا و غربا کی جماعت کے ہوں جو بال پریشان اور گرد آلودہ رکھتے ہیں شیخ <sup>صاحب</sup> حضراوی عقد الثمین میں لکھتے ہیں کہ مکہ معظمہ مرکز اولیا اور قیام اولیا ہے خصوصاً خیر زمانہ میں سہل ابن عبداللہ تسری سے روایت ہے کہ تھے عبداللہ بن صالح بڑے مرتبہ کے عارف باللہ کہ آدینوں کے مارے ایک شہر سے دوسرے شہر کو بھاگتے تھے آخر کار مکہ شریف میں آکر رہے لوگوں نے پوچھا کہ آپ یہاں کیسے رہتے ہیں آپ نے فرمایا کہ منہیں دیکھا میں نے کسی شہر کو حسین رحمت اور برکت الہی اوترتی ہوں مانند مکہ شریف کے اور دیکھا میں فرشتوں کو طواف کرتے صورتوں مختلف پر اور فرمایا کہ منہیں ہے کوئی ولی اللہ کا کہ صحیح ہو ولایت اوسکی مگر کہ وہ حاضر ہوتا ہے کہ شریف میں ہر جمعہ کی رات کو جس نے دیکھا یا ایک کو اونہیں سے یا اونہیں سے کسی نے دیکھا یا پہنچ گیا اپنے مقصد کو حضرت شیخ احمد حضراوی عقد الثمین میں لکھتے ہیں کہ حضرت امام یافعی رحمہ بعض اکابر دین سے روایت کرتے ہیں کہ اکثر اوقات کعبہ شریف کے گرد ملائکہ اور انبیاء اور اولیا بیٹھے ہیں اور اکثر جمعہ کی رات کو اور جمہرات اور پیر کی رات کو حاضر ہوتے ہیں مع اپنے تابعین اور اصحاب و اقرابا کے چنانچہ صبر و عالم صلعم رکن یمانی کے پاس مع اہلبیت و صحابہ و اولیاء امت و نوافر و زموتے ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام مع اپنی اولاد کے کعبہ شریف کے دروازے کے پاس بیٹھتے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام مع اپنی جماعت کے حجر اسود کی جانب بیٹھتے ہیں مگر سب زیادہ جماعت سرور عالم صلعم کی ہوتی ہے اور فرماتے ہیں کہ اون سب نبیوت میں سے دیکھا گیا کہ حضرت ابراہیم اور حضرت عیسیٰ کمال محبت و شفقت سے امت محمد صلعم کے ساتھ

پیش آتے ہیں اور آپ کی امت کے کمالات ظاہری و باطنی دیکھ کر خوش ہوتے ہیں و غیرہ اور اسرار عجیب حکایات غریب اس باب میں اہل حدیث نقل فرمائی ہیں و اہل حدیث کہتے ہیں کہ مکہ معظمہ کے بہت نام اور القاب ہیں امام نووی فرماتے ہیں کہ نہیں جانتا ہوں عین کسی شہر کو زیادہ ناموں میں مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ سے اور کثرت ناموں کی ہونا دلالت کرتا ہے اور تشریف و فضل سہمی کے چند نام اور القاب مبارک اچھلے تیر گاہے جاتے ہیں مکہ معظمہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بَیِّنَاتٍ مِّنْكَ اَہْلَ حَدِیْثٍ نے اس نام مبارک کے کئی معنی بیان فرمائے ہیں بعض کہتے ہیں کہ بسبب کم ہونے پانی کے یہ نام رکھا گیا اور بعض کے نزدیک معنی چوسنے کے ہیں کہ گنہگاروں کے گناہوں کو چوس لیتا ہے اور بعض کے نزدیک معنی کھینچنے کے ہیں اور یہ مقام اقدس بھی مخلوق کو انہی طرف کھینچتا ہے راہ دور و دراز سے اور نام مبارک مکہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الَّذِیْ یُبْرِکُ لَکَ الْمُبَارَکَ اَللّٰہُ بعض علماء کو نزدیک مکہ اور مکہ کے ایک ہی معنی ہیں اور بعض کے نزدیک مکہ نام ہے اوس میں تقدس ہے جبین مکہ معظمہ ہے اور علاوہ اوس زمین کے سب مکہ ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مکہ نام مکہ اور سجد الحرام کا ہے اور مکہ نام ہے کل حرم کا جیسے کہ تحقیق ان دونوں ناموں مبارک کی اچھی تری اور جوہری نے بخوبی فرمائی ہے اور نام مبارک ہے قریہ و ام القریٰ اسوجہ سے کہ سب قریوں سے افضل و اشرف ہے بوجہ اسکے کہ عین خانہ خدا ہے یا اسواسطے کہ بچائی گئی زمین اول اسی کے نیچے سے اور نام مبارک ہے حاطمہ کیونکہ ہلاک ہوا والا ملحدین کو یاد دہان کر دینا ہے گناہوں کو یا توڑنے والا ہے گردنوں مغروروں کو اور نام مبارک ہے بلد امین شہر امانت والا یا امن دینے والا اسواسطے کہ جو گنہگار یا واجب القتل گمراہ امن پناہ پکڑے جب تک اوس میں رہے امن میں ہے اور نام مبارک اہم صفا ہے اسوجہ کہ جو شخص بصدق نیت و عقیدہ صحیح وہاں پہنچتا ہے تو اوس کو صفاے قلب و نور و معرفت حاصل ہوتا ہے اور نام مبارک ہے مرویہ اسواسطے کہ اس شہر مقدس کی بزرگی روز ازل سے روایت ہوتی چلی آئی ہیں اور نہیں ہے کوئی نبی اور رسول مگر کہ وہاں حاضر ہوا اور حج کیا بیت الحرام کا اور نام مبارک ہے تیرہ بسبب ہونے زیادہ خبر و برکت کے

بَابُ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ  
خَاتَمُ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ  
وَمِنْ جَانِبِهِ  
مَسْجِدُ الْمَدِیْنَةِ  
مَسْجِدُ الْمَدِیْنَةِ

مَسْجِدُ الْمَدِیْنَةِ

مَسْجِدُ الْمَدِیْنَةِ

مَسْجِدُ الْمَدِیْنَةِ

مَسْجِدُ الْمَدِیْنَةِ

مَسْجِدُ الْمَدِیْنَةِ

مَسْجِدُ الْمَدِیْنَةِ

مَسْجِدُ الْمَدِیْنَةِ

اور میں یا سوچہ سے کہ شہر ہے ابرار و نیک اور نام مبارک ہے راس کیونکہ کہ معظمہ رود سے نیر  
 میں آیا ہے جسے تمام جہنم میں سر اشرف لاء عطا ہے اور نام مبارک ہے ہائم الہ رحمۃ اللہ علیہ  
 افضل خیر و برکت میں اور نام مبارک ہے عرش قاضی عیاض کہتے ہیں کہ جمع ہے عرش کی  
 بمعنی گمرون کہ معظمہ کے چنانچہ وار دہوا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما موقوف کر دیتے تھے لیکر کوچہ  
 کہ دیکھتے تھے آپ عرش یعنی کہ معظمہ کے گھر و ملک اور نام مبارک ہے بلند مرتز و قہ  
 فرمایا اللہ تعالیٰ نے حکایتا سیدنا ابراہیم سے وَاَرْزُقْ اَهْلَكَ مِنَ الثَّمَرَاتِ یعنی جبکہ  
 حضرت ابراہیم نے کہ معظمہ کے لیے دعا مانگی تو جابا باری نے حضرت جبرئیل کو  
 حکم فرمایا کہ ایک پستی شام کی بستیوں میں سے اوٹھا کر وہاں لیجا چنانچہ حضرت جبرئیل نے  
 طائف کی زمین کو اوٹھا کر کعبہ شریف کا سات بار طواف کرایا اور قریب کہ معظمہ کے رکھ دیا  
 ایسوجہ سے سیرانی اوس زمین کی مانند سیرانی شام کی زمین کے ہے یہاں تک کہ لکھا ہے  
 کہ فرما کہ میوجات فصل بیج و خریف اور صیف کے ایک دن کہ معظمہ میں ملتے ہیں شیخ احمد  
 حضراوی عقد الثمین کہتے ہیں کہ جس وقت داخل ہو تو کہ معظمہ میں کیس وقت رات کو بیس تحقیق  
 تو باویگا اوس میں جو چیز جا ہیگا چہ جائے کہ دن کو اور زمین شب گذارتا ہے اوس شہر مقدس  
 میں کوئی گریٹ بھر کر خدا و شاکر اللہ تعالیٰ اور آپ یہ حکایت روایت کرتے ہیں کہ ایک ایک  
 شخص بلک شام سے بارادہ حج پس جب وہ داخل ہوا کہ شریف میں تو دیکھے وہاں ہر قسم کے  
 میوے بے شمار تو نہایت تعجب پیدا ہوا اور دلیں کہا کہ ہم اپنے شہر مدینہ باوجود کثرت  
 باغوں کے اتنی افرات نہیں باتے ہیں مگر وقت ڈیڑھ پہر دن چڑھے قبر و رہے کہ اس  
 شہر کے باغ ہمارے شہر کے باغوں سے زیادہ ہونگے پس نکلا وہ باہر شہر کے واسطے  
 دیکھنے باغوں کے پس دیکھے وہاں مگر پہاڑ تو اوڑھنا وہ تعجب پیدا ہوا اور سورما ایک پہاڑ کو  
 پاس جب وقت سح کا ہوا تو دیکھا ایک جماعت کو اونٹوں کے ساتھ بغیر سائے اور بوجھوں کے  
 پس انہوں نے بھلایا اونٹوں کو اور اوس پہاڑ سے چھ لیکر اوس پہاڑ دینے اور کہ معظمہ  
 کی طرف لیکر چلے میں بھی اون کے ساتھ چلا پس دیکھا میں کہ جس وقت پہونچے وہ کہ شریف میں  
 تو انہوں نے کھولا اونٹوں کو تو انہیں سے طرح طرح کے میوے تر و تازہ نکلے

بلد مرتز و قہ

جہان طائف

حکایت عجیبہ  
 حضرت کہ شریف  
 تقدیر الہی  
 منجھ کر استقامت  
 سے معظمہ کے  
 لیے

جنگا و بعت نہیں بیان ہو سکتا تو اس وقت جانا ہے کہ یہ رزق حق سبحانہ تعالیٰ کی طرف سے ہے  
 فرمایا اِنَّ مِنْ جَبَّتِ الْاِلٰهَاتُ كُلُّنَّی وَقَوْلُ تَعَالٰی اَطْعِبْهُمْ مِنْ جُوعٍ وَاَسْقِمْ مِنْ  
 خَوْفٍ اور نام مبارک ہے تمامہ اور حجاز اور بلد طیبہ و متقدسہ و قادسیہ و تاسیہ  
 و مہوتہ و تاج و آہم کوئی و آہم رحم و آہم المشاعر و متحفہ و معطشہ و رحم و آہم و  
 بلد و حجاز و بلد الحرام و طیبہ و متعاد اور نجد القاب مبارک سے ہے مشرفہ و مکرمہ  
 و متحفہ و مہاتبہ و والدہ و نادرہ و جامعہ و تبارک و غیرہ القاب عظیمہ اور نام پاک  
 شیخ عبدالہ بن فیروز آبادی صاحب قاموس نے ایک رسالہ مکہ معظمہ کے امیر مبارک کی تحفہ  
 اور تصریح میں لکھا ہے حلی تصریح اس مقام میں دشوار ہے جو شائق ہوا ائمہ دین کی کتب میں  
 ایسے بعض لکھتے ہیں کہ یہ عمل جبر ہے کہ اگر صاحب کسیر کی بیانی پر کسیر کے خون سے  
 یہ عبارت لکھی جاوے مَكَّةُ وَسَطُ الدُّنْيَا وَاللَّهُ رَؤُوفٌ بِالْعِبَادِ تو خدا چاہے ہوتا  
 ہو جاوے گا خون کسیر کا حاصل یہ کہ مکہ معظمہ کے فضائل بشیاء و حجاب ہیں کافی اور بس ہے  
 کہ بلد اقدس اور بلد رسول ہے خداوند کریم سب سداونوں کو اپنے فضل عظیم سے وہ شہر  
 مقدس کی کیا نصیب فرماوے آمین رب العالمین

### فصل چوتھی

مکہ معظمہ کے حرم مقدس کے آداب اور حدود کے بیان میں ہے۔  
 پوشیدہ نہ ہے کہ اس زمین کو جو مکہ شریف اور مکہ معظمہ کے ہے بے بابت تعظیم کہ  
 شریف کے اللہ تعالیٰ نے واجب التعظیم کر دیا اور حرم نام اس کا اسوجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ  
 نے ادمین بہت سی چیزیں حرام کر دیں جو دوسری جگہ نہیں اہل حدیث لکھتے ہیں کہ جب چوڑا  
 حضرت براہیمؑ نے مکہ شریف میں رکھا تو اس کی روشنی چاروں طرف جانتا کہ پہونچی اور  
 حد حرم کی مقرر ہوئی اور بعض کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو زمین پر بھیجا  
 تو آپ ڈرتے تھے شیاطین سے بوجہ تنہائی کے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حضرت آدمؑ کی  
 محافظت کے لیے بھیجا پس جہاں جہاں کہ حدین حرم کی ہیں وہاں ہر طرف فرشتے کھڑے  
 ہو گئے پس جتنی زمین کہ درمیان مکہ معظمہ اور جگہ کھڑے ہونے فرشتوں کی تھی وہ سب

اور دوزخ میں کہ معظمت سے برینہ شریف کی طرف تعظیم تک تین میل ہے اور میں عراق و طائف  
 کی طرف سات میل اور جبرائیل کی طرف نو میل اور جدہ کی طرف دس میل ہے اتنی زمین میں چاروں  
 طرف شکار کرنا اور درخت کا ٹانہ درست نہیں ہے اور اگر اتفاق سے کسی نے وہاں شکار مارا  
 یا جوار کا ٹانہ تو اس پر کفارہ آتا ہے اور نہ چاہیے وہاں کے جانور و کوسایہ اور پانی سے ہانکنا اور  
 نہ پتے جوار کا ٹانہ آؤ خروستنا کر دو اس کے واسطے جائز رکھا ہے لکھا ہے کہ اگر کوئی جانور زخم  
 کسی جانور کے پیچھے دوڑتا ہے جب وہ جانور حرم کی حد میں داخل ہوتا ہے تو وہ درندہ  
 پھرجاتا ہے اور حرم کی حد میں زخمی نہیں داخل ہوتا ہے اور اکثر لوگوں نے حرم کی حد  
 ہر نوں اور درندہ جانور و کوسایہ ایک جگہ ملے دیکھا ہے ابو نعیم حلیہ الاولیاء میں حضرت مجاہد  
 روایت کرتے ہیں کہ بعض بعض اوقات لاکھ لاکھ آدمی بنی اسرائیل سے حج کے لیے آتے تھے  
 جب حد حرم میں پہنچتے تھے تو ننگے پاؤں جاتے تھے اور مصطفیٰ ابن ابی شیبہ میں مذکور ہوا  
 کہ جب پہنچتے تھے بنی اسرائیل مقام طوی میں تو فوراً بسبب تعظیم کعبہ و ادب حرم شریف  
 کے ننگے پاؤں ہو جاتے تھے ازرقی و ابن عساکر حضرت ابن عدی رحمہ سے روایت کرتے  
 ہیں کہ حواریوں نے بھی حج خانہ کعبہ کا کیا پس جبکہ حد حرم شریف میں داخل ہوئے تو  
 سوار یوں پر سے اتر پڑے اور پیدل چلے اور ابن ابی شیبہ سے روایت ہے کہ انبیاء  
 کہ دیکھتے تھے نشان حرم شریف کا تو ننگے پاؤں ہو جاتے تھے اور روایت کی حضرت  
 امام بیہقی مناقب نے اپنے باپ امام محمد باقر سے کہ حضرت امام حسنؑ نے پندرہ حج پیادہ  
 کیے اور آپ کے گھوڑے کو قتل آگے آگے چلتے تھے احادیث کی کتابوں میں مذکور ہوا کہ سب  
 نبیوں نے پیادہ پاج کیا اور حضرت آدمؑ نے سرانذیب سے پیادہ چل کر جالیس حج کیے  
 اور سعید ابن منصور مجاہد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمعیلؑ نے  
 پیادہ حج کیا اور بعض کتب سیر سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ بعد ہمار کعبہ ہر سال  
 ہمراہ حضرت سارہ اور حضرت اسحق کے حج کے لیے تشریف لاتے تھے مذہب حنفی میں  
 حکم ہے کہ اگر کوئی کبیر قتل کرے اور حرم میں آن بیٹھے تو اسکو قتل نہ کرے جبکہ کہ  
 وہاں سے باہر نہ نکلے غرض اس مقام اقدس کو ایک خصوصیت ایسی حاصل ہے کہ اور

الشیخ جعفر بن محمد باقر صاحب فیضی قدس سرہ کی نسبت ہمالیہ بحر و صوبہ رب العالمین اوس سسر میں  
 غیر شریفین میں سب مسلمانوں کو چاہئے کہ آئین یا رب العالمین

### فصل پانچویں

کہ شریفین میں رہنے اور مرنے کی فضیلت میں

بیان فضائل  
 شریفین  
 و  
 مفسرین

شیخ احمد جعفری عیسیٰ بن عبد اللہ بن محمد بن حضرت امام حسن بصری سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسے صبر کیا کہ شریف کی گرمی پر اگر چاہے ایک ساعت دن کی دور کر بھیگا اور اللہ  
 تعالیٰ کو خوش کی آگ سے پانوں پر سب کے رستہ پر اور نزدیک فرماوے گا اور اللہ تعالیٰ سے  
 دو سو برس کے رستہ اور ایک روایت میں وار دو ہولے سو برس میں روایت ہے کہ حضرت  
 اسماعیل نے کہ شریف کی گرمی کی اللہ سے شکایت عرض کی حکم ہوا کہ اسی سبیل کہ لکھنؤ  
 میں واسطے تیرے ایک دروازہ جنت کے دروازہ زمین سے بیچ بھر اسودے کہ چلبلی  
 اوپر تیرے ہوا او سہین سے دن قیامت تک معید ابن جبریل سے روایت ہے کہ  
 شخص بیمار ہوا کہ شریف میں ایک دن لکھا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اس کے تو تکمیل کر کہ  
 وہ شات برس میں پس اگر سفر ہے وہ تو اللہ تعالیٰ اس کا دگن اجر و ثواب عطا کرتا ہے  
 روایت کیا امام فاطمی نے اور قزوینی نے وار د ہوا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اس کے  
 بیویوں سے جب کسی پیغمبر کی امت عذاب الہی سے ہلاک ہو جاتی تھی تو وہ ہی کہ شریف  
 میں اگر عبادت الہی میں مشغول ہو جاتا تھا یا نہ تھا کہ انتقال یا تھا روایت کیا ازانی  
 نے وفی تفسیر فتح العزیز میں وار د ہوا کہ اسی مثال سطور پر سمجھنا چاہیے کہ جسے عہدہ دار  
 اور بار خد مت بادشاہی جب اپنے کام سے بیکار ہوتے ہیں تو اپنے بادشاہ کی خدمت  
 میں رجوع کرتے ہیں اور اس کے سلام و محبت میں حاضر رہتے ہیں لیکن طرح سمجھنا چاہیے  
 کہ جب کسی کا دل دنیا سے سیر ہو جاتا ہے اور چاہتا ہے کہ رجوع سخی اگر دن تو وہ  
 بیتا اللہ شریف کا قصد کرتا ہے گویا رجوع سخی اسی طریق میں جانتا ہے حضرت امام  
 حسن بصری سے روایت ہے کہ جو شخص مراحمہ کہ معتمدین تو گویا وہ مراحمہ آئین  
 میں اور بھی آپ سے روایت ہے کہ خدا تعالیٰ کی رحمت ایک طرح سے اور ترقی ہے لیکن



جب زمین پر اترتی ہے تو دس حصے ہو جاتی ہے نو حصے مکہ شریف کے رہنے والوں کو نصیب ہوتی ہے اور ایک حصہ تمام عالم کو نصیب ہوتی ہے اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جو شخص مرا مکہ شریف میں پس گو یا کہ مرا و حج آسمان دینا سکے اور جو شخص مرا حج حرم مکہ معظمہ کے در آنجا ایک قدح کر نیو لاسے یا عمرہ لایو لاسے اوٹھا و گیا او سکوا اللہ تعالیٰ دن قیامت کے کہ یہ حساب ہوگا او سکا اور نہ عذاب روایت کیا چند ہی نے حضرت محمد بن سابط سے روایت ہے کہ انتقال پایا حضرت فوج اور حضرت ہوڈ اور حضرت صالح اور حضرت شعیب علیہ السلام کہ شریفین میں اور ان سب حضرات کی قبریں درمیان زمزم شریف اور حجر اسود کے ہیں اور روایت ہے ایک شخص سے کہ آل خطاب سے تھا فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جو شخص مرا مکہ معظمہ اور تھا و گیا او سکوا اللہ تعالیٰ امن والونین سے یعنی وہ شخص امن میں رہے گا خوف بڑے دن قیامت کے حضرت شیخ احمد حضروای عقد الثمینین کہتے ہیں کہ خداوند کریم نے انعام جلیل اور فضل عظیم فرمایا او پر رہنے والوں حرم شریف کے کہ نہین تیر کر تاربت کوئی بھوکا رہے اور کیسے بھوکا رہے جس حاملین کہ اللہ تعالیٰ نے او میں کھانا لذیذ اور نفیس اور شفا کل بیمار یونکی زمزم شریف کو مقرر کیا وار د ہوا کہ حجر اسود پر لکھا ہوا ہے کہ میں ہوں اللہ صا مکہ کا رزق دیتا ہوں او سکوجکے واسطے کچھ جلد ہو یہاں تک کہ تعجب آپ ہے او سپر جلد والوں کو ف اہل حدیث آداب مکہ شریفین رہنے کے بہت لکھتے ہیں اونہیں سے کئی ایچکے کہ جاتے ہیں کہ جو شخص اس مقام اقدس میں ہے تو او سکوجا ہے کہ جہانک ممکن ہو اکل عطا کھاوے اور یہ بات خواہ کسب پیشہ سے ہو او سکوا حاصل ہو خواہ مزدوری و محنت سے جیسے انفضیل بن عیاض اور عیسیٰ و ابراہیم او ہم محنت و کسب قوت حلال کھا یا کہ تو کھے یا اسخرج کہ ہمہ وجہ بارگاہ الہی میں توجہ ہو جاوے کہ رزاق مطلق مسخر کر دے واسطے او سکے اکل حلال اور وہاں سے او سکوا غذا غایت فرماوے جہاں سے او سکوا گمان نہو مانند دعام انبیا اور اولیا کے دو عمر سے یہ کہ یہ سوال کرے حرم شریف میں کسی سے کہ برے عظیم کی بات ہے کہ بارگاہ الہی میں رہ کر مخلوق سے لقا کرے قیتر سے یہ کہ ان رہ کر دنیا کی لذتوں اور نفسانی خواہشوں پر افسوس و حسرت ولین نہ لاوے ورنہ ممکن ہذا نقصان

یہ بات تو اس قدر ہے کہ جو شخص مکہ شریف میں رہے تو اس کا دل ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی طرف رہے

اور چاہیے کہ بغیر اس کے جان نرس ہے اکثر سالین جابر بغیر لی بی کے وہاں نرس ہے اور  
 چاہیے کہ کم کھاوے کہ شہداء از مہم شریف کو کرے اور چنگ کہ اضطراب شری اور جو ہش  
 صادق غالب نہو ہے جب تک نہ کھاوے اور چاہیے کہ مسکینوں و محتاجوں کی طرح وہاں  
 رہے اور جو ہم ہو چو تو او سہین قنبر اور خراب کو شامل کرے اور جہاں تک ممکن ہو کسی سال کو خالی  
 تیسرے اور مزاج میں نرمی اور برہم داری پیدا کرے خود اور دیگر کو نہ ہمارا کرے کہ ابلیس بعین کو  
 سی گاہ نے بارگاہ الہی سے مردود کیا اور ہر ایک جگہ پشایا پانچا نہ کو نہ بیٹھ جاوے ہر  
 بقل کیا امام قشیری نے ابن عثمان مغربی وغیرہ سے اور چاہیے کہ حرم شریف میں بغیر  
 زیادہ نہ چمکے کیونکہ حرم شریف مسجد کا و انبیا و اولیا و ملائکہ ہے اگر کھل جاوے پردہ کوئی  
 تو نہ پاوی حرم شریف میں کوئی جگہ خالی مسجد کرنے والوں سے دن رات اکثر اولیا و اللہ صاحب  
 حال نے یہ کیفیت دیکھی اور محبوب ہو کر خدمتے زاری کی یہاں تک کہ وہ کیفیت اشرق اوئے  
 سلب ہو گئی اور چاہیے کہ کبھی دین خیال نہ کرے کہ میں خدا کی عبادت کامل کی بلکہ اپنی  
 نقصان عبادت کا اقرار ہر دم کرتا ہے اور غنہ و مغفرت چاہتا ہے ہر کسی غیبت اور بڑائی  
 کرے اور قسم نہ کھائیگا کرے اور ڈرا کرے خدا کی جلال و عظمت سے لکھا ہے کہ حضرت  
 ابو محمد حریری نے ایک برس مکہ معظمہ میں قیام کیا اس عرصہ میں بیاس ادب نہ لگایا بلکہ  
 دیوار کا اور نہ سوئے اگر غلبہ نیند کا ہوتا تھا تو بیٹھے بیٹھے آپ سو جاتے تھے اس طرح ابو عمر  
 صوفی چالیس برس مکہ معظمہ میں رہے لیکن بول و ہزار کے واسطے حد حرم میں کبھی نہ گئے بیٹھے  
 حضرت امام اعظم نے آداب مکہ معظمہ کے ادا فرما سے جہاں اندر خیر الخیر حضرت ذوالنون  
 فرماتے ہیں کہ دیکھا میں ایک جوان کو نزدیک دروازہ کعبہ معظمہ کے کہ کثرت سے رکوع  
 مسجد سے کرتا ہے پس قریب ہوا میں اس سے اور کہتا ہے کہ اس کا سبب کیا ہے تو اس نے  
 بیان کیا کہ منظر ہونین اذان کا اپنی رخصت میں میں دیکھا میں ایک قہر گرا او سیراد میں بیٹھا  
 لکھی تھی **مِنْ الْعِزِّ الْعَظِيمِ إِلَى الْعَبْدِ الصَّادِقِ التَّكْوِيْلِ الصَّرَفِ مَغْفُورًا لَكَ مَا لَكَ**  
**مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ حَاصِلُ يَهْ** کہ معصیت اور پرانی سبب جگہ بد ہے لیکن بارگاہ الہی  
 اور حرم اقدس میں نہایت بد اور موجب سخت عقوبت ہے پس مرد با ایمان کو لازم ہے

بجانب سے  
 حضرت امام اعظم  
 فرماتے ہیں کہ  
 اگر کوئی شخص  
 دروازہ کعبہ  
 معظمہ کے قریب  
 بیٹھے اور  
 منظر ہونین  
 اذان کا دیکھے  
 تو اس سے کثرت  
 سے رکوع کرے  
 یہ اس کا سبب  
 ہے کہ اس کو  
 اللہ تعالیٰ  
 مغفرت فرمائے  
 اور اس کو  
 جہنم سے  
 نجات دے

کہ جب تک اس مقام اقدس میں حاضر رہے ہر ایک اپنے اعمال و افعال میں ہر ساعت خیال رکھے  
خداوند کریم بسم اللہ نوکروان رہا نصیب مراوے آمین یا رب العالمین

## باب ساتواں

### فصل پہلی

مکہ معظمہ کے قبرستان یعنی جنت البقیع کے فضائل کے بیان میں

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ کیا اچھا قبرستان ہے یہ  
روایت کیا ابو الفرج نے جنت یعنی رسول مقبول صلعم نے کہ مکہ معظمہ کے قبرستان کی تعریف بیان  
فرمائی تو جس شی کو کہ جب کبریائے اچھا کہا تو اس کی بڑائی اور بزرگی کیا بیان کیجا وہ حدیث  
ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ کھڑے ہوئے رسول خدا صلعم اور بقیع کے اور زمین تھا اوجھ  
اور ان نوغین قبرستان پس آپ نے فرمایا کہ اوشاویگا اللہ تعالیٰ اس میں سے یا سارے  
حرم سے ستر ہزار وہ لوگ کہ داخل ہونگے جنت میں بغیر حجاب کے اور زمین سے ہر ایک شفا  
کرے گا ستر ہزار کی چہرے اونکے مانند جو دھوین رات کے روشن ہونگے حضرت ابابکر صدیقؓ  
نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ کون ہونگے آپ نے فرمایا کہ غبار فخر یا یعنی وہ لوگ جو  
سامان ظاہری سے عاری رہے اور دنیا کی تکلیفوں پر خوشی سے صبر کیا اور خدا و رسول کی  
محبت میں سرشار رہے حضرت بریدہ سلمیٰ رضی عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم  
کہ جس میں میں نے صحابیوں میں سے دفن ہو تو وہ کل اہل اہل و سن میں کو کھینچنے والا  
ہوگا طرف جنت کے اور ان سب پر نور پھونچانے والا ہوگا و ان قیامت تک روایت کیا  
ابن جوزی نے اور ایک روایت میں وارد ہوا کہ شفاعت کریں والا ہوگا واسطے اہل اہل و سن میں کے  
اہل اسلام کو مقام غور کرنے کا ہے کہ جب ایک صحابی کے دفن ہونے سے یہ خبر و برکت اور  
نفع عظیم حاصل ہوتا ہے تو جنت البقیع وہ مقام اعلیٰ ہے کہ وہاں کسی کو یہ شیر خدا مقبول بارگاہ  
کبریا آرام فرما رہے ہیں مثل سیدنا عبد اللہ ابن زبیرؓ و سیدنا عبد الرحمن ابن ابی بکرؓ و سیدنا قاسم ابن سلیمانؓ  
صلعم و سیدنا عتاب بن اسید و سیدنا طاووسؓ و سیدنا عبد اللہ بن عمرؓ بن الخطابؓ و سیدنا ابو محمدؓ و  
وسیدنا جیب بن حدی و سیدنا عبد اللہ بن کریرؓ و سیدنا سہل بن حنیفؓ و سیدنا عثمانؓ و سیدنا

حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ و سیدنا عبدالقاسم بن سلام و سیدنا اسحاق بن رباح و سیدنا سفیان بن عیینہ  
 و سیدنا اسماعیل بن ابی بکر و سیدنا حضرت خدیجہ الکبریٰ و سیدنا حضرت آمنہ و سیدنا یحییٰ بن زکریا و سیدنا  
 بن جبرائیل و سیدنا امام عبداللہ بن اسحاق و سیدنا شیخ ولاحی و سیدنا امام عبداللہ بن مسعود  
 امام قشیری و سیدنا شیخ عمر العربی وغیرہ صحابہ و تابعین و اولیاء و عارفین کی بہت سی قبریں ہیں کمال  
 مکہ کے کمال تحقیق سے ان حضرات کی قبروں کے نشان بنا دیے ہیں اور جنت المعلک کے دروازے پر  
 مزار حضرت ملا علی قاری کا ہے دیرہ میں مزار سید احمد رفائی اور ابو البرکات نعفی صاحب کفر کا اور حضرت  
 خواجا بو عثمان نارونی کا بھی مشہور ہے و سیدنا معلک بن جنت معلک کے دروازے پر  
 اسکے آخر سے دور ہو گئی ہے جیسے لفظ محایا کہ محل میں محابہ تھا جنت المعلک کے دروازے پر  
 اندکے محل کے دروازے پر جانے والوں کو بائیں طرف قبر ملا علی قاری کی مشہور ہے بائیں  
 میں جنت المعلک کو چون کہا کرتے تھے جنت التین میں وارد ہوا کہ رسول خدا صلعم نے سوال کیا جنت  
 اہل بقیع کے یعنی واسطے اہل قبرستان مدینہ طیبہ کے ارشاد ہوا کہ ان کے لیے جنت ہے پھر  
 سوال کیا واسطے اہل قبرستان مکہ معظمہ کے حکم ہوا کہ اسے حبیب میرے سوال کیا تو نے اپنے  
 ہمایہ کے مقدمین میں پس سوال کر میرے ہمایہ کے مقدمہ میں روایت کیا تشریف لے گیا  
 جس سلمان بھائی کو رب العالمین و مان جاننا نصب کرے تو چاہیے کہ کمال آداب و محبت  
 بعد تحنہ سلام و اومید ثورہ کے قرآن مجید جتنا ہو سکے ضرور پڑھے اور خدا کی تسبیح و تہلیل اور دعا  
 و استغفار میں مشغول ہو اور بخوڑی و خیر کی قبروں پر ٹھہر جائے امام قرطبی  
 اپنے تذکرہ میں لکھتے ہیں کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جو شخص گزرے اوپر کسی قبرستان کے  
 اور پڑھے سورہ خلاص گیارہ بار تو اللہ تعالیٰ ہر مردے کو ثواب گیارہ گیارہ سال کا چھوڑے گا  
 کاش کہ سو دسین نہیں ہوتی ہے ابن ابی شیبہ حضرت امام حسن بصری سے روایت کرتے ہیں  
 کہ جو شخص داخل ہو قبرستان میں اور اسے یہ دعا پڑھے اللہم رب ھذا الاجساد البائتہ  
 العظام التي خرجت من اللہ یا وہی بک مومنۃ اھل علیہا روحا منک سلاما  
 دئی تو اسکا اتنا بڑا ثواب ہے کہ بہت غفار مانگا ہے واسطے پڑھنے والے کے ہر مومن جو  
 حضرت آدم کے وقت سے اور بلقیث بن ابی الدنیا بطور پیر وارد ہوا کہ کبھی جاتی ہیں وہاں

مقتضی حاجت

مقتضی حاجت

مقتضی حاجت

بنیامان جنتی کہ حضرت آدم کی اولاد مرسے قیامت تک وہ جانی محرت تھے سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ  
 دلائی فرماتے ہیں کہ میں شرف ہوا اہل جنت العلماء پر اور انہوں نے کہا میں کہ آیا تم کچھ نفع پاتے ہو لوگوں کے  
 تحفہ قرات وغیرہ سے تو انہوں نے کہا کہ اچھا کوئی کیسے حال سے واقف نہیں ہے اپنے اپنے  
 عیش آرام میں سب مشغول ہیں محمد ابن بابصہ سے روایت ہے کہ درمیان مقام ابراہیم اور حجر اسود کے  
 اور رکن یانی اور زمزم کے ایک کم سونبیو کی قبر میں ہیں اور گرد کعبہ شریف کے قبر میں تین سونبیو کی ہیں  
 اور ایک روایت میں وارد ہوا کہ درمیان حجر اسود اور رکن یانی کے ستر سونبیو کی قبر میں ہیں کہ اس میں  
 انتقال کیا بھوک اور جوؤں کی تکلیف سے اور قبر شریف حضرت امیصل اور حضرت باجرؤ کی حطیم میں  
 نیچے میز آب رحمت کے ہے واللہ اعلم بالصواب

### فصل دوسری مکہ معظمہ کی آس پاس کی مسجدوں کے بیان میں

پوشیدہ نرس ہے کہ جب حاجی مکہ معظمہ میں پہنچے تو سوائے مسجد الحرام کے جو اور مسجد نبی اس  
 مکہ معظمہ کے ہیں ان سب کی جانتا ممکن ہو زیارت کرے اور عین سے ایک مسجد حنیفہ بنا سیکر  
 وارد ہوا کہ اس مسجد میں ستر سغیروں نے نماز پڑھی ہے اور عین سے حضرت موسیٰ بھی ہیں اور وہ  
 سب نبی وہین فن ہیں روایت کیا قرشی نے مناسک میں امام ازرقی لکھتے ہیں کہ اس مسجد کے  
 میں دروازے تھے لیکن اب بند ہو گئے بالفعل دو دروازے یا تین کھلے ہیں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے عرفات پر جاتے ہوئے اس مسجد میں نماز پڑھی ہے حضرت عطا فرماتے ہیں کہ فرمایا حضرت ابو بکر  
 نے کہ اگر ہو تا میں اہل مکہ سے تو البتہ حاضر ہوتا میں ہر سغیرہ روایت کیا ازرقی نے اور حضرت رحمانی  
 بنحوہ الثغوس میں لکھتے ہیں کہ مسجد حنیفہ میں چار سونبیو نے بسبب صدمہ جوؤں کے وقتاً  
 پائی بعض صالحین سے روایت ہے کہ اس مسجد شریف میں ہر برس حضرت خضر اور حضرت  
 الیاس جمع ہوتے ہیں اور اکثر اولیاء اللہ اس کی زیارت کو آتے ہیں تو اہل حدیث لکھتے ہیں کہ  
 حاجی کو چاہیے کہ ایام قیام منا میں امام کے ساتھ جہاں تک ممکن ہو نماز اس مسجد میں نہ چھوڑے  
 کہ اسکا بہت بڑا اجر و ثواب ہے جیسا کہ علامہ غزالی احباب میں لکھتے ہیں و حنیفہ کہتے ہیں  
 کنارہ کو یہ مسجد بھی مناکہ کنارہ میں یا مناکہ کے پہاڑ کے کنارے میں ہے دوسری مسجد ابو قیس ہے

بیان مسجد  
 حنیفہ میں  
 قبرین کی  
 مقام حجر  
 اسود و حجر  
 اسود

بیان مسجد  
 حنیفہ میں

بیان مسجد  
 حنیفہ میں

جہان حضرت بلالؓ نے اول اذان دہی ہے اور زیارت مسجد النبیؐ کی کہ مقابل مسجد الجہن کے ہے کہ  
 جہان حضرت بنی ایکس وخت کو واسطے کسی کام کے طلب فرمایا اور وہ وخت مع جز حاضر ہوا تھا اور  
 مسجد الایجاب کی بھی زیارت کرنی چاہیے کہ حضرت نے اس مسجد میں بھی نماز پڑھی بعض کہتے ہیں یہ مسجد  
 بھی یہی مسجد ہے اور مسجد الجہن ہے کہ جنوں نے وہاں حضرت کا قرآن مجید سنکر ایمان لائے اور اسکا  
 مسجد البیعة بھی کہتے ہیں اسوجہ سے کہ جنوں نے آپؐ وہیں بیعت کی روایت کیا از رقی نے آکر  
 مسجد بیت العقیبی کی زیارت کرنی چاہیے کہ انصار نے اول و بچکھ بیعت کی اور بالفعل یہی  
 آباد ہے منہ کے جانے والے کو بائیں طرف پڑنی ہے اور مسجد الزبیر کی زیارت کرے کہ حضرت  
 نے وہاں نماز پڑھی اور فتح مکہ کے دن وہاں نیزہ گاڑا ہے روایت کیا بطرانی نے اور زیارت  
 مسجد ایاد کی جہان بادشاہ شیخ کے گھوڑے بند ہے تھے مگر اب جایا کہ شریف بن ایک  
 محلہ کا نام ہے اور بھی زیارت مسجد ذی طوی کی کرے کہ رسول مقبول صلعم حالت حج اور غزوہ میں  
 وہاں وترے اور زیارت مسجد جعفرانہ کرے کہ مکہ معظمہ سے نو کوس ہے غزوہ خنین کی غنیمت  
 وہیں تقسیم فرمائی اور مسجد حضرت عائشہ کی جو تعلیم میں ہے زیارت کرے اور مسجد نوحہ النبیؐ کی غنیمت  
 جہان انا اعطینا نازل ہوئی کرے اور زیارت مسجد الکبش کی منامین کرے جہان حضرت ابراہیمؑ  
 قربانی فرمائی وہاں ایک مقام کا نام ہے کہ شریف سے تین کوس پر جانب مشرق کے  
 کہ وہاں مکانات اور دکانیں بنی ہوئی ہیں موسم حج میں وہاں بازار نہایت آراستہ کرتے ہیں  
 اور وجہ نام رکھنے کی یہ ہے کہ مناسک کے معنی لغت میں اندازہ کرنے کے ہیں اسلئے بھی قربانی کرنا  
 اندازہ کیا جاتا ہے یا اس جہت سے کہ جب حضرت جبریلؑ حضرت آدمؑ سے اس مقام میں جا  
 ہونے لگے تو کہا تمہیں لینے آرزو کر حضرت آدمؑ نے کہا اقم فی الجنة یعنی آرزو کرنا تو نہیں  
 جنت کی اسلئے یہ مقام کا نام منار کہا کہ اسنیت حضرت آدمؑ کی یعنی آرزو وہاں واقع ہوئی تھی  
 رب العالمین کہ جو وہ مقام دیکھنا نصیب کرے آمین

### فصل تیسری

مکہ معظمہ کے پہاڑوں کے بیان اور ان کے فضائل میں

شیخ احمد خضر اویٰ عقد الثمین میں لکھتے ہیں کہ پہاڑ مکہ معظمہ کے بہت ہیں چنانچہ از رقی لکھتے ہیں

کہ حد حرم مکہ معظمہ میں بارہ ہزار پہاڑ ہیں اور قریشی بجز العمیق میں لکھتے ہیں کہ مکہ معظمہ کے سب  
 پہاڑوں کے سرچھکے ہیں طرف کعبہ شریف کے اولین نقاش وغیرہ اپنی حدیث لکھتے ہیں کہ مکہ  
 معظمہ کے پہاڑوں میں اکثر پہاڑ ہیں سونے اور چاندی کے اور خزانوں کے اور جو اس کے  
 چنانچہ بعض عارفین اہل اللہ کو بعض اوقات نظر آنے لگتے ہیں انہیں سے پہاڑ معظم مکرم جبل النور  
 کہ اوپر شوق القبر ہوا اول اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اسی پہاڑ کو زمین پر رکھا اور اسی پہاڑ پر حضرت  
 ابراہیمؑ کے چڑھ کر خلائق کو واسطہ حج کے پکارا یہ پہاڑ جنت کے پہاڑوں میں سے ہے  
 اس پہاڑ کے منجملہ عجائبات سے قزوینی عجائب الخاوقات میں لکھتے ہیں کہ جو اس پہاڑ پر  
 جا کر بکری کے نکلے بھونے سونے کھائے تو وہ شخص کے در دروں سے محفوظ رہے چنانچہ  
 اکثر لوگ لیا کرتے ہیں وہ لوگوں کو شفا حاصل ہوتی ہے والا اعمال بالنیات لکھا ہے کہ اسی پہاڑ پر  
 کعبہ معظمہ ایستہ کیا جاوے گا وقت یاجا نے طرف جنت کے جیسے دو لہجہ سنواری جاتی ہے اور  
 ایک پہاڑ جبل نور ہے رسول مقبول صلعم پہلے نبوت کے وہیں عبادت فرمایا کرتے تھے اور  
 اسی پہاڑ میں نزل وحی کا ہوا اس پر سے کعبہ شریف بھی دکھلائی دیتا ہے اس پہاڑ کے منجملہ  
 عجائبات سے مرعانی مہجۃ الخوس میں لکھتے ہیں کہ میں اس پہاڑ کے بعض چھروں سے  
 آوازیں عجیب و غریب سنیں معلوم کیا کہ وہ سب ذکر الہی میں مشغول ہیں چنانچہ وہ آواز سونے  
 سنی جاتی تھی پس بنے اپنے باپ سے ذکر کیا اونھوں نے فرمایا کہ میں نے بھی سیرح و آل کو  
 سنیں اور دیکھا میں نے ایک عارف باللہ کہ اس پہاڑ پر چڑھ کے بعض چھروں سے کوئی شے  
 چٹنے لگے میں نے اسکی حقیقت پوچھی تو اونھوں نے کہا کہ میں انہیں سے اپنے سال بھر  
 خرچ کے موافق سونا نکال لیتا ہوں ابولعیم سے روایت ہے کہ حضرت جبریلؑ میکائیلؑ نے  
 شوق صدر حضرت کا اسی پہاڑ پر کیا ہے اور ایک پہاڑ جبل ثور ہے محب بطری لکھتے ہیں کہ یہاں  
 مکہ شریف سے تین میل پر ہے اور اوسمیں غار ہے جسکیاں خضر قرب آتا ہے لکھا ہے کہ  
 پہاڑ میں بویمان ہر قسم کی ہیں اور اوسمیں ایک خستہ ایسا ہے کہ جسکے پاس کوئی چیز بھی نہیں  
 ہووے تو کسی جانور کا زہر اوپر اثر نہ کرے گا اور ایک پہاڑ جبل ثیر ہے غار سے مزدلفہ جانے  
 والے کو بائیں طرف پڑتا ہے آبن نقاش لکھتے ہیں کہ اس پہاڑ پر بھی دعا قبول ہوتی ہے

فضائل جبل  
نور

بیان جبل نور

بیان فضائل  
جبل نورفضائل جبل  
نور

اور ہر گاہ تجلی الہی طور پر ظاہر ہوئی تو اس کے تین ٹکڑے تین جگہ مکہ معظمہ میں اگر چہ جبل شہز و جبل نور اور ایک پہاڑ مسجد حنیف کی پشت پر ہے جس میں غار مولات ہے پس جو پہاڑ کہ مشہور و معروف تھا و مکہ فضائل مکہ دینے گئے زیارت کرنے والوں کے لیے ہستقد رکافی اور بس بن

### فصل چوتھی

### مقامات زیارت مکہ معظمہ میں

اہل حدیث لکھتے ہیں کہ مستحب ہے حاجی پر کہ زیارت کعبہ شریف کی اندر سے کرے اس طور پر کہ شنگہ پانوں سر جھکائے ہوئے کمال عاجزی اور زاری سے پشیمان اور شرمندہ اپنے برے کاموں پر توبہ و استغفار پڑھا ہو داخل ہو اور واسطے عاشقہ قندیلوں وغیرہ لیے چھت کی طرف سر اٹھا کر نہ دیکھے کہ سر اسر خلاف آداب ہے اور سامنے باب کے چلا جائے جب تین ماتھے دیوار باقی ہے وہاں نفل پڑھے کہ وہ رسول مقبول صلعم کا مصلیٰ ہے پھر سامنے سید باڑھ مکر اپنا رخارہ دیوار پر رکھے اور حمد و استغفار پڑھے اور جو چاہے سو دعا مانگے یہ دعا نہایت جامع اور بہتر ہے رب ادخلی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق ولجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا اللہم ادخلنی جنتک یکا ادخلنی بیتک وارزقنی رویتک اللہم یارب البیت العتیق اعتق رقابنا ورقاب اباہنا و اُمَّہاتنا من النار یا عزیز یا غفار اللہم یا خفی لا لطاف امانا ما نحتاج اللہم اِنی اسئلك من خیر ما سئلك منه نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم و عنو فیہ من شہ ما استعاضہ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم و تب علینا انک انت التواب الرحیم اور مستحب ہے زیارت حضرت خدیجہ الکبریٰ کے گھر کی کہ جس میں سیدۃ النساء حضرت فاطمہؓ پیدا ہوئیں رسول مقبول صلعم ہجرت تک اوس میں رہے اوس گھر میں حضرت فاطمہؓ کی پیدائش کی جگہ پر بالفعل ایک قبہ لکڑی کا بنا ہوا ہے اور حضرت کے وضو اور عبادت کا بھی مقام زیارت گاہ ہے اور مستحب ہے زیارت سولد رسول صلعم کے بالفعل وہ ایک مکان مکلف پہاڑ بوقیس کے نیچے مشہور ہے ایسی ہی زیارت حضرت ابابکر صدیقؓ کے گھر کی کہ وہ مشہور ہے ساتھ دوکان حضرت ابابکرؓ کے کوچہ حجرین کہ ابابو سکبہ از قاق صوانین کہتے ہیں وہاں دو پتھر دونوں طرف کی دیوار میں کھڑے ہیں ایک حجر شکام ہے

طریق زیارت  
کر کے جنت  
اندر سے

عناک شریف  
اس کے اندر جاکر  
کر وقت



رسول مقبول صلعم سے سلام اور کلام کیا تھا دوسرا حجر شکارچہ کی گنتی مبارک کا نشان ہے اور  
 مستحب ہے زیارت مولد شریف علی کی کہ وہ شعب بنی ہاشم میں مشہور ہے اور زیارت دارالرقم کی کہ  
 وہ مسجد ہے عفا کی پاس اوسین حضرت عمرؓ ایمان لائے تھے دارالرقم کو مخفی بھی کہتے ہیں  
 اس واسطے کہ حضرت صلعم ابتدای حال میں وہاں چھپ کر رہے تھے اور یمن میں باقیین کے ساتھ  
 نماز جماعت سے پڑھتے تھے پھر اوسکو خیزران مارون رشید کی مان نے مول لیا تھا سوچو  
 اوسکو دارخیزران کہتے ہیں اور مستحب ہے زیارت غار حرا کی جبکو بالفعل جبل نور کہتے ہیں مکہ معظمہ  
 سے تین کوس پر ہے وہیں شوق صدر آگیا ہوا اور وہ ہی پہلی عبادت گاہ تھی وہیں سورہ افزائے نازل  
 ہوئی اور مستحب ہے زیارت غار ثور کی کہ یہ جگہ مکہ شریف سے تین کوس سے بھی زیادہ ہے  
 اور نہایت بلند اور دشوار گزار ہے جوئی کے پاس وہ غار ہے داخل ہونیکا مقام وہیں  
 ایسا تنگ ہے کہ ظاہر دیکھنے میں اوسکے اندر جانا ہرگز خیال میں نہیں آتا فقط درسیان میں  
 ایک ہاشم چار انگشت کی بلندی رکھتا ہے اور دونوں طرف سے کم ہو گیا ہے مگر ظاہر  
 اوسین اسطور سے داخل ہوتے ہیں کہ پہلے دونوں ہاتھ اندر بڑھا کے باقی بدن سے گھست  
 جاتے ہیں شیخ احمد حضراوی وغیرہ عقد الثمن میں لکھتے ہیں کہ جو شخص داخل ہوا اس غار شریف میں  
 تو اوسکے بعد وہ شخص دنیا کی تکلیفات میں غلین ہو گا کہ یہ خاصیت اللہ تعالیٰ کے فرمانے سے  
 ثابت ہے کہ فرماتا ہے اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا اور زیارت غار مملکت  
 کی بھی کرنی چاہیے کہ قریب مسجد صیف کے ہے بروایت حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سورہ  
 مرسلات وہیں نازل ہوئی اللہ تعالیٰ اپنے فضل عظیم سے بتصدق رحمۃ للعالمین کی زیارت  
 مقدمہ سب مسلمانوں کو نصیب فرمادی آمین رب العالمین

### فصل پانچویں

#### مقامات قبولیت دعا کے بیان میں

حضرت امام حسن بصریؒ بروایات صحیحہ نقل فرماتے ہیں کہ مکہ معظمہ میں سولہ جگہ ہیں جہاں صلوٰۃ  
 کا زیادہ قبول ہوتی ہے اور بعض کے نزدیک زیادہ ہیں اکثر اوغین سے واسطے فائدہ  
 عام مسلمانوں کے لکھی جاتی ہیں اول جب کعبہ شریف پر نظر پڑے سب منقول ہے کہ کسی

نقصان غار ثور  
 سے تین کوس پر ہے

زیارت غار مملکت

دعا وقت زیارت  
 کا بہت سے ہے

حضرت امام عظیمؑ سے پوچھا کہ جب کعبہ شریف کو دیکھوں تو کیا دعا مانگوں آپ نے فرمایا کہ اپنے  
 سجاوٹ عوات ہونے کی اسلحہ کی گریہ دعا قبول ہوئی تو گویا ساری دعائیں قبول ہوئیں جس سے  
 حجر اسود کے پاس خصوصاً دوپہر کے وقت تیسرے مطاف میں باب الکعبہ کے سامنے  
 جو تختہ ماترم کے پاس آدھی رات کو پانچویں حطیم میں چھ مہراب رحمت کے نیچے خصوصاً وقت  
 صبح کے ساتویں رکن یمانی کے پاس خصوصاً وقت صبح کے آٹھویں درمیان رکن یمانی اور  
 دروازہ بندگی پشت کی جانب خانہ کعبہ کے سامنے اس دروازہ کے تھا اوس مقام کو مستحکم  
 کہتے ہیں توین درمیان رکن یمانی اور حجر اسود کے دسویں مقام ابراہیم کے پاس خصوصاً  
 صبح کو گیارہویں زمزم پر خصوصاً غروب کو وقت بارہویں خانہ کعبہ کے اندر چاروں گوشوں  
 اور دو ستون کے درمیان خصوصاً زوال کے وقت تیرہویں چودھویں صفامہ و ہجر  
 بعد عصر کے پندرہویں میں ایلین چوٹھویں سترہویں عرفات پر دو مقام ہیں ایک پیری کے  
 درخت کے نیچے زوال کے وقت کہ اب اوس درخت کا نشان باقی نہ رہا دوسرے جبل رحمت  
 بائیں طرف سورج ڈوبتا تھا اڑھویں مشعر الحرام سورج نکلنے سے پہلے اسیسویں تیسویں مقام ہیں  
 دو جگہ ہیں ایک مسجد حنیف کے پاس دوسرے جہان کنگریاں مار تے ہیں خصوصاً چوٹھویں  
 کی طرح لکھو محمد بن حسن نقاش لکھتے ہیں کہ حضرت خدیجہ الکبریٰؓ کے گھر میں بھی دعا قبول ہوئی  
 جمعہ کی رات کو اور مقام میلاد شریف میں پیر کے دن وقت زوال کے اور دارخیزان میں  
 کہ قریب صفا کے ہے اور مسجد السحر میں کہ مقابل مسجد بیت ہے بدہ کے دن اور شکا میں ابراہیم  
 کے دن اور غار ثور میں اور مسجد الکبش میں کہ جای فرج حضرت اسماعیلؑ ہے اور مسجد حنیف میں  
 اور غار مولات میں اور غار حرا میں کہ وہاں ہر وقت دعا قبول ہوتی ہے اور جبل اوقیس  
 وقت ظہر کے اور باب بنی شیبہ و باب ابراہیم و باب انبی کے پاس بھی دعا قبول  
 ہوتی ہے اور بھی نزدیک قبر شریف حضرت خدیجہ الکبریٰؓ و قبر سفیان بن عیینہ و قبر شریف  
 فضیل بن عیاض و قبر شریف امام عبد الکریم و قبر شریف شیخ ابو الحسن سیولی و قبر شریف حضرت  
 عبد اللہ الحسن بن ابی حمید کی و قبر شریف حضرت عبد اللہ بن سعد لیا نعی النبی کی بھی قبول  
 ہوئی دعا کی جگہ ہے اور بھی نزدیک وازہ جنت الملاء کے اور قبر شریف امام دلاچی کے

ف تمام اہل حدیث و علماء دین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تمام مکہ معظمہ دعا قبول ہو سکتی ہے جگہ ہے  
لیکن جو مقامات کہ مشہور تھے وہاں جگہ لکھے گئے رسول مقبول صائم نے فرمایا کہ تحقیق رب تمہارا بڑا  
دیا والا اور کرم والا ہے جیسا کہ تمہارے اپنے بندے سے جو وقت کہ اوٹھا ہے اپنے ماتھو کو  
یہ کہ پھیرے اون ماتھو کو خالی لیکن سمجھنے کی جگہ ہے کہ پروردگار عظیم رحیم و کریم حکیم ہے اگر  
اپنی مصلحت کاملہ اور حکمت بالغہ سے کسی بندے کی دعا و کاظہ اور دنیا میں نہ فرماوے یا ظہور میں نہ  
ہووے تو نا اید اور شاکی بارگاہ محیب الدعوات میں نہ ہووے کہ غمگین آخرت میں اپنے فضل  
و کرم سے اوکے تیجے اور ثمرے عالی عطا فرماوے گا مگر دعا کرنا الیکو چاہیے کہ وقت دعا حاضر  
اور اضطرار قلبی کا ضرور لحاظ رکھے آمین رب العالمین

## باب پنجم ان مدینہ طیبہ کے حال میں

### فصل پہلی

ہجرت فرماتا رسول مقبول صلعم کا مکہ معظمہ سے اور راہ میں خوارق و معجزات کا  
وقوع میں آنا اور پہونچنا آپ کا مدینہ طیبہ کی سرزمین میں اور قیام فرمانا محکمہ نبی قیامین  
پونہ نہ رہے کہ آگاہ ہونا احوال حضرت میدالابیا اور طیب کبریا صائم پر موجب سعادت و ثناء  
و آخرت و ہزاران خیر و برکت ہے جیسا کہ وارد ہے تنزل الرحمة عند ذکر اولیاء اللہ  
یعنی وقت ذکر اولیاء اللہ کے رحمت نازل ہوتی ہے پس وقت ذکر سرور عالم صلعم کے قدر  
رحمت عظیم نازل ہوتی ہوگی پس مطلع ہونا سید الکائنات کے حالات پر سبب قوی ہے بندہ  
مقبول اور محبوب خدا ہونے کا اور بہت بڑا سبب ہے گناہوں کے بخش جانے کا اب مقام آگاہی  
اور بیداری ہے کہ رسول مقبول صلعم ہر وقت احکام الہی کے پہونچانے میں مصروف ہے  
تھے خاص کر موسم حج میں کہ ہر ایک جماعت اور ہر ایک قبیلہ عرب کو دعوت اسلامی فرماتی تھے  
سو یہ سعادت عظمیٰ حضرت اہل مدینہ انصار کو نصیب ہوئی چنانچہ لکھا ہے کہ گیارہویں یا بیسویں  
سال نبوت کے کچھ لوگ ایمان لائے تیرھویں سال ستر آدمی ایمان لائے اور یکے ساتھ  
عمر بنیان کیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا تمہو کہ ہلو آپ چھوڑ دین آپ نے سکر تہم فرمایا  
اور ارشاد کیا کہ میں تم سے اور تم مجھ سے جان ساتھ جان کے اور تن ساتھ تن کے یہ سکر انصار

عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر تم لوگ تیری راہ محبت میں مارے جاوے اور جان و مال اپنا تجھ پر قربان کر دے تو اسکی کیا جزا ہے آپ نے فرمایا کہ جَنَّاتٌ بَجْرِیٍّ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ  
 إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنْ لَهُمُ الْجَنَّةُ لکھا ہے کہ ان میں سے  
 ایک انصار نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر آپ فرماوے تو آج سب مشرک منائیں جمع ہوں سب کو  
 ہتھیار کر ڈالوں آپ نے فرمایا کہ ابھی میرے رب نے مجھ کو یہ حکم نہیں دیا پھر آپ نے موافق اور نکی دوزخ  
 کے حضرت عصب بن عمیر کو واسطے تعلیم قرآن مجید اور شرائع اسلام کے مدینہ طیبہ کو روانہ کیا تو  
 سال اور انصار انگریز مسلمان ہوئے اور عہد و پیمان آپ کے ساتھ کیا کہ آپ جو مدینہ طیبہ کو تشریف لجاوے  
 تو زہے سعادت ہم خدمت و رفاقت میں کبھی کوئی ہٹ کر نہ گئے آپ نے فرمایا کہ ابھی میری ہجرت کے واسطے کوئی حکم مقرر نہیں  
 ہوئی حکم الہی کا منتظر ہوں یہ دونوں بیعتیں بیت عقبہ اولیٰ اور بیت عقبہ ثانیہ کہلاتی ہیں بیت  
 عقبہ کے معنی ہیں گھائی کے یہ بیعتیں بھی ایک گھائی پر ہوئی تھیں غرض بعد بیعت عقبہ ثانیہ  
 کے رسول مقبول صلعم نے اصحاب کو اجازت ہجرت کی مدینہ طیبہ کی طرف فرمائی اور اصحاب نے  
 خضر روانہ ہونا شروع کیا مگر حضرت عمرؓ کہ آپ صلعم ہو کر خانہ کعبہ پر آئے اور طواف کیا اور کہا  
 اس کے جماعت کفار کو خطاب کر کے کہا کہ خراب و ہلاک ہوں وہ لوگ جو تجھ کو مکیوں سے ہیں  
 فرمایا کہ جب کو اپنی جو روکا بیوہ کرنا اور اپنی اولاد کا یتیم کرنا منظور ہو میرا مقابلہ کرے یہ لکھ کر آپ  
 مدینہ طیبہ کو روانہ ہوئے کسی نے بیعت و شجاعت فاروقی کے سامنے دم مارا حضرت ابو  
 ثنویہ شریف بن فہم نے ہین سے بیعت حق ستائین از خلق نیست بیعت این مرد و صاحب  
 و حق نیست غرض سب صحابہ ہجرت کر گئے سو اسے حضرت ابابکر صدیقؓ اور حضرت علیؓ نے  
 کے حضرت ابابکر صدیقؓ نے بھی آپؐ کی اجازت چاہی آپؐ نے بشارت دی کہ تم میری فاقہ  
 چلو گے آپؐ سنکر کمال خوش ہوئے ایک دن دو پہر کے وقت رسول مقبول صلعم حضرت  
 ابابکر صدیقؓ کے گھر تشریف لے گئے اور حال ہجرت کا فرمایا آپؐ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ  
 میں نے دو اونٹیاں اسی دن سے اسی نیت سے خریدی ہیں آپؐ نے فرمایا کہ ایک مجھے اور دوسری  
 سے دو آپؐ نے ہر چند عرض کیا کہ ویسوی حضور کی نذر ہے مگر آپؐ نے بوجہ ہونے عبادت

بہان حضرت  
 حضرت  
 حضرت

کے ولایتی بیاد و ذریعہ لحد ایک دینی حکام تصوی تھا احمد سوم بن مرزا  
 بی بی بات کو دو تھانہ میں تھے کہ جماعت کفار نے اگر دروازہ اقدس کو گھیر لیا آپ حضرت  
 علی کو اپنی جگہ لٹا دیا اور فرمایا کہ کفار تمہیں کچھ ضرر پہنچا سکیں گے اور آپ چادر مبارک اور بے  
 ہونے باہر تشریف لائے ابو جہل عین نے بطریق تمسخر کے لٹو خور بالقد آپ سے کہا کہ یہ محمد صلعم  
 کہ ہم لوگوں کی کتاب ہے کہ اگر تم میری اطاعت کرو گے تو ملک عرب اور عجم تمہارا ہو جاوے گا اور بہشت  
 بریں تمکو ملیگی اور اگر اطاعت نہ کرو گے تو قتل ہو گے اور جہنم میں جاؤ گے آپ نے فرمایا کہ مان ہی  
 کہتا ہوں اور انشاء اللہ العزیز ایسا ہی ہو گا اور آپ نے اول سورہ نین فاعشینا ہم فہم لکھ کر  
 تک پڑھ کے ایک مٹھی خاک جماعت کفار پر بھینک ماری ہر کافر کے سر پر تھکے پڑا اور کھون  
 پسوئی اور آپ و نئے سامنے سے بھل گئے اور آپ کو نظر نہ آئے لکھا ہے کہ جتنے کافروں پر  
 وہ خاک پڑی دن بدر کے وہ بے قتل ہوئے سوائے حکم بن حزام کے کہ وہ شرفنا سلام  
 ہوئے عرض سول مقبول صلعم حضرت ابابکر صدیقؓ نے آپ کو تشریف لیگے اور انکو ساتھ لیکر  
 آپ پیادہ ننگے پاؤں روانہ ہو گئے تاکہ نشان قدیم مبارک نہ معلوم ہو جاوے آپ کے پاؤں مبارک  
 زخمی ہوئے تو حضرت ابابکر صدیقؓ نے کندرے پر سوار کیا اور غازی شہر تک پہنچا دیاتے ہیں  
 کفار اندر مکان کے داخل ہوئے حضرت علیؓ کھٹکے اس کے اوٹھ بیٹھے کفار نے نہ بوجھا کہ صلعم  
 کہاں ہیں آپ نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم پھر آپ کے کچھ شعر عرض ہوئے اور حضرت کی تلاش میں مل  
 ہوئے اتنے میں شیطان و مان پہنچا اور کہا کہ کبھی تلاش میں پھرتے ہو اور انھوں نے کہا کہ  
 محمد صلعم کی تلاش بہت شیطان نے کہا کہ وہ تمہاری آنکھوں اور سروں پر خاک ڈال کر چلے  
 ہر ایک نے جو اپنے چہرے اور منہ پر ہاتھ جمے اشر خاک کا پایا لکھا ہے کہ جب سول مقبول صلعم  
 متصل غازی کے پہنچے تو حضرت ابابکر صدیقؓ نے عرض کیا کہ آپ فرما مجھ میں جاکر  
 غار کو صاف کروں کہ ایسی جگہوں میں اکثر جانور خودی آجاتے ہیں آپ اندر غار کے گئے تو  
 اہی چادر مبارک پھاڑ کر سب سوراخ بند کر دیے صرف ایک سوراخ باقی رہ گیا اور میں نے  
 اپنے پاؤں مبارک کی ایٹری لٹائی اور حضرت صلعم کو اندر بلایا میں آپ اندر تشریف لیگے اور باغ  
 کے زانو پر مبارک رکھ کر سورہ فاتحہ میں اپنے حضرت صدیق اکبرؓ کے پاؤں مبارک کا

بیان کاغذ غازی میں تحریر حضرت صدیق اکبرؓ کو ان مبارک کے سلب میں مبارک سے صحت پائی

مگر آپ نے جنبش نہ کی اس لحاظ سے کہ رسول مقبول حبیب کبریا صلعم کے آرام میں خلل نہ پڑے  
 لیکن بیہوشی تکلیف کے آپ کے آنسو نکل پڑے اور چہ قطرے رخسارہ نورانی حبیب سبحانی پر  
 گرے آپ جاگا اوجھے حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے سانس کا آپنا  
 لعاب بہن مبارک دیکھ لگا دیا تو فرما اتر اوسکا جاتا رہا لکھا ہے کہ بعد آپ کے غار میں داخل ہو کر  
 مگر می نے جالالتا اور کبوتر نے اندھے دیے صبح کو کفار تلاش کرتے ہوئے وہیں جا پہنچے  
 اور ہر طرح جانکھڑے ہوئے کہ حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ان کے پانوں نظر پڑے تو آپ کمال غرا  
 ہوئے رسول مقبول صلعم نے فرمایا لا تحزن إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا کفار نے جو مگر می کا جالالتا اور  
 کبوتر کے اندھے دیکھے تو ان کا شبہ جاتا رہا اور آپس میں کہنے لگے کہ کبوتر جنگلی وحشی جانور ہے  
 آدمی کے ہوتے کبھی نہ رہتا اور بعضوں نے کہا کہ یہ جالالتا تو ہے محمد صلعم کی پیادہ شمس ہے  
 پہلے دیکھا تھا وینا ہی ہے وہ علماء دین کہتے ہیں کہ قصہ ہجرت میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ  
 حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بڑی خصوصیت اور فضیلت عطا فرمائی جس کا بیان  
 نہیں ہو سکتا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تو یہ کہ محل خوف جان میں بجائے رسول مقبول صلعم کے آپ  
 لیٹے گویا حبیب کبریا پر قرار واقعی جان شاری کی بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہ آیت قرآن میں  
 یَشْرَى نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَوْثِقَاتِ اللَّهِ آخِر تک حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں قصہ ہجرت میں نازل ہوئی  
 جیسے کہ تفسیر جوہر و حسینی وغیرہ میں تصریح ایک موجد ہے یہی طرح یا غار حضرت ابابکر  
 صدیق رضی اللہ عنہ کی بھی فضیلت ظاہر ہے کہ سارے سفر ہجرت میں حق خدا شکاری اور جان نثاری  
 جیسا کہ چاہیے بجالا ہے چنانچہ آیت شریفہ اِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا  
 بالاتفاق حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی یہاں سے مقام غور کرنے کا ہے  
 کہ صریح آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ کو صاحب رسول اللہ فرمایا شک و شبہ  
 میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ اگر ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ ساری عمر کو  
 اعمال و عبادات کے لین و دے لے لیں اور دن وہ کہ بعد وفات رسول مقبول صلعم کے اطراف مدینہ  
 کے لوگ اکثر تہہ ہو گئے اور زکوٰۃ کے منکر ہو گئے تو حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کوشش کی

پان فضیلت  
 یا غار حضرت  
 ابابکر صدیق  
 رضی اللہ عنہ  
 کی شان میں  
 نازل ہوئی

فرما کے از سر نو دین کو تازہ کیا حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ حدیثہ حضرت ابو بکرؓ و مجھے امور  
 خیر میں غالب رہا کرتے تھے زمانہ تجھیز و توک میں مجھے دسترس خوب تھی میں یہ سمجھا کہ  
 مرتبہ میں غالب ہونگا اپنے سب مال میں سے آدھا حضرت کے سامنے لیگیا اپنے پوچھا کہ  
 عیال و اطفال کے لیے کیا چھوڑا اپنے عرض کیا کہ اتنا ہی حضرت ابابکر صدیقؓ سب مال اپنا  
 لئے آئے آپسے پوچھا کہ لڑکے بالوں کے لیے کیا رکھا ہے آپ نے عرض کیا کہ خدا اور خدا کا  
 رسول آپ نے فرمایا مابینکے مابین کلیات کے سامنے فرق تم دونوں کے درمیان  
 ایسا ہے جیسا تم دونوں کے کلموں میں ہے حضرت ابابکر صدیقؓ نے اپنے عیال کے لیے خدا اور  
 رسول کو بتایا اور حضرت عمرؓ نے مال کو اور ظاہر ہے کہ دونوں باتوں میں بڑا فرق ہے  
 حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو بکرؓ سے کہا کہ میں تم پر کبھی غالب نہ ہو گا عرض تیری کہ  
 آپ غار ثور میں رہے عامر بن فیمرہ کہ حضرت ابابکر صدیقؓ نے غلام آزاد تھے متصل  
 غار کے بکریاں چراتے تھے وہ دو دو بکر لویکا دیکھتے تھے اور عبداللہؓ حضرت  
 ابابکر صدیقؓ کے قریش کی مجلسوں میں جا کے خبریں دریافت کرتے رات کو بیان کرتے  
 تھے بعد میں دن کے آپ اور حضرت ابابکر صدیقؓ اور عامر بن فیمرہ اونٹنیوں پر سوار ہو کر  
 پیر کے دن براہ ساحل روانہ ہوئے ف ابن جوزی شریف المصطفیٰ بن لکھتے ہیں کہ  
 پیر کے دن کی بہت بڑی فضیلت ہے کہ ولادت شریف اور ابتداء بعثت اور پہونچنا  
 مدینہ طیبہ میں اور قبض و حج پاک یہ سب معاملے پیر کے دن ہوئے عرض جب آپ  
 غار ثور سے روانہ ہوئے اس عرصہ میں کفار مکہ نے ہشتار دیا تھا کہ جو کوئی آپ کو لے  
 یا فوج بالندقہ کرے وہ سوا ونٹ پاوے اور جو دو لونگو پکڑ لاوے دو سوا ونٹ  
 پاوے سراقہ بن مالک نے بطبع انعام تعاقب کیا اور حضرت کو جالیا حضرت ابابکر صدیقؓ  
 دیکھ کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ایک سوار آچھو نچا حضرت نے بد دعا کی کہ کبھار کی نہیں  
 سراقہ کے گھوڑے کو پیٹ نکال لیا سراقہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں جانتا ہوں  
 کتاب کی بد دعا سے یہ عذاب آیا اب میں آپ سے عہد کرتا ہوں کہ اب جو آپ کی تلاش  
 میں آویگا او سکوں میں پھیر دوں گا آپ مجھے اس بلا سے بچاؤ میں آپ نے دعا کی اور اسے

نصف من  
 دن کے اور  
 سوا ونٹ  
 صلح کا  
 دن غار کے

بجس  
 سراقہ بن مالک کا  
 حضرت کی بد دعا  
 سوا ونٹ  
 حضرت نے دعا کی

نجات پائی چنانچہ بعد اسکے وہ مشرف باسلام ہوئے اور صحابہ میں داخل ہوئے وہ مقام  
 غور کرنے کا ہے کہ قارون نے جو حضرت موسیٰ سے اپنی پچھنے کی دغا چاہی تو آپ نے کچھ اور  
 نکیللازمی فرماتے ہیں کہ خذیلہ خذیلہ یعنی اس کا زکوہ دھنا لے یہاں تک کہ سب خزانہ  
 ہو گیا پس رحمتہ للعالین کی تعلق ہی نرالی ہے جو عادت ہے سبک مالی ہے علاوہ اسکے  
 ایک اور سحر و آپ سے راہ میں یہ ہوا کہ آپ کا زخمیام بعد پر ہوا تو آپ کی خیر و برکت سے ایک  
 ایک بکری جو جینی نہیں تھی اور سبب ناتوانی کے جھلک کو بھی نہیں جاسکتی تھی اوسنے اتنا دودھ  
 دیا کہ بکری گھر والے متعجب ہو گئے چنانچہ ابو عبدہ اور ام بعد مشرف باسلام ہوئے اور صحابہ میں  
 داخل ہوئے وہاں لہ نہ میں وارد ہوا کہ وہ بکری حضرت عمرؓ کے زمانہ تک زندہ رہی اور  
 دودھ دیتی رہی لکھا ہے کہ مکہ معظمہ میں ہر روز گزرنے آپ کے خیمہ ام بعد پر اشعار عربی سنے گئے  
 اوغین مضمون آپ کے گزرنے کا خیمہ ام بعد پر اور بد نصیب و محروم ہوا کفار قریش کا ذکر  
 تھا اس طرح جب آپ قریب مدینہ طیبہ پہنچے تو حضرت بنوہ اسلمی شہر سوار ہو کر ساتھ حضرت کو  
 آپ نے پوچھا کہ تم کون ہو انھوں نے عرض کیا کہ میرا نام بریدہ ہے آپ نے بطور نیک نالی کو فرمایا  
 بودا مرنے تک شکا و رخصت ہو اکام ہمارا اور قبیلہ کا نام اسلم شکر فرمایا اسلمنا یعنی سلامت ہے ہم  
 اور قوم کا نام بنی سہم شکر فرمایا کہ خیر سہمنا یعنی حاصل ہو حصہ تیرا اسلام سے مقام غور کرنے  
 کہ بریدہ آئے تو کس ارادے سے تھے لیکن جمال جہان آرا اور تقریر لطیف بکسر سخن ہو گئے اور  
 مع سب ہر ایہیوں کے اسلام لائے پھر انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ضرور ہے کہ تو  
 داخل ہونے حضور کے مدینہ طیبہ میں آپ کے ساتھ نشان ہو پس خلبہ شوق میں آکر اپنے غار  
 نیزہ پر لپٹا اور آگے آگے حضور کی جلو میں چلے سجان اللہ کیا قدرت خدا ہے کہ سرکشی سے  
 آئے اور کیسے تابعدار ہو گئے ساتھ چلے اور اہل مدینہ بخیال تشریف آور ہی آپ کے تہر روز واپس  
 استقبال کے کہ مکہ معظمہ کی راہ پر آئے اور قریب دو پہر کے پھر چاہتے کہ اتنے میں ایک یہودی  
 پکارا کہ ٹہرے گروہ عرب یہ مطلب تھا کہ اسے انصار علیہ شوق میں دوڑے اور آپ کے محلہ قبائین  
 سائل بنی عمرو بن حوف میں قیام فرمایا اور وہ دن سر کا بار ہوا بنی ربیع الاول کی تھی چودہ دن  
 آپ وہاں رہے اس عرصہ میں حضرت علیؓ بھی حاضر ہو گئے امام احمد نے جابر بن عبد اللہ اور

معدود  
 یوں شہر ہوا  
 اسلام  
 ہر سب کو  
 رہا  
 یوں شہر ہوا  
 حضرت  
 دو سال  
 بنی  
 سائل



اور یونیم نے حمزہ سے اور یحییٰ نے امام زین العابدین سے روایت کی ہے کہ اول خبر جناب رسول مقبول صلیم کی مدینہ منورہ میں اس طرح پہنچی کہ ایک مدینہ منورہ کی عورت کے ساتھ ایک جن کو عشق تھا وہ ہر رات اس عورت کے پاس آیا کرتا تھا اور اکثر جانور پرند کی صورت بن کر دیوار پر آ بیٹھا تھا جب خلوت ہو جاتی تو اپنے تئیں آدمی کی شکل بنا کر صحبت کرتا تھا ایک بار اس کا آنا موقوف ہو گیا چند روز نہ آیا ایک دن آکر بصورت جانور دیوار پر بیٹھا اس عورت نے کہا کہ تجھے کیا ہو گیا جو اتنی مدت سے نہیں آتا اس نے کہا کہ اب تجھے رخصت ہوتا ہوں مجھے آنے کی توقع مت رکھ مگر شریف میں ایک پیغمبر پیدا ہوئے ہیں انھوں نے ہم پر ناپاک کام کیا ہے لگنا ہے کہ جہن رسول مقبول صلیم وہاں رونق افروز ہوئے تو حضرت ابابکر صدیق لوگوں کی ملاقات اور دریافت حال میں مشغول تھے اور رسول مقبول صلیم خاموش بیٹھے تھے لوگوں کو سب جھوم واز و جام کے شبہ واقع ہوا کہ شاید پیغمبر خدا کے حضرت ابابکر صدیق نہیں لیکن جبکہ آفتاب بمقابل جمال جان آرا کے آیا تو یار غار حضرت صدیق اکبر اپنی چادر بنا کر چہرہ نورانی شان رحمانی کے سامنے لٹک کر کھڑے ہو گئے تاکہ حضرت پر سایہ ہو جاوے اسکے دیکھنے سے سب کا شبہ جاتا رہا غرض اہل قیام نے آپ سے عرض کی کہ ایک مسجد چارے واسطے حضور نبی دیوین کہ ہم اوس میں عبادت الہی کیا کریں پس آپ نے بموجب ان کی درخواست کے مسجد جس کا نام مسجد قیام ہے مدینہ طیبہ سے تین کوس پر ہے بنوا دی کہ جس کا بیان خدا چاہے آگے آوے گا

### فصل دوسری

روانہ ہونا رسول مقبول صلیم کا محلہ قبا سے جانب مدینہ طیبہ اور اوترنا حضرت ابوالیوب انصاری کے گھر میں

شیخ عبدالحق محدث دہلوی وغیرہ لکھتے ہیں کہ جمعہ کے دن رسول مقبول صلیم محلہ قبا سے جانب مدینہ طیبہ روانہ ہوئے جماعتین انصار کی پیادہ و سوار حبیب کبریا کی اردلی و عمر کا میں حاضر ہوئیں نبی قبا سے جو یہ سامان جانیکا دیکھا تو نہایت مقرر ہو کر عرض کرنے لگے کہ حضور کے شریف بجانے کا کیا سبب ہے آپ نے فرمایا کہ مجھ کو حکم الہی ہے ایسی باتیں نہ کہ

کہ نام او کا اگلا قری ہے جسے مدینہ طیبہ عرض آپ روانہ ہوئے راہ میں جو وقت جمعہ کا گیا  
 تو آپ جمعہ وافر آیا اور چلے ہر ایک جماعت انصار و مظلوم و ایدوار رتی گھر کے کھڑے تھے پس  
 ہر ایک کمال نیاز مند تھی رشت و زاری سے عرض کرتا تھا کہ حضور میرے غریب خانہ کو رشک  
 فردوس برین فرماؤ یہی کوئی حالت وجد و بخود ہی میں آگے سواری سن کے گھر آیا جاتا تھا  
 کوئی جذبہ شوق میں بخوشی کی ٹیکل پکڑتا تھا آپ ہر ایک کے حق میں دمای خیر فرماتے جیسے  
 تھے اور یہ ارشاد ہوتا تھا کہ تیری اونٹنی حکم خدا مامور ہے جہاں بیٹھگی وہیں رہو کچا یہاں تک  
 کہ جب حبیب کبریا اوس مقام پر پہنچے جہاں اب سجدہ نبوی ہے بے اختیار اونٹنی بیٹھ گئی  
 پھر اوس جگہ سے اونٹنہ کڑچ کر قدم چلکر جگہ کہ منبر شریف ہے بیٹھی قریب وں مقام اقدس کے  
 حضرت ابو ایوب انصاری کا گھر تھا وہاں آپ قیام فرمایا اور وہاں کہ حضرت ابو ایوب انصاری کا  
 شامول کی اولاد میں تھے جو سردار چار سو عالموں کا تھا اور وہ سب مصاحب تبع باؤ شاہ میں آتے  
 لکھا ہے کہ جب اہل بیت بادشاہ کا گزردینہ طیبہ پر ہوا تو سب علمائے اوس بادشاہ کی رفاقت ترک  
 کی اور بادشاہ سے لڑنا کہ یہ مقام ہجر گاہ نبی آخر الزمان ہے ہم یہاں سے نہیں جائیں گے بادشاہ  
 اپنے لڑائی تصادق سے سب کو گھر بنوا دیے اور اوں چار سو عالموں کو وہاں آباد کیا حضرت  
 انصاری بھی وہ تھیں کی اولاد میں اور آپ بھی رہنا بہت چاہا لیکن سبب معاملات سلطنت کے  
 نہ رہا کہ ان کا نام اپنے ایمان لاتے کا نام رسول مقبول صلعم لکھ کر شامول کو دیا کہ تم  
 باولاد کو وصیت کیجو کہ جو اونٹن اپنے زمانہ نبی خرازمیوں کا پاؤں میرا سلام اور یہ نامہ ایمان  
 حضور اقدس میں پیش کر دے پس حضرت ابو ایوب کے گھر میں وہ نامہ چلا آتا تھا اکیس رات  
 انھوں نے حضور میں پیش کر دیا اور جس گھر میں کہ حضور ٹھہرے یہ گھر بھی وہی بادشاہ  
 اسی پر دستے بنایا تھا کہ جب آپ تشریف لاوین اوس میں قیام فرماوین خداوند کریم نے اوسکی  
 مراد برسی کی غرض جب حبیب کبریا نے حضرت ابو ایوب کے گھر کو رشک جنت الفردوس  
 فرمایا تو نبی جبار کی لڑکیاں حبیب خدا کی آنکی خوشی میں وقت بجاتی ہوئیں باہر نکل آئیں اور  
 اشعار عربی پڑھنے لگیں یہ سخن جوار من بنی النجار حیڈا محمد صلی اللہ علیہ  
 وسلم من بنجار رسول مقبول صلعم نے انصار کے یہ ذوق شوق دیکھ کر فرمایا کہ اس

بکرہ سے بیٹا  
 اور اوس سے بیٹا  
 سی سے بیٹا  
 جیلا اور یہ  
 علمائے اوس کا نام

قبائل انصار آئے تم مجھ کو دوست رکھتے ہو گئے عرض کیا کہ ان یا رسول اللہ آپ سے فرمایا  
 کہ قسم اللہ کی میں بھی تنگہ دوست رکھتا ہوں رزین محدث سے روایت ہے کہ وقت تشریف  
 لائے حضرت کے پر وہ تین عورتیں انصار کی کوچوں اور گھروں کے دروازوں پر باہر نکلیں  
 اور یہ کہتی تھیں ہ طلع الیہ در علینا من ثنایات الوداع وجب الشکر علینا ملاع اللہ دآ  
 غرض سب خرد و ہزرگ مرد و عورت حبیب کبریا کے آنیکی خوشی میں مست اور شربت تھے  
 اور یہ کہتے تھے جاء رسول اللہ جاء ففی اللہ حضرت انس رضی سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں  
 کہ جگو خوب یاد ہے وہ دن جہن سرور عالم صلعم مدینہ طیبہ میں تشریف لائے تمام درویشوں  
 مدینہ طیبہ کے جمال جہان آرا سے روشن اور نور ہو گئے جیسے کہ آفتاب نکلتا ہے اور جہن  
 کہ آپ اس عالم سے پوشیدہ ہو گئے سب جگہ از حیر ہو گیا جیسے کہ آفتاب غروب ہوتا ہے  
 محمد ابن اسحاق بروایت حضرت ابو ایوب انصار نقل کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ جب حبیب  
 نے میرے گھر کو اپنے قیام سے دونوں جہانیں شرف و ممتاز فرمایا تو آنحضرت صلعم نے  
 نیچے کے درجہ کو اختیار فرمایا اور میں مع اہل و عیال اوپر کے درجہ میں رہا تو میں عرض کیا  
 کہ یا رسول اللہ ماں باپ میرے آپ پر قربان میں اوپر کے درجہ میں کمال صدیقہ و تکلیف  
 پاتا ہوں کیونکہ یہ بات قیامت ہے کہ آپ نیچے کے درجہ میں ہوں اور میں بالا خانہ پر ہوں  
 آپ نے فرمایا کہ بوجھ پر وہ کے تمہارے لیے اوپر کا درجہ بہتر ہے ابو ایوب فرماتے ہیں کہ  
 ایک دن کو زہ پانی کا اوپر ٹوٹ گیا اور گھر میں لحاف اورٹھنے کا ایک ہی تھامے گھر اکروسی سے  
 تمام پانی خشک کر لیا اس خوف سے کہ مبادا بے کرا خدا مان سول مقبول صلعم کو تکلیف ہو  
 اور ایک روایت میں وارد ہوا کہ ایک رات حضرت ابو ایوب اور آپ کی بیوی کو حضرت کے نیچے  
 رہنے سے ایسی بقیار سی رہی کہ رات بھر نہ سوئے صبح کو اصرار کر کے آپ کو بالا خانہ پر مقیم کیا تو  
 خود نیچے کے درجہ میں رہے حضرت ابو ایوب فرماتے ہیں کہ انصار آپ کے واسطے کھانا  
 لایا کرتے تھے ایک دن انصار نے کھانا تکلف سے کھوایا اور اوسین پیاز و اسن بھی لایا  
 رسول مقبول صلعم نے اوسن کھانے کو نوش نہ فرمایا لیکن اصحاب کو اشارہ فرمایا کہ تم کھاؤ  
 میں تمہارے مانند نہیں ہوں میرا ایک دوست ہے کہ وہ اس کھانے کی بو سے ایندھا ہو

تکلیف یا تا کہ حضرت ابو ابوبکر فرما کہ میں کہنے اور سننے سے نفس و پیاز کا کھانا چھوڑ دیا جو  
 کہ کر وہ رکھا جیسا کہ یہاں سے پہنچا اور طبرانی نے حضرت ابو ابوبکر انصاری سے روایت کی ہے کہ  
 انھوں نے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے لیے کھانا پکوا دیا بقدر اوصاف  
 و دون صاحبوں کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیس آدمیوں کو شرفی انصاریں سے  
 بلا لیا سو انکو بلایا اور ان کے ہونے لکھایا اور کھانا بچ رہا پھر آپ نے فرمایا کہ یہاں سے آدمیوں کو  
 بلا لیا یہاں سے آدمی اور آئے اور انھوں نے بھی کھانا کھایا اور بچ رہا پھر آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی  
 اور بلا لیا تو آدمی اور آئے اور انھوں نے بھی کھانا کھایا اور بچ رہا حضرت ابو ابوبکر فرماتے ہیں کہ  
 یہاں سے خرب سیر نہ کر لکھایا اور یہاں سے آدمیوں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 ہاتھ پر بیعت کی ابو ابوبکر کہتے ہیں کہ جب ایک سو آدمیوں نے اور بدن اوس کھانے میں سے  
 کھایا یعنی ڈیرہ کوتوند کو رہے اور تیس اور یہ قصہ واصل ہجرت میں واقع ہوا کہ جناب  
 رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابابکر صدیق حضرت ابو ابوبکر کے گھر ٹھہرے تھے اور تب تک  
 مسلمان نہ ہو چکے تھے غرض کہ روایت صحیح رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو ابوبکر کے گھر میں سات ہفت  
 اسی سال میں حضرت عبداللہ بن سلام کہ برزیہ عالم ہودیس کے تھے تو ریت میں آپ کے اوصاف  
 کہ ملائت و کھل ایک عرصہ سے مشتاق ملازمت تھے حاضر ہو کر ایمان لائے اسطرح حضرت  
 سلمان فارسی کا اصل بن محمد بن فارسی سے تھے اور دین محمدی چھوڑ کر دین نصاریٰ کو اختیار  
 اختیار کیا تھا اور علیہ السلام و انصار ہی سے سن کر کہ نبی آخر الزمان کی ہجرت مکان مدینہ طیبہ ہوگی تو اس  
 شوق و عشق میں اپنے مدینہ شریف میں آ رہے تھے ایمان لائے اور اسی ہجرت میں رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان انصار و مہاجرین کے حرب و ہم آدمیوں کے عقد موافقات و ملازمت  
 ایک دستہ میں کر کے میں بھیج دی کر دیا اور اس موافقات کو فقہانے بدرجہ اعتبار رکھا ہے  
 بعد ازیں حکم جہاد نازل ہوا آپ نے فتنہ سے بقاء شروع کیا پس جس لڑائی میں کہ رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وسلم نفس شریف لگے اور کو غزوہ کتبہ میں اور جبین غزوہ بدر میں لڑا گیا کہ کتبہ میں  
 افضل ترین علمائے دین کے نہ دیکھتے تھے وہ ہر غزوہ کا احد ہے جسکیاں تقریب

فصل تیسری

فضائل مدینہ طیبہ میں

پوشیدہ نہ رہے کہ علماء دین کا اتفاق اس سلسلہ پر ہے کہ افضل ترین اور شرف ترین بقعون زمین مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ ہے اور بعد رفع اختلاف تفضیل اور ترجیح درمیان مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے کل علماء دین کا اجماع اس سلسلہ پر ہے کہ مقام قبر شریف حبیب کبریا علیہ السلام کا بالاتفاق افضل اور اکرم ہے نسبتاً نوح و عیسیٰ و کرمیٰ و اور کعبہ شریف سے جسے کہ ائمہ دین اس سلسلہ کی تصریح کا حصہ فرمائی ہے جو شقاق ہو کتبہ حادث و سیر کو دیکھ لے حاکم مستدرک میں روایت کرتے ہیں کہ رسول مقبول صلعم وقت ہجرت کے فرماتے تھے اللہم انک ان اخر جنتی من احب البقاع الی فامسکنی فی احب البقاع الیک یعنی اے خداوند اگر مجھ کو اس میں سے نکالا تو نے جو محبوب ترین زمینیں ہیں سے میرے لئے نزدیک ہے پس ٹھہرا مجھ کو اس میں میں جو محبوب ترین زمینوں کی ہو تیسرے نزدیک عالم ترین لکھتے کہ اس حدیث سے صاف ظاہر ہوا کہ بعد طور اشرقیہ و عاریہ لایلیا مدینہ طیبہ محبوب ترین سب شہروں کا ہوا بھی نزدیک خدا اور بھی نزدیک رسول مقبول صلعم کے اذ الحبيب لا یتخار الحبيبہ الا ما هو اکرم و احب عند طبرانی معجم کبیر میں رافع بن خدیج سے روایت کرتے ہیں کہ او بخون نے کہا کہ سائے رسول مقبول صلعم سے المدینہ خیر من المکۃ یعنی مدینہ طیبہ بہتر ہے مکہ معظمہ سے فی الحقیقت مقام غور اور فکر کنز کا ہے کہ ارحم الراحمین نے اپنے محبوب حمۃ للعالمین کے شہر میں وہ خوبیاں اور کرامتیں عنایت فرمائی ہیں جو روئے زمین کے پردہ میں نہیں ہیں چنانچہ رسول مقبول صلعم نے فرمایا کہ جو شخص قصد میری مسجد کا اس ارادہ سے کرے کہ دور کھتا و سین پڑھے ثواب ج کامل کا پاوے اور دوسری حدیث میں وارد ہوا کہ جس نے حج کیا اور پھر اونے قصد کیا میری زیارت کا اور شرف ہوا مسجد نبوی میں تو لکھے جاتے ہیں واسطے اسکے دو حج بسرور یعنی دو حج مقبول اور بروایت نسائی وارد ہوا کہ جو شخص مسجد قبا میں چور کعتین پڑھے ثواب عمرہ کا پاوے اور بروایت بخاری ثابت ہوا کہ وادی عقیق میں نماز پڑھنا یا تند عمرہ اور حج کے ہے کہ جو مکہ معظمہ میں مسلمان کو بعد سال بھر کی نظارتی کے یہ کرامتیں نصیب ہوتی ہیں حبیب کبریا کی شہر میں

بیان اس مقام  
قبر شریف بالاتفاق  
افضل حبیب  
آسمانوں اور  
عرشوں کی اور  
سب شریف ہے

فقہاء و محدثین  
کرامین نے اس مقام  
تند عمرہ اور حج  
کے ہے

ہر وقت میرے ہاں امام سبکی رحمہ اللہ کے فضائل بہت کثرت سے بیان ہوئے ہیں جو مستحق ہیں کہ  
 اہل ادب کو مطالعہ کر کے فرمایا رسول بقول صلعم نے اللہم حبیب الینا المدینۃ کعبۃ  
 الہیۃ ادا شد یعنی خداوند محبوب کر فرما کہ ہمارے قریبہ مدینہ طیبہ مانند کہ معشر کے  
 سے چنانچہ آثار قبولیت و مآطاہر ہیں کہ ہر روز دیکھ کر عالم نے اپنے حبیب صلعم کو  
 شریف سے حکم ہجرت کا فرمایا اور مدینہ طیبہ میں ہے کا حکم دیا پس جو کمالات ظاہر ہوئے  
 اور برکات معجزی و معنوی کہ عالم الہی میں تھے اوں سب کو اس شہر مقدس میں جمع فرمایا اور ہر  
 تربت اظہر معطر کو صدف گوہر عشر شریف اپنے حبیب کا فرمایا کہ تا دور قیامت یہ شہر  
 وجود پاک کی مہمانی کے شرف و فضل سے شرف ہو کر فیض بخش ملک اور ملکوت ہو  
 ہوا کہ جب ہر روز عالم صلعم سفر سے تشریف لاتے اور آپ قریب مدینہ طیبہ کے ہوتے  
 تو بوجہ غلبہ محبت اور جاؤ بے شوق مدینہ طیبہ کے سواری کو تیز فرماتے اور جادوار قدس کو  
 حکمرانیت یوش سے نہ ادا تارے اور فرماتے کہ میں سے خوشبو بین پاک آتی ہیں اور جو کہ  
 کہ چہرہ نورانی شان رحمانی پر پڑتا اوں کو دور نہ فرماتے اور اگر کوئی صحابہ سے ایسا کہ وہ  
 جہالت مانو آپ منع فرماتے اور تیرا دور نہ فرماتے کہ خاک نہ تھامے حضرت علی کریم اللہ  
 روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ شیاطین نا امید ہو گئے عبادت الہی و عبادت  
 میں حضرت عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ حق تعالیٰ نے اس  
 یا اس قرینہ کو نجات شرک سے پاک کیا حضرت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا  
 مقبول صلعم نے کہ نہیں داخل ہو گا مدینہ طیبہ میں خوف کانے و قبائل کا اور یہ شہر  
 اوس دن میںے دن تکنے و قبائل کے سات دروازے ہونگے ہر دروازہ پر دو دروازے  
 ہونگے یعنی داہنے بائیں محافظت کے لیے قفل کی بخاری نے حضرت انسؓ سے  
 ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ نہیں ہے کوئی شہر مگر کہ مال کر گیا اوں کو و قبائل  
 معطرہ مدینہ طیبہ نہیں ہوگی کوئی راہ راہوں مدینہ طیبہ سے یا ہر ایک کہ خطہ مدینہ طیبہ  
 مگر کہ اوپر میں فرستے صفت باندہ ہے ہوئے واسطے محافظت کے پس و تر کیا و قبائل  
 ہیں کہ انہ سے مدینہ شریف ہے پس بیجا مدینہ طیبہ ہاتھ رہنے والوں اپنے کے

پس کھانا ایک طرف دجال کے ہر کافر و منافق روایت کی بخاری اور مسلم نے اور حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ اوپر راہوں میں مدینہ طیبہ کے قریب گھنٹاں میں میں داخل ہوگی اور میں بیماری طاعون کی زد دجال روایت کی بخاری اور مسلم نے ف طاعون ایک بیماری کا نام ہے سوائے وہاں کے کہ وہ بیماری حضرت کی دعا سے مدینہ طیبہ میں نہیں ہوتی ہے یہ صریح معجزہ ہمارے رسول مقبول صلعم کا ہے اور بعض کے نزدیک طاعون وہاں ہے حضرت ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ میں قادم ہوگی قیامت یہاں تک کہ دور کر دیگا مدینہ طیبہ اپنے شہر و ملک جیسے کہ دور کرتی ہے ابھی میل کو ہے کار و کیا سلم نے اور بھی ہے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ حکم کیا گیا ہو میں ساتھ ہجرت کرنے والی جیستی کے کہ غالب آتی ہے سب سب تیوں پر اور وہ مدینہ ہے کہ دور کرتا ہے بُرے آدمیوں کو جیسے دور کرتی ہے ابھی میل کو ہے کار و روایت کیا بخاری اور مسلم نے ف یہ طاعون ہوا مدینہ طیبہ کی نسبت کہ کھالیتا ہے سب سب تیوں کو یعنی جو کوئی اس شہر عظیم الشان میں مبتلا غالب آتا ہے اور فتح کرتا ہے اور شہر و ملک یہ خاصیت اس شہر مبارک کی ہے چنانچہ پہلے قوم علاقہ آئی تو غالب ہوئی اور فتح کیا و لای تو کو بعد اے یہود آئے وہ غالب آئے علاقہ پھر انصار آئے تو وہ غالب ہوئے یہود پر پھر رسول مقبول صلعم اور مہاجرین آئے تو کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسطر کا غلبہ حاصل ہوا کہ مشرق سے مغرب تک لے لیا اور بعض یہ معنی بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مدد دی سلام کو ساتھ اہل مدینہ کے اور وہ انصار ہیں کہ ان کے ہاتھوں پر بستان فتح ہوئیں اور غنیمت کے مال بشمار سامانوں کے ساتھ آئے جریر بن عبد اللہ رضی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ وحی کی طرف میرے کہ ان تین بیسیوں میں جو نے شہر میں تواو تر گیا پس میں ہجرت تیری ہجرت کا ہے مدینہ طیبہ و ہجرین و قسطنطین روایت کی ترمذی نے ف بحرین جزیرہ ہے دریائے عمان میں اور قسطنطین نام ہے ایک شہر کا شام کے شہر و زمین سے میں باوجود حاصل ہونے اختیار کے آپ نے مدینہ طیبہ اختیار فرمایا تو اب اسکی فضیلت اور بزرگی کیا بیان ہو سکتی ہے حضرت ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے

بیان کیا کہ رسول مقبول صلعم نے فرمایا کہ میں قیامت میں قادم ہوگی قیامت یہاں تک کہ دور کر دیگا مدینہ طیبہ اپنے شہر و ملک جیسے کہ دور کرتی ہے ابھی میل کو ہے کار و کیا سلم نے اور بھی ہے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ حکم کیا گیا ہو میں ساتھ ہجرت کرنے والی جیستی کے کہ غالب آتی ہے سب سب تیوں پر اور وہ مدینہ ہے کہ دور کرتا ہے بُرے آدمیوں کو جیسے دور کرتی ہے ابھی میل کو ہے کار و روایت کیا بخاری اور مسلم نے ف یہ طاعون ہوا مدینہ طیبہ کی نسبت کہ کھالیتا ہے سب سب تیوں کو یعنی جو کوئی اس شہر عظیم الشان میں مبتلا غالب آتا ہے اور فتح کرتا ہے اور شہر و ملک یہ خاصیت اس شہر مبارک کی ہے چنانچہ پہلے قوم علاقہ آئی تو غالب ہوئی اور فتح کیا و لای تو کو بعد اے یہود آئے وہ غالب آئے علاقہ پھر انصار آئے تو وہ غالب ہوئے یہود پر پھر رسول مقبول صلعم اور مہاجرین آئے تو کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسطر کا غلبہ حاصل ہوا کہ مشرق سے مغرب تک لے لیا اور بعض یہ معنی بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مدد دی سلام کو ساتھ اہل مدینہ کے اور وہ انصار ہیں کہ ان کے ہاتھوں پر بستان فتح ہوئیں اور غنیمت کے مال بشمار سامانوں کے ساتھ آئے جریر بن عبد اللہ رضی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ وحی کی طرف میرے کہ ان تین بیسیوں میں جو نے شہر میں تواو تر گیا پس میں ہجرت تیری ہجرت کا ہے مدینہ طیبہ و ہجرین و قسطنطین روایت کی ترمذی نے ف بحرین جزیرہ ہے دریائے عمان میں اور قسطنطین نام ہے ایک شہر کا شام کے شہر و زمین سے میں باوجود حاصل ہونے اختیار کے آپ نے مدینہ طیبہ اختیار فرمایا تو اب اسکی فضیلت اور بزرگی کیا بیان ہو سکتی ہے حضرت ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے

بیان کیا کہ مدینہ طیبہ میں  
میں مدینہ طیبہ میں  
میں مدینہ طیبہ میں  
میں مدینہ طیبہ میں

کہ اسلام کی بستیوں میں سے خراب ہونے میں آخری مدینہ طیبہ ہے روایت کی ترمذی نے ف  
یعنی قریب قیامت کے سبب شہر ویران ہو جاوینگے اور مدینہ طیبہ سبکے عجیبے ویران ہوگا اور  
کہ عمارت اور آبادی دین اسلام کی متعلق ہے اور آبادی مدینہ طیبہ کے اور یہ فضیلت بسبب خیر  
برکت وجود باجوہ دوسرے عالم مسلم کے حاصل ہوئی اور بھی حضرت ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے  
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ایمان سمٹا دینگا طرف مدینہ طیبہ کے جیسے کہ سمٹا تا ہے با  
طرف سورخ اپنے کے روایت کیا بخاری اور مسلم نے حضرت امام احمد بن حنبل سے محدث محمد  
مروی ہے کہ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے ذکر بیان فرمائے اور بار بار مکرر وہ بھی  
فرمانے لگے صحابہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ قیامت کا دن کیا ہوگا آپ نے فرمایا کہ ایک دن جہاں  
آویگا اور واحد پہاڑ پر کھڑا ہو کر دیکھے گا اور اپنے بارون سے کیگا کہ جانتے ہو کہ یہ حملہ کون  
دیکھائی دیتا ہے کیا ہے یہ مسجد احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے بعد اسکے قصد مدینہ طیبہ میں آئیگا کہ کیا لیکن نہ  
فرشتہ محافظت کے لیے کھڑا پاویگا پس نہ جاسیگا اور وقت مدینہ طیبہ میں بارہیگا جو کا فر و کفار  
ہونگے ٹکڑے دجال کے ساتھ ہو جاوینگے اور مدینہ طیبہ ہر آلودگی اور شجاست سے پاک ہو جاوگا  
آپ نے فرمایا کہ یہ دن ہے روز خلاص اور ایک روایت میں وارد ہوا کہ ملائکہ دجال کا احد سے  
منہ بھیر دینگے طرف شام کے اور وہ وہیں ہلاک ہوگا صحیح بخاری و صحیح مسلم میں وارد ہوا کہ ایک  
مرد ہوا بہترین آدمیوں میں سے کہ دجال کے پاس آکر کیگا کہ گواہی دیتا ہوں تمہیں کہ تو وہ دجال  
کہ تیرے نکلنے کی خبر رسول مقبول مسلم نے دی تھی بروایت ابو حاتم ثابت ہوتا ہے کہ وہ مرد  
ہیں اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مدینہ طیبہ میری ہجرت کی جگہ ہے اور اسی میں ہے خواب کا  
اور اسی میں اوٹھو گا ستر ہزار فرشتے کے ساتھ رب العالمین سب مسلمانوں کو دیکھنا نصیب ہے اسے آمین

### فصل چوتھی

مدینہ طیبہ کے ناموں کے بیان میں

احادیث کی معتبر کتابوں میں وارد ہوا کہ مدینہ طیبہ کے بہت نام ہیں کہ کسی شہر کے نام اس  
کثرت کو نہیں سمجھ سکتے اور بہت نام ہونا دلیل ہے اوپر شرف و عظمت اسمی کے چنانچہ  
اہل حکم نے قریب سو کے اور بعض نے زیادہ بیان فرمائے ہیں اس فصل میں تیرے نام



اسرار مبارک والقباب عظمت آب لکھ جاتے ہیں طابہ و طیبہ و طائسہ و طیبہ اہل حدیث  
 لکھتے ہیں کہ یہ نام اس جہت سے ہیں کہ یہ شہر مقدس پاک ہے نہ جانتوں شرک و لفاق نفوس  
 اور مسلمانوں صافی شرب کی طبیعتوں کے موافق ہے بالکل امور اس سرزمین عبرتیں کے طیبہ اور  
 نفیس ہیں یا اسوجہ سے کہ پہلے والے اس سرزمین مقدس کے خاک پاک اور درود و لوازم سے  
 خوشبوئیں پاک و عجیب غریب پاتے ہیں کہ کسی خوشبوئیں وہ لذت نہیں پاتے ہیں فرمایا اہل  
 صلعم نے کہ پروردگار عالم نے مجھ کو حکم کیا کہ مدینہ طیبہ کا نام طابہ رکھوں وہب بن خنیس سے  
 روایت ہے کہ نام مدینہ طیبہ کے تو ریت میں طابہ اور طیبہ اور طیبہ وارد ہوئے لکھا ہے کہ پہلے  
 تشریف لائے رسول مقبول صلعم کے مدینہ طیبہ کو شرب کتے تھے بمعنی فساد یا مداخلہ و عذاب  
 پس آپ نے نظر نام جاہلیت کے یہ نام دور کر دیا یہاں تک کہ امام احمد و ابوالعلیٰ روایت کرتے  
 ہیں کہ جو کوئی مدینہ طیبہ کو شرب کے چاہے کہ استغفار پڑھے نام اس کا طابہ ہے اور تاریخ  
 بخاری میں وارد ہوا کہ جو شخص کیا شرب کے چاہے کہ اس کے تدارک میں دس بار مدینہ کے  
 فرب شرب نام ایک کا اولاد حضرت نوح سے ہے کہ بعد تفرقہ حاصل ہونے کے اس نے  
 یہاں رہنا اختیار کیا تبارک بکون یعنی فساد کے ہے یا شرب کہ بمعنی مواخذہ و عقاب کے  
 ہے اور یہ شہر مقدس عباد شرک و کفر سے منزہ و مبرا ہے اس واسطے آپ نے مجھ کو اہی نام طیبہ طابہ  
 رکھا اور اگر کوئی کہے کہ قرآن مجید میں وارد ہوا یا اہل یثرب لا مقام لکم فیہ لہم توبہ  
 افضل زبان منافقین سے تصور کرنا چاہیے اور نام مبارک ہے أرض التذہد و أرض الحجۃ  
 حق تعالیٰ فرماتا ہے ان کن أرض الله واسعة فقہا جہا و فیہا اور بھی القباب مبارک ہو  
**اکالۃ البلدان و اکالۃ القری** اسوجہ سے کہ جو میان آیا اس کا تسلط اطراف عالم پر  
 ہوا جیسے کہ پہلے بیان ہو چکا اور بھی نام اس مکان عظیم نشان کا ایمان ہے اللہ تعالیٰ  
 فرماتا ہے والدین نبؤا الذہرا و الامیان کہ الصار و محبان انصار کی شان میں نازل ہوئی  
 پس ظاہر ہے کہ مرج اور آل ایمان کا اور منظر اور منظر احکام ایمان کا یہی شہر مقدس ہے  
 حضرت انس سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ فرشتہ ایمان نے کہا کہ میں عہد  
 کرتا ہوں مدینہ طیبہ میں رہنے والے ہرگز دمان سے نہ نکلیں تو فرشتہ جاتے بھی اس کے رحم

ایمان کا کائنات  
 میں بھی مدینہ طیبہ  
 کے نام وارد  
 ہوئے ہیں

ارض التذہد  
 اکالۃ البلدان  
 و اکالۃ القری

ایمان کا کائنات  
 میں بھی مدینہ طیبہ  
 کے نام وارد  
 ہوئے ہیں

عقد موافقت باندھا یعنی او سے کہا کہ میں بھی تیرے ساتھ ہوں اور کبھی تجھے جانتوں گا پس ضرور ہوا  
 کہ یہ دونوں وصف طہر اس شہر مقدس میں پیدائش ہوئے اور وہ جو بجمع ہیں کہ انبیاء میں لایمان آئے  
 ہو چکا ہے اور بھی نام مبارک ہے بلکہ حق تعالیٰ فرماتا ہے لَا أَقِيمُ هَذَا الْبَلَدَ شَيْخًا مَرَاتَمَ  
 ہین کہ بعض مفسرین کے نزدیک اس بیت شریف میں بلد سے مراد مدینہ طیبہ ہے اہل اسرار  
 لکھتے ہیں کہ اس بیت شریف سے جو بات ظاہر ہے زیادہ تر اس سے عظمت اور عظمت بہت  
 متصور نہیں کہ مقید کیا حق تعالیٰ نے قسم کو یہ بلد کہ بلد حرام اور بلد میں جسکا نام ہے بوقت حلول  
 اور نزول اپنے حبیب کے اس شہر میں اسی جاسے کہ ہین کہ شرف مکان بالکین ہو اسب الذیہ  
 میں حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ اوغھون نے حضرت کی خدمت میں عرض کی کہ بانی  
 امت و اہی پھونچی فضیلت آپ کی نزدیک خدا کے ہمتہ کہ کہ قسم کھائی خدا کی آپ کی حیات کی نہیات  
 کسی نبی کی اور جو بھی فضیلت آپ کی نزدیک خدا کو اس حد کو کہ سو گند کھائی آپ کی خاک پاکی اور  
 فرمایا لَا أَقِيمُ هَذَا الْبَلَدَ یعنی قسم کھانا بلد کی کہ عبارت زمین سے ہے کہ اوپر چلتے ہیں قسم  
 کھانا خاک پاکی ہے اور یہ قسم ایک ستر کنون اور راز کتوم ہے کہ نظر کوتاہ بینی کی اسکے اور  
 سے قاصر ہے جو صاف بین اور پاک نظر واقف انداز راز و نیاز عاشق و مشوق ہیں وہ ہی ان  
 باتوں کی کیفیت اور لذت پاتے ہیں یہ جو کچھ مذکور ہوا درج النبوة میں مسطور ہے بہت رسول  
 اللہؐ بھی القاب مبارک ہے جیسے کہ بیت اللہ نام مبارک مکہ معظمہ کا ہے نہ و لغز ما قبل  
 نہ ہے سعادت آن بندہ کہ گردن و دل بد گئے بہ بیت خدا و گئے بہ بیت رسولؐ بد اور چارہ  
 و چہارہ بھی نام مبارک ہے کہ صاحب کتاب نوحی نے تورات سے نقل کیا اور چہ اسکے  
 کہ اس شہر مقدس نے منکرون اور مغرور کی گردین زیر کین اور چہ بھی نام مبارک ہے  
 اسوہ سے کہ وہ مجبور ہے حکم الہی کا بیچ مقدمہ سکونت حبیب کبریا کے اور جزیرۃ العرب  
 بھی نام مبارک ہے کہ حدیث شریف میں وارد ہوا کہ آخر چو المشرکین من جزیرۃ العرب کہ مراد  
 مدینہ طیبہ ہے اگرچہ شامل تمام زمین حجاز کو ہے و محبت و حبیب و محبوبہ بھی نام مبارک ہین  
 کہ حدیث شریف میں وارد ہوا اللہم حبیب علینا المدینۃ کجنا امتک اور بھی حرم  
 و حرم رسول اللہ القاب شریف ہین کہ حدیث مسلم میں وارد ہوا کہ المدینۃ حرم و مدینۃ

و مدینۃ رسول اللہ  
 و مدینۃ حبیب  
 و مدینۃ محبوبہ

حبیبنا

حبیبنا  
 محبوبنا  
 رسولنا

طبرانی وارد ہوا حرم ابراہیم مکہ و حرم المذینہ و حرمہ بھی نام مبارک ہو وقت  
 حسن ظاہری یہ ہے کہ باغون اور چمنوں اور نہروں اور پہاڑوں بلند و عمارات عالیہ و  
 شاہد مقدسہ و فضائی وسیع کو شامل ہے اور حسن معنوی یہ کہ جو قدس شہود حضرت  
 ختم المرسلین کو کہ شاہد شہود حضرت پروردگار و مقصود و مقصد کا ثبوت ہر اسے وغیرہ اُل  
 اصحاب و تابعین کہ جامع تمامی برکات و کرامات کو میں شامل و حاوی ہے عرفہ منقذ  
 و وجد من عرف و لنعم ما قبلہ و من مدحی حب الذی ازلہا لہا و لہا و لہا  
 فیما یعشقون مذاہب تعرض لذات باطنی و حسن و زیبائی جو اس مقام مقدس میں جلوہ گر  
 ہے روضے زمین پر نہیں ہے ہر گجائوریت تابان بالکمال و ظاہرست اصل آن  
 آفتابین جمال و خیرۃ بھی نام مبارک ہے کیونکہ جامع جمیع حسنات و خیرات دنیا و آخرت  
 ہے چنانچہ جو حاکم کہ بعد فتح پانے کے وہاں سے چلے گئے تو حضرت نے اون کے حق میں پایا  
 کہ مدینہ بہتر تھا اگر جانتے وہ قدرا و سکی اور دارالابرار و الارواح و دارالایمان و دارالسلام  
 و دارالسلام و دارالفتح و دارالبحرۃ و قیۃ الاسلام یہ سب القاب اسی جناب  
 مستطاب عرش مآب کے ہیں شافیہ بھی نام مبارک ہے کہ حدیث شریف میں وارد ہوا  
 کہ خاک مدینہ شفا ہے ہر بیماری کو حتی کہ جذام اور برص کو اور عاصمہ بھی نام مبارک ہے  
 بسبب محفوظ رہنے مساجدین کے مشرکین کی ایسا ہے بلکہ محفوظ رہنا اس شہر کے رہنے والوں کا  
 دین و دنیا کی آفتون اور عذاب آخرت سے بسبب شرف ہمسایگی حبیب کبریا کے اور غلبہ  
 بھی نام مبارک قدیم سے ہے بوجہ نہ کورہ کہ جو قوم میان وارد ہوئی سب پر غالب ہوئی  
 چنانچہ یہود و عیالہ پر غالب آئے اور اوس و خزرجی یہود پر اور مساجدین کو اس خزیج پر اور  
 احام مساجدین پر الامان اللہ اور نام مبارک فاضلہ ہے یعنی بدعتقاد اور بدکارا و سمن  
 پوشیدہ نہیں رہ سکتے ہیں آخر کار ان کی فطیحتی اور سوائی موتی ہے تعوذ باللہ من غضب اللہ  
 و غضب رسولہ اور مومنہ بھی نام مبارک اس مکان مقدس کا ہے بسبب ہنسے اہل ان کے  
 اور منشر ہونے احکام ایمان اور شعار اسلام کے اوسمین چنانچہ نفع اور خیر و برکت اور الفت  
 و منکنت کہ علامات کاملہ مومن ہیں مدینہ شامیہ کے رہنے والوں میں یہ سب اوصاف کاملہ ظاہر ہیں

خیرۃ

دارالابرار  
 دارالایمان  
 دارالسلام  
 دارالفتح  
 دارالبحرۃ  
 قیۃ الاسلام  
 جناب

تعبہ

توضیح

توضیح

حدیث شریف میں وارد ہوا اَللّٰہی نفسی میداد تو مہلک التّوہمۃ یعنی فرمایا رسول بقول  
 صلعم نے کہ قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوس کے قبضہ قدرت میں ہے کہ خاک مدینہ میں  
 ہے اور بھی روایت ہے کہ نام اوس کا تو حیرت میں ہوتا ہے مبارک کہ بھی نقاب برکت تاب  
 اس جناب مستطاب کا ہے احادیث صحیحہ میں وارد ہوا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ الہی مدینہ  
 کی سب چیزیں وہیں حتیٰ کہ مداور صاع میں برکت عنایت کر زیادہ اوس برکت سے جو تو نے  
 کہ شریف میں کی چنانچہ ظہور قبولیت و عاکا و ان ہر شے میں عیام و خاص پر روشن ہے  
 بے شک و تردید کے اور مجبور وہ بھی نام مبارک ہے جسے سرور اہل تحقیق کہتے ہیں کہ مجاہد  
 زمین کو کہتے ہیں کہ جہنم جلدی چیز گوشتی ہوا اور کثیر النفع ہووے اور یہ سب وصف و بیان جو  
 ہیں اور محروسہ و محفوظہ و محفوظہ بھی نام مبارک ہیں اسوجہ سے کہ باجاء احادیث میں وارد  
 ہوا کہ ملائکہ مدینہ طیبہ کی نگہبانی کے لیے کھڑے ہیں جیسے کہ پہلے بیان سے ان سب ناموں کے  
 معنی ظاہر ہوتے ہیں و ہر جوہر و ہر زرقہ بھی نوریت سے نام روایت کیے گئے ہیں کیونکہ کثیر  
 اور ہوا و ریحہ للعالمین کا تدریل رحمت ارحم الراحمین ہے علاوہ اسکے ساکنان اس بارگاہ قدس  
 رزق صحیح جانی اور روحانی عنایت ہاں جان و دہم و خیال نہیں ہوتا و فیقہ من حیث لا یجانب اور مسکین  
 بھی نام مبارک ہے حضرت علی رضی سے روایت ہے کہ رب العالمین نے اپنے حبیب پاک  
 کے شہر مقدس کو خطاب فرمایا کہ اے زمین پاک اور اے بقعہ مطہر و اے مکان مسکین  
 خزانہ کو مت قبول کر اور نام اپنا ساتھ مسکیت کے کر پس حقیقت میں یہ خطاب مدینہ طیبہ  
 کے رہنے والوں کی طرف ہے کہ بصف مسکن اور غربت و خضوع و خضوع کے موصوفات  
 رہیں اور بظرف اہل دنیا کے جو اس صفت پر نمون رغبت مکرین اللہم احییٰ مسکینا  
 و امیتى مسکینا و احشانی فی زمرۃ المساکین اعنی فی بلدۃ حبیبک سید المرسلین  
 صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ اجمعین اور مسلمہ بھی نام مبارک ہے مثل ہونہ کے  
 اور ایمان و اسلام ایک ہے یا یہ کہ یہاں کے رہنے والے عذاب آخرت سے سلامت پہنچے  
 اور مطہرہ مقدسہ بھی نام مبارک ہیں اسوجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے اس شہر مقدس کو مبارک  
 اور تقدس اور نزہت کے ساتھ آباد کیا کہ یہ سب وصف و لازم ذاتیہ اس شہر مقدس سے ہیں

جبر

سورہ

سورہ

سورہ

سورہ

سورہ

سورہ

اور مقبرہ بھی نام مبارک ہے بمعنی جاسے قرار کے حدیث شریف میں وارد ہوا کہ اللہ تعالیٰ جعل  
لناہما قنارا اور زقاق حسنا اور مکینہ بھی نام مبارک ہے اس جہت سے کہ عظمت اور کثرت اس  
شہر مقدس کی بارگاہ خداوندی میں ہے ناچیدہ بھی نام مبارک ہے کہ نجات سے مشتق ہے  
یعنی اس شہر کے رہنے والے نجات پانے والے ہونگے دنیا و آخرت کی آفتون سے  
اور مدینہ بھی نام مبارک ہے کہ یہ نام مشہور و معروف ہے اصل لغت میں مدینہ نام گھروں  
آباد کا ہے اور کثرت عمارت میں جد قریہ سے بڑھ گیا ہوا اور مرتبہ مصر کے پہونچا ہوا اور بعض  
تذریک مصر و مدینہ ایک ہے مرتبہ میں اور اب یہ نام حبیب کبریا کے شہر پاک کا ہے تو انجید  
میں کسی جگہ یہ نام مبارک وارد ہوا اور توریت میں وارد ہوا سیالبلدان حدیث شریف میں وارد ہوا  
ایمہ المؤمنین حضرت عمرؓ وارد ہوا یا طیبۃ یا مسیۃ البلدان کہ اسکی تحقیق فضائل مدینہ کے  
بیان میں بخوبی روشن اور ظاہر ہے واللہ اعلم بالصواب

فصل یاجوین

مدینہ طیبہ کی خاک شفا اور سیون کے فضائل میں اور بھی اعتدال آب و ہوا میں  
یوشیدہ فر ہے کہ ارحم الراحمین نے اپنے جیب رحمتہ للعالمین کے شہر مقدس مدینہ طیبہ کی زمین  
میں بہت بڑی تاثیریں اور بزرگیاں عنایت فرمائی ہیں خصوص مدینہ طیبہ کی خاک شفا کے  
باب میں بہت حدیثیں وارد ہوئی ہیں ان میں سے چند فضائل احادیث معتبرہ سے لکھے  
جاتے ہیں ان میں جوڑی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ خاک مدینہ طیبہ  
شفا ہے واسطے جذام کے اور دوسری روایت میں لفظ برص کا بھی مذکور ہے اور ایک  
روایت میں وارد ہوا کہ خاک مدینہ شفا ہے ہر بیماری کے لیے اور حضرت سعدؓ سے روایت  
ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ قسم ہے اوس ذات کی جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے  
کہ تحقیق خاک مدینہ طیبہ کی شفا ہے ہر بیماری کے لیے اور لفظ جذام اور برص کا بھی مذکور  
ہو اورایت کیا زرین نے حضرت امام مالکؒ نے فتویٰ دیا ہے مقدمہ اوس شخص کے  
جس نے کہا انعموا باللہ خاک مدینہ طیبہ رومی ہے واسطے مارنے تیس درون کے اور حکم فرمایا  
وہ قید کر لیا کہ ان فی الشفاء اور شیخ لکھتے ہیں کہ غریب امام مالکؒ کا یہ ہے کہ جو شخص بیمار

وہابیہ کی اصلاح  
نعمت اللہ خان صاحب  
پاک کوہ پیما  
علیہ رحمۃ اللہ  
جیلان صاحب کو صاحب

زمین کو ساتھ نمونے طیب کے قبت کر کے سدا القدا وراو ملی ہو ا کو نا خوش کئے واد التبرہ  
 ہو جاتا ہے اوسکو یہاں تک قید کرنا چاہیے کہ توبہ صحیح کرے حضرت شبلی رحمہ اللہ نے بچلہ علماء کبار  
 اور صاحب حال سے ہن فرماتے ہیں کہ خاک پاک مدینہ طیبہ کو ایک خوشبو خاص حاصل ہے  
 کہ رشک و غبر میں نہیں ہے شیخ فرماتے ہیں کہ یہ بات اجماع العباب سے ہے لیکن آپ لکھتے ہیں  
 کہ حقیقت میں کچھ عجب نہیں ہے کیونکہ جو خوشبو بنی انفاں پاک حبیب کبریا کی پونجی ہو رشک  
 و غبر کی کیا حقیقت ہے و نعم ما قیل بہ و ان زمین کے نیسے و زوڑ و زوڑ و دست و پدہ جا  
 دم زدن ناخہ نامی ناماری است پچنانچہ خاصان حق لکھتے ہیں کہ اوس شہر مقدس کی ہر ایک  
 خوشبو میں ایک کیفیت خاص حاصل ہے کہ کسی جگہ نہیں ہے خصوصاً گل گلاب کہ حبیب کبریا  
 ساتھ بہ نسبت خاص مشہور و معروف ہے بزم زمیم جائفزایت تن مردہ زندہ گرد و دزدک لرم  
 باغی اسے گل کہ چنین خوش است بویت پدہ علماء دین لکھتے ہیں کہ مدینہ طیبہ کی خاک پاک کا  
 اس سے زیادہ کیا شرف و فضل بیان کیا جاوے کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا کہ  
 پیدائش ہر نفس کی اوس خاک سے ہے جہاں وہ دفن ہوتا ہے پس صریح لازم آیا  
 کہ پیدائش نفس اظہر معطر مغبر حبیب کبریا سید انبیاء کی تربت طیبہ مدینہ منورہ سے ہے اور علماء وہ  
 اوس طہائش علیہ السلام پناہ کے اکثر نفوس کی و اصحاب و تابعین و عارفین اوس سرزمین خیر شہیم ہیں  
 آرام فرما رہے ہیں بن حجر فرماتے ہیں کہ مدینہ طیبہ میں ایک گڑا مشہور ہے تحقیق شجر بیکہ کا  
 علماء دین نے واسطے حاصل ہونے شفا کے عارضہ تب سے اس طریقہ سے کہ تھوڑی سی وہ  
 خاک پاک پانی میں گھول کر پیوے رسول مقبول صلعم نے بعض اصحاب کو حکم فرمایا کہ عارضہ کلا  
 علاج اس خاک پاک سے کریں چنانچہ مدینہ طیبہ میں حکماء اور تابعین سے یہ عمل ارتھا چلا آتا  
 شیخ مجد الدین فیروز آبادی لکھتے ہیں کہ میں نے خود شجرہ کیا کہ میرا ایک غلام تھا کہ ایک س سے  
 تپکے عارضہ میں گرفتار تھا پس میں نے تھوڑی سی خاک پاک پانی میں گھول کر پیلا دی اوسیدین  
 صحت پائی ہی طرہ حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ مجھ بھی اس علاج کا تجربہ ہو گیا جس مانہ میں میں  
 وہاں حاضر تھا تو یہاں تک بیمار ہوا کہ پاؤں پر ورم آیا کہ بالفاق حکماء آثار روی ہیں تو او وقت  
 میں خاک پاک تھوڑی سی چند روز استعمال کی کہ اوس عارضہ مملک سے صحت پائی

جہاں سکا رہتا ہے  
 طیبہ کی خوشبو  
 کبریا کی پونجی  
 ہونے سے

جہاں سکا رہتا ہے  
 طیبہ کی خوشبو  
 کبریا کی پونجی  
 ہونے سے

جہاں سکا رہتا ہے  
 طیبہ کی خوشبو  
 کبریا کی پونجی  
 ہونے سے

فن کھانا اور پیاسی کا حرام ہے لیکن علماء دین لکھتے ہیں کہ اس خاک پاک کے باب میں جو احادیث  
 متواتر وارد ہوئیں اسوجہ سے اسکا کھانا حلال ہے اور جو اس خاک پاک کے کھانے کے باب میں  
 آثار وارد ہوئی ہیں بعض اخبار سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ خاک ایک گجھ خاص کی ہے کہ اسکو  
 معیبا دروادی بطحان بھی کہتے ہیں لیکن مسلمان کو چاہیے کہ نیت صادق اور اعتقاد صحیح سے  
 عمل میں لاکو نہ نیت تجربہ اور فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جو کوئی نیت کجورین عجوہ نہاخصہ  
 کھاوے کوئی زہر اور کوئی سحر او سپر تاثیر نکرے حضرت عائشہ صدیقہ فداکے کھانے کو واسطے  
 عارضہ و قار کے کہ نہایت سخت مرض ہے بتلائی تھیں فن عجوہ ایک قسم ہے قر سے  
 کہ اہل مدینہ طیبہ اسکو جانتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ اصل اسکی اوس کجور سے ہے کہ رسول  
 مقبول صلعم نے اپنے دست مبارک سے لگائی تھی اور کجور کی قمین مدینہ شریف میں بہت ہیں  
 کہ شمار اونکے اقسام کی دشوار ہے یہ ہندو دی تارچ کیرین ایک سواونٹالیس لکھتے ہیں اونمیں سے  
 ایک قسم صحیحانی ہے کہ بروایت حضرت جابر بن ثابت ہوا کہ ایک روز رسول مقبول صلعم ہاتھ  
 میں ہاتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے گئے مدینہ شریف کے باغونمیں ٹلگت فرما ہے تھے  
 کہ یکایک ایک کجور کے درخت سے آواز آئی کہ ہذا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سید الانبیاء  
 و هذا علی سید الاولیاء ابوالا ائمة الطاہرین بعد اسکے گذر آپ کا دوسرے درخت پر ہوا  
 اوسمیں سے یہ آواز آئی ہذا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و هذا علی سید الانبیاء  
 اسوجہ سے نام اسکا صحیحانی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سب قسم کی کجور اونمیں سے  
 حضرت کو کجور عجوہ قسم بہت پسند تھی شیخ عبدالحق لکھتے ہیں کہ مدینہ طیبہ کے بیوہ کے ہاتھ بھی  
 شفا طلب کرنے میں حدیث صحیح ثبوت کو پہونچی اور کیون نہ وہ ناکلی کل چیز اونمیں خیر و برکت اور شفا  
 وصحت جس سرزمین کے لیے رحمۃ للعالمین نے دعائیں فرمائی ہوں اور اپنے آرام و قیام کے  
 واسطے دل سے پسند فرمایا ہو اور وہ ناکلی آب و ہوا کو اور کل چیز و کو عجزیز اور محبوب رکھا ہو حضرت  
 ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے لوگ کہ جوقت دیکھتے تھے کوئی نیا پھل تو لائے حضرت کی  
 خدمت میں آپ اسکو لیتے اور دعا فرماتے کہ اے اللہ برکت سے واسطے ہمارے بیوہ  
 ہمارے کھانے اور شہر ہمارے کے اور مد و صلا ہمارے کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

جان  
 کجور  
 صحیحانی  
 کجور

جان  
 کجور  
 صحیحانی

کہ فرمائی ہیں کہ جب آپؐ رسول مقبول صلعم مدینہ طیبہ میں تھے حضرت ابابکر صدیقؓ یہ اور حضرت بلالؓ  
 نبیؐ آئی ہیں آئی میں رسول مقبول مسلم کے پاس اور خبر دی رہتے آگے تو آپؐ فرمایا کہ الہی دست کرتو  
 طرف ہمارے مدینہ طیبہ کو مانند دوستی ہماری کے مکہ شریفین کو بلکہ زیادہ تر اوس سے اور یہ  
 اللہ دوست کرتو آپؐ وہو اور مدینہ طیبہ کو اور تبرک سے واسطے ہمارے بیچ صاع اور مدینہ طیبہ کے  
 اور نکال اسکی تپ کو اور رکھ اسکو جعفر بن قنفذ وار جو کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضرت  
 ابابکر صدیقؓ سے حالت تپ میں پوچھا کہ کیا حال ہے آپؐ کا ہو وقت آواز بلند مکہ شریف کا اور  
 اوسکی آب وہو موافق کا ذکر فرماتے لگے آپؐ یہ حال سنکر حضرت کی خدمت میں جا کر عرض کیا  
 اوس وقت حضرت مسلم نے دعا دعا کو فرمائی اور حمد نام ایک جگہ کا ہے و میان مکہ شریف و  
 مدینہ طیبہ کے اوس نالی میں و مان یہود سے تھے اور مدینہ طیبہ کی زمین میں پہلے ہجرت فرماتے  
 کے دبا اور بیماری رہتی تھی پس آپؐ فرمایا کہ کفار کی زمین میں جاوے اس حدیث سے علماء  
 دلیل پکڑتے ہیں کہ جائز ہے بد دعا کرنی کفار پر ساتھ ہیاریوں اور موت و ہلاک کے اور خراب  
 ہونے شہر و مکے حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ آپؐ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے ساتھ مدینہ طیبہ سے نکلا اور بقیع میں وقاف ہوئے پھر آپؐ وہاں و منو کیا اور  
 جانب قبلہ کھڑے ہو کر آپؐ دعا و خیر فرمائی کہ خداوند ابراہیم بندہ تیرا اور خلیل تیرا ہے دعا کی  
 اوسے مجھے کہ مشطکہ کی شان میں خیر و برکت کے ساتھ اور میں کہ بندہ تیرا اور رسول تیرا ہوں  
 دعا کرتا ہوں مدینہ طیبہ کی شان میں خیر و برکت کے ساتھ خداوند برکت دے اوسے صاع اور  
 مدین جیسے کہ برکت دی تونے مکہ شریف میں اور مائدہ اوسکے یعنی دو چنڈا اوسکے کہ دعا کی حضرت  
 ابراہیمؑ نے اور حضرت النضرؑ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کہ پروردگار  
 میرے کہ مدینہ طیبہ میں دو چنڈا اوس برکت سے کہ کی تونے مکہ شریف میں روایت کیا بخاری  
 اور مسلم نے وف ظاہر ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور ہمارے حضرت مسلم  
 حبیب اللہ ہیں اور حبیب کا مترہم ہر اسے خلیل سے تو حبیب خلیل کی دعا مکہ شریف کے  
 باب میں قبول ہوئی تو حبیب کی دعا کیوں نہ قبول ہو رہا ابراہیمؑ اوس ویس میں ہے  
 مسلمانوں کو ہونچا وہ لو اوس سرزمین عبرت شہیم میں پھر اوسے آمین

حضرت ابوبکر صدیقؓ سے  
 حضرت بلالؓ سے  
 حضرت عائشہ صدیقہؓ سے  
 حضرت جعفر بن قنفذؓ سے

جائزہ ہے

نالی و مدینہ طیبہ  
 اوس نالی میں  
 اوس نالی میں



# باب نوان فضل میلی

ادب داخل ہوئے مدینہ طیبہ کے

پوشیدہ نہ رہے کہ جب حاجی حج سے فارغ ہو جاوے تو قصد روضہ مقدس بطور کی زیارت کیا کرے اور اس کے ساتھ نیت مسجد نبوی کی بھی شریک کر لے پس جب مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہو تو راہ میں فرائض واجبات و سنن کو بخوبی بجالائے اور محرمات و مکروہات سے پرہیز کرے اور جہانک ممکن ہو ساتھ اخلاص نیت اور پاکی اور طہارت قلبی سے روانہ ہو اور جتنی مسجدیں شریفہ سے مدینہ طیبہ تک راہ میں ملین ان میں نماز پڑھتا جائے بالفعل ان میں سے ایک مسجد تنعیم ہے جسکو مسجد عائشہ کہتے ہیں دوسری سرف کہ حضرت یمونہ رضی اللہ عنہا کی درگاہ اقدس سے قبلہ کی طرف پختہ بڑی مسجد ہے تیسری مسجد خلیص کی کہ بالفعل خام ہے اور نہر بھی اس کے صحن سے باہر جاری ہے جو تھی مسجد بدر کی کہ پختہ اور بہت بڑی ہے اور بدر میں ایک مسجد اور بھی بڑی ہے کہ اس کے لگے نہر جاری ہے اسکو مسجد شریف کہتے ہیں پانچویں مسجد الشجرہ ذوالخلیفہ میں کہ بالفعل وہاں ایک یوار قبلہ کی طرف باقی ہے اکثر لوگ وہاں سے احرام باندھتے ہیں اور چاہے کہ زیارت کرے حضرت یمونہ کی قبر شریف کی جو مقام سرف میں تنعیم اور وادی کے درمیان ہے اور وہاں ایک مسجد بھی بنی ہوئی ہے وہاں دعا مانگے اور راہ میں جب نماز پڑھ ضروریات سے فارغ ہو تو درود شریف پڑھتا ہے حضرت امام محمد غزالی رحمہ اللہ نے فرمایا ہیں کہ جو وقت نظر پڑے درخت مدینہ طیبہ کے تو کثرت سے درود شریف پڑھے اور شوق میں اگر تیز چلے اور ہو سکے تو پیادہ تنگ پاؤں روتا ہوا عاجزی کرتا ہوا روانہ ہو اور اس وقت اس بات کا دھیان کرنے کہ یہ وہ شہر مقدس مظهر معطر ہے کرب العالمین نے اپنے حبیب کے واسطے دار بخت مقرر کیا اور حبیب کبریائے اس شہر کو دل سے پسند فرمایا اور دین محمدی نے یہاں سے ترقی پائی اور یہ وہ شہر ہے کہ صمیم حبیب کبریا رونق افروز و جلوہ گر ہے اور آپ کے مجان قلبی مہاجرین و انصاف و غنہ تابعین و آل اطہار سب یہاں آرام فرما رہے ہیں اور یہ وہ سرزمین عنبر شمیم ہے

کہ جنہیں رحمۃ اللہ علیہ محبوب رب العالمین چلے پھرے ہیں اور اس سرزمین کو تمام عالم کے بقعوں  
 شرف و فضل بخشا اور تعلقہ محبت میں اس شہر مقدس کے ہر طرف گزر فرمایا پس نہ ملے کوئی قدم  
 مگر نہایت ادب اور حضوری و بیداری سے کیونکہ یہ وہ مقام عالی رتبہ ہے کہ خاصان حق اور  
 عاشقان رسول اسکی قدر و منزلت اور شوکت و عظمت جانتے ہیں بے ادب اور گستاخ کیا جاتا  
 حضرت لسان الغیب خواجہ حافظ فرماتے ہیں کہ ہر زمین کی نشان کفت ہادی تو بودہ سالہا  
 صاحب نظر ان خواہر بود اہل حدیث لکھتے ہیں کہ چلنا اور سن میں جنہیں چلے سرور عالم صلعم  
 موجب کفارہ گناہوں کا اور باعث پیدا ہونے نوز ایمان اور حرمان کا ہے خصوصاً نہایت طح  
 کے ساتھ ہونی الحقیقت کسی بڑی سعادت دنیا و آخرت اور شخص کو حاصل ہے جو جمع  
 آثار شریفہ عالیہ کا ہے اور حبیب کبریا کے فیصل میں چلتا اور پھرتا ہے خدا جسکو نصیب  
 کرتے اور تصور کرے اس بات کا کہ یہ شہر اور سن ذات اقدس میں سیلا لایا و المرسلین کا ہے  
 جسکی شان میں وَرَقْنَا لَكَ ذِكْرَكَ نازل فرمایا اور کل امور بات دنیا و آخرت کو اسکی رضا سے  
 اور خوشنودی پر موقوف اور اسکی طاعت اور نعت کو اپنی بیت کے ساتھ ذکر فرمایا اِنَّ الَّذِیْنَ  
 یُؤْمِنُوْنَ اَنْ اٰمَنَّا بِاَعْوَنَ اللّٰهُ اُوْر اُسکی تابعداری اور فرمان برداری میں اپنی تابعداری سے  
 ساتھ ارشاد فرمایا اور بہت بڑا سبب اپنی رضا سے تھی اور خوشنودی کا مقرر کیا اور فرمایا  
 یَنْ یُّطِيعَ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اطَاعَ اللّٰهَ وَ قُلْ اِنْ کُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحِبِّکُمْ اللّٰهُ  
 اور فرمایا اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِکَتُہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَی الْحَبِیْبِ الْمُکَرَّمِ  
 الف الف مرتبہ عرض جون جون پڑھتا جائے درود شریف پڑھتا جائے  
 جب جرم قدس و کھلائی و ستم تو پڑے تو عا پر اسے اَللّٰهُمَّ هٰذَا جَرْمٌ رَّسُوْلُکَ  
 فاصعله من النار و امانا من العذاب و سوء الحساب اور جو  
 ہونے کے تو عمل کرے پچھلے داخل ہونے کے یا بعد اونسکے اور اپنے کلمے  
 پس کر خوشنودی کا کہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الْمُرْسَلِ و وقار کے ساتھ مدنیہ طیبہ میں داخل ہوا اور یہ دعا  
 پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الْمُرْسَلِ و وقار کے ساتھ مدنیہ طیبہ میں داخل ہوا اور یہ دعا  
 و آخر حقیقی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الْمُرْسَلِ و وقار کے ساتھ مدنیہ طیبہ میں داخل ہوا اور یہ دعا

و این سخن  
 و این سخن  
 و این سخن

رسولك صلى الله عليه وسلم ما رزقت اولائك واهل طاعتك واخلوا  
 واغفر لي وارحمي يا خير مسئول پھر مسجد قدس میں باب جبریل باب السلام سے  
 داخل ہو کر اول بہتر سے اور یہ ورود اور دعا پڑھے اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی  
 سیدنا محمد اللھم اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک اللھم اجعل لی الیوم  
 من اوجه من توجه الیک واقرب من تقرب الیک وانج من دعاك وابتغ  
 من مضاتک او موثقت دل سے یقین کر کے اس بات پر کہ آج کا دن ثمرہ زندگانی اور شقیہ  
 تمام عمر ہے کیونکہ وہ مغفرت کا ہے اس خوشی میں بھولا نہ سمائے اور جانتا ہو کہ  
 شکر اس نعمت عظمیٰ کا بجا لائے خدا وہ دن جب مسلمانوں کو نصیب کرے آمین یا رب العالمین

### فصل دوسری

ادب زیارت شریف سکھ اور دگر لغت زیارت کر سہیں

پوشیدہ شریف ہے کہ جبوقت ارحم الراحمین اپنے فضل عظیم اور رحمت عظیم سے بارگاہ  
 رحمۃ للعالمین اور دربار سید المرسلین میں پہنچاوتے تو وقت داخل ہونے کے  
 اول سیدھا پاؤں رکھے اور یہ دعا پڑھے اعوذ باللہ العظیم و اوجهہ الکریم  
 و بنو زک الفدیہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ و لا حول و لا قوۃ الا باللہ  
 ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ اللھم صل علی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 عتیدک ورسولک وعلی آلہ و صحبہ وسلم تسلیما کثیرا اللھم اغفر لی  
 ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک اللھم وفقنی واعق علی کل ما یرضیک  
 ومن علی حسن الادب السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
 السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اس دعا کو آتے اور جاتے نہ چھوڑے  
 پس وہ وقت اس بات کا دھیان رکھے کہ اسوقت میں ایسی جگہ ہوں کہ دنیا و مافیہا  
 وہی مقام اس رتبہ اور عظمت کا نہیں ہے اور اس مضمون کو سمجھ کر شکر خدا بجا لاؤ  
 مجھ بندہ گنہگار رتبہ کار پر یہ فضل عظیم ہوا اگرچہ تمام قاب قوسین سید الکونین اور  
 تمام صاحب لواک سید الکونین میں پہنچنا نصیب ہوا اور اس میں نیرانا پائدار میں جنت کی

ادب میں دیکھنا اور سپر کھڑکھڑانا اور بیٹھا روزی ہوا اور مجھے کہ یہ وہ دربار شمشاد عالم آباد  
 ہے جس کا اہتمام رب العالمین خود سرانجام دے لائے تو قضاوت کے سر قوی صوفی  
 الہی ولا یجھض قالہ یا فتویٰ تو وہ ان زمانہ کا بکار کر رہا ہے پس کمال ادب سے سلول  
 در بیان ہزار قدس اور تشریف کے اس طرح پر کہ شون نمبر کا دسے کندھے کے برابر  
 پڑے سے محراب کے دو گانہ خیمہ السجد کا قلیا اور قل ہوا اللہ کے ساتھ پڑے  
 اور وہ مقام موقوف ہے سرور عالم صلعم کا اور داخل ہے زوضہ اقدس اس طرح کی  
 شان میں یہ حدیث آئی ہے مَا بَيْنَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ زَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ سِوَى  
 قِيَابَا حضرت معلّم نے کہ در میان کچھ اور نمبر میرے کے ایک باغ ہے باغون جنت  
 ہے اگر وہ ان کچھ نہ پاوے تو زوضہ قدس میں جان کچھ پاوے پڑے پھر سجدہ شکر  
 اور اگر سے کہ حق تعالیٰ نے توفیق وہاں پہونچنے کی بخشی اور جو چاہے سود عامانے اور  
 اسناد حضرت سے ملحوظ رکھے پھر شبانہ اقدس کے پاس سرور عالم صلعم کے سر ہانے  
 کی طرف جا کر کمال ادب اور آگاہی اور حضوری قلبی کے ساتھ چہنے اتھہ کو بائیں پر رکھے  
 جیسے کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی اگر مافی وغیرہ سے نقل کیے ہیں کہ نہ سب مفتی بہ اور  
 نہ سب مختار یہی ہے کہ وقت زیارت شریف کے سیدھا اتھہ بائیں پر رکھے یا دائیں پر رکھے  
 کے اور اس وقت صورت منور معطر منظر کو خیال میں لائے کہ جیبت کبریا صلعم اس بقعہ  
 اقدس میں آرام فرما رہے ہیں اور میرے حاضر ہونے اور زیارت کرنے کو جانتے ہیں  
 اور آپ بنفس نفیس بلا واسطہ میرے سلام و کلام کو سنتے ہیں اور جواب سے یا د فرماتے  
 میں پس نہایت آداب اور حضور قلب سے کہ السلام علیک یا نبی اللہ ورحمۃ اللہ  
 وبرکاتہ اتیہا نک رسول اللہ قد بلغت الرسالة وادّیت الامانة ونصحت الامة وجا  
 فی الامر اللہ حق قبض روحک حمید المجد البعثک الشھن صغیرنا وکبیرنا خیر الخیر وعلی  
 علیک افضل الصلوة وازکاه واقبل الخیرة وانماها اللہم اجعل بیننا یوم القیمة اقرب  
 السین واسقنا من کامہ واورقنا من شفاءہ ولبصلنا من رفقاہ یوم القیمة اللہم  
 لا تجعل لہذا اخر العہد بقبر نبینا صلی اللہ علیہ وسلم وارزقنا العود الیہ یا ذالجلال والاکرام

یا نبی اللہ  
 یا نبی اللہ

اور سلام پر نچا دی اور کاجنوا و وصیت کی ہو مگر یہ کہ السلام علیک یا رسول اللہ من  
فلان بن فلان لیستشفع بک الی ربک فاشفع لہ ولجميع المسلمين پھر سر رائے سے ہوتا  
مسجد نبویؐ ثانی کی طرف جا کر چہرہ مبارک کے سامنے پشت بقبلہ کھڑا ہو کر دو دو سلام پڑھے  
بقی بار چاہے پھر ایک یا تھمے دوسری طرف ہٹ کر سامنے روی شریف حضرت ابابکر صدیقؓ  
ہو کر کہے السلام علیک یا خلیفۃ رسول اللہ السلام علیک یا صاحب رسول اللہ  
فی الغلا السلام علیک یا رفیقہ فی الاسفار السلام علیک یا امینہ فی الاسرار جزا اللہ  
عنہ افضل ماجزى اماما عن امة نبیہ ولقد خلفتہ یا صدق خلفتہ و مساکت  
ہماریقہ ومنہا جہ خیر مساکت وقالت اهل الردۃ والبدع ومهدت الاسلام  
و وضعت الارحام ولم تنزل قاتلا للحق ناصلا لاهلہ حتی اناک الیقین والسلام  
علیک ورحمتہ وبرکاتہ اللہم امتناعلی جہہ ولا تختب سعینا فی زیارتہ  
برحمتک یا ارحم الراحمین پھر ایک یا تھمے اور ہٹ کر حضرت عمر فاروقؓ کے سامنے کھڑا  
ہو کر کہے السلام علیک یا امیر المومنین عمر الفاروق السلام علیک یا من مکمل اللہ  
بہ الاربعین السلام علیک یا من استجاب اللہ فی دعوتہ خاتم النبیین السلام علیک  
یا من اظہر اللہ یلادین السلام علیک یا من اعز اللہ بہ الدین السلام علیک یا من  
نطق بالصواب ووافق قوله حکم الکتاب السلام علیک یا من عاش حمیدا وخرج  
من الدنیا شہیدا جزا اللہ عن نبیہ وامتہ خیر السلام سلا اللہ برکاتہ علیک  
پھر آدھے یا تھمے کی قدر اوپر بڑھ کر دو نوں کے درمیان میں کہے السلام علیک  
یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورفیقہ ووزیرہ ومشیرہ والمجاوین  
لہ علی القیام فی الدین والقائمین بعدہ لا یصلح المسلمین جزا لکما اللہ احسن جزاء  
جسما ما نتوسل بک الی رسول اللہ لیشفع لنا ویسل ربنا ان یقبل سعینا و یجیبنا  
علی ملتہ و یمیتنا علیہا و یحشرنا فی زمرة پھر اپنے اور ماں باپ کے لیے اور جسے چاہے  
کی ہود کا کی اوس کے لیے دعا مانگے پھر منبر شریف اور قبر شریف کے درمیان حضرت کے سر  
اگر جیسے پہلے زیارت پڑھی تھی ترمین بھی میں جا کر پڑھے اور اللہ کی ثنا و صفات بیان کرے اور

دعا حضرت  
ابوبکر صدیقؓ  
کی زیارت  
پڑھنے کی ہے

دعا حضرت  
عمر فاروقؓ  
کی زیارت  
پڑھنے کی ہے

درود شریف پڑھے اور اپنے ورہیے واسے دعائے پس یون کے السلام علیک یا خاتم  
 النبیین السلام علیک یا تنیع الدننین السلام علیک یا امام التقین السلام علیک  
 یا رسول رب العالمین السلام علیک یا مینۃ اللہ علی المؤمنین السلام علیک یا طہ  
 السلام علیک یا سین السلام علیک وعلی اهل بیتک وذریتک الطیبین السلام  
 وعلی ارواحک الطاہرات مہات المؤمنین السلام علیک وعلی اصحابک اجمعین وعلی  
 التابعین ائی یوم الدین اللہم اعطہ نہایۃ ما یستغنی ان یسألہ السائلون وغایتہ ما یغنی  
 ان یأملہ المأمون اللہم انک قلت وانت اصدق القائلین ولوانہم اذ ظلموا انفسہم  
 جأؤک فاستغفر اللہ واستغفر اللہم الرسول لوجود واللہ تو بارحیم یا حبیب اللہ  
 یا تنیع اللہ یا نبی اللہ یا رسول اللہ قل اتیناک ظالمین لا انفسہم استغفرین من  
 ذنوبنا فاستغفر انت واشنع لنا الی ربک فتجد اللہ تو بارحیم واسیالہ ان یتق  
 علینا باثرہم طلبو یا ابا وحیشتانی زمرۃ عباد الصالحین اللہم اشہدک  
 وشہد رسولک وایا بکر و عمر صاحبی رسولک واشہد لیلۃ النازلین علی  
 ہذا الروضۃ الکویۃ الماکنین علیہا والقائمین علی شفا البقیۃ الفظیہ ہائی  
 اشہد ان لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک وان محمد عبدک ورسولک اشہد  
 ان ما جاء من عندک الی رسولک من امر ونہی فهو حق لا کذب فیہ وانی مقر لک  
 بچیائی و معترف بنسبیتتی ومعیتتی من الکبائر والصفائر فاغفر لی جمیعہا  
 ولوالدی والمؤمنین وامن علی بالذی مننت بہ علی اولیائک بتوفیق الطاعۃ  
 فانک امان ذوالفضل والاحسان الغفور الرحیم باہل الایمان ربنا اتنا فی الدنیا  
 حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون  
 وسلام علی المرسلین وللملئکۃ رب العالمین بعد اسکے سوا نہ ابولہا یہ کے پاس جو بڑے بڑے  
 و بزرگے درمیان میں ہے جاکر دو گانہ پڑھے اور تو بہ کرے اور دعائے پھر روضۃ  
 شریف میں نماز پڑھے اور تسبیح و ثنا اور استغفار کرے پھر بڑے شریف کے پاس درود  
 پڑھے اور دعائے پھر مقام ستون خانہ کے پاس جاکر بھی ایسا ہی کرے و علامین

لکھتے ہیں کہ اب ستون خانہ نہیں باقی رہا بالغفل اسی جگہ سطورہ مختلفہ ہے بعض کہتے ہیں کہ خانہ کو دہن دفن کر دیا اور بعض کہتے ہیں کہ اوسکی کنگھیاں بنا کر بطور تبرک کے تقسیم کی تھیں اہل حدیث لکھتے ہیں کہ اگر کوئی بڑی دعائے پڑھ سکے تو اس قدر ضرور سکے السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا نبی اللہ السلام علیک یا سید المرسلین السلام علیک یا خاتم النبیین روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما شریف کو آتے تھے تو یہ کہتے تھے السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا ابابکر السلام علیک یا ابیہما اللہ وبرحمة اللہ وبرکاتہ اور حضرت امام مالک سے منقول ہے کہ یہ کہے السلام علیک ایہا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ غرض وقت ضرورت کے اختصار و رستہ درندہ و شتاق کہ بادل پر شتیاق بارگاہ حبیب یا مین پہونچے کہا اختصار اور کمی پر صبر کر سکتا ہے یہ وہ دلیک عاشق صابر بود و مگر سنگ ست ز عشق تا بہ صبور می ہزار فرنگ ستاہ لکھا ہے کہ حضرت امام عظیمہ جناب یارت شریف کو حاضر ہوتے تو آپ عرض کرتے السلام علیک یا سید المرسلین جواب آتا و علیک السلام یا امام المسلمین خداوند کریم وہ وقت مسعود مبارک یا نہایت نجات و انصاف سب مسلمانوں کا نصیب و کون

## فصل تیسری

روضہ اطہر معطر و منبر اطہر اثر حسن سے کہ فضائل میں

پوشیدہ فر ہے کہ حجرہ شریفہ جنین حبیب کبریا پانیار و فوق از زمین مع دونوں یا رعالی تہا گرامی مقدار کے وہ حجرہ اقدس حضرت عائشہ کا تھا جب رسول مقبول صلعم نے اس دنیا رفانی سے بارگاہ سبحانی میں انتقال فرمایا تو مقام دفن میں اختلاف واقع ہوا آخر کار حضرت ابابکر صدیقؓ نے فرمایا کہ سنا ہے رسول مقبول صلعم سے کہ نہیں قبض کرتا اللہ تعالیٰ کسی نبی کو مگر اوس جگہ کہ جس مقام میں وہ دفن ہوئے کو دوست رکھتا ہو تو اسی جگہ انکو رکھنا چاہیے روایت کیا ترمذی نے پس بعد وفات سرور عالم صلعم کے حضرت عائشہ صدیقہ و بین زماکنین لیکن بسبب بدرفتار لوگوں کے زیارت کے واسطے ایک دیوار دریا میں اونٹھادی تھی اور اوس میں ایک دروازہ رکھا کہ اونہیں سے واسطے زیارت شریفہ سے کہ آپ آتی جاتی تھیں پس جب تک کہ حضرت عمرؓ وہاں مدفون نہیں ہوئے تھے تب تک

آپ جس طرح سے لکھ رہے ہو تھے تھے اور وسیطہ چلی آتی تھیں جب حضرت عمرؓ و زیدؓ فون  
 ہوئے تب آپ بے ستر کامل نہیں آتی تھیں پس حضرت عمرؓ نے اپنے محمد بن کجیہ  
 سے تعمیر فرمایا پھر ولیدؓ نے اوس مقام منور عطر کو نئے سر سے نقش دار پتھروں سے  
 تعمیر کیا اور اوس کے گرد ایک چار دیواری بنائی بے دروازے کی اور شبہ ہجری میں  
 جمال الدین اصفہانی کہ اوٹکی غویان اور کمالات و حسنات مدینہ طیبہ میں اون دنوین  
 مشہور و معروف تھے اونھوں نے ایک کٹہرہ جھنجھری دار و صندل کی لکڑی کا گرد و حجرہ  
 شریف کے بنایا اور وہ خود جو اقدس میں قریب باب جبرئیل کے فون ہوا اونھیں  
 دنوین ابن ابوالہیجا شریف نے ایک در سفید دیباہی مصری کو اوپر نیم سرخ سے سویر پتھر  
 لکھی ہوئی تھی واسطے ڈالے اوس مقام اطہر کے بھیجی جب سے ہر بادشاہ کی رسم ہو گئی کہ  
 ہر ایک بادشاہ اپنے اپنے وقت میں غلام شریف و س بارگاہ عالم پناہ کی لیے بھیجتا رہا  
 اور شبہ ہجری میں تلامذہ حلی کے عہد میں بزرگ شریف مسجد نبویؐ کی چھت سے اونچا  
 ج طرح اب موجود ہے بنایا گیا بعد اسکے سلطان سلیمان خان رومی نے ششہ ایک ہزار چھتر  
 میں حجرہ شریف کے اندر سنگ سفید کا فرش بنایا کہ اب تک موجود ہے اور جو کٹہرہ شریف جا لیدار  
 کہ اب موجود ہے یہ سب سلطان سلیمان خان کا بنایا ہوا ہے لکھا ہے کہ بعد بناء عمر بن عبد  
 کے آج کے دن تک اندر جانا موقوف ہو گیا سواے ایک مرتبہ کے کہ شبہ ہجری میں ایک آدمی  
 حجرہ شریف سے سنی گئی جیسے کوئی چیز اوپر سے گرتی ہے پس ایک صوفی شیخ کامل عارون  
 بالہ کہ نقوی و طہارت و مجاہدہ و ریاضت میں پناہ شل نہ رکھتے تھے اونھوں نے پیاس اب  
 و کمال احتیاط چند روز سے کھانا چھوڑ دیا پس ونگوریوں سے باز رہ کر ایک تابدان کی طرح  
 کچھت کے گونے میں تھا نیچے اوتا روایا دیکھا کہ تھوڑی سی مٹی اوپر سے گری تھی اونھوں  
 اوٹگو دان سے اٹھا کر اوس مکان جنت نشان کی جاربوب کشی اپنی ڈانچہ سی کی وسیطہ  
 اونھیں دنوین ایک بار اور اس میں بن عثمانیم کی صفائی کی گئی و روضہ اقدس مسجد نبویؐ  
 ایک جگہ مربع مستطیل ہے طول میں حجرہ شریف سے بزرگ تر تک و عرض میں پشت مسجد  
 نبویؐ قدیم سے متون علیٰ ریاستوں و فود تک و زمان سے قبر اطہر کی سیدہ تک ہب بن

ایک بار تک روضہ  
 اقدس کی حد تک



روایت ہے کہ اوترنے میں ہر روز فجر کے وقت ستر ہزار فرشتے کہ روضہ اطہر منور مطہر کو  
 گھیر لیتے ہیں اور شام تک رو دشریف پڑھتے رہتے ہیں پھر وہ چلے جاتے ہیں آسمان پر اور  
 ستر ہزار اوترنے میں اور وہ فجر تک وسطیٰ طرح درود شریف پڑھتے رہتے ہیں یہی طرح قیامت  
 تک روایت کیا یہی سقی نے اور ایک روایت میں وارد ہوا ہے انک کہ قائم ہوگی قیامت اور  
 اوٹھنے کے جبب کبریا سید الانبیاء صلعم زمین سے تو ستر ہزار فرشتے لیجاویں آگے کو مدد گاہ رب العزت  
 مانڈ لیجاوے محبوب کے طرف جبب کے روایت کیا دارجی نے وقت اس مقام پر  
 فقیر لکھتا ہے کہ سلمان کو اس بات پر عقیدہ خوب مضبوط رکھنا چاہیے کہ جس مقام عالیشان  
 میں کہ صاحب لولاک شہنشاہ عالم فہار رونق افروز اور جلوہ گر ہے سارے علماء و دین لکھتے  
 ہیں کہ ملک ملکوت میں کوئی جگہ اس کے رتبہ کو لگا نہیں کھاتی حتیٰ کہ وہ مقام افضل ہے کہ کعبہ  
 عرش کرسی سے صاحب درختدار لکھتے ہیں کہ وہ مقام جو اعضاء معطر مغنیر مطہر کو محاسن  
 ہو رہا ہے وہ افضل ہے مطلقاً حتیٰ کہ کعبہ معطر سے اور عرش کرسی سے یہی طرح ملا علی  
 قاری شرح منک کبیر میں لکھتے ہیں یہی طرح جو ہر منظوم میں وارد ہوا کہ مرقد اطہر حبیب اقبال  
 افضل ہے بیت العشق اور عرش و کرسی و بیت المقدس سے یہی طرح شیخ عبدالحق محدث دہلوی  
 اس مقام کی تحقیق و تصریح نہایت شان و شوکت سے جذب القلوب وغیرہ میں تحریر فرماتا  
 ہیں اور یہ عبارت لکھتے ہیں اذ الحبيب لا يختار الحبيبه الاما هو اكرم واجب عند  
 یعنی عاشق نہیں پسند فرماتا اپنے محبوب کے لیے مگر وہی مقام جو اس کے نزدیک محبوب  
 اور بزرگ زیادہ ہوتا ہے کیا اچھا عاشقانہ قول ہے کہ معشوق کا گھر خانہ عاشقی ہی پرترہ  
 کیا فخر ہے کہ عرش سے بڑھ جائے مدینہ پس جس سلمان کو کہ خداوند کریم و ان پرچہ  
 کہ نعمت عظمیٰ اور سعادت دنیا و عقبیٰ ہے توجب تک کہ اس مقام اقدس میں حاضر رہے  
 تلاوت قرآن مجید اور درود شریف کے در دین مصروف ہے اور نظر حجرہ اطہر اور روضہ  
 منور معطر مغنیر حبیب خالق کبر سے نہ اٹھاوے کیونکہ اہل حدیث کے نزدیک روضہ  
 اقدس کے نظر کرنے کا حکم استحباً با حکم نظر کرنے کعبہ شریف کا ہے اور اگر باہر مسجد شریف  
 کے ہو تو قبلہ اقدس پر اکثر عشق اور ذوق و شوق اور تعظیم و تکریم اور خشوع و خضوع سے نظر کرنا ہے

اور وہاں سوائے ذکر خدا اور ذکر رسول کے کوئی بات دنیا کی نگرے کہ بہت بڑا سخت گناہ ہے اور ساری محنت و ریاضت اکارت ہے کیونکہ وہ دربار حیات النبی اور بارگاہ صاحب لولاکی تہ نشا و قاب قوسین و اودئی ہے بھلا جس دربار کا اہتمام مالک عرش و کرسی فرماتا ہو اور آپ کی امت کو وہاں آداب تعلیم فرماتا ہو لا تو فہوا اصوات کھر فوق صوت النبی اما تو اوس جناب عرش تاب کی عظمت و شوکت کا کیا حد و حساب ہے لازم ہے کہ جتنی بار مرقد انور اطہر گزرے اگرچہ باہر مسجد شریف سے کھڑا ہے اور بغیر حلوۃ و سلام پڑھنے کے وہاں سے آگے نہ بڑھے اور اگر سامنے آ جاوے تو آداب زیارت شریف کے بجالائے جیسے کہ پہلے بیان ہو چکا ہے صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں وارد ہوا کہ اگر یا رسول مقبول صلعم نے کہ ما بین بدیتی و منبرین روضۃ من ریاض الجنۃ میں در بیان کھڑا اور منبر میرے کے ایک باغ ہے باغون جنت سے میرے نزول رحمت کی راہ سے یا حقیقت میں یہ زمین جنت میں جاگلی یا جنت سے آئی ہے جیسے کہ حجر اسود اور مقام ابراہیم کی شان میں وارد ہوا اور طبرانی و اسطین روایت کرتے ہیں کہ فرمایا در بیان منبر شریف اور خانہ فیض کا شانہ حضرت عائشہ صدیقہ کے باغ ہے باغون جنت سے بعض یہ فرماتے ہیں کہ اوس جگہ عبادت کرنی مسلمان کو پہونچا دیگی طرف باغ جنت کے جیسے کہ مواہب لدنیہ میں وارد ہوا اور بعض فرماتے ہیں کہ وہ جگہ مانند باغ ہے کے باغون جنت سے ہے فضل و رحمت الہی کے نازل ہونے میں بلا علی قاری فرماتے ہیں کہ یہ مقام میں نہ نقول کیا جاوے گا آخرت میں طہرت جنت الفردوس کے اور وہاں جا کر ہو جائے گا باغ باغون جنت سے اور زمین فنا ہو گا یہ مقام مانند اربعین زمین کے ابن فرحون و ابن جوزی حضرت امام مالک رحم سے اس بطور پر روایت کرتے ہیں اور اسی پر اتفاق ایک جماعت علماء و دین کا ہے اور بعض علماء اہل حدیث لکھتے ہیں کہ اوس جگہ کے اعمال نیک اور عبادات مسلمان کے لیے سبب پہونچنے حوض کوثر اور باعث ملنے مشرب طہور کا ہوگا

بیان فضیلت  
منبر

بخاری شریف میں وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ منبر میرا اور پر خوض میرا سے ہے  
 اور ایک روایت میں وارد ہوا کہ فرمایا آپ نے کہ تحقیق منبر میرا اور پر خوض کے ہی نزدِ جنت سے  
 بعض کے نزدیک معنی نزعہ کے دروازے کے ہیں اور بعض کے نزدیک درجہ کے اور بعض کے  
 نزدیک معنی باغ کے ہیں جو اونچی جگہ پر ہوا ایک دن رسول مقبول صلعم منبر شریف پر کھڑے  
 تھے کہ اپنے فرمایا کہ اسوقت قدم میرا اور پر نزعہ کے ہی نزعہ جنت سے اور دوسری روایت میں  
 وارد ہوا کہ آپ نے فرمایا کہ میں اب کھڑا ہوں اور پر خوض اپنی کے حقیر اور گھٹے کو کھڑے میں کیا پانی  
 خوض کا اور جگہ سے آوی فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جو شخص نزدیک منبر میرے کے بھڑکے  
 کھڑے تاکہ مسلمانوں کا حق تلف نہ کرے تو وہ اپنی جگہ دونوں میں تیار کر لے اور ایک روایت میں  
 وارد ہوا کہ اسپیخت اسد کی اور ملائکہ کی اور سب آدمیوں کی جو کہ یہ مقام قدس حقیقت میں  
 جنت سے تھانویہ موجب ایک کریمہ لایسٹھون کفینا لکھو اور لکھو اباگی دنیا میں بھی جھوٹ  
 اور گھجہ حرام ہوا اور بعض احادیث میں وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ درمیان حجرہ  
 میرے اور مصلے میرے کے باغ ہو یا خوں جنت سے ہے بعض علماء حدیث مصلے سے مصلے ہوئے  
 مراد لیتے ہیں کہ قریب ہی اور بعض کے نزدیک مصلے عید کی کو وہ دینے ملیہ کے حصار سے باہر  
 اور بعض فرماتے ہیں کہ ممکن ہے کہ جس منبر پر رسول مقبول صلعم نے اجلاس فرمایا حق تعالیٰ سے  
 قیامت کے دن اسکو بھی مانند تمام مخلوق کے اٹھا دیا اور اوپر کھڑے خوض کو شرب کے  
 اسکو کھڑے قطب یا نسب یہ ذکر یا عجیب ہے اور بعض فرماتے ہیں کہ یہ فضائل جو منبر  
 بیان فرماتے یہ اس منبر کی شان میں ہیں کہ قیامت کے دن بارگاہ سبحانی سے ایک منبر  
 جیب کبریا کے واسطے بالا سے خوض کو شرب رکھا جاوے گا یہ قول عبید بن جریج سے ہے کہ  
 جامی جسوقت منبر اطر کے پاس حاضر ہوتا وہ سوقت ولین سہا بتکا تصور کرے کہ جیب کبریا  
 سیالانیا ابجگہ منبر شریف پر رونق افروز ہوتے تھے اور آپ مہاجرین اور انصار کو عطا ہوا  
 آمان فرماتے تھے اور خطبہ شریف میں احکام الہی بیان فرماتے تھے تو اسوقت دل میں بارگاہ  
 ارحم الراحمین ہر باب میں کمال اسحاق و زاری سے دعا مانگے کہ رب العالمین دنیا اور صحتی میں  
 انتقام اظہر مقدس سے علیہ و نفرا و محکم اور نسانی اور امام احمد نے عبد بن عمر سے روایت کیا

منبر میرا اور پر خوض میرا سے ہے

اکی ہو کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر شریف پر یہ آیت پڑھی وَمَا قُلْنَا لِلَّهِ حَقٌّ قَدْرًا  
 یعنی اللہ کی تدکیر کا فروغ نے ہمیں پہچانی جیسی کچھ کہ تدبیر چھانی چاہیے بعد کے آپ نے فرمایا کہ  
 جبار اپنی بڑائی بیان کرتا ہوا انا الجبار انا الجبار انا الکبیر اللعادل یعنی میں بابرہوں میں جبار ہوں اور  
 میں بڑا ہوں بہت بلندی والا سوس کلام کے سنتے ہی منبر خوب تر تھا یا یہاں تک کہ ہم لوگوں کو یہ  
 خیال ہوا کہ ہمیں آپ منبر سے گرنے پر ہیں و منبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کھڑی ہاتھ اسوہ سوجھو بھی رسول  
 کا عالم نباتات میں ہوا کہ جسم نباتی آپ کا کلام شکر خدا کی عظمت اور ذوق سے تر تھا فرمے لگانا اسلویہ  
 وارد ہوا کہ جو شخص نزدیک روضہ اطہر مغیرہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ آیت شریف پڑھے اِنَّ اللہَ وَمَلَائِکَتَهُ یُصَلُّوْنَ  
 عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ اَنتَ رَسُوْلُ اللہِ وَصَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ اَیُّہَا النَّبِیُّ اَنتَ رَسُوْلُ اللہِ وَصَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ اَیُّہَا النَّبِیُّ اَنتَ رَسُوْلُ اللہِ وَصَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ  
 آسمان سے نازل ہوا جو صلی اللہ علیہ وسلم یا فلاں یعنی رحمت اللہ کی اوپر تیرے انکسار سے کوئی عبادت  
 نہ باقی رہی تیری آج کے روز مگر کہ پوری ہوئی حضرت شیخ بھی اسفندیون کو روایت فرماتے ہیں اَللّٰہُ فَا  
 اس مقام پر کہتا ہے کہ جب اترم اراحمین نے اس نام پر تہہ کار کو دوبارہ رحمت اللعالمین سید الانبیاء والمرسلین  
 میں پہنچا دیا اور اس دنیا سے فانی میں جنبت کی زمین دیکھنا اور اوپر نماز پڑھنا نصیب ہوا تو اب  
 جو حاجتیں کہ ملاوی اسکے ہیں وہ سب پست اور خفیف ہیں کیونکہ وہ دوبارہ عالم پناہ عالیجاہ اور بارگاہ  
 مستطاب عرش آب ایسی عالیشان ہے کہ جب مسلمان کو رب کریم و مان پہنچا دے تو اس بات پر  
 یقین اور اعتقاد کامل رکھو کہ اس درگاہ عالیجاہ اور بارگاہ عرش پناہ سے کوئی طالب صاوق اور  
 فقیر سائل محروم نہ کام نہیں پھرا صاحب فقید و برہ فرماتے ہیں بے حاشا کہ ان مجرم الکرا  
 مکرمہ او بیچم الحجار منہ غلہ محترمہ ارحم الراحمین اس عاجز بیمار خستہ حال کو بھی جلد و مان  
 چھوٹا کر طبع میں ہر زمین منبر شریف کا فرماؤ کہ میں حضرت شہید علی کا کیا خوب کلام عاشقانہ ہی سے  
 مرنے کی زمین کے گزرو لا قمر الا شاعر کسی صحرا میں و مان کے طبع میں ہر زمین کے گزرو لا قمر الا شاعر

### فصل چہتمی

معجزات شریفہ کے بیان میں جو روضہ اقدس سے وقوع ہوئے

کتاب عاویث و سیر میں بابجا لکھا ہے کہ روضہ اقدس اطہر سے اکثر امور عجائب و غرائب عالم طہور میں  
 کہ شہادت میں ہر داخل معجزات سید الکائنات میں عاویث و سیر اربعہ مصباح الطلام میں ہر ایضاً

روایت کرتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم انتقال کے تین روز کے بعد ایک ایرانی آیا اور وضعہ اسطرطیہ پر  
 لکھ کر پڑا اور اس خاکِ خضر نشان کو اپنے سر پر ڈالا اور کہا کہ یا رسول اللہ جو کچھ کہتے ہو وہ سب  
 سناؤں جتنے تجھے ہے سب سناؤں جو کچھ کہتے ہو خدا سے یا دیکھا وہ بتائے آپ سے یا کہنا جو کچھ  
 ایک یہ آیت ہے **وَلَوْ أَنَّهُ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرَ وَاللَّهِ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ لَدُنْهُ**  
**لَوْجَدَّ اللَّهُ لَهُمُ الْبَاقِيَ حَتَّىٰ يَأْتِيَ رَسُولُ اللَّهِ يُبَيِّنَ لَهُمْ سِرَّ ظَلَمِ كَيْفًا** اور آپ نے کہا پاس آیا ہوں واسطے  
 استغفار کے مگر شریف سے اور اذانِ قد غفر لک بتائیے اس امر کی تحقیق اللہ نے مجھ کو بخش دی اور  
 ابن ابی شیبہ بسند صحیح نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں قحط عظیم ہوا پس ایک شخص  
 نزار اطرہ حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ استغفر لکم فافهم قد هلكوا رسول متولیا  
 صلعم اوس نے یہ کلام سنا اور جواب دیا کہ جاؤ عمر کو بشارت دے کہ تمہارے یہ سب بیکار اسیر  
 ہو چکے ہیں ان کی عینہ کے قصہ نقب ہو کہ عصفہ حیرت میں پیش آیا اور یہ قصہ مختصر اسطرطیہ پر لکھا  
 تو لڑین شہید محمود بن زنگی نے ایک رات امین میں باز رسول مقبول صلعم کو خواب میں دیکھا کہ وہ  
 دو شخصوں کی طرف اشارہ کر رہے ہیں ان اشارہ فرماتے ہیں کہ جلد مجھ کو ان دونوں کے سرے پہنچا  
 بادشاہ امین خواب کے دیکھتے ہی سخت گھبرا یا اور اس وقت تیار کی کوچ کی کی چنانچہ اسی رات  
 پچھلے پہر لڑینہ مع ہمیں مضافہ ہوا اور زرقہ بیت ساسا تھ لیکر سنا بدینوں پر شام سے سوار ہوئے  
 آجیو بخارا آئے جی حکم کیا کہ سب حاضر حاضر اہل مدینہ کو لاؤ پناہیہ سب حاضر ہوئے اور انکو  
 بہت کچھ دینا شروع کیا یہاں تک کہ سب اہل مدینہ کو انعام و ملکہ اہم سے شاد و آباد کر دیا لیکن  
 بادشاہ نے اُن دونوں شخصوں کو نہ دیکھا جو خواب میں دیکھے تھے تب پھر حکم کیا کہ تلاش کرو کہ کوئی  
 باقی رہ جائے معاہدہ ہو کہ دو شخص مغربی راہ گئے ہیں رات دن عبادت اور زیارت میں مصروف  
 رہتے ہیں اور کہیں نہیں جاتے ہیں بادشاہ حکم دیا کہ انکو جلد لاؤ چنانچہ اس وقت حاضر بادشاہ  
 دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہ وہی دونوں ملعون ہیں انکو گرفتار کر لیا اور ذاتِ خاص سے آویں لیا  
 لیکر ان دونوں کے مکان پر گیا اندر جا کر جو دیکھا تو جا بجا کہتا ہوں کہی پائین اور ایک کو اپنے میں  
 بہت غارت و فقیر لگا ہوا ہے اور اس کے پیچھے کی جگہ ایک بوڑھا بچا ہے بادشاہ نے اوس بوڑھے  
 اپنے ہاتھ سے اٹھایا تو اس کے نیچے علامتِ سر تکب کی پائی کہ قریب حورہ شریف کے چرخ گئی تھی

خاندان حیات

یہ حال دیکھ کر بادشاہ کا حال متغیر ہو گیا وقت غالب ہوئی غرض میں تہذیب و تمدن پر کرنے کے معلوم ہوا  
 کہ یہ دونوں نصرانی تہذیب کے پیرواروں کے ہوتے ہوئے سالانہ کے ساتھ کر کے مغرب کے مامیون کے  
 جیسے زمین دوات کیا ہو کہ جسم اطہر قدس کو ہوا میں نکال دیا جائے مگر بادشاہ کا جواب الہی ہو گیا کہ  
 میرا دل تو سچا دلیا ہوا ہے کہ جو کچھ کہہ رہا ہوں اس کے بعد روئے قدس کے قریب ہی ہونا چاہتا ہوں اس  
 لئے اگر وہ جیسے کہ کہہ رہا ہوں اس کے بعد روئے قدس کے قریب ہی ہونا چاہتا ہوں اس  
 اور ان دونوں کو بادشاہ نے قہر مارے اور اس کے سامنے قتل کیا اور جسے راون سے لے کر لائے  
 ملا دیا اور جو جہیز و شہریت کے متعلق تھے ان کی گہری کھدوائی کر پانی بھرا دیا اور اس کے ساتھ  
 سے بھرا دیا اور وہ میرا قید خانہ ہے جو رہائش الیغیر میں نقل فرماتے ہیں کہ جہیز و شہریت کے  
 بعد رہنے کے پاس آئے اور بہت کچھ مال و سرمایہ دیکھ کر وہ فرما رہے تھے کہ یہ رازہ اور اس  
 جیسے وقت ہم جا رہے تھے کہ ہم دونوں علیحدگی لائیں یہاں سے لے کر لائے  
 کہ ان میں نہ ہونے کی طرف متلاں رکھنا تھا اور اسے علیحدگی دینا اور ہر ایک کو حکم دے  
 کہ وہ لوگ جیسے وقت لائے وہاں آئیں یہ روکنا اور ہر لوگ جو کچھ وہاں کریں انکو منع کرنا عرض ہے کہ  
 رات کو کالی چھاؤں دیکھ کر وہاں پہنچے تو وہاں یہ سامان دیکھ کر کھڑا ہوا اور ایک کو اپنے میں دیکھ کر  
 روٹنے لگا سچا جانندہ کیا اور باوجود یہ کہ یہ سامان کیا ہے کہ وہ لوگ قریب منبر شریف کے نہیں چھپے  
 ہاتھ لگائے کہ ان سے کہو میں نے بھگتیاں نہ دیکھی ہیں کیا یہ جتنے خبیث آئے تھے وہ سب ہم  
 سامان و جسٹ گئے تو اب کہتا ہوں کہ جب میں نے یہ واقعہ دیکھا تو فوراً میرے سامنے جا کر کیا  
 کیا اور کہو میں نے یہ بھگتیاں نہ دیکھی ہیں کیا یہ جتنے خبیث آئے تھے وہ سب ہم  
 ہوا اس طرح جیسے سے اور کار حضرت تاج العالی تاریخ بغداد علی سا کہنا السلام میں نقل کر رہے ہیں  
 اس قصہ کو شیخ جمال الدین طبری و حضرت محمد الدین فیروز آبادی و حضرت امام جواد باغی وغیرہ کا  
 اصل حدیث نقل کرتے ہیں امام شافعی کتاب دلائل النبوة میں روایت کی ہے کہ ایک فقیر نے بیان کیا کہ  
 ہم نیر آدمی ہیں جو چاہتے ہیں کہ ہماریساتھ ایک شخص کو دکھاتا کہ وہ حضرت ابوبکر صدیق اور  
 حضرت عمر کو بلکہ کہتا تھا کہ ہم ہر خدا سے منع کرتے تھے یا نہیں آتا تھا جب ہم نزدیکی میں  
 چوتھے ایک حکم دینے کے سوجھے اور چاہتے تھے کہ وہ اس کے وضو کی اور اس کو کئی

کچھ ایون اونہ کے کہنے لگا کہ ہوس میں سے جہاں کے اسی منزل میں رہا ہوں ابھی میں نے  
 یناب رسول مقبول کو خواب میں دیکھا کہ آپ میرے سر پر کپڑے پہن اور فرماتے ہیں کہ اے فاق  
 تواس منزل میں مسخ ہو جائیگا جسے کہا کہ دشوکار سے پاؤں اپنے پیٹے سے دیکھا کہ رنگا بیون  
 اسکے مسخ ہونا شروع ہوا اور دونوں پاؤں اوسکے بندر کے سے ہو گئے پھر چھنوں تک پھر تراب  
 پھر سینے تک پھر سر اور ذہن تک مسخ ہو گیا اور بالکل بند ہو گیا مینے اسے پکڑ کے اونٹ پر باندھا  
 اور وہاں سے روانہ ہوئے اور وقت غروب آفتاب کے ایک جنگل میں پہونچے وہاں چند مندر  
 جمع تھے اسے جب اوصین دیکھا رشتی تو اکر اہلین مانلا دوسری حکایت یہ ہو کہ امام  
 نے روایت کی ہے کہ ایک مرد صابج نے بیان کیا کہ ایک شخص کو فہر کا کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر  
 کو برا کہتا تھا ہمارے ساتھ مسافر ہوا جسے ہر چند اسے نصیحت کی اسنے نہ مانا مینے اوسکے کہا  
 کہ ہم سے تو غلامی ہو جاوے علیحدہ ہو گیا جب ہم اوس سفر سے پھرے اوسکے غلام کو مینے پکھا  
 مینے اوس سے کہا کہ اپنے آقا سے کہہ دیا کہ ہمارے ساتھ گھر چلے اسنے کہا کہ اوسکی ایک صاحب  
 ہو گئی وہ دونوں ہاتھ اوسکے مثل خوک کے ہو گئے مین ہم اوسکے پاس گئے اوسکے کہا کہ ہمارے  
 ساتھ گھر کو چل اسنے کہا کہ مجھے عجیب مصیبت چھوچی ہے اور اپنے ہاتھ دونوں آستین سے  
 نکال کر دکھلائے کہ ہاتھ خنزیر کے تھے پھر وہ ہمارے ساتھ ہوا راہ میں ایک جگہ بہت  
 مذک جمع تھے اسنے اپنے کو سواری سے گرا دیا اور بالکل خوک کی صورت ہو گئی اور اوسکی  
 حاملہ حکایات حضرت امام ابو بکر بن عمری کہتے ہیں کہ مین اور بلربی اور ابوالشیخ تینوں ہم  
 مین تھے اور ہم جہ کے بہت تھے کہ دور دراز ہر گز گئے جب وقت عشا کا آیا تو مین بھٹو تھو اور  
 گیا اور عرض کی مینے یا رسول اللہ انجوع صرف ہی کلمہ عرض کر کے پھر امین پس مین اور ابوالشیخ  
 سو گئے اور طرانی بیٹھے رہے کہ یکایک ایک دہلوی آیا اور اسنے دروازہ کھلوا یا دیکھا کہ وہ نکلا  
 اوسکے ساتھ دو بٹلین کھانے اور چھ ہارون سے بھری ہوئی لیے کھڑے مین پس انھوں نے  
 ہمارے ساتھ کھانا کھایا اور جو کچھ بچا وہی ہکو دیدیا اور کہا کہ اے قوم مگر کہ مینے سرکات  
 رسول مقبول صلعم کی حضور مین جا کر کی مینے اسی ساعت حضرت کو خواب میں دیکھا کہ مجھ پر اسکا  
 کہ تمھارے واسطے کھانا لاؤں این اچھا فرماتے ہیں کہ جب مین عربیہ طیبہ میں پہونچا تو وہ وقت ہے





ارباب العالمین جناب رحمۃ اللعالمین کی سب مسلمانوں کی زیارت نصیب فرماوے آمین

## فصل پانچویں فضائل زیارت شریف کے

پوشیدہ نذر ہو کر مسلمان کو اس بات پر عقیدہ کامل رکھنا چاہیے کہ مسلمان کے واسطے دین دنیا  
میں زیارت شریف حبیب کبریٰ خاتم الانبیاء کی نعمت کے مقابل کوئی نعمت اعلیٰ اور سعادت غلط  
نہیں ہے اور اسباب میں بہت مددیں احسن و صحیح وارد ہوئی ہیں اور ان میں سے چند لکھی جاتی ہیں  
کہ تاوانگو سنگہ مسلمانوں کا باغ ایمان تر و تازہ اور شام جان معطر معطر ہو یا زکے اور اس  
سعادت غلط کے حاصل کرنے کا نزدیک بھائی کو شوق اور اشتیاق پیدا ہو جو حدیث شاول  
من زار قبری وجبت لہ شفاعت یعنی ارشاد فرمایا کہ جس نے زیارت کی میری قبر کی واجب  
اور لازم ہو جاتی ہو شفاعت میری اوسکے لیے ف اہل حدیث لکھتے ہیں کہ جو زیارت کرے  
کے حصہ میں خوشخبری شفاعت کی وارد ہوئی حالانکہ شفاعت کی امید داری اوس شفیع الذین  
سب مسلمانوں کو بالیقین ہے پس مراد اس سے یہ ہے کہ زیارت کرنا اے کے حق میں ایک  
شفاعت خاص ہوگی یعنی وہ شفاعت سبب حاصل ہونے ایک ایسے مرتبہ خاص کا ہوگی کہ  
زیارت نکرانے والے کو باوجود بڑے بڑے بہت نیک عملوں کے وہ مرتبہ میر نہ ہو گا جیسے کہ سنت  
اور امتیاز بعض اصحابوں کو جو تمام عمر میں ایک ہی بار مجال باجمال سید ابراہیم شریف ہونے  
سب امت پر حاصل ہو دوسرے یہ کہ زیارت کرنا اے کے حصہ میں ہے واجب ہو گا جیسا کہ  
جو دوسروں کے حق میں جائز اور ممکن ہو تو اب اس خوشخبری اور مبارک باری کا کیا حاسہ  
تیسرے یہ کہ اس میں خوشخبری اس بات کی ہے کہ زیارت کرے والا بکثرت شرف زیارت ہواں ہوگا  
کی دین تجوی پر دنیا سے نصرت ہوگا کیونکہ شفاعت کا حقدار ہونا خواجہ احمد نورانی  
حدیث دوسری میں ہے کہ قبر پر حلت لہ شفاعتی حدیث تیسری میں ہے کہ  
ناشر الکاملہ حاجت لایا کر فی کان حقا علی ان اکون لہ شفیعاً کہ وہ التبتہ اس  
حدیث سے صاف معلوم ہوگا کہ شرط ہے کہ زیارت کرنا لایا خاصیت زیارت شریف کی کرے  
اور بعد حق و صفاتی اور اخلاص دل سے موصوف ہو کہ وہ نہ صرف وصحت و اعتبار تمام اعمال افعال غلط

حدیث شاول

حدیث شریف



سید الانام اور جہاد وغیرہ انکار اور ادا نہ کرنا بیت المقدس میں کہ مقام برابر اور اختیار ہی بیان ہوئے  
 یعنی سید انام کہ جس نے حج کیا اور زیارت کی میری قبر کی اور غزائی کفار کے ساتھ اور ہمارے  
 بیت المقدس میں تو اسد نہیں سوال کر لیا اوس سے فرائض میں شیخ علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ قتال  
 رکھنا ہے کہ یہ بڑا خاص ہے نہ پوچھا جاتا اوس شخص سے فرائض کا ان سب باتوں جمع ہو چکے  
 راتھ خاص ہو یا جدا جدا ہر ایک کے ساتھ ہر حدیث نوین من جمہالی مکہ لہ قصد فی فی مسجد  
 کہ بیت اللہ حیدر کان بسرو رکان و یعنی ارشاد ہوا کہ جس نے حج کیا یعنی قصد کیا طرف کہ مسجد کے  
 اور ہر قصد کیا سیر ایچ مسجد میری کے تو لکھے جاتے ہیں واسطے اوسکے دو حج مبرور خلاصہ یہ کہ  
 قصد زیارت شریف کرنا اور شرف ہونا مسجد نبوی میں برابر اجر و ثواب دو حج مبرور اور قبول  
 کے یہ کلمہ سب قبولیت حج کا ہے اور حجاج مبرور کی صحت ہے جو با حدیث و سون میں  
 زامنی صیتا فکا نماز زانی حیثا ومن سزا قبری وجبت لہ شفاعت یوم القیمۃ وما  
 من احد من امتی لہ سعة ثم لم یزنی فلیس لہ عذر ما ف یہ حدیث پہلی اور چوتھی حدیث  
 کے معنی کہ اور خلاصہ مضمون حدیث پانچویں کو شامل ہے حدیث گیارہویں حضرت علی  
 سے روایت ہے من سزا قبری بعد موتی فکا نماز زانی فی حیاتی ومن لم یزنی فلیس  
 فقد جفائی یہ حدیث موافق مضمون چوتھی اور پانچویں حدیث کے ہے حدیث بارہویں  
 حضرت علی سے من سال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدجۃ والوسیلۃ حلت لہ  
 شفاعتی یوم القیمۃ ومن سزا قبری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی جو اور رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم یہ حدیث ساتویں حدیث کے معنی کو شامل ہے اور طلبہ درجہ اور وسیلہ کا  
 آپ کے واسطے اسطورہ کرنا یا ہے اللہم ات محمد الوسیلۃ الخ یعنی وہ دعا جو بعد از ان کے  
 مانگی جاتی ہے پڑھی کہ وہ موجب حصول شفاعت اور سبب نزول برکت و کرامت ہے لہذا یہ  
 حدیثیں جو بیان کی گئیں بہت طریقوں اور اسنادوں سے منقول ہیں جن کا بیان با حث اللوات  
 مش جب حاجی اوس شہر مقدس کے قریب پہنچے تو چاہیے کہ پہلے تو اہل ہونے سے غسل کرے  
 اور لباس طاهر و نفیس پہنے اور خوشبو لگا دے اور اس دن دل سے یقین کرے کہ آج کا دن شہرہ  
 زکوٰۃ کی اور نتیجہ تمام عمر ہے کہ یہ دن مغفرت کا ہے اس خوشی میں پھر لانا سوائے اگر اس وقت

حدیث پانچویں

حدیث چھٹی

حدیث گیارہویں

حدیث بارہویں



جزا بن حصار روایت حضرت ابو الدرداء لکھتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جناب سرور عالم  
 صلعم کو خواب میں دیکھا کہ آپ فرماتے ہیں کہ یہ کیا جفا ہے اے بلال کہ کبھی میری زیارت کو نہیں آتا  
 حضرت بلال اوس وقت مدینہ طیبہ کو روانہ ہوئے جب روضہ اقدس پر آئے تو آٹھ گریہ و زاری  
 فرمائی اور چہرہ نورانی استخوان اقدس پر ہلکا ہلکا حضرت امام حسن و امام حسین حجرہ اقدس سے  
 باہر تشریف لائے اپنے دونوں صاحبزادوں کو کنار منارک میں لیا اور سرور نے مبارک کتب پر  
 بوسہ دیا و غنیمت جنون میں قریب حضرت باطلہ انتقال فرما چکی تھیں لوگوں نے چاہا کہ حضرت  
 بلال سے اذان سنیں پس آپہن مشورہ کیا کہ اگر حضرت امامین فراموش گئے تو آپ خواہ مخواہ تمیز  
 کر دیجئے ورنہ اپنے بعد سو خدا صلعم کے اذان ندی یہاں تک کہ بعد انتقال حضرت بلال کے حضرت ابوبکر صدیق  
 چاہا کہ آپ اذان دیا کریں مگر آپ نے کہا کہ یا ابوبکر اگر تو نے مجھ کو خبر دیا پس خدا کی راہ میں آزاد کیا  
 یا واسطے اپنے آپ فرمایا کہ واسطے خدا کے آزاد کیا میں نے تو آپ نے کہا کہ اب مجھ کو سیر حال پر  
 برائے خدا چھوڑ دیجئے مجھ کو طاقت اور تحمل نہیں ہے کہ بعد حبیب کبریا کے اذان دوں پس پیشام کو  
 پہلے گئے تھے اور وہاں سے بقصد زیارت شریف مدینہ طیبہ میں آئے انرض جب حضرت امامین نے  
 ارشاد فرمایا کہ اب اذان دو ناچار آپ سطح مسجد نبوی پر جہان حضرت صلعم کے عہد مبارک میں اذان  
 دیتے تھے کھڑے ہوئے اور اپنے فرمایا اللہ اکبر اللہ اکبر ایک شور و شعیون عظیم سم لوگوں نے  
 پیدا ہو گا کہ تمام مدینہ طیبہ شیش میں اگیا جب آپ نے کھا اٹھا ان لا الہ الا اللہ گریہ و زاری  
 اور شیش کو گون کی زیادہ ہوئی جب آپ نے فرمایا اشهد ان محمد الرسول اللہ اور قیامت تاخیر ہوئی کہ  
 مرد و عورت چھوڑا مدینہ طیبہ میں لڑکر نکل آیا اور فرمایا وہ دن آگے گواہ کہ روز مصیبت  
 سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تازہ ہوا احیاء العلوم میں حضرت ابی سلیمان وارانہ  
 روایت ہے کہ چچ کیا حضرت خواجہ ادیس قرنی تھے اور واسطے زیارت شریف کے مدینہ طیبہ  
 میں آئے پس آپ کھڑے ہوئے دروازہ مسجد نبوی پر تو لوگوں نے کہا آپ سے کہ یہ ہی  
 روضہ اطہر معطر ہے معین تو آپ غش کھا کر گر گئے جب ہوش میں آئے تو آپ نے  
 فرمایا کہ نکالو مجھ کو کہ میں لذت آتی مجھ کو جہان رسول مقبول صلعم دفن میں  
 ولنعم ما قیل وللناس فیہا یعشقون ما ذہب

بیان زیارت  
 حضرت بلال  
 مدینہ طیبہ  
 روضہ طیبہ

۱۵۸  
باب دسواں  
فصل پہلی

اول عقوبات کے بیان میں جو لوگ حج کر کے بغیر زیارت شریف کے محروم نامہ اپنی جگہ پہنچ گئے ہیں  
مسلمان جہانوں پر رشیدہ نرس کی زیارت شریف رسول کی افضل عبادت و احب کی بلکہ بعض کے نزدیک  
واجب و دلیل سے حج کر کے زیارت شریف رسول کے محرم حج و عمرہ کے فکھ جفا کر آ گیا ابن عباس سے حج کیا  
کہہ کا اور زیارت کی میری شخصیت اسے ظلم کیا پھر اور معنی ثواب ہو چکا ہے کہ جس فعل کے پروردگار اور  
سوتی ہو تو اس کا کرنا لازم ہے پس مقام خود کر چکا ہے کہ جس حال میں رحمتہ للعالمین سے بعد حج کے راستہ  
نکرنے والے کے عقین ایسا صاف ارشاد فرمایا کہ اس نے محض ظلم کیا تو نمود با رسول  
مقبول صلعم پر ظلم کرنا گویا خدا پر ظلم کرنا ہے اور خدا رسول پر ظلم کرنا معاذ اللہ کفر حاصل ہے کہ  
جو رحمتہ للعالمین اور ختم المرسلین کے دربار عالی امدار سے محروم و نامراد پھر تو اس شخص کا  
کہنیں ٹھکانا رہا اور ایک حدیث میں وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جسے تقدیر  
ہوئے میری زیارت نہ کی پس نہیں ہو واسطے اس کے کوئی عذر مقام خود فکر کا ہے کہ جب رحمتہ للعالمین  
نے فرمایا کہ اس کا عذر قبول نہیں تو ایسا من حیثت اور حق کا کیا ٹھکانا ہے شیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں  
کہ رسول مقبول صلعم نے جو زیارت نہ کرنے والے کے حق میں ایسا سخت حکم فرمایا حقیقت میں  
یہ عین نفقت اور رحمت عام رحمتہ للعالمین کی سمجھی جائے کیونکہ آپ اپنی امت کے عقین حال میں  
شفیق اور رحیم ہیں کہ مقتضائے خود فرماتے ہیں علیہ ما عذرتہم عن حقہم حلیکم اسوہ ہے  
آپ نے اپنی امت کو یہ حکم سخت سنا یا کہ بعد حاصل ہونے نعمت عظمیٰ حج کے میری زیارت کی  
خیر و برکت اور سعادت سے یہ نصیب اور محروم نہ رہ جائیں کیونکہ کہ قیدیت حج کی موقوف اور  
حاصل ہونے اسی نعمت عظمیٰ کے ہر ملاو اس کے فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جس نے حج کیا پھر  
اوسے نقد کیا میری زیارت کا اور مشرف ہو مسجد نبوی میں تو لکھ جائے میں واسطے اس کے  
وجہ مقبول یعنی وجہ بیہرہ اور خراج مہرور کی وارد ہو چکی ہو کہ جب اس کے لیے واجب ہو جائی  
ہو تو مقام خود و فکر کرنے کا ہے کہ جو شخص حبیب کبریا کی زیارت سے بعد حج کے مشرف نہوا  
تو عملا وہ گناہ عظیم اور مجرّمی و نفیسی ادوی کے اوس شخص نے وجہ مہرور کے ثواب اور اجر کو

۱  
 مفت میں کمونہ اور اتنی شہرت و عظمت پر جو ہر کی اوتھکا کہ مجھ کو دنیا کا کام پھر خاص کر تجاویز و جہتیں  
 کہ حدیث و سیرت اور حدیث گیارہویں اور حدیث پانچویں ان سب مضمون کو شامل میں حضرت  
 عبدالرزاق محدث سے منقول ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ کیسے لکھا جاتا ہے مسلمان زیارت شریف  
 سرور عالم صلعم کو مجال یہ کہ قصعے نے آپ کو پیدا فرمایا افضل المخلوقات پیدا اکائنات خاتم النبیین  
 شفیع الوریٰ اس کے سبب سے پہچانا اللہ کو اور پایا مراط مستقیم اور احکام اور کنج کو گواہی  
 عمر بن عبدالعزیز شام سے مدینہ طیبہ کو قاصد بھیجا کرتے تھے اس مراد سے کہ دربار شفیع النبیین  
 رحمۃ اللعالمین میں تحفہ معاوہ و سلام عرض کریں مگر اے دین تحریر فرماتے ہیں کہ اگرچہ کرا  
 مدینہ منورہ کی راہ گزری جیسے شام کا رہنے والا پس بہر یہی کہ وہ پہلے زیارت شریف کریں پھر  
 اور اگر وہ نہ اگرچہ کرنا اور سفر فرض ہے اور حج کے مہینے شروع ہوئے تو بہر یہی کہ پہلے حج پھر  
 اگر وہ اگرچہ افضل ہے یا فرض ہے مگر ابھی مہینے حج کے شروع نہیں ہوئے تو اختیار ہے یا پہلے حج  
 اور اگر وہ پہلے زیارت کرے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اخبار الانبیاء میں لکھتے  
 ہیں کہ حاجی عبدالوہاب بخاری جو اولاد حضرت سید جلال بخاری سے ہیں اپنے وقت میں کمال علم  
 و عمل میں مشہور معروف تھے ایک دن آپ اپنے پیر سید صدر الدین کی خدمت میں حاضر تھے کہ شیخ  
 فرمایا کہ دو نعمتیں عالم میں بالفعل موجود ہیں کہ تمام دین و دنیا کی نعمتوں سے اہل اور افضل ہیں  
 لیکن لوگ ان کے قدر و مرتبہ سے غافل ہیں ایک یہ کہ وجود مبارک سرور عالم صلعم بصفت سیات مدینہ طیبہ  
 میں موجود ہے اور آدمی اس سعادت و کرامت کے حاصل کرنے سے غافل ہیں و دوسرے قرآن مجید  
 کلام پروردگار ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ پر اسطہ اپنے بندوں کے ساتھ کلام ہوا اور خلقت اس کے  
 غافل ہے آپ اس ارشاد کے سنتے ہی شیخ کے پاس سے اٹھے اور حضرت مدینہ طیبہ کی چاہی چنانچہ آپ  
 غفلت کی یاد سے یہ سعادت اور نعمت عظمیٰ حاصل کی بلکہ آپ کو کئی بار ایسا ہی اتفاق ہوا سبحان اللہ  
 اسلام اور مسلمان اس کا نام پڑھتا ہے عقیدہ و محبت و اثنیٰ الیک نام ہے محمد اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم

### فصل دوسری

مدینہ منورہ میں رہنے اور مرنے کے فضائل میں

مسلمانوں پر پوشیدہ نرس ہے کہ مدینہ طیبہ میں رہنے اور مرنے کے بہت بڑے بڑے فضائل ہیں  
 اور اس باب میں بہت حدیثیں اردو متنی میں اور عربی میں چند جگہ لکھی جاتی ہیں روایت ہے ایک شخص سے

کہ اہل خطاب سے تمنا فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے زیارت کی میری قصد کر کے ہو گا وہ  
 میرے ہمسایہ میں اور میری پناہ میں دن قیامت کے اور جو شخص کہ راہ مدینہ طیبہ میں اور میری  
 اور مسکن غنیوں پر ہو گا میں واسطے اس کے یعنی اس کی عبادت و طاعت کے لیے گو ادا  
 شفاعت کر دوں لا یعنی اس کے گناہوں کا دن قیامت کے اور جو شخص کہ ایک دو دنوں میں  
 میں یعنی کو مغلطہ مدینہ طیبہ میں آجھا دے گا اور اس کو اللہ تعالیٰ اس دن والوں میں دن قیامت کے  
 لاملی تادی لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کی بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رکھے گا یا ہر  
 کدورت سے بچا دے گا دن قیامت کے وقت قصد کر کے یعنی خاص میری زیارت ہی کے لیے  
 آیا بنظر تو اب کے نہ واسطے تجارت اور سنانے دکھانے وغیرہ کے حاصل یہ کہ کوئی شخص  
 دنیوی نہ درپیش تھی محض میری زیارت کے لیے آیا مشکوہ میں ابن عمر سے روایت ہے کہ کما  
 فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طاعت رکھے یہ کہ مرید مدینہ طیبہ میں پس چاہے یہ کہ  
 مرید مدینہ منورہ میں پس تحقیق میں شفاعت کروں گا واسطے اس شخص کے کہ مرید مدینہ طیبہ  
 روایت کی احمد و ترمذی نے اور کما کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے باعتبار سند کے و شہاد  
 جملہ حدیث کے یہ معنی ہیں کہ جو کوئی وہ سکے مدینہ منورہ میں میان ملک کہ آوی او سکے موت  
 پس چاہے کہ وہی او سمین میان ملک کہ مرید او سمین کہ میں شفاعت اس کی کرے گا اگر گناہ  
 ہو گا گناہ عظیم و گناہ اور اگر گناہ ہو گا اعمال افعال میں تو درجے او سکے لہذا کروں گا اور مراد  
 شفاعت سے خاص شفاعت ہے یعنی جیسے وہاں کے رہنے والوں کے لیے ہوگی وہی ہوگی  
 لیے نہیں ہوگی اور در شفاعت عام مشرت کے سب مسلمانوں کے لیے ہوگی پس افضل یہ ہے کہ حکما  
 عمر بڑی ہو یا کثرت وغیرہ سے جملہ مہم ہو کہ موت قریب ہو چن تو وہ مدینہ منورہ میں جا رہے  
 تا اس نعمت علی کو پہنچی اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق ہو کہ اسطو  
 سے فرمایا کہ نہیں مگر کہ مدینہ منورہ کی شہر آہر بھگدیر اور اس کی محنت پر کوئی اہمست میری  
 کر کہ ہو گا یہ واسطے اس کے شفاعت کو نہی الا دن قیامت کے راہت کی مستم عین بن سید  
 سے روایت ہے کہ تحقیق میں میرا معلم تھے کہ بیٹھے تھے اور ہر کہو می باقی تھی مدینہ منورہ میں  
 پس جہانکا ایک شخص نے قبر میں اور کما کہ بری خواہ گاہ مومن کی ہے یعنی یہ قبر پس فرمایا



حضرت مسلم نے کہ بری بات کہی تو نے کہا اوس شخص نے کہ تحقیق میں نہیں ارادہ کیا اسکا سوا  
 اسکے نہیں کہ ارادہ کیا میں نے قتل فی سبیل اللہ کا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں جو کوئی چہرہ  
 قتل فی سبیل اللہ کے چہرہ فرمایا کہ نہیں ہر زمین پر کوئی جگہ محبوب اور عزیز میرے نزدیک کہ بہتر  
 میری اوسین مدینہ منورہ سے زیادہ اور تین بار بھی آپ نے فرمایا روایت کیا مالک نے کہ  
 بری ہی وہ چہرہ اخ یعنی اسلے کہ برا کہا تو نے مومن کی قبر کو باوجودیکہ قبر مومن کی باخ ہر  
 باغون جنت سے اوس صحابی نے عرض کیا کہ یہ ارادہ میں نے نہیں کیا کہ قبر مطلق بری ہوگا  
 ہر جگہ یہ ارادہ کیا تھا میں نے کہ شہید ہونا اللہ کی راہ میں بہتر ہے گھر میں مرنے سے حضرت نے  
 اوسکی بات کو پسند فرمایا اور فرمایا کہ نہیں کوئی چہرہ نازد شہید ہونے کے راہ خدا میں پھر آپ  
 بیان فرمائی فضیلت اور بزرگی مدینہ منورہ میں مرنے کی برابر ہر جگہ شہید ہو یا غیر شہید ہوا ساتھ  
 اس عبارت کے کہ نہیں ہر رو سے زمین پر کوئی جگہ محبوب آخر عبارت تک لاعلمی تارکئی اگر  
 حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ اگر مسلمان کو شہادت نہ نصیب ہو تو مدینہ طیبہ میں مرنا بہ  
 دنیا کے شہروں سے افضل اور اعلیٰ ہے اور حضرت طیبی محدث لکھتے ہیں کہ اس حدیث کے  
 یہ معنی ہیں کہ مدینہ منورہ میں مرنا نہیں ہر مانتہ قتل فی سبیل اللہ کے پچھو مان مرنا اسکی  
 زیادہ افضل اور اعلیٰ ہے لکھا ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا خاریون نے محاصرہ کیا تو  
 بعض صحابہ نے آپ سے کہا کہ اب مصلحت یہ ہے کہ آپ شام کو چلے جائیں تاکہ اس جماعت  
 اشقیاء سے نجات پاویں آپ نے فرمایا کہ میں ہرگز روانہ نہیں رکھتا چون اسکا کہ اپنے ہر گے  
 گھر سے اور حبیب کبریا کے ہمسایہ سے علیحدہ ہوں وارد ہوا کہ حضرت امام مالک نے سوائے  
 ایک جگہ کے دوسرا جگہ کیا اسوجہ سے کہ مہاجر و اموت سوائے مدینہ منورہ کے دوسری جگہ  
 آجادی پس موت العمر آپ اوس جناب عرش آب پر حاضر رہے اور جنت البقیع میں دفن ہوئے  
 وٹ حاکم نے بسند صحیح روایت کی ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غصب ایسا ہوگا کہ  
 لوگ سفر دور و دراز کریں اور نہ پاویں گے کوئی عالم زیادہ علم والا مدینہ طیبہ کے عالم سے ہے  
 مطابق اس حدیث کے حضرت امام مالک پیدا ہوئے چنانچہ حضرت سفیان بن عیینہ نے انطباق  
 اس حدیث کا دوسرا بیان کیا ہے اور واقع میں ایسا ہی حال تھا حضرت امام مالک کا کہ جعفر بن علی

یہاں اسکا خلاصہ  
 بیان کیا گیا ہے  
 کہ مدینہ طیبہ  
 میں دفن ہونے کا  
 حکم ہے

۱۔ مکہ زمانہ میں لوگوں سے ہوا دوسرے شہنشاہ سے نہیں ہوا اکثر لوگ مشقت سفر اختیار کر کے  
 انکی خدمت میں اگر فیضیاب ہوئے اور آپ مدت العمر سجد نبوی میں علم حدیث کا درس فرماتے  
 رہے اور آپ ایسے آداب سے مدینہ میں رہتے تھے کہ حضرت شیخ مقداد مکیہ مدینہ لکھتے ہیں  
 خلاصہ اور حکایہ ہر کہ آپ کبھی مدینہ طیبہ میں سواری پر نہ چڑھے اور یہ کہینے کہا تو آپ نے  
 جواب دیا کہ مجھ کو شرم آتی ہے خداوند قہار سے کہ میں زمین پر جھیب رب العالمین کے لئے فرستے  
 اور میں اوس پر سوار ہوں سبحان کسیچہ بڑی بڑی سمجھ ہی رحمتہ اللہ علیہ ادا کرتا عرض فرماتے  
 علماء دین لکھتے ہیں کہ نکلنا مدینہ طیبہ سے بے حجت شرعی کے برابر نہانچہ صحابہ کرام  
 بعد اواسے حج بلد مدینہ طیبہ کو آجاتے تھے اور ضرورت سے زیادہ قیام فرماتے تھے  
 اب تک عادت اہل مدینہ منورہ کی ایسی ہے ہر ہزار دن خاصان حق پر شہیدہ اور علانیہ اسی کو  
 دکان قیام پذیر ہیں کہ اوس سرزمین اقدس مہربانہ حبیب کبریا میں مدخون ہوں سر تعالیٰ  
 وجميع اللوحمین امین حضرت امام حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول سلم  
 کہ جو شخص تم میں سے طاقت رکھی کہ اس بات کی یکہ مری کہ مدینہ طیبہ میں پس جاوے  
 اوسکو کہی وہ میں مری میں تحقیق میں اول شفاعت کرونگا اوسکی اور ہوگا وہ شخص میں  
 امن پانے والا عذاب الہی سے اور ہوگا اوسکا حساب اور ہوگا اوس پر عذاب اور کیسے ہوگا اسی  
 اور ہوگا اسی امن اور پناہ ارحم الراحمین میں اور سایہ رحمہ للعالمین میں حضرت مسابن ابی رزاق  
 سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول سلم نے کہ مدینہ طیبہ بہتر ہے واسطے رہنے والوں کے پنا  
 اور حقیقی میں اگر جانیں اسکی خداوند بزرگی کو نہ چھوڑیں اسکو اور نہ نکلیں ہائے بائد فراغت اور  
 کشائش دنیا کے اور نہیں چھوڑتا ہر کوئی دکان کے رہنے کو بے رغبتی سے مگر کہ اندھا لے  
 بدل و تیار اور میں اوس شخص کو کہ وہ افضل واسطے ہوتا ہے اور نہیں ثابت رہیگا کوئی اسکی  
 سختی اور بھوک پر لگے کہ ہونگامین واسطے اوسکے شفاعت کرنا اولاد و قیامت کے پانچوں  
 کہ ہونگامین گواہ اور سکالینے اوسکی طاعت اور حجابات کا دن قیامت کے روایت کی سلم  
 حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نہیں صبر کرے گواہ نہ شریف کی سختی اور بھوک پر کوئی میری امت  
 لگے کہ ہونگامین واسطے اوسکے شفاعت کرنے والا دن قیامت کے روایت کی سلم نے اور حضرت

مشیمان بن زبیر سے روایت ہے کہ سنا ہے رسول مقبول صلیم سے کہ آپ فرماتے تھے کہ فریاد  
 جادو گانین پس آؤ گی ایک قوم کہ وہ سیر کر کے پھر کر کے جاؤ گی وہ معاہدہ اپنی اہل و عیال اور  
 تابعداروں کے حال یہ کہ مدینہ طیبہ بہتر ہو واسطے اور نکلے اگر باغین تو نہ چھوڑیں اور فتح کیا ہو  
 شام چھوڑ دیں ایک قوم اور اہل بصرہ کہ وہ بھی جلی جاؤ گی معاہدہ اپنی اہل و عیال اور نکلے اگر باغین تو نہ چھوڑیں اور فتح کیا ہو  
 مدینہ طیبہ بہتر ہو واسطے اور نکلے اگر باغین تو نہ چھوڑیں اور فتح کیا ہو معاہدہ اپنی اہل و عیال اور نکلے اگر باغین تو نہ چھوڑیں اور فتح کیا ہو  
 بھی جلی جاؤ گی اور مدینہ طیبہ بہتر ہو واسطے اور نکلے اگر باغین تو نہ چھوڑیں اور فتح کیا ہو معاہدہ اپنی اہل و عیال اور نکلے اگر باغین تو نہ چھوڑیں اور فتح کیا ہو  
 روایت کی بخاری اور مسلم نے اس حدیث کے یہ معنی ہیں کہ رسول مقبول صلیم نے فرمایا  
 کہ یہ شہر اسلام میں فتح ہوئے اور لوگ واسطے طلب مشیت اور دنیا کی ترقی کی چھوڑ کر دوسری  
 جگہ چلے جائیں گے اگر باغین تو دراز برزگی مدینہ طیبہ میں چلے آؤ گے اس میں سعادت اور خیر و برکت ہے  
 و جنتی کی ہے تو وہ ان سے نہ نکلے اس مقام میں علماء سے دین فرماتے ہیں کہ جو کوئی ضرورت تو ہی  
 وہاں کے رہنے کو چھوڑ دے وہ اس میں داخل نہیں لیکن جاہل مضمون احادیث سے اس بات پر  
 تاکید اور تنبیہ ہے کہ مسلمان کو حتی الامکان چاہیے کہ رہی صابر و شاکر اور پر رہنے مدینہ طیبہ کے  
 اور نہ نظر کرے طرف حبش طاعن ہر دنیا سے فانی کے کیونکہ اصل نعمت اور راحت آخرت کی ہے  
 بموجب حدیث شریف کے اللهم لا عیش الا عیش الاخرۃ حضرت فقیہ ابو الہدیت محمد بن  
 حضرت امام حسن بصری سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول مقبول صلیم نے کہ جو شخص بھاگا  
 ایک زمین سے طرف دوسری زمین کے اپنے دین کے احتیاط کے لئے تو واجب ہو گئی اور  
 نیلے جنت اور ہو گا وہ شخص رفیق جنت میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور رسول مقبول صلیم کا کہ  
 حضرت ابراہیم نے ہجرت کی زمین حیران سے طرف زمین شام کے اور یہی معنی ہیں تو لے  
 کے وقال فی مہاجر الی ربی اللہ هو العزیز الحکیم وقال الی ربی سیدہ دین اور  
 تحقیق ہجرت فرمائی رسول مقبول صلیم نے کہ معطل سے طرف مدینہ طیبہ کے پس جو شخص  
 ایسی زمین میں چھپے گا نہ زیادہ ہوتے ہوں اور وہ نکلے وہاں سے خدا تعالیٰ کی نافرمانی  
 کے لیے پس تحقیق اس نے پیروی کی حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی اور رسول مقبول صلیم کی  
 تو ہو گا وہ رفیق جنت میں حضرت ابراہیم اور حضرت رسول مقبول صلیم کا فرمایا تعالیٰ

وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مَهْجَرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ تُعْطَىٰ رِجْلُهُ لِمَوْتٍ فَقَدْ وَقَعَ الْحَرْبُ عَلَى اللَّهِ  
 یعنی جو شخص کہ نکلا اپنے گھر سے اس حال میں کہ نہ ہجرت کر نیا لای طرف اللہ و رسول کے بغیر بلکہ  
 اور سکو موت پس تحقیق ثابت ہو گیا احد و ثواب اور سکا اللہ پر بغیر واجب ہو چکا ثواب اور سکا پر  
 فرمایا رسول مقبول صلی علیہ وسلم نے کہ جو مسلمان کہ نکلا اس حال میں کہ ہجرت کر نیا لای اللہ و رسول کے بغیر  
 اور رکھا اور اپنے قانون اپنا سواری پر اگر وہ ایک ہی قدم ہو پھر آئی اور سکو موت تو عطا فرمایا  
 اللہ تعالیٰ اور سکو مثل اجر و ثواب ہمارے جتنے انھی انفس میں لگتے سے روایت ہے کہ فرمایا  
 رسول مقبول صلی علیہ وسلم نے کہ فرستہ ایمان ہے کہ اسکا کہ میں عہد کرتا ہوں اس بات کا کہ مدینہ طیبہ میں  
 رہوں اور سرگراؤں سے باہر نہ نکلوں فرستہ حیا نے بھی اس کے ساتھ عہد کیا کہ میں بھی میرے  
 ساتھ رہوں اور کبھی تجھے جدا نہ ہوں تو ضرور سو کہ یہ دونوں صحت مالی حبیب کبریا صلی علیہ وسلم کے  
 تھے مقدس میں بر سبیل لروم و وجوب جمع ہیں کہ حدیث شریف میں وارد ہو چکا ہے الحکماء  
 میں لایا کہ حدیث شریف میں وارد ہو کر فرمایا رسول مقبول صلی علیہ وسلم نے کہ اہل وہ لوگ جو میری محنت  
 سے شرف ہو وہ اہل مدینہ ہیں پھر اہل کہ پھر عطا تھا خداوند ہوا کہ کتاب سرور عالم صلی علیہ وسلم ہی دیا  
 فرمایا کرتے تھے کہ خداوند امیر ہی روح سوا ہے مدینہ طیبہ کے نہ قبض کر اور بھی آپ نے فرمایا  
 کہ اس سے زمین پر کوئی جگہ ایسی نہیں کہ وہ سب رکھوں میں اپنی قبر کو اور میں مگر مدینہ طیبہ میں ہے  
 حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے فرمایا کرتے تھے اللھم ادر فیہ فی شہادۃ فی سیملاک  
 داخل ہوئی فی بلد مہولت اہل سپر کہتے ہیں کہ بادشاہ شیخ کا گذر زمین پاک مدینہ طیبہ پر اس  
 زمانہ میں ہوا کہ مدینہ طیبہ ان دنوں میں آباد نہ تھا وہاں ایک چشمہ جاری تھا تو چار سو عالم اس کے کنارے  
 تھے پس ان عالموں کو نوریت و انجیل سے معلوم ہوا کہ یہ جگہ ہے جگہ نبی آخر الزمان ہی تو سب نے  
 بادشاہ کی رفاقت ترک کر کے مدینہ طیبہ میں رہنا اختیار کیا بادشاہ نے ہر ایک کے لیے حکم فرمایا  
 اور خود بھی اسے چاہا کہ وہاں رہا و مگر سب بکھڑے سلطنت کے نہ رہ سکا لیکن شاہوں کو  
 جو سردار چار سو عالموں کا تھا ایک ایمان نامہ بنام جناب رسول مقبول صلی علیہ وسلم لکھ کر دیا کہ تم اپنی اولاد کو  
 وصیت کیجو کہ جو انہیں سے جناب پیغمبر آخر الزمان کو پاؤ گی میرا سلام اور یہ نامہ جو بنیاد سے  
 لکھا ہے کہ حضرت ایوبؑ کے گھر میں وہ نامہ چلا آتا تھا اور انھوں نے جناب رسول مقبول صلی علیہ وسلم کو پڑھا

فانوار

حضرت ابو ایوب سے شامول تک ایک سو بیست تھی اور جس گھر میں آپ ٹھہرے یہ گھر بھی ہی  
بادشاہ نے نوازا تھا احمد اسے کہ جب حضور شریف لاؤں اور میں گھر میں حضرت انس  
اور بنی ہاشم کے ملاؤں میں جیسے پہلے جلی مرگاہ کو روکھا ہو رہا تھا کہ میں نے اس کو دیکھا تو کہ وہاں ہمارا قبر تھا اور وہی قبر

### فصل تشریف

مدینہ طیبہ کے قبرستان میں جنت البقیع کے فضائل میں مع ذکر قصیدہ ہائے نام کی قبروں کے اور طریقہ زیارت کے

پوشیدہ سرور کے مدینہ منورہ کے قبرستان کے فضائل میں اور رہبان کے دفن ہونے میں بہت دقتیں  
وارد ہوتی ہیں اور میں سے چند اس جگہ لکھی جاتی ہیں فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کہ سب سے پہلے  
اوشنہ والون زمین سے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں بعد اسکے حضرت ابابکر صدیق و حضرت عمر بعد اسکے  
والے بعد اسکے اہل کذا اور دوسری حدیث میں وارد ہوا کہ دو مقبرہ ہیں کہ روشنی ان کی آسمان میں  
ایسی ہے جیسے کہ روشنی چاند اور سورج کی زمین میں ایک مقبرہ بقیع اور دوسرا مقبرہ حنفطان حضرت  
کعب احبار سے روایت ہے کہ تو ریت میں وارد ہوا کہ مقبرہ بقیع پر فرشتے مقرر ہیں کہ وہ جب حضور  
ہو جاتا ہی قبروں سے تو اطراف اوسکے جنت میں جھاڑو لے جاتے ہیں ایسا العلوم میں وارد ہوا  
کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں ہوں کہ اول زمین سے نکلاؤ گا پھر آؤ گا اہل بقیع کے پاس پھر آؤ گا  
جائے گے ساتھ میرے پھر آؤ گا اہل کے کے پاس پس مقرر کیا جاؤ گا درمیان دو قبروں کے  
اور فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مقبرہ بقیع سے ستر ہزار آدمی ایسے آئیں گے کہ بے حساب  
بہشت میں جاویں گے چہرے ان کے مانند چوہین رات کے چاند کے روشن ہوں گے اور  
ایک روایت میں سنو ہزار مذکور ہوئے اس سطح اکثر اخبار میں شان مقبرہ نبی سلمہ کے جو نزدیکی  
منزل نبی حرام جانب غربی مدینہ طیبہ کے زیر کوہ سلج واقع ہو وارد ہو ہیں لیکن بالفعل وہ قبرستان  
پورا نا ہو گیا دفن کرنا اوسمیں موقوف ہو گیا ہی وارد ہوا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا  
بیچ مقدمہ اہل بقیع عرقہ کے حکم ہوا کہ واسطہ انکے جنت ہی روایت کیا قرشی نے مشک میں حضرت  
مصعب ابن زبیر سے روایت ہے کہ وہ بقیع کی راہ سے مدینہ طیبہ کو آتے تھے اوسکے ساتھ ایک شخص  
اہل کتاب میں سے جتنا نام ابن اس جالوت تھا ہمراہ تھا جسوقت کہ نظر اوسکی اوپر مقبرہ سلج کے  
پڑی کہا کہ یہی ہے یہی ہے حضرت مصعب نے پوچھا کہ کیا کہا تو نے اوسنے جواب دیا کہ اس قبرستان کا ذکر کرتے

حجۃ الوداع  
بجانب غریبہ  
بجانب غریبہ  
بجانب غریبہ

توریت میں پڑھا ہی کہ مقبرہ ہو گا درمیان شہستان کلمجہ روئے و رفتون سے گھر اسو کہ شہر نارا آدمی  
 اوجھلے اوجھلے مانڈ چوہو ہو گیا اسکے چاند کے غرض اس کے زیادہ کیا فضائل اور بزرگیاں بیان کیجا تو کیا  
 رسول مقبول مسلم نے اور آپ کے اصحاب و اہلبیت تا ابیدین کے واسطے دفن ہونے کو دوست کیا  
 اور باجائز و شجرہ شفاکت اور شہادت کی وائے دفن ہونے والوں کے صحتیں ارشاد فرمائی حضرت  
 ابی موسیٰ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ آدمی را کہو مجھ کو حضرت نے جگایا اور فرمایا کہ مجھ کو مہاجر کو  
 بقیع پر جاؤں اور اوروں کے لیے بخشش چاہوں پس میں حضرت کے ساتھ ہوا اور مقبرہ بقیع میں آیا پس آپ نے  
 اوروں کے لیے دعا فرمائی اور بعد اسکے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ یا ابوہریرہ اس وقت میرے پاس نیا کے  
 خزانوں کی کنجیاں لاکھیں گے اور مجھ کو اختیار دیا کہ یا دنیا میں رہنا یا پستہ اختیار کروں یا نبوت میں آؤں  
 مالی اور مقامات نہیں حاصل کروں یا استیاق الامات پروردگار جلدی کروں میں نے لامعات اپنے پرکار  
 کی اختیار کی ابوہریرہ کہتے ہیں کہ میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ اور دنیا کے خزانوں کی کنجیاں لے لیجیے  
 اسکے بہت میں غل ہوئے آپ نے فرمایا کہ لا اللہ اعلم ابوہریرہ میں لامعات اپنے پروردگار کی پابندی  
 بعد اسکے آپ بقیع سے پھرے اور وہ عارفانہ درویش کا بس میں آپ نے دنیا سے رخصت فرمائی شروع ہو  
 اور میں وارد ہوا کہ آنحضرت مسلم بقیع سے غرقہ میں شریف لائے اور تین بار آپ نے فرمایا السلام علیکم  
 یا اہل القبور اور میں فرمایا کہ اے رخصت ہو دنیا سے آرام کرو نجات پائی تھنے بلاؤں اور کھٹکوں  
 جو بعد تمھارے ظاہر ہو گئے بعد اسکے اپنے صحابہ سے خطاب کر کے ارشاد فرمایا کہ یہ گدھے ہونے  
 تم سے بہتر میں صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ بھائی ہمارے ہیں جیسے کہ وہ ایمان لائے ہم بھی ایمان  
 لائے آجیے اور انھوں نے مال خرچ کیا مہنے بھی خرچ کیا اور جیسے وہ دنیا سے رخصت گئے ہم بھی رخصت  
 ہو جائیں گے تو ان کو ہم کس نام کی توقیت ہو آپ نے فرمایا کہ وہ دنیا سے رخصت گئے اور اپنے اعمال کے  
 اجر تو آپ کے دنیا میں کچھ نہ کھایا اور نہیں ماننا ہو نہیں کہ تم بعد اسکے کیا کام کرو اور کیا فتنے تم میں پیدا ہو  
 حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ اکیڑن درویشوں کے ساتھ مقبرہ بقیع میں آیا حضرت کے وائے و ماورائی  
 السلام علیکم دار قوم مومنین وانا انشاء اللہ بکرم لائقوں اور فرمایا انکو کاشش میں اپنے  
 بھائیوں کو بکھیا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم نہیں بھائی تیرے میں فرمایا کہ تم اصحاب سے بھائی  
 میرے لوگ ہیں جو عجیب میرے ہو گئے یعنی ابھی تک پلید نہیں تھے میں نے دروازہ نکالا ہوں جو جس کو چاہے

کہ یا رسول اللہ لو کہ جو بلند کیے ہو گئے اور لو کہ آپ نبی کریم کے پیچھے ہوجائیں لیکن آپ نے فرمایا کہ تم اپنے گھمبوروں کو  
 نشانہ بنو نہ کیسے ہوجائیں لیتے ہو اس طرح میری امت بھی تمہا میں سفید پشانان اور ترقیہ یافتہ بنو گئے اور  
 نبی آثار و صفات کے سیر کی معتبر کتابوں میں یوں وارد ہوا کہ تصنیف جو صحیح امت اب کہ حضرت محمد مبارک  
 اور بعد آپ کے دفن ہو بہت میں چنانچہ قاضی عیاض حضرت امام مالک سے دس ہزار صحابی قتل کرتے ہیں  
 اس طرح سادات اہل بیت نبوت اور علمائے تابعین و مشہور ائمہ میں لیکھ قتل صحیح یہ کہ اور حضرت اسی قبرین بالتحقیق  
 نہیں معلوم ہیں کہ بعض کی اسوجہ کہ حدیث میں قہر کا بنانا اور ان پر نام کندہ کر دینا معمول تھا اس لیے کہ جو  
 گذر یا زیادہ زمانہ کے نشان قبر پر جیسے کہ تصریح اسکا کہ اندھوئی نے فرمائی ہے اسوجہ کہ شہر  
 و معروف بالفعل اس مقبرہ مقدس میں میں لکھے جائیں ایک قبۃ الطہیۃ کا اربعین حضرت عباس علی  
 حضرت علیہ السلام حضرت امام حسین علیہ السلام بنی العابدین امام محمد باقر و امام جعفر صادق حضرت جعفر صادق و امام  
 کے متواتر فی السیاحہ اجماع میں ہونے میں اس لیے معلوم کرنا چاہیے کہ جعفر الشہداء حضرت امام حسین کے  
 مبارک کے مقام دفن میں اختلاف ہے لیکن بالتحقیق قتل صحیح یہ کہ سر مبارک و زیلعیہ میں جنت البقیع میں ہونے  
 ہے چنانچہ قرطبی سے منقول ہے کہ زیلعیہ میں سر مبارک جناب سید الشہداء کو دینیہ طبعیہ میں دانہ کیا جس کے  
 سر مبارک کو گھنٹن بیکر مریم حضرت فاطمہ کے دفن کر دیا اور علامۃ الفاجو نہایت کتاب معتدی امام سنوئی کی  
 اوہن لکھا ہے کہ سر مبارک جناب امام حسین کا گریلا میں ہوا اور سر مبارک ایک بار زیلعیہ میں جنت البقیع میں حضرت  
 امام حسین کے پہلو میں ہونے میں جو لوگ کہتے ہیں کہ سر مبارک گریلا میں لجا کر دفن کیا گیا اس قول کی صحت  
 نہیں ہے اور سبائین خیر قول میں لیکھ قتل صحیح لکھا گیا اس طرح حضرت شہید محمد بن عبد اللہ و ابوہی حبیب اللہ و سید  
 کہتے ہیں کہ زبیر بن بکار روایت کرتے ہیں کہ امام حسین نے جسم شریف علیہ السلام میں علی مرقی کر لیا اور وہ  
 لاکھ بیچ میں فرمایا اور حضرت امام سنوئی کی تحقیق بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ جس وقت کہ زیارت کرنا لائق ہے  
 پہنچے تو تمام ائمہ کی نیت کر کے سلام کرے و مگر قبر حضرت عثمان بن عفان کا ابن شہید نقل کرتے ہیں  
 کو کوئی چاہا کہ جو حجرہ اوس سول مقبول میں دفن کریں اور آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے بھی زندگی میں  
 ابا جائے لیکن مگر چونکہ ایک دو مان دفن نہ ہوا اور مستعد و سوار ہو کر آگے بامشرق تصنیف بمقام  
 حسن کو کتب جواب اعلیٰ تصنیف یہ دفن کیا قبۃ میر خضر ابراہیم بن خاتم النبیین صلعم کا اور میں قبرین  
 بنی ہاشم و عبد الرحمن بن حوف اور عبد بن ابی قیس جو تھا ازواج مطہرات کا سوا حضرت شہید کے کہ آپ

اول قبۃ الطہیۃ کا

بیان کیا کہ جعفر صادق  
 کہ سر مبارک جناب  
 سید الشہداء تصنیف میں ہے

بنی ہاشم حضرت علیہ السلام

کہ مغل کے سرستان جنت الاسلام میں اور حضرت شیخ کی قبلمقام میں دفن میں قبہ یا پنجواں محل  
 مسلم کے صاحبزادے کا سراندر ناٹکی قبہ چھٹا عقلی برابیطالب حضرت علی کے بجائیکاتوستان  
 مانع کا جو سوتھے جہاں میں شکر قبہ آٹھواں حضرت امام مالک کا اور دریا کے کنارے امام سہروردی کی  
 بھی قبہ تیسری ہے قبہ نو ان حضرت علیہ السلام کا قبہ دسواں فاطمہ بنت اسد حضرت علی کی والدہ ماجدہ کا قبہ گیارہواں  
 حضرت اوسید خذری کا قبہ بارہواں حضرت صفیہ کا چوتھارہواں حضرت سلمہ کی چھوٹی تھیں مگر بیسویں قبہ اٹھارہواں  
 باہر ہیں اس قدر اصحاب سیرنے آرا اخبار سے تحقیق فرما کر لکھے ہیں علما ان مقابر کے جو مقبرے اور  
 تھے کہ دینیہ طبع کے اطراف میں مشہور ہیں اور سلاطین نے اپنے اپنے مسجد میں ان کو تعمیر کیا وہ ہیں  
 قبہ سیدنا حضرت اسمعیل بن امام جعفر صادق کا جبناقیع مغرب کی طرف دیوار شکر اور ثواب بنا  
 ہوئی قبہ سیدنا مالک بن نمان بیرقدار والد ماجد حضرت اوسید خذری کا جو بیسویں کی دیوار میں  
 پاس قریب دروازے کے ہے و قبہ نفس زکیہ حضرت محمدی پو حسن شہنی کا جو بیسویں مسعود  
 میں شہید ہو اور کتبہ باہر نیل جبل سلج سے مشرق کی طرف ہے جسے شہب کہ بہر روز عذارت جناب  
 سرور عالم مسلم کے جنت البقیع کی زیارت کری اور بعد سلام کے یہ دعا پڑھیں اللہم اجعلہ لہل البقیع الفرح  
 اللہم کما تحبنا کما جہم کما تفتنا کما جہم و اغفر لنا و لہم پھر گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھیں پھر چاروں  
 میں اور ہوا کہ جو شخص قبرستان میں آوی اور گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھ کر ثواب اس کا اہل مقبرہ کو بخشے  
 اس کا آواز سکوا برتقدیر شمار ہر روز کہ جو اس قبر میں ہے یا ہر چاہا کہ قوت سلام تمام اس آواز اور سلام کی تکرار  
 اور ہر ایک جگہ خصوصاً صومری و یزدان و بیچ ستاحہ شہر مبارک خداوند کریم میں ہر سال نو کھلے مستطافہ کی زیارت سے شکر

میں چاہیے  
 و غفر لہم  
 و غفر لہم

فصل چوتھی

شہداء و اوصیاء و جہاد کے فضائل میں خیرہ اذکار میں

اہل اسلام پر پوشیدہ نری کہ حق تعالیٰ نے شہداء یا جہاد کو صحت پڑی بزرگیان عطا فرمائی ہیں ابن عمر سے منقول ہے  
 کہ جو شخص شہداء یا جہاد پر گزری اور اوپر سلام کرے تو وہ دن قیامت تک اس شخص پر سلام بھیجتے رہتے ہیں  
 اور ایک روایت میں ہے کہ ہر ایک رسول مقبول مسلم قریب لاش مبارک حضرت مصعب بن عمیر کے کہ آپ شہداء تھے  
 میں کھڑے ہوتے اور یہ آیت شریف پڑھتی ہیں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رَسُوْلِكَ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ  
 عَلَیْہِ اَہِ اللّٰہم ان عبدك ونبیك یشہد ان ہوا شہدا عاقل چھوڑا یا اگر شہداء یا جہاد میں



جو شخص کہ انہیں سلام کرے تو بیک کہ زمین آسمان قائم ہے و جواب سلام کا دینا زمین بعد اسکے آپ  
دوسری جگہ کہ جس سے جوئی اور فرمایا کہ یہ اصحاب میرے ہیں کہ دن قیامت کو ان کے حق میں  
گو اہی دو گنا حضرت ابابکر صدیقؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم آپ کے اصحاب میں ہیں  
فرمایا کہ تم اصحاب میرے ہو لیکن میں جانتا ہوں کہ تم بعد میرے کیا کرو اور یہ تو خیر و سلامتی ہے  
دنیا کی رغبت ہو گئی و ارد ہوا کہ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہؓ سید شہداءؓ کی لاش مبارک کو  
جا کر کھڑے ہوئے تو آپ نے دیکھا کہ ملعونوں نے آپ کے گوش و بینی قطع کر دیں مگر اللہ عزوجل ان کو زندہ کر  
پارہ پارہ کیا تو آپ نے وہاں چند کلمات افسوس و حسرت اور غیظ و غضب کو فرمائے اور فرمایا  
کہ مجھ کو گزرا ایسی مصیبت نہ پہنچے گی اور ہرگز اس سے زیادہ غم نہ کی جگہ نہ کھڑا ہو گا کہ اسی درمیان  
حضرت جبریلؑ وحی الہیہ کو پہنچا کہ **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ صَلِّ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ** یعنی **اے محمدؐ** خداوند  
عرض اپنی شہداء ارادہ کو جو بفسل و کشن و کشن خون آلودہ کپڑوں سے دفن کر دیا اور ایک ایک قبر میں  
دو دو شہیدوں کو دفن کیا اور جب کو قرآن مجید زیادہ پڑھا اور اسے آگے کر کیا حدیث صحیحہ میں ارادہ  
کہ اللہ تعالیٰ نے شہداء کی ارواح کو بہر طائری کے قالب میں رکھ کر اجازت دی ہے کہ بہشت میں  
جہاں چاہیں سیر کریں جو چاہیں کھاویں اور رات کو سوئے کی خدیون میں کہ سائے عرش میں ہوں  
جا رہتی ہیں اور بھی حدیث صحیحہ میں وارد ہوا کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے شہداء ارادہ کو اپنی حضور میں  
بلا کر اسے کلام کیا اور ان میں سے جو اللہ تعالیٰ سے بالمشافہہ کلام کیا اور پوچھا کہ اگر تم میں کسی چیز کی  
خوش ہوتو بیان کر دو بجاویں انھوں نے عرض کیا کہ ہمیں سب جہنم میں بہشت کی ملتی ہیں ہمیں  
اب کس شے کی خوش ہو اہل بیت اکیات کی خوش ہے کہ ہم چھو دنیا میں بھیجے جاویں اور تیرے لیے  
پھر شہید ہوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دنیا میں دوسری بار جا نا میں ہو سکتا اسوجہ یہ کہ اگر تم  
حاصل نہ ہو گی تب انھوں نے عرض کیا کہ ہمارا حال ہمارے بھائیوں کو بھونچا دیا ورتب اللہ تعالیٰ نے  
بجہ آیتیں نازل فرمائیں **وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصَّالِحِينَ** یعنی **اور جو لوگ ایمان لائے اور  
کہ غزوہ احد میں بجا آئے اور کچھ اور اللہ تعالیٰ نے معاف فرمایا اس لیے کہ وہ لوگ غلص جان نثار  
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے یہ قصور و نسیب و تقصیر و مشریت ہو گیا تھا قرآن مجید میں آیت غفویٰ کی موجود  
اسی غزوہ میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا دندان مبارک شہید ہوا کہ وہ مقام قریب حد بھانچے ہے**

میں انجمن  
میں انجمن  
میں انجمن

میں انجمن  
میں انجمن  
میں انجمن

لوگ زیارت کرتے ہیں اسی غزوہ میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت طلحہؓ کے حق میں ارشاد فرمایا  
 اوجب طاعة لیسوا علیہ السلام فی حقیقت واجب کر لی اور شہداء اہل بیت قبول صلی اللہ علیہ وسلم  
 ان میں سید الشہداء حضرت حمزہؓ ہیں اخبار صحیحہ میں وارد ہوا کہ بعد گذشتہ چھالیس برس کے  
 جو ہمیں شہداء اہل بیت کی قبریں کھولیں تو ان کو وہی ہی ترو تازہ مانند غنیمت کے گل خوشبو ہوا کہ ہرگز  
 پایا اور جب غمخیز سے ہاتھ اٹھا کر میں خون تازہ او میں سے جاری ہوا اور پھر پھر وہ  
 ساتویں یا گیارہویں سوال کو واقع ہوا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے شب براءت میں دم طم شہداء اہل بیت  
 استغفار کیا اور جیسے کہ اہل بقیع کے لیے بھی استغفار کیا اور اس شب براءت میں شہداء اہل بیت  
 اور اور مردوں کے لیے استغفار کرنا اور ان کو لو اب پھر چنانچہ مطابق سنت کی ہر اور ایک آیت یا  
 آلاء پہا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال شہداء اہل بیت کی قبروں پر آتے تھے اور فرماتے تھے اللہ علیہ وسلم  
 علیکم السلام وعلیٰ آلہکم وعلیٰ صحبہکم وعلیٰ من تبعکم باحسان وعلیٰ من تبعکم باحسن  
 حضرت حمزہؓ سید الشہداء اور کہ او میں علامہ علامہ نشان قبر و مکان میں ہے مدینہ شریف مدینہ منورہ  
 قریب میں کوس کے ہے پس علماء دین کہتے ہیں کہ زیارت شہداء اہل بیت کی فضیلت کو  
 مستحب ہو اور وقت زیارت کر کے سَلَامٌ عَلَیْکُمْ وَاَصْبَحْتُ بِمَعْرِضِکُمْ عَلَیْکُمْ اَللّٰهُمَّ  
 عَلَیْکُمْ کُلَّ حَافِظٍ مَوْحِدٍ اِنَّ الشَّاهِدَ اَللّٰہَ بِکُمْ لَاحِقٌ اور اے اللہ سنی اور عل ہوا شہداء  
 اس طرح علماء دین کہتے ہیں کہ جیسے حاضرین بدر کا جنت بدر اربعہ ہو اور باقی صحابہ و افضل میں  
 اور سب ہمیشہ میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین اہل بدر کی بہت توقیر و اکرام  
 کرتے تھے صحیح بخاری میں وارد ہوا کہ حضرت حیریل نے زبیرؓ کو اسلام سے جہان کیا  
 کہ جسطرح تمہارے اصحاب میں اہل بدر عالی مرتبت ہیں نسبت باقی اصحاب کو اس طرح جو ملا کہ  
 کہ جنگ بدر میں حاضر ہو چکے وہ اشرف و اعلیٰ ہیں نسبت اور ملا کہ کہ حدیث شریف میں وارد  
 کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کہ تم یقین جانتے ہو اہی عمر کہ اللہ تعالیٰ نے ایک تو جبریل  
 اہل بدر پر اور ان میں کہا اَعْمَلُوا بِمَا کُنْتُمْ فَعَلْتُمْ لَکُمْ فِیْہِ جَوْہَرٌ جَوْہَرٌ جَوْہَرٌ جَوْہَرٌ  
 یعنی جو جہاد یا ہر وایت مشہور اہل بدر میں سونو تیرہ آدمی تھے ستر ہزار جبریل میں سے  
 اور دو سو چھتیس الفزار میں سے **ف** علماء دین کہتے ہیں کہ اہل بدر کی فضیلت

تحقیق تمام  
 شہداء اہل بیت

کہ انہو نے تاج دین تین کی ہوتی اسی موقع پر کہ دین کی جزا قائم ہو گئی اس پر معلوم ہو گیا کہ یہ تین خلیفہ عباد اللہ  
**صلیٰ یا نچین مدینہ طیبہ کے جنگلوں اور بھاڑوں کے فضائل میں**  
 عاشقان در دولت اتحادی و طالبان آستانہ اقدس مصطفوی پر پوشیدہ نہ رہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ  
 جل جلالہ انہی حبیب محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر مبارک کی جنگلوں اور بھاڑوں کو بے  
 بہت بڑی بزرگیاں عنایت فرمائی ہیں اور میں سے چند آج تک لکھی جاتی ہیں کہ کتب عاشقین و ازواج  
 کہ احد بھاڑ عاشق اور مشوق حبیب کبریا ہو اور جناب سید احمد ارحمت سبز کا مقام شہادت ہے  
 صبح بخاری اور صبح مسلمین وار ہوگا کہ رسول مقبول مسلم نے احد بھاڑ کی طرف اشارہ کیا  
 اور فرمایا کہ ہذا جبل حبیب ہے یعنی یہ بھاڑ ہے کہ دوست رکھتا ہو ہوگا اور ہم دوست  
 رکھتے ہیں اور سکو اہل حدیث لکھتے ہیں کہ حضرت مسلم نے یہ فضیلت احد بھاڑ کے غنی میں کہتی  
 و قنوں میں بیان فرمائی ہے جبکہ بخاری کی کئی روایتوں سے ظاہر ہے حضرت انس عروایت ہے  
 کہ ایک روز نظر امیر انس و مسلم کی جبل احد پر پڑی تو آپ نے فرمایا کہ ہذا جبل  
 حبیبنا و حبیبہ علیا میں اہل کتب لکھتے ہیں و ہذا جبل حبیبنا و حبیبہ علیا میں اہل کتب لکھتے ہیں  
 یعنی یہ پہاڑ ہے کہ دوست رکھتا ہو ہوگا اور ہم دوست رکھتے ہیں اور ہوگا یہ اوپر کہے ہوئے  
 دروازہ جنت ہے اور یہ عہد بھاڑ ہے کہ نفس رکھتا ہو اس سے نفس رکھتے ہیں اور ہوگا یہ  
 اوپر جو دروازہ دروازوں و دروازوں کے عین نام ایک پہاڑ کا ہے مقابل احد پہاڑ کے  
 کہ شریف کو رستہ میں کہ حبیب خدا ہے اور سکو دشمن اپنا بیان فرمایا اس کے علماء دین فرماتے ہیں  
 کہ دوستی اور دشمنی اور نیک بنی اور بد خصمی جمادات میں بھی خدا نے پیدا فرمائی ہے امام نووی فرماتے ہیں  
 کہ محبت مذکور حدیث شریف میں طرفین کو ثابت ہے یعنی محبت شریف کی جانب سے اور بھی جابجیل احد  
 میں اس جوہر سے یہ پہاڑ جنت میں رسول مقبول مسلم کے ہمایوں ہوگا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا  
 فرماتے ہیں کہ جس صورت میں کہ پہاڑ اور سب جمادات و نباتات وغیرہ خدا ہی برحق کی تسبیح و تہلیل میں سرگرم ہوں  
 کہ خداوند کریم فرماتا ہے قرآن میں بھی لکھا ہے کہ اگر محبت حبیب کبریا بھی موصوف ہوں  
 تو کچھ عمل نیکین و انعم قابل ہے صریح اتری در ہمہ اشیا جاریست بد و نیک ہر گل نزدی بلبل  
 مسکین فرماوید اس جوہر سے محققین علماء اس بات پر متفق ہیں کہ رسول مقبول مسلم محبوب ہیں

جانب اسلام  
 جہاں جہاں اسلام  
 جہاں جہاں اسلام  
 جہاں جہاں اسلام  
 جہاں جہاں اسلام

طرف تمام مخلوقات کو کہ خصوصیت جن دانش اور فرشتوں کی زمین پر ایک آپ رسول کل عالم کے بین  
 ستر کہ نباتات و جمادات کے علاوہ اسکے ایک بار رسول قبول مسلم اور پھر ایک سرے ہو کر تو اوسکو  
 کمال جنبش اور ستراری پیدا ہوئی تو پھر اس پھر اس خطاب فرمایا اسئلک بیا الحق خاتما علیک  
 بیا و تنقیس یہ خطاب بہت بڑی دلیل قوی اور روشن ہر اس بات پر کہ زمین خدائی عالم عقل ہی  
 پیذا فرمایا اور ظاہر ہے کہ مشق و محنت و تلامذہ ہم عقل سے ہی علاوہ اسکے سلام کرنا حق کا حضرت کو  
 اور رونا ستون مٹانہ کا ایک فراق میں وغیرہ دلیل روشن ہو موت دعا پر اور عیسٰی کہ اہل مدینہ حضرت کو  
 حق میں دو طرح ہو جو عقل اور مشافق اس طرح بقیع و اماکن مدینہ طیبہ بھی دو طرح ظاہر ہوئی ہیں جو  
 کہ اہل مدینہ صاحب مشافقون اہل سجدہ نہایت کے واقع ہوا اور آخرت میں بھی اویں کے ساتھ دوزخ میں  
 وارد ہوا کہ ابن ابی وغیرہ جماعت بڑی مشافقون کی جنگ احمد کے روز حضرت کو ساتھ کلی لیکن  
 جبل امد تک کہ تمام صدیقیوں اور حبیبوں کا ہے نہ جائیگے رشتہ ہی سے پھرانے لگا ہے  
 کہ جس وقت جناب سالک آپ مسلم کسی سفر سے پھرتے تھے تو جب آپ قریب احد پہاڑ کو پہنچتے  
 تو آپ اوسکو دیکھ کر خفایت خوش ہوتے تھے اور وہ زبان حال اہل مدینہ کو خبر پھر حبيب کہ اہل  
 دینا تھا بس ظاہر ہے کہ یہ کام محبوب اور دوستداروں کا ہے شیخ کہتے ہیں کہ اب تک شاہد حضرت  
 اور جمادات آسمان و زمین کا ان دونوں پہاڑوں میں سے جبل احد قبل میرین نورانیت اور تاریکی  
 اور خوشنودی اور غمگینی سے ظاہر ہے کہ کسی صاحب نظر پر معنی زمین سے ہر وقت اور ہر حالت میں  
 یعنی جب احد پہاڑ کی طرف کہ نظر کیجاتی ہے تو فوراً سرور و مسین عیان و کمالی دستا ہے  
 کہ انکارا و سکا لغو و بابتہ مسیح حکم انکار ظاہر ہے کہ ہے اور پریشانی اور تاریکی ہر وقت  
 جبل میرین نورانیت ہے کیونکہ وہ دشمن پیدا ہوا ہے لغو و بابتہ علماء دین فرماتے ہیں کہ احسن  
 قوت ہے کہ نہ کہ وہ پہاڑ بھی علمدہ ہے اور پھاڑوں سے کسی پھاڑ سے ماہرین ہے  
 فی الحقیقت جبل احد ایک کوہ علمدہ ظاہر و عیان ہے مقابل مدینہ منورہ کو جانب شمال میں  
 مسافت دو میل یا قدری عزائم یا یہ وجہ کہ جو کہ وہ تمام مقیابی اہل ایمان اور اہل توحید کا ہے  
 اسوجہ کو کا نام احد رکھا گیا ہے کہ اس نام اس پر زیادہ فاضل ہے اسوجہ کی کہ مشفق حدیث پر  
 کہ حضرت لازمہ ذوات اسد خلق کو ہے بکلاف حیر کے کہ نام غار وحشی کا ہے کہ برائی اخلاقی

اور بد او صافی میں مشہور ہو و روایات معتبرہ میں وارد ہو کہ احد پہاڑ ہے چھاروں جنت سے  
جب تم گئے رو اور پہر تو کھاؤ اوس کے درختوں کے میوے کو اگر وہ نہ ہو تو اوس کے چکل کی  
کھاس کھاؤ حضرت زینب بنت نبط اپنی اولاد کو کیا کرتی تھیں کہ جاؤ اوسے زیارت احد پہاڑ  
اور لاؤ میوے اوسے اوسکی کھاس کو حدیث شریف میں وارد وہو الحدیث کہ میں کان الجنۃ  
و علیہ رکب من کان النبیۃ احد پہاڑ اور پر کن کے ہے ارکان جنت سی اور عید پر کن کی ہے  
ارکان ناری طہرانی حضرت عمر بن حوٹ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جا پہاڑ  
بین پہاڑوں جنت سی اور چار مغربین ہیں نہون جنت سی اور چار ملاحم بین ملاحم جنت سے  
پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کونسی پہاڑ ہیں آپ نے فرمایا کہ احد کہ وہ دوست رکھنا ہے ہکو  
اور ہم اوسکو دوست رکھتے ہیں اور درقان پہاڑ ہے پہاڑوں جنت سی اور طور پہاڑ ہے  
پہاڑوں جنت سی اور کلبان پہاڑ ہے پہاڑوں جنت سی اور چار مغربین یہ ہیں یثیل اور فرات  
و سیحان و تیمان اور چار ملاحم یہ ہیں بدر و احد و خندق و یثیل و یثیل و یثیل اس حدیث کو  
روایت کیا بعض روایات میں وارد ہو کہ بنیاد عمارت کعبہ شریف کی چھ پہاڑوں سی ہوئی  
ابو قیس و عمرو و قدس و درقان و رضوی و احد ابن شیبہ حضرت ابن مالک سے روایت کرتے ہیں  
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جبکہ حضرت رب العزت فرمائی تو پہاڑ پہاڑ سطوت عظمت  
تبی رب العزت سی اور تین کر کے مدینہ منورہ میں گرے احد و درقان و رضوی اور تین  
کہ مضر بین کر کے حرا و تبیر و ثور و درقان ایک پہاڑ ہے کہ شریف کہ رستمین جابران  
اسیطرہ رضوی پہاڑ ہے ابن شیبہ حضرت جابر ابن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب موسیٰ  
اور حضرت ہارون تصدیق باہر مکہ مکرمہ میں پہنچے تو پھر نے وقت جب مدینہ طیبہ میں پہنچے  
تو احد پہاڑ پر اور ترے کہ یکایک پیام اجل حضرت ہارون کا وہاں پہنچا چنانچہ آپ ہرین میں  
قبر انکی مشہور و معروف ہی وارد ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ ابواہن و درقان پہاڑ کو باج میں  
آئے فرمایا کہ جانے ہو کہ نام اس پہاڑ کا کیا ہو نام اسکا صحت ہی بعد اسکے آپ نے دعا کی اور فرمایا  
اللہم دارک فیدہ مبارک لا ھلک فیہ بعد اسکے فرمایا کہ جانے ہو کہ نام اس چکل کا کیا ہو سچا ہے  
اور یہ چکل ہی جنت کو چگون سے مشہور نہون فرمایا مجھے اس چکل میں نماز پڑھو اور موسیٰ بن عمران

حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے

بشر نزاری بنی اسرائیل سے بیان اور پھر دو عجیبوں نے یہاں چمن کے نائے نور قاب پروردگار  
اور قیامت قائم ہونے کی جہنگ کہ عیسیٰ بن مریم بھی بصدج یا عمرہ اس جنگل میں گذرین اور منجملہ  
جنگلون مقدس سے وادی حقیقہ کی کہ بابجا احادیث میں اور اسکے فضائل و اوردہ ہویں حدیث صحیح میں  
ابن عمر سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا میں نے کہ آپ اوی حقیقہ کی شاخیں  
فرمائی تھیں کہ کج کی رات فرشتہ آیا میرے پاس اور اسے کہا کہ صل فحصل لک وادی المبارک  
یعنی نماز پڑھ اس جنگل مبارک میں اور دوسری حدیث میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
کہ الحقیق وادی مبارک سے ہے حقیقہ جنگل مبارک اور حضرت انس سے روایت ہے کہ اوی حون کہ  
کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وادی حقیقہ کی طرف گیا میں ابھی فرمایا کہ اوی حون میں نماز کا  
اس جنگل کے باقی کے پھر کہ میں اس جنگل کو دوست رکھا ہوں اور وہ محکوم و مکرم رکھا  
حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ کہا اوی حون سے کہ فرمایا حضرت عمر سے کہ سنا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
اور آپ تھرا وقت وادی حقیقہ میں کہ آجکی رات آیا میرے پاس ایک آئینہ والا پروں و گار  
میرے کی طرف سے فرشتہ اور اسے مجھ سے کہا کہ نماز پڑھ اس جنگل مبارک میں یا عمر کہ عمر  
راج میں اور ایک روایت میں آیا کہ عمر اور سچ میں نماز پڑھنا اس جنگل میں مانسراج اور عمر کہ ہے  
روایت کیا بخاری نے اس اہل حدیث کہتے ہیں کہ وادی حقیقہ قبائلی ایک دن کی راہ ہے  
اہل اسلام کو مقام غور کہ نیک ہے کہ جس شہر پاک کو جنگلون کے یہ فضائل اور مناقب ہوں  
تو خاص اس شہر مقدس یعنی مدینہ طیبہ کے کیا فضائل بیان کیے باورین رب العالمین و جنگلون  
مقدس کی زیارت سب مسلمانوں کو نصیب فرمائی آمین

فضائل شاخ  
حقیقہ

### باب گیارہواں فصل پہلی سجد نبوی کی شروع تعمیر کے بیان میں

علماء سیرت کی عجیب ناقہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دروازہ مسجد پر بیٹھا تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرما  
صلی اللہ علیہ وسلم انشاء اللہ تعالیٰ یہ ایتہ ہمارے اور ایتہ کی جگہ ہے انشاء اللہ تعالیٰ پھر  
آپ سوار ہوئے اور یہ آیت شریف پڑھی **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** کا مبارک کلام آیت **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ**  
اونہ نون میں اور جگہ کمزور کے درخت تھرا اور او میں حق و یمن کا تھا کہ نبی کو کہو بلایا اور  
وادی حقیقہ کی قیمت سے کہا اوی حون کی ہر چند عرض کی کہ حضور کی نظر سے لیکر کی خبر میں مشغل

وہ زمین اور نیکو خریدی اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کو قیمت دو اکیس اونچا اور جنگہ کو صاف کیا اور تعمیر  
 مسجد شریف کی شروع فرمائی بیع میں قریب ہزار روپ کر انشین بنو امیہ اور آپ ذات خاص سے  
 انشین اوٹھا کر لاتے تھے اور صحابہ بھی آپ کے ساتھ لاتے تھے اور آپ واسطے شوق بڑا بنی سماج  
 یہ فرمایا تھے اللہ کے لکھنے والا ہے حق فاحصہ الاموال المہینۃ یعنی اللہ انشین خیر جاننا ہوں  
 مگر خیر آخرت کی ہیں روم کو انصار اور صحابہ میں ہر حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مینو دیکھا  
 کہ رسول مقبول صلم شکم مبارک و تاسیہ مبارک انشین اوٹھاتے ہوئے ایسے آتے تھے  
 مینو دیکھا عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلم مجھ کو دیکھئے کہ لیاؤں آپ نے فرمایا کہ انشین بخت ہیں  
 تو بھی اوٹھنا لایچھ مجھ کو لیا جائے دیو اور کفر مال دنیا ہر حق (حیثیہ) حیشیہ لکھتے تھے ای ابو ہریرہؓ  
 کچھین مینو ہی مگر مینو آخرت کا مگر علمار سیر لکھتے ہیں کہ شاید بھید حال دوسری بنا کا ہو اس وقت  
 کہ حضرت ابو ہریرہؓ وہ سال فتح خیبر میں ایمان لاتے ہیں اور مسجد شریف کی بنیاد قدم سے  
 حدیث صحیحہ میں وارد ہوا کہ ہر صحابی ایک ایک انشین اوٹھاتے تھے اور عمار بن یاسر  
 دو اوٹھاتے تھے رسول مقبول صلم نے او کو دیکھ کر فرمایا طیرا عاکر بقتلہ اللہ العلیہ  
 سیلے افسوس ہوا عمار قتل کرے گی او سکو ایک گروہ باغی بلا دیکھا وہ او کو طرفت حبش کے  
 اور وہ بلا دیکھے او سکو طرفت دونوں گرفت چھ مینو گوئی از قبیل سمزات جناب سدا الکائنات  
 تصور کرنا چاہیے سلم نے حضرت ابی قتادہؓ سے روایت کی ہے کہ ایام غزوہ خندق میں عمار  
 بن یاسر خندق کھودنے تھے حضرت ابی اوٹھنے سر پہ تھامہ چھیر کے فرمایا کہ افسوس بن یاسر  
 ایک گروہ باغیوں کا قتل کر گیا تھے تھامہ حضرت عمار کی نان کا نام ہے جناب رسول مقبول صلم  
 براہ شفقت عمار کے سر پہ تھامہ چھیر کے یہ خبر فرمائی کہ مین باغی لوگ شہید کرینگے سو مطابق  
 اس خبر کے واقع ہوا کہ حضرت عمار جناب صفین میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھو اور معاویہؓ کو لشکر  
 اونچین شہید کیا طیرا نقل کرتے ہیں کہ ایک انصاری کا سجد کے منہ میں گھر تھا رسول خدا صلم نے  
 اوس انصار سے فرمایا کہ چھ گھر بعض بہشت کی گھر کے مجھ کو دیدو اوس انصار نے توفیق اس لکھی  
 نہ بانی عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلم میں مرد فقیر اور عیالدار ہوں اور سوا سے اسکے اور چھ  
 مین رہتے ہوں آپ نے یہ عذر او کا قبول فرمایا لیکن حضرت عثمانؓ نے اس کے گھر کو

یہ روایت صحیحہ میں ہے  
 اور عمار بن یاسر  
 کے سر پہ تھامہ چھیر کے  
 فرمایا کہ افسوس بن یاسر  
 ایک گروہ باغیوں کا قتل کر گیا  
 تھے تھامہ حضرت عمار کی نان کا نام ہے  
 جناب رسول مقبول صلم  
 براہ شفقت عمار کے سر پہ تھامہ چھیر کے  
 یہ خبر فرمائی کہ مین باغی لوگ شہید کرینگے  
 سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا کہ حضرت عمار جناب صفین میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھو اور معاویہؓ کو لشکر  
 اونچین شہید کیا طیرا نقل کرتے ہیں کہ ایک انصاری کا سجد کے منہ میں گھر تھا رسول خدا صلم نے  
 اوس انصار سے فرمایا کہ چھ گھر بعض بہشت کی گھر کے مجھ کو دیدو اوس انصار نے توفیق اس لکھی  
 نہ بانی عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلم میں مرد فقیر اور عیالدار ہوں اور سوا سے اسکے اور چھ  
 مین رہتے ہوں آپ نے یہ عذر او کا قبول فرمایا لیکن حضرت عثمانؓ نے اس کے گھر کو

دش ہزار درم میں خرید کیا اور پھر انگریزوں نے کیا کہ با رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو منہشت کر کے کر  
 خرید لیا آپ نے اسی شرط پر خرید لیا اور مسجد شریف میں اسے داخل کیا کتب خانہ شریف میں داخل  
 کہ مسجد شریف کی تعمیر میں آٹھ ایک پتھر رکھا اور شاہ کیا حضرت ابو بکر صدیق سے کہ تم ایک قیصر  
 اس پتھر سے ملا کر رکھو اور حضرت عمرؓ سے متصل پتھر حضرت ابو بکر صدیق کے اور حضرت عثمانؓ سے  
 متصل پتھر حضرت عمرؓ کے پتھر رکھو اسکے فرمایا ہوا کلام الخلفاء من بعدی یعنی میرے بعد کے خلیفہ بنو کعبہ  
 بعد سوئے خلف اسی پیشین گوئی کے واقع ہوا اور آپ ساتھ اصحاب کی تعمیر مسجد کو کام میں رہا جب تک  
 رہتے تھے محبت مسجد شریف کی کعبہ کی شاخوں کی اور سنوں کعبہ کی لکڑی کے بنوائے اور میں نے دیکھا  
 اور سید علیؓ اور میں نے دفنائی کا کام نہ کیا ورنہ کعبہ پہلے مسجد شریف بنی کے سولہ مہینوں یا ستونوں  
 قبل بیت المقدس کی طرف رہا جب آیت فحول قبلہ نازل ہوئی تو پتھر کا کتب خانہ مسجد شریف  
 حضرت جبریلؑ کی حکم الہی حاضر ہوا اور پتھر ہوا اور حضرت جبریلؑ میں حاجت کے اور بکوال کے  
 اور بنایا اور بنایا مسجد نبویؐ کی جانب میں اب محبت کعبہ شریف کو دیکھ کر گئی اور بعد پتھر قیصر کے  
 چودہ یا پندرہ روز تک متصل حضرت کا پتھر اسطوانہ معلق کے رہا بسکواب اسطوانہ حاکمہ صدیقہ  
 کہتے ہیں بعد اسکے متصل شریف چنان اب محراب نبیؐ سے قرار پایا محراب کی بنا پر ابن عبد البر  
 وقت سے ہوئی کہ وہ نبیؐ اس کی طرف سے امیر مدینہ طیبہ تھے احادیث صحیحہ میں ارشاد کہ رسول اللہؐ  
 جو پہلے رکھے منبر شریف کی خطبہ پڑھتے تھے تو آپؐ سبب تکلیف ہونے زیادہ دیر کی وجہ سے  
 ایک کچھور کی لکڑی سے بنائی فرماتے تھے تو ایک نصاب کی بی بی کے غلام نے عرض کی کہ اگر حضورؐ کا  
 حکم نہ تو ایک منبر تیار کروں آپؐ اس کی عرض قبول فرمائی اور اسے منبر تین زمین کا بنایا  
 تیسرے درجہ مقام نشست رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا جبکہ آپؐ اسے دیکھ کر منبر اطراف خطبہ پڑھنا  
 اختیار فرمایا اب وہ لکڑی کے منبر حضورؐ کا وہ دیکھ کر فرماتے تھے صدقہ فراق مصطفویٰ شرف ہوئی  
 اور مانند اونٹنی کی آواز کے گریہ و زاری شروع کی اور ہچکیاں لینے لگا جیسے بچہ رونے سے  
 چپ کرایا جانے ہچکیاں لیتا ہے یہاں تک کہ تمام اصحاب و سکی بقراری اور زاری دیکھ کر متعجب رہے  
 اور رونے لگے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بیباکی ملاحظہ فرما کر منبر شریف پر سے اتر کر درخت حنظل  
 و شغرت اوسیر رکھا اور اس کو جسم مبارک سے چٹا کر لوگوں سے فرمایا کہ میرے سنوں ہمیشہ ذکر سنا کر اٹھنا



اب جو اسنو نہ سنا تو روئے لگا بعد اسکو اوس سو فرمایا کہ اگر تو چاہے تو مجھ طرح تو بھی اسی سال پہنچ دینا  
 اور اگر تو چاہی تو بہشت میں لگو لگا دوں کہ جنت کی نہروں اور چشموں سے پانی بہا کر پیر اور پیشہ  
 بچلوں کو ہری بھری رہو اور سب ہشتی تیرے چل لگایا کریں پس بعد ایک لمحہ کے اپنے  
 صحابہ سے ارشاد فرمایا کہ اسنو بہشت کر رہے ہو اختیار کیا روایت ہے کہ جب حضرت ماحسنؓ نے  
 اس حدیث کو بیان فرماتے تھے تو آپ روتے تھے اور فرماتے تھے کہ اسے بندگانِ خدا  
 جبکہ فراق احمدی صلعم میں لکڑی سے فریاد کی آخر کیا تم آدمی ہو کر لائق اس وقت کی زمین ہو  
 قاضی عیاضؒ لکھتے ہیں کہ حدیث فریاد و زاری کرنے مستونِ عتقاد کی مشہور و معروف ہے  
 بلکہ حدوتہ کو پہنچی ہے اسطرح علامہ تاج الدین سبکی لکھتے ہیں کہ مجھ میرے نزدیک یہ ہے  
 کہ حدیث گمیر یہ مستون کی متواتر ہے ایک جماعت کثیر اصحاب مشہور روایت ہے کہ دفعہ عسا  
 بعض اصحاب کی پاس تھا غرض اب مستونِ عتقاد نہیں باقی رہا بافضل اوی جگہ اطلوانہ معلقہ  
 بعض کو جگہ عتقاد کو وہیں دفن کر دیا اور بعض کہتے ہیں کہ اوسکی کنگھیاں ہمارے بطور تبرک کو تشریف لے  
 حضرت مولانا ابی انکوم مشنوی شریف میں مستونِ عتقاد کی روایت کمال آئے تاب کو تحریر فرماتے ہیں  
 الحاصل طول منبر شریف کا بقول مجھ دو گز تھا اور عرض ایک گز اور ہر درجہ ایک بالشت کا تھا  
 تازمانہ خلفار راشدینؓ اسطرح پر پر ابچرا و سکو پوش شہنشاہی حضرت عثمانؓ کے بعد اسکو چھ درجہ و رنگ  
 اور دو پیر منبر شریف کو لکھا بعد اسکے خلیفہ مہدیؑ نے اور زیادتی کرنی چاہی مگر حضرت امام مالکؒ نے  
 منع فرمایا بعد جب کیمدت کو وہ شکست ہو گیا تو پھر بعض خلفاء عباسیہؒ نے اور منبر بنایا بعد کے  
 ہر ایک بادشاہ اپنے اپنے عہد میں منبر شریف بناتے گئے یہاں تک کہ شہر ہجرے میں  
 سلطان مراد خان بن سلیم خان بادشاہ روم کے حکم سے منبر شریف سنگ سفید کا بنایا گیا  
 اور اوپر ایک قہر شہت درایت کا ڈھلا ہوا بنایا بعض فاضلوں روم نے اوسکی تاریخ میں یہ مصرع  
 عربی میں کہا ہے منبر اعم سلطان ہمارے لیا لہا میں سب مسلمانوں کو وہ عباد و منبر و کعبہ انصاف فرماؤں  
 فصل دہوی سجدہ کی تعمیرت اور زیادت عمارت کو بیان میں جن خلفاء اور ائمہ و راویین  
 عہد میں مذکور رہا یا علماء سیر لکھتے ہیں کہ بعد زمانہ جناب رسول مقبول صلعم کے جو اول زیادتی  
 کہ مسجد نبوی میں ہوئی حضرت عمرؓ کے وقت میں تھی اور حضرت ابابکر صدیقؓ کو یا تو فرصت مل گئی کہ کوئی

چنانچہ اسکا رد  
 فرمایا میں حضرت عمرؓ کو  
 سزا دے گا

یا تو میں نے پھر مصلحت نہ دیکھی کہ سید بنو یمن کی تفریق و تباہی فرماؤں میں البتہ انہیں جو ستون کہ کر پڑ گئے  
 اذکی بکھڑا دیکھنے کی بنا دے پس حضرت ابو خازم سے بواشاہ جناب رسول قبول صلوات اللہ علیہ  
 پایا تھا تو انہیں سبب سلامتی کی کثرت کو وسیع فرمایا سید شریعت کو چنانچہ سید بنو یمن آپ نے بڑھایا  
 سید بنو یمن کو جانب قبلہ و شام و مغرب ہو سوا ہے جانب مشرق کے کہ اوپر یمن و بحر اربعہ و مہلکات کرتے  
 اور انہیں فرمایا کہ اگر رسول قبول صلوات اللہ علیہ کی جانب ہو سید شریعت کی زیادتی کو اب یمن نہ مٹتا یمن تو جو گزرتا ہوا  
 نہ تار یمن اگر جبر کو توں پر تکی ہوئی پس تو یہ حضرت عمرؓ کی مانند تعمیر رسول خدا صلوات اللہ علیہ کے زمانہ کی تھی نیز یمن کی  
 اور بچت آہستہ یمن کی شانوں سے ہی تھی لعل ہے کہ حضرت عباسؓ کا بھی کھڑے حضرت بنو یمن کو قریب تھا  
 حضرت عمرؓ نے اوستے کہا کہ سید سلام انوں کے لیے تنگ ہو اور یمن چاہتا ہوں کہ وسیع ہو جاوے  
 پس ابک جانب بحر اربعہ و مہلکات کو یمن اور دوسری جانب آپ کو گھر کے بھی تھری اہمات انہوں میں ہیں  
 بجا و حال اوستے گزرتے کی نہیں ہے یہی گھر آج کا ہے جو قیامت آپ کہیں گے بیت المال سے دیکھا و گئی  
 یا جبکہ کہ آپ مدینہ طیبہ میں مکان پسند فرماؤں یمن دلو اور دیکھا یا آپ سلام انوں کے لیے اس مکان کو تصدیق  
 پس ان میں یمن یا توں میں ایک اختیار کیجیے حضرت عباسؓ نے کہا یمن قسم ہوا اللہ کی جھکاؤں میں یمن  
 یا توں میں سے ایک بات بھی قبول نہیں ہے وہ گھر میرا ہے کہ یہ رسول خدا صلوات اللہ علیہ کا گھر ہے  
 غرض اس بیان میں حضرت ابی بن کعبؓ کو منع کیا اوں میں سے ایک حدیث رسول قبول صلوات اللہ علیہ کی ہے  
 حضرت عمرؓ کے سامنے بیان کی وہ یہ ہے کہ اوں میں سے کہا کہ سنا میں نے رسول قبول صلوات اللہ علیہ سے  
 کہ آپ نے فرمایا کہ حق یہاں تھا لے لے وحی بھیجی حضرت داؤدؑ کو کہ ایک گھر تعمیر کر دے اسے میرے  
 کہ لوگ بیکار و سہیں یاؤ کہ یں حضرت داؤدؑ نے حکم اسی بنا پر بیت المقدس شروع کی کہ اوس میں  
 ایک گھر ایک بنی اسرائیل کا بھی آئی دیکھا حضرت داؤدؑ نے اوس مرستے کہا کہ اپنا گھر فرخت کر دے  
 اوں قبول نکلیا اور ہر چند کہ قیمت اوس کی کی گھر صاحبانہ نے قبول کیا اس صورت میں حضرت داؤدؑ کے  
 دلمین آیا کہ اس گھر کو اس سے لینا چاہیے پس وحی آئی کہ ای داؤدؑ میں بیکار حکم گھر بنانے کا کیا ہے  
 اسے عبادت کر تو گھر آدمیوں کا غضب کرتا ہو اب اسکی تعویذ یہ کہ کہ بیکار ہو اس گھر کو بناؤ  
 منع کیا آپتو سرش کی کہ خداوند امیری اوں میں سے کسی کو مقرر کر کہ وہ اس عمارت کو تمام کرے  
 پس سلیمانؑ نے اوس عمارت کو تمام فرمایا پس جسوقت کہ حضرت عمرؓ نے اس حدیث کو سنا اس راوی جو بازار

لیکن بعد اسکے حضرت عباسؓ نے کہا کہ اب میں غور کر دوں اعلیٰ مسلمانوں کو تصدیق کیا پس حضرت عمرؓ  
 او سکو مسجد شریف میں داخل کیا اور دوسرا گھر حضرت ابیطالبؓ کا اسی گھر کی سمت میں تھا اور سکو اپنے  
 آدھا سو ہزار درم میں خرید کیا اور مسجد شریف میں داخل کیا اور آدھا باقی حضرت عثمانؓ کے وقت میں  
 داخل مسجد میں ہوا لکھا ہوا کہ حضرت عمرؓ نے انتہا سبھا میں جانب مشرق ایک صفہ تعمیر فرمایا اس مراد سے  
 کہ لوگ وہاں شعر پڑھیں یا باواز بلند باتیں کریں مسجد شریف میں نہ کوئی شعر پڑھی اور نہ باتیں باؤاؤ  
 کلام کرے ایک دن دشمن کے کہ باواز بلند مسجد شریف میں باتیں کرتے تھے حضرت عمرؓ نے فرمایا  
 کہ جاؤ اور دیکھو تو کہ وہ کون لوگ ہیں عرض کیا کہ اہل خلافت ہیں فرمایا کہ اگر دیار غربت سے ہوتے  
 تو انہیں کیے ہوتے کی سزا ہوتے یہ مسجد بنیہر مسلم ہے باواز بلند ہمیں کلام میں درست ہے بعد اسکے  
 حضرت عثمانؓ نے حضرت عمرؓ کی بھی عمارت کو زیادہ بڑھا یا بلکہ از سر نو مسجد شریف کی تعمیر فرمائی چنانچہ  
 دیواریں پتھر کی بنائیں اور ستون نقش دار بنائے اور اوکو بڑی اوشیشہ سے جمایا اور صحت کو  
 علاج کی کوشش سے پائنا اور جانب شمال زیادتی بہت کی گئی اور جنوب مغرب کی طرف کم اور کھلیوں کو  
 بسبب اونچے حجون انوار ظاہر کرکے چھٹیہر پس عمارت عثمانؓ دس محینے میں تمام ہوئی  
 سناہری ریح الاول کے مہینے میں شروع ہوئی اور سنہ ہجری اول محرم میں تمام ہوئی میثم سلمیٰ وار دہوا  
 کہ جب حضرت عثمانؓ نے ارادہ بنائی مسجد نبویؐ کا کیا تو بعض کو اس باب میں انکار پیدا ہوا تو وقت  
 آنچر لوگوں کو ارشاد فرمایا کہ میں نے سنا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آنچر فرمایا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 بیتاکی الجنة تبیعہ بعض بنائی مسجد واسطے اللہ کے بناوے اللہ اس کے لیے گھر میں  
 اور غالب ہے کہ یہ انکار بعض لوگوں کا عرف گرائی مسجد نبویؐ میں تھا اصل زیادتی میں کیونکہ اصل الی  
 رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت و توفیق میں آئی ہے علاوہ اسکے بروایت حضرت ابوہریرہ وار دہوا  
 کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر مجھ میری مسجد متعارف بنائی جاوے تو مجھی مسجد میری ہے وار دہوا  
 کہ سنہ ہجری میں حضرت عثمانؓ نے مسند خلافت پر ابلاس فرمایا تو لوگوں کو بیٹھ گئی مسجد کے  
 کہ جو کون زیادہ ہوتی تھی آپسے شکایت کی آپسے صحابہ سے اس باب میں مشورہ فرمایا  
 بعد متفق ہوئے اجماع صحابہ کے آپ منبر شریف پر بیٹھے اور اس باب میں خطبہ پڑھا اور حدیث نبوی صلی  
 اور فعل حضرت عمرؓ اور اجماع صحابہ کو دلیل کیا تا غبار شیعہ کا گو گئے دلفس اوٹھ جاوے جس پر غلام کو طلب فرمایا

اور مسجد شریف کی بنیاد شروع کی اور باوجود ہر روزہ روزہ دار ہونے کے اور رات بھر کی عبادت کے  
 آپ ذات خاص پر مسجد شریف کی کامیابی میں مصروف ہوئے تیسری مرتبہ ولید بن عبدالملک بن مروان  
 مسجد شریف کو بنایا گئے اور اسکے کیسے خلفاء اور امراء میں سے عمارت عثمانی میں داخل کیا ہیں  
 عمر بن عبدالعزیز کے اور وقت میں ولید کی طرف سے حال مدینہ منورہ کا تھا اور کو کھنا کہ مسجد شریف کو بڑھ کر  
 تعمیر کروا کر اگر دیگر مسجد شریف کی بننے کے مگر ہوں اور کو وہی قیمت دیکر مول لیا اور جو اٹھارہ کوسے  
 اور سا گھر کروا دیا جو قیمت نہ بیوی کو فخر کو یا نہ دو اناؤں کی طرف سے بھی مسجد میں داخل کر دیا  
 کہ بنی ہن کہ جس دن کہ یہ حکم ولید کا مدینہ طیبہ میں پہنچا اور محمد بن مقدس منکر کو گروا تو ایک قیمت عظیم  
 لوگوں میں برپا ہوئی کوئی اہل مدینہ میں سے ایسا تھا کہ دروہا جو سعید بن مسیب سے ہن  
 کا شکے بڑے رسول قبول مسلم کے جمال خود چھوڑ دیے باقی لوگ دیکھتے کہ ہزار کائنات میں کیوں  
 اس دار فانی میں حیات اس کو بسر فرماتے تھے غرض اس زیادتی بن طول مسجد شریف کا دوسرا گھر ہوا  
 اور غرض ایک سو تیس گھر ہوئے اور تکلف و آرائش میں نہایت کوشش کی چنانچہ محبت اور دیوانہ  
 اور ستون سب نقد اور سہری کر دیئے اور فیروز و مہر نے ہو جب اس کے درخواست کو پالیں ہمار  
 ہوتا اور وہ کہ اور پالیں قبلی ہوا نہ کہے اور اس کے ساتھ اسی ہزار دینار اور فیہ طین کہ سکنی  
 زخمین چاندی کی تھیں روانہ کیں اور ایک روایت میں دار دہوا کہ پالیں ہزار شقال سونا  
 اور قسم قسم کے اسات سامان عمدہ بطور ہدیہ روانہ کیں پس عمارت کا کام اون کا گروہوں نے بنایا  
 اور اس قسم کی محراب جواب مروج ہوا اول اسکی تعمیر بنی کھیا ہے کہ جو کارگر شکل کسی درخت کی  
 یا کوئی نقش بہتر تھکر کہ کینیا تھا اور کو موزوری کے سوا تیس درم بطور انعام ملے جو شریف ہوا  
 شہ ہری میں ہوا اور شہ ہری میں تمام ہوئی نو مدت تعمیر کی تین سال ہوئی اور اس عمارت میں  
 مسجد کے چاروں کونوں پر بارشاری بنائی جو بھی مرتبہ ایک بادشاہ نے خلفاء عباسیہ کے سکا نام محمدی تھا  
 شہ ہری میں مسجد شریف کی جانب شمال دس سو توں کو زیادہ کیا اور دیوایا شہ راز اور سہری کو  
 جلیو ولید کی وقت میں تیار ہی تھی بعد اسکے کیسے مسجد نبوی کو بنیں جو دہا یا سوا سے اسکے کہ بعض نے  
 لکھا کہ شہ ہری میں مامون الرشید نے کچھ زیادتی کی تھی رب العالمین سب مسلمانوں کو جو تمام قدس کا  
 دیکھنا نصیب کر کے ان میں فاضل مباحث لکھتے ہیں کہ صدقہ ایک سا بیان تھا اتھا مسجد نبوی میں



کہ صدقت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا بیٹھ جا اور بتی خواہش رکھتا ہو میرے سینے خوب سیر ہو کر آیا اور باقی  
 ایک پودیا آپ شکر خدا بجا لائے اور اوسکو نوش فرمایا اسطرح روایت کثرتا بڑھ ہوا ہے کہ روایت  
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ثابت ہو گئی روایت ابن ماجہ میں وارد ہوا کہ ہر ایک انصاریون میں سے ایک اپنی کجیوں میں سے  
 خوشہ لاتے تھے اور ان سب خوشیوں کو ایک برتنی میں باندھ کر درمیان دو ستونوں میں بندھ کر شربت نکال دیتے  
 اور پیچے اوس کے اصحاب منہ کو جھلائے اور ان خوشیوں کو کثری سے جھاڑتے تاکہ جو تکلف و تکلیف کا دین  
 ایک دن ایک شخص نے خوشہ فرار ردی لاکر لٹکا دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر صاحب اس صدقہ کا خواہ  
 اس کو پتھر لاتا تو لاسکتا تھا لیکن اوس نے نہ پایا کہ دن قیامت کو بہتر اس سے نہ لکھا دے سے اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم دے سے اللہ تعالیٰ عن اصحابہ اجمعین

### فصل تیسری مسجد نبوی کو فضائل میں

ما شقان مسجد نبوی و طایبان آستانہ احمدی ہر پوشیدہ جو کہ مسجد نبوی کو فضائل میں بہت حد میں  
 وارد ہوئی ہیں ان میں سے چند ایسے بھی جاتی ہیں جو ہم ہماری میں وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ  
 علیہ وسلم نماز میری مسجد میں ہر جو ہے بہتر ہے ہزار نمازوں سے دوسری مسجدوں کو مگر مسجد الحرام اور مسجد  
 اتنا اور زیادہ وارد ہوا پس تحقیق میں اتنا لایا ہوں اور مسجد میری اتنا المساجد سے اور جتنی بڑی  
 حضرت جابر نقل کرتے ہیں کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کہ نماز میری مسجد میں یہ جو افضل ہے ہزار نماز  
 دوسری جگہ سے مگر مسجد الحرام اور مسجد میری مسجد میں یہ جو ہے افضل ہے ہزار جمعہ دوسری جگہ  
 مگر مسجد الحرام اور رمضان المبارک میری مسجد میں یہ جو ہے افضل ہے ہزار رمضان دوسری جگہ  
 مگر مسجد الحرام اور حضرت انس بن مالک سے روایت ہو کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کہ نماز پڑھنا  
 میری مسجد میں برابر پچاس ہزار نماز دوسری جگہ سے روایت کیا طبرانی نے تصوف میں  
 اور حضرت ابن عباس سے روایت ہو کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ نماز میری مسجد میں برابر پچاس ہزار نماز  
 اور نماز مسجد قعی میں برابر ہزار نماز کے اور نماز مسجد الحرام میں برابر لاکھ کے ہے احباب العلوم  
 و شیعہ لکھے ہیں کہ صحت ظاہر ہو کہ زیادتی نماز کی مسجد نبوی میں اور انبیاء و ان کی مسجد  
 برابر ہزار نماز کے ہے مثل مسجد قعی کہ حضرت علی بن ابی طالب کی مسجد ہے سوائے مسجد الحرام کے  
 کہ مسجد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہے چنانچہ اور محدثوں میں اسکی تحقیق اور تصریح کا حقہ مذکور ہے

چنانچہ طبرانی معجم کبیر میں منقول ثقات روایت کرتے ہیں کہ حضرت ارقم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرستدین بیت المقدس کے جائیکے لیے رخصت ہوئے کو آئے آپ نے فرمایا کیوں جاتے ہو کیا حد تجارت ہے اور مخزن؟ عرض کیا کہ قصد تجارت نہیں ہے لیکن میں جاتا ہوں کہ وہاں عین نماز بشعرون آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایک نماز میری مسجد میں بہتر ہے اور سب کے ہزار نماز سے اور بعض احادیث میں ہزار نماز کہ نماز بیت المقدس میں برابر ہزار نماز کے ہے دوسری مسجدوں سے اس حد میں نقل نماز مسجد نبوی کی اور نماز مسجدوں دوسری کے برابر ہزار ہزار کے ہووے عرض حدیث شریف میں جو مسجد الحرام استثنائی گنتی ہے شیخ علی گئے ہیں کہ اس میں کہی احتمال ہیں یا تو واسطے بیان برابری ثواب کی ہو یعنی مسجد الحرام اور مسجد نبوی میں برابر ثواب ہو یا یہ کہ زیادتی ثواب مسجد الحرام کی اور پر ثواب مسجد نبوی کے ہو یا کہی اور کہی ہو لیکن نہ اس حد کے ساتھ پس بعض علماء دین اس باب میں ترجیح پہلی احتمال کو دیتے ہیں یعنی یہ کہ مسجد الحرام اور مسجد نبوی میں نماز ثواب میں برابر ہے اور حضرت امام مالک رحمہ اللہ مع او کی ایک جماعت کی تیسری احتمال کی طرف گئے ہیں یعنی یہ کہ زیادتی ثواب نماز مسجد نبوی کی سب مسجدوں پر ایک ہزار کی ہے لیکن وہ زیادتی مسجد الحرام پر کم ہے ہزار سے پس بعض مالکیہ چکے ہیں کہ زیادتی سو کے ساتھ ہے اور بعض نو سو کہتے ہیں اور ہر ایک اپنے بنیان کو احادیث مستحفظہ فرماتے ہیں لیکن جمہور علماء مسجد الحرام کی زیادتی کے قائل ہیں علماء دین فرماتے ہیں کہ احادیث مذکورہ میں جو تفاوت اور اختلاف واقع ہوا جائز ہے کہ وقوع اسکا و حقون مختلف ہیں بموجبی حی آسمانی اور تکشف بیوتی احوال حقائق اشیاء کے ہووے جیسو کہ تفسیر ہم کی شیخ ۴ کا حقہ اپنی تصنیفات شریف میں فرماتے ہیں علماء دین اس مقام کی اسطر جہ تصریح فرماتے ہیں کہ یہ ثواب اور فضائل مسجد نبوی کے جو مذکور ہوئے تو اوں سے یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ اس سید کا مسجد کو شامل اور میں ہیں جتنو کہ حضرت مسلم کے عہد مبارک میں مسجد شریف نبی تھی بلکہ مذہب مختار موافق احادیث و عمل اہل سعادت و قول جمہور علمائے یہ کہ یہ فضیلت عام ہے یعنی شامل ہے سب زیادتی تعمیر کو جو رسول مقبول محمد مبارک کر بعد خلفاء اور امرا کی وقت میں ظہور میں آئیں چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے  
لَوْ لَمْ يَكُنْ هَذَا الْمَسْجِدُ لَأَلِى صَفَاكَانِ مَسْجِدِيْ اَوْ صَفَاكَانِ عَمْرًا ثَوَقَ لَیْ فَرَا لَیْ لَیْ صَفَاكَانِ مَسْجِدِیْ سَلَّمَ اللہ  
الی خذی الخلفاء لکان منہ علاوہ اگر کھڑا ہوتا اور علمائے حضرت عمر اور حضرت عثمان کا نامی حجاب برہائی ہو تو

دلیل قاطع بر حادوت پر و نیز تحرک نفسیات کا اور نہ حاکم کیا کسی غیر متصور اور کہ چہ افضلیت اور غنیمت  
مقام آخرت مسلم کی سب مقاموں پر پائی ہے اور جو اس مسئلہ کی تفصیل کا شائق ہو وہ شیخ کی تصنیفات کی  
مطالعہ کرے اور ایسی جگہ یہ بھی سمجھ لیتا چاہیے کہ نزدیک کثیر علماء کو ذاب مذکورہ کی طرف میں فرض نہیں  
برابرین لیکن بعض علماء مختلفہ اور اکثر مالکیہ میں اس حکم کی تخصیص فرضوں کے ساتھ کہ جو علماء اسکے  
جیسے کہ ترقی اور زیادتی ذاب کی عبادت ملازمین ان مقامات مقدسہ میں وارد ہوئی اسطرح دعا کی  
تمام عبادات و سنات کا حکم ہے جس کو کہ یہی حضرت جابر بن عبد اللہ کی ہے کہ وہ شروع اس فصل میں  
مذکور ہو چکی ہے اور اسطرح علامہ ذوالی رحمہ اللہ علوم میں لکھتے ہیں اور حضرت شیخ عبد اللہ نقشبندی  
نہر فرماتے ہیں جو شائق ہو دیکھ لے حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہو کہ آپ فرمایا کہ وہ خصوصاً  
پانچ جگہ کیا اس باب میں کہ اللہ تعالیٰ جس مسجد کی شانیں فرمایدو لکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ  
ایک سو دو کھانا کہ وہ مسجد قبا ہو اور دوسرے لکھا کہ وہ مسجد نبوی ہے پس آئے وہ دونوں حضرت کی  
آنحضرت فرمایا کہ وہ مسجد نبوی ہے یہ جو ہے روایت کیا مسلم نے چنانچہ ابن عمر اور زہیر بن ثابت  
اور ابوسعید خدری کا یہی قول ہے اسطرح صاحب تفسیر احمدی لکھتے ہیں علاوہ اسکے اور مؤثرین اسکی  
تائید میں وارد ہوئی ہیں مگر قول اکثر یہ ہے کہ وہ مسجد قبا جو حضرت شیخ استقامت لکھتے ہیں کہ حق یہ ہو  
کیا کہ کہ یہ مذکور جو دونوں مسجد کو شامل ہیں جو احمد و طبرانی مثل لغات حضرت انس روایت کرتے ہیں  
کہ فرمایا رسول مقبول مسلم نے کہ جس نماز پر بھی میری مسجد میں چاہیں نماز میں اور زیادہ کیا  
طبرانی فرماتا ہے کہ وہ ہوائی اذانیں سے کوئی نماز لکھی جاوے واسطے اسکی ہرارت دوزخ سے  
اور ہرارت مذاب ہی اور ہرارت نفاق سے بیٹھے وہ شخص مذاب آخرت ہی محفوظ ہو جاوے بلکہ جس  
مذاب نیا و آخرت کو امن میں رہے اور مرض نفاق سے کہ بدترین امراض ہے سب ہو جاوے  
یہی ہے روایت تھو کہ فرمایا رسول مقبول مسلم نے کہ جو شخص پالت طارت آنحضرت کی اس آدمی کو  
کہ میری مسجد میں اذان پڑھنی توجہ کامل اسکے نامہ اعمال میں لکھا جاوے اور دوسری حدیث وارد  
کہ آنحضرت فرمایا کہ جو میری مسجد میں اس نیت سے آوے کہ تا آپ کوئی خیر بات کہی یا دوسری کو لکھا  
تو وہ ہر لہر جہاد کہ میرا لیکے نہ رہے راہ خدا میں اور جو کہ اس قصد سے نہ آوے بلکہ غرض اسکی مصالحت  
یا بیان قصص و حکایات ہو تو وہ مانند اس شخص کے ہے کہ اپنے محبوب کو دوسرے کو ملامت میں دیکھے



[illegible]

محمد عبدک و رسولک علیہ وسلم کثیرا اللهم اغفر لی ذنوبی افسح لی ابواب جہنم اللہ تعالیٰ علی کل مایضیک من علی بن ابی اسلم علیک ایھا النبی رحمہ اللہ وکاتہ السلام علینا  
 وعلی عباد اللہ الصالحین کما ہو کہ اس و ما کو وقت آفر اور نکلے مسجد شریف سے ترک کرے  
 لیکن وقت نکلنے کے کہہ دافتر الی ابی الفضل بجای رحمتک اور اگر اتنی دمانہ بشو سک تو قلیل اور کافی  
 یہ دعائے لغوی باللہ بسم اللہ الحمد للہ السلام علی رسول اللہ السلام علیک ایھا النبی رحمۃ اللہ  
 حدیث شریف میں وارد ہوا کہ جو وقت داخل ہوا ایک تم میں سے مسجد میں پس چاہیے کہ تم مسجد میں  
 اوپر سرور عالم مسلم کے جس جیوت کہ داخل ہو مسجد نبوی میں تو نہایت شمع و خضوع اور تعظیم اور تکریم  
 اور آداب سے پیش آئیں کیے ہوئے داخل ہو بعض علماء فرماتے ہیں کہ نزدیک داخل ہو مسجد شریف  
 تھوڑا سا ٹھہرے گویا کہ اذان حضوری کا چاہتا ہے غرض داخل ہو کر کھڑے رہے کمال ادب سے  
 بملاحظہ عظمت محمدی و مشاہدہ سطوت احمدی اور اس وقت اتفاقاً مصیبت شریف حضوری اور بیات و ترو  
 و سامت سید الکائنات مسلم کا اور ڈالین تصور کرے کہ یہ مقام عالیشان جاوید و دل و حی اور جاوید  
 رحمت رحم الراحمین رحمۃ العالمین ہے اور یہ مسجد خاتم النبیین اور مقام سید الانبیاء و المرسلین  
 و بیہ ہا لعالمین مسلم ہے اور آداب سہ ہے کہ جب داخل ہو مسجد شریف میں تو نہایت تمکانات کی  
 کر لیو اگرچہ تھوڑی سی دیر ہو کہ ہند میں بعض علماء یہ ہے پس فیصلت و ثواب تمکانات کو حاصل کر لیں  
 اس قدر کافی اور پس ہے اور دو کہ تین ہیبت تحیۃ السبوا ذکر ہے اور حضوری تکبیر و دھیان کہ  
 اور شکر خدا بجا لادے کہ رب العالمین ہے اس مقام اقدس میں اسکو پہنچایا اللہ تعالیٰ  
 سب مسلمانوں کو اس مقام اقدس میں حاضر فرماتا ہے فیصلت کہ آئیں رب العالمین

مجلس  
 شریف

### فصل چوتھی مسجد نبوی کے ستونوں کے فصائل میں

پوشیدہ نہ رہے کہ مسجد نبوی میں بن ستونوں کو کہ تبرک و تین مستحب جو از رو و وارد ہو فرمایا ہے ہرگز  
 اول وہ ستون جو متصل محراب نبوی مسلم کے ہے امام کے کھڑے ہوئے کے مقام سے سید ہی طرف  
 اور رسول قبول مسلم منبر سے کے پہلے اور سیکہ خطبہ پڑھتے تھے اور کثری کہوڑی کی اوچکے فرق مسلمین  
 روئی تھی بالفضل اور سیکہ سطوانہ غلط ہے بعض اصحاب جلیل القدر سیکہ نماز فضل پڑھتے تھے

مطلق اس جہت سے کہ ہن کہ مخلوق ایک خوشبو شہو کا نام ہے تو وہ اس ستون کو ملدی تھی بسبب گناہ ہے  
 کسی شجر مکرہ کے دوسرے ستون جسکو اطوانہ عائشہ صدیقہ رحمہ اللہ اور ابو بکر صدیق رحمہ اللہ اور سلطانہ  
 الباجرین بھی کہتے ہیں اسوجہ سے کہ صاحبین جلیل اللہ مثل حضرت ابابکر صدیق و حضرت عمر فاروق  
 ستون کی طرف نماز پڑھتے تھے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم  
 کہ میری مسجد میں ایک جگہ جو اس ستون کے آگے کہ اگر آدمیوں کو اسکا مرتبہ معلوم ہو وہی تو بدین  
 قرعہ ڈالے کیسکو نماز اسوجہ سے میرے ہو وہی روایت کیا طہراتی سے اور دعا اس ستون کو پہنچے سہاگ ہے  
 تیسرا ستون ابو لبابہ ہے جسکو اطوانہ تو یہ بھی کہتے ہیں کہ جو واقعہ سے دوسرا اور تیسرا شریف سے  
 چوتھا ہے برابر اطوانہ حضرت عائشہ صدیقہ کے بجانب جوارہ اقدس کہ درمیان اوکھ اور قبر شریف کے  
 فاصلہ میں گزرا ہے واللہ اعلم وادھر وہ کہ ابو لبابہ بڑے رتبہ کے صحابی انصاری تھے  
 اونہوں نے اپنے تئیں اس ستون سے وابستہ تھا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہنر کو قبول فرمائیں  
 چنانچہ وہ زیادہ دس روز سے زنجیر گراں سے اسی ستون سے بندھے رہے اونہوں نے قسم کھائی  
 کہ اگرچہ تئیں اس قید سے کبھی نہ کھولو لگا بیٹیک رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہنر دست مبارک سے کھول دینگے  
 اور آپ دانہ نہ کھاؤں یہاں تک کہ میرا خون نہیں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ اگر ابو لبابہ اول میرے  
 توبین او سکے واسطے شرط استغفار بجالا لیا لیکن اب جو اسنے اپنی اپکو بد رکھا رب لعنت باندھا ہے  
 تو بیٹیک حکم الہی نہو گامین او سکونین کھول سکتا ہوں غرض دس روز سے زیادہ ہی حال زاری اور تضرع کرتا  
 بندھی رہے کھا جو کہ آپ کی لڑکی اتنی تحین اور وقت نماز یا قضا راجت او کو کھول دیتی تھیں یہاں تک  
 کہ سبب شت بھوک اور پیاس کے سماعت جاتی رہی اور فریب تھا کہ مینائی بھی جاتی رہی کہ آیت کریمہ  
 اُنْکِیْ قَبُولْ تَوْبَةٍ مِنْ حَضْرَتِ اِمِّ سَلَمَہِ کے گھر میں داخل ہوئی یا اے اللہ اللہ انا لا اُخْفِیْکَ وَالرَّسُولُ  
 آخر تک پس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اذیت وقت آکر او کو کھول دیا ابن زبائہ حضرت محمد بن کعب سے  
 روایت کرتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نماز نفل اسی ستون کے پاس پڑھتے تھے اور بعد نماز صبح کو بھی  
 رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ایچکے رونق افروز ہوتے تھے اور آگے آپ کے مضامین و مساکین صحابہ و انہ القلوب  
 اور اصحاب صفہ وغیرہ مہمان گرد اسی ستون کے بطور ملتے بیٹھتے تھے اور حبیب کبریٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اون سب میں بیٹھتے تھے اور جو کچھ کہ رات کو قرآن مجید نازل ہوتا تھا آپ ان کے سامنے پڑھتے تھے

فصل فی  
 مناقب حضرت  
 ابوبکر صدیق

فصل فی مناقب  
 حضرت ابوبکر صدیق  
 رضی اللہ عنہ

اور تعلیم حکام شرعی فرماتے تھے اور وہ لوگ بکھر پڑ جاتے تھے اللہ جل جلالہ علیٰ هذا النبی الکرمیہا سلمۃ  
 سحۃ العالمین امرا الفقراء و معینا للضعفاء المساکین پس خود ایک علوم آفتاب کی محسوسات کہ اس شرف  
 اور ارباب شرف و ملا صاحب خدمت شریف میں حاضر ہوتے تھے تو وہ جگہ بیٹھنے کی مجلس قدس میں بین پاؤں  
 اسطور بن بقدتہ الین قلوب قلب شریف رسول مقبول مسلم کا اون آئینہ اون کی طرف کھینچتا تھا  
 فرمان الی آیا و اہم فیہ ساء من الذین یصلون الیہ جبالہ العناء و العشی ہول و ذہم ہا نزلک چوتھا ستون طواہر  
 کہ ملاہوا و اسطوانہ ثوبہ و شرق کی طرف شاہک قدس و اکثر رسول مقبول مسلم بہالت اعکاف بیگم  
 پور یا بچھا کر بیٹھتے تھے اور حضرت عائشہ صدیقہ سرسارک میں شانہ کیا کہ فی عینین پاچون ستون طواہر  
 کہ و سکوا اسطوان علی باں بایطالب بھی کتھی ہین کیونکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اکثر ایسی جگہ نماز پڑھتے تھے  
 اور ان کو بھی اویسی جگہ بیٹھنے کے پاسانی رسول مقبول مسلم کی کیا کوسے تھے مگر کتھی کہتے ہین کہ یہ ستون  
 اوس دروازہ کے مقابلہ میں ہے کہ رسول مقبول مسلم حضرت عائشہ رخ کے گھر سے نکل کے مسجد شریف میں  
 تشریف لاتے تھے چٹا ستون اسطوانۃ النور ہو کہ یہ بیچے ستون عرس کے جانب شمال اکثر در اسلام  
 انچون عرب و اوراون لوگوں سے جو اسلام لائے کیونکہ اسے یا احکام شرعی شریف کے واسطے  
 اچھی خدمت میں حاضر ہوتے تھے تو آپ ایسی جگہ اویسی جگہ ہمال جہان آسا و مشرف فرمایا کرتے تھے اور پڑھتے  
 ذی رتبہ ملازمت اقدس میں بیٹھتے تھے سا تو ان ستون اسطوانۃ النور کے بعد سے اور اس کو مقام چم پھیل بھی  
 کھنوں ہین کیونکہ اکثر اوقات حضرت جبریل وحی لیکر ایسی جگہ حاضر ہوتے تھے اور اس ستون اور اسطوانۃ النور کے  
 درمیان میں ایک ستون ہے کہ حجر شریف کی جھنجھری اقدس سے ملاہوا و حضرت جناب فاطمہ زہرہ و ان کے  
 گھر کا دروازہ ایسی جگہ تھا اور رسول مقبول مسلم حجر اقدس و باہر آنے کے وقت ایسی جگہ کھڑے ہو کر  
 حضرت علی و حضرت فاطمہ و حضرت منین رضی اللہ عنہم و معین و مخالف ہو کر فرماتے تھے السلام  
 علیک اهل البیت انا ید اللہ ینصک اهل البیت و علیہم کو قطعاً حضرت سیدہ سمیہ و فراتونہ  
 کہ بالنفل لوگ اسبیب بند ہو جائے دروازوں کے چھ پون کے کہ گھر دروازہ اطر اقدس جو اس ستون  
 اور اسطوانہ سر پر کے مشرف و تبرک و حرم ہین کیونکہ وہ ستون اندر ہو گئی آستخوان ستون اسطوانۃ النور  
 اور وہ مسجد شریف کی عمارت میں آگیا ہوا و حضرت فاطمہ کے حجر اقدس کی پشت پر شمال کی طرف میں دروازہ  
 رسول مقبول مسلم ہر امت پور یا ایسی جگہ آکر نماز تہجد ادا فرماتے تھے صحابہ و صحابیہ کہ آپ ہر روز نماز تہجد

نصف من کل

نصف من کل

نصف من کل

نصف من کل



کہ کیا اہل کرتے جو تم پر مستحق اس بیج اور کرامت کو ہو سے سب پر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم تم کچھ  
 عمل نہیں جانتے ہیں سو اس کے ہم امتحان کرنے میں بعد اہل تعالیٰ پتھروں کے پانی کی بھی کدھارت  
 کر لیتے ہیں تاکہ جو بی بی پاکی حاصل ہو جو آپ نے فرمایا کہ بھی عمل ہو کہ اس کے کرنے سے تم کو یہ کرامت  
 اور نیکیت و سعادت اسطے نصیب ہوئی چاہیے کہ لازم پکڑو اور اپنے اس عمل کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 کہ مراد ساتھ اس مسجد کی مسجد اعظم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم افضل القلوة واکمل القیات اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 اس کی تائید میں وارد ہوئی ہیں لیکن حق یہ ہے کہ مضمون اس آیت کریمہ کی دونوں مسجدیں ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 اور یہ ہو سکتا ہے کہ وہ دونوں مراد ہوں چنانچہ بعض علماء حدیث استقام میں تحقیق میں ایسا ہی فرماتے ہیں  
 واللہ اعلم امام احمدیہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ ایک جماعت صحابہؓ کی حضرت مسلم کی  
 خدمت میں حاضر ہوئی آئینہ فرمایا کہ یا وطن مسجد تقویٰ اور بیچم اور کتب آپ بھی اوی جانب مسجد نبوی  
 اور دونوں دست مبارک و پر کن ہر حضرت ابابکر صدیق و حضرت عمر فاروق کے تحفے ہیں یہ ہمیشہ سوزد کی اور  
 یہ مسجد قبلا کا نام مسجد تقویٰ ہی اور حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ وہ انھوں کو فرمایا  
 قال اللہ صلعم للیوم الذی سن علی التقوی من اول یمام ہما مسجد قبلا ذال اللہ جل تائتہ فیہ رجال  
 یصلح ان یطہرہا والی اللہ علیہم السلام رحمۃ اللہ علیہم ہجری اور بیچ مسلم بن ابن سیرین سے روایت ہے  
 کہ آنحضرت مسلم سوار و پیادہ واسطے زیارت مسجد قبلا کے تشریف لیجاتے تھے اور دو رکعت نماز ادا میں ہا کہ  
 ادا فرماتے تھے اور وہ سری روایت صحیح بخاری میں وارد ہو کہ آپ ہر ہفتہ کو سوار و پیادہ مسجد قبلا کو  
 جاتے تھے عبداللہ بن عمرؓ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے اوس بن شیبہؓ میرے دن کی بھی روایت نقل کرتے ہیں  
 محمد بن مسکد سے روایت ہے کہ رسول مقبول مسلم تیرہویں ماہ مبارک رمضان کو وقت صبح کو تشریف لائے  
 وارو ہو کہ ایک دفعہ حضرت امیر المومنین عمرؓ مسجد قبلا کی زیارت کیواسطے تشریف لائے اور وقت آپ نے  
 وہاں کی سکینہ کو دیکھا فرمایا کہ قسم ہر اوس خدا کی کہ جان میری اوس کے قبضہ قدرت میں ہو گیا ہے میرے مسلم کو  
 کہ آپ ذات خاص کو صحابہؓ کے ساتھ اس مسجد کی بنا کیواسطے پتھر اوٹھا کر لاتے تھے قسم ہر اللہ کی  
 اگر میرے بعد ایک کو نہیں عالم کے کو نون ہیں ہوتی تو کتنے ایک جگہ اونٹوں کے اوسکی طلب میں نہ مارتا میں  
 میں نے نہ شام میں کچھ کی منگو اگر ایک جھاڑو بنائی اور جو کوڑا پکڑو کہ اوس میں بڑا تھا اوسکو دور کیا  
 لوگوں نے عرض کیا کہ ای امیر المومنین ہم بہت ہیں مگر خدمت فرمائیے آپ نے فرمایا کہ میں قسم ہر اللہ کی

تم بہت مہین ہوا بن زبائہ زید ابن اسلم سے روایت کرتے ہیں کہ یہ کلمات کو بخیر فرمائے الحمد للہ اللہ  
 قرب منا مسجد فباذلوا کان باقی من الافاق بضربا الیہ اکباد الا بل واد ہوا  
 کہ حضرت ابن عمر جبکہ داخل ہوتے تھے آپ مسجد قبائین کو نہایت مکروہ جانتے تھے اس بات کو کہ کلین اسکا  
 بغیر نماز پڑھے اور حضرت سیدنا عمر کا معمول تھا کہ آپ مسجد قبائین میں کے دن اور جمعہ رات کو دن تشریف  
 لیجاتی تھی اور باسناد صحیح بطریق متعددہ سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ دو رکعت نماز مسجد قبائین  
 پڑھنا چکو زیادہ محبوب ہے اس سے کہ دو بار بیت المقدس کی زیارت کروں اور آپ نے فرمایا کہ اگر جانو تم ادا کر لو  
 جو اس مسجد شریف میں ہیں تو کیا کیا سیاحان اور سکی زیارت میں نہ کرو اور اسطرح باسناد صحیح وارد ہوا  
 فرمایا حضرت ابو ہریرہ سے حدیث شریف میں وارد ہوا کہ جس نماز پڑھی چار مسجدوں میں بخشے گئے گناہ اس کے  
 یعنی مسجد الحرام و مسجد نبوی و مسجد اقصیٰ و مسجد قبا اور روایت کیا ترمذی نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 کہ نماز پڑھنا مسجد قبائین مانند عروہ کے ہے اور ایک روایت میں وارد ہوا کہ دو رکعتیں مسجد قبائین پڑھنا  
 افضل ہے ہزار رکعت مسجد اقصیٰ میں پڑھنے سے اور اس باب میں کئی حدیثیں وارد ہوئی ہیں پس  
 بعض کو نزدیک دو رکعتیں ہیں اور بعض کو نزدیک چار اور سقہ کہ اس مسجد شریف کو محسن میں چار کتے ہیں  
 کہ وہ جگہ بیٹھنے ناقد میر و عالم صلعم کی ہے بقول مشہور اور طول و عرض مسجد قبا کا ۶۶ گز ہے گھاٹے  
 کہ کچھ تھوڑی زیادتی اس مسجد شریف میں جانب منارہ حضرت عثمان بن عفان نے فرمائی ہوا ہے اور ابن عبد البر نے  
 ابو عبدہ میں موافق بنا مسجد اعظم نبوی کی اس مسجد میں بھی آرائش اور زینت کی تھی جب سبب یاد ہو کر  
 وہ عمارت منہدم ہو گئی تو سلاطین اور امراء افسان فرمایا بعد قرن تعمیر اسکی کرتے رہے  
 مسجد قبائین پر عیسائی یہ ہے یا صریح المستصر خلیفہ مصر نے کہا کہ مکہ میں باہجیت کا مظهر  
 صلی علی محمد والہ و آلہ و ائمتہ کی کشف کر بی خبری کا کشف عن رسولک کہ بہ و حتر نفی ہذا المقام یا خانان  
 یا ممان بالکثیر المعرف یا و امرا لاحسا یا لہم السلام اور وہ مقام کہ جس سے برکت لینی اس مسجد شریف میں لازم ہے  
 مگر سعد بن خنیسہ سے کہ ہے کہ جانب قبلہ مسجد تھا اور مسجد قبا کے کن غربی قبلہ کے جانب ایک مقام ہے  
 اسکو مسجد علی کہتی ہیں امام شہوادی لکھتے ہیں کہ شاید ہی مسجد مگر سعد بن خنیسہ کا کہ رسول قبول فرمایا  
 اس میں آرام فرمایا اور وضو کر کے وہاں نماز ادا فرمائی اور پھر اسیں بھی قریب قبا کے ہے  
 اور وہ مسجد ذکر اور سکا نزدیک مسجد قبا کو بعد از نسبت تقاد تقریباً سب سے بڑا مسجد حضرت اس کے

کہ ایک جماعت بجاتی ہے انصار یوں کہ اسرار کفر و نفاق میں گرفتار تھے اور بخون فرسید قبا کے متاثرین  
 ساتھ غرضوں ناسد کے جہاں نفاق کی ہوتی ہیں بنا کی تھی کہ آیت کریمہ والذین لا یسجدوا لہم انہما را کھڑا  
 تا آخر اسی باب میں نازل ہوئی ہے یہی ہے ابن عباس کی روایت کرتے ہیں کہ ابو عامر بن اودان کو کوئی شخص  
 کہ تم بھی ایک مسجد بناؤ اور محمد مسلم کو مدینہ نفاق سے لکھا کہ یہ مسجد کہ میں قیصر روم کے پاس جاتا ہوں  
 اور ایک لشکر عظیم اپنے ساتھ لاکھ محمد مسلم کو مدینہ اصحاب کفار و تیاہوں میں سازا شہد منہا فرض وہ لوگ بعد فارغ ہوئے  
 بنا مسجد سولہ ازمت اور اس عجیب کی یہ معلوم میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ تم کو کون فی ایک مسجد بنائی ہے  
 اور اب وہ بن چکی ہے اگر حضور مدینہ اصحاب کسین نماز اور افرامین تو موجب خیر و برکت عظیم کا ہوگا اور حقیقت  
 وحی نازل ہوئی کہ تم فیہ ابا المہدی علیہ السلام من اولیوم الحجاز ان تقوم فیہ من آخر تک  
 آخر کار بیکم خدا و رسول اوس مسجد میں آگ لگا دی اور دیران کر دیا طبری ایک علما مابیل حدیث نقل کرتے ہیں  
 کہ ان بخون کی لکھا کہ بنیو مسجد فرار کہ جو منصفوں کے زمانہ میں دیکھا کہ اوس مسجد و حوان نکلتا تھا بائیں اور بائیں  
 کوئی نشان اور مقام میں معلوم نہیں لیکن وہ مسجد کہ مسجد قبا کے تھی اور خدا معلوم مسجد کعبہ  
 مسجد قبا کی مدینہ شریف کے آسے میں بائیں طرف پڑتی ہے بنی سالمین اسکو مسجد اودای اور مسجد مالکین  
 کہتی ہیں رسول مقبول صلی علیہ وسلم کے دن قبا کی طرف مدینہ طیبہ کے روانہ ہوئے تو مسجد با وقت پہنچے  
 نماز ہوئی اور اودائی اور اودال مسجد بھی تھا اور قریب اسکی مسجد کے ایک اودای ہے کہ بائیں طرف ہے  
 بنی حوت کہ گھروں کی ایک نشان باقی ہیں اور عمارت قدیم اس مسجد کی محمد بن ہونگنی تھی میں بنی حوت سے  
 شہ میں مسجد اودکی کر دی اور کتبہ ہوا شام میں گزرا اور عرض مشرق کی طرف تک از ہر جگہ  
 مسجد الفتنیچ بالفل وک اسکو مسجد الشمس کہتے ہیں ایک مسجد چھوٹی ہے قریب مسجد قبا کی بائیں مشرق  
 ایک مکان بلند پر چھت کو شکل ہر دم حقیقت کہ رسول مقبول صلی علیہ وسلم نے بنی فہر کا عمارت کیا تو قریب اسکے  
 نیو کیا تھا پس اس مسجد کی جگہ آپ کی چھ روز نماز اور فرمائی بعد اسکے اوپر مسجد بنا دی گئی ابن زبالب  
 روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوالیوب اور رعیت انصار اس مسجد کی جگہ بیٹھے فتنیچ کہ ایک شخص نے کہی چیز فرستی  
 استعمال کرتے تھے جب کہ بہت حرمت شراب کی نازل ہوئی سنتی ہی مشکون کو سند کہ لایو اور بقدر ختم اور ختم  
 اور جگہ بنایا اس جگہ اسکو مسجد فتنیچ کہتے ہیں تنج عبداللہ بن غیر و ز آبادی کہتے ہیں کہ مسجد الشمس سویر کہی ہیں  
 کہ چونکہ وہ مقام بلند پر بنی ہے تو اول شمس و زمین ظاہر و باہر سے نہ دیکھا جاسکے اور مسجد مقام وہ ہے

مسجد الفتنیچ  
 مسجد اودای  
 مسجد مالکین

تاریخ



جہاں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لیے اعادہ شمس کا ہوا تھا کیونکہ وہ تفسیر صحیحین واقع ہوا تھا کہ شہر ان کے زیرِ  
 بیسا کہ قاضی عیاض نے تفسیر اوسکی کی ہے **ف** جانتا چاہیو کہ حدیثِ رسول کی بروایت  
 حضرت ابوہریرہ باسناد حسن ثابت ہے اور وہ کئی طریقوں سے وارد ہوئی ہے اور طحاوی نے  
 صحت اوسکی کی ہے اور ابن جوزی اوسکو موضوعات میں لایا ہے شیخ ابن حجر فتح الباری میں لکھتے ہیں  
 کہ ابن جوزی نے غلط کیا کہ اس حدیث کو موضوعات میں شمار کیا مسجد نبی قرظہ جانب مشرق  
 مسجد جس کے ہے جسوقت کہ رسول مقبول صلم نے حاضر وہی قرظہ کا کیا تو آپ نے مقام مسجد قیام فرمایا وارو  
 کہا دیکھ قریب ایک عورت کا گھر تھا کہ جناب سرور عالم صلم نے اوسمیں نماز ادا فرمائی تھی ولبیان  
 عبد الملک نے وقت بنا کر مسجد کے اس گھر کو بھی مسجد بنانے کا حکم کر دیا اور عمارت قدیم اس مسجد کی سجاوٹ کی  
 عمارت کو ڈول پر تھی یعنی چھت اور ستونوں اور منارہ کے ساتھ اور اب ایک ساحل ہے کہ قبلہ کی جانب شاہ  
 ۴۴ گز دور اور مشرق کی جانب مغرب ۴۴ گز ہے مسجد مشرقیہ اہم اہم اہم جانب شمال  
 مسجد نبی قرظہ ہے کہ وہ ایک ساحل ہے جسے چھت کا قبلہ کی جانب شاہ گز دور اور مشرق کے  
 جانب مغرب چھ گز بروایت صحیح ثابت ہوا کہ آنحضرت صلم نے اوسجگہ نماز ادا فرمائی اہل تحقیق لکھتے ہیں  
 کہ مشرق بہینہ باغ کے ہے حضرت ابراہیم ابن رسول اللہ صلم کی والدہ شریفہ حضرت اریہ قطیبہ کا  
 دیان بلغ تھا اور سپدائش حضرت ابراہیم کی بھی اوسجگہ ہوئی تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت ہے  
 کہ حضرت اریہ قطیبہ نہایت خوبصورت تھیں رسول مقبول صلم انہیں بہت خوش اور موافق تھے  
 اول اوسکو عمارت بنی بھان کے گھر بن رکھا اور آخر کو بسبب میری غیرت کہ اوسکو عمارت مدینہ منورہ میں  
 کہ کچھ مسجد اوسجگہ ہے آپ ایسے اور اوسجگہ کبھی کبھی آپ تشریف لیجاتے تھے اور کچھ مسجد پہلے ہی  
 زیادہ سخت گذرا آخر کار اوسکو حق قبائے لے اولا دعنائیت کی یعنی حضرت ابراہیم اور میں اس نعمت کے  
 محروم رہا اور قصہ اریہ قطیبہ کا جو قرآن مجید میں وارد ہوا یا اِنَّ النَّبِيَّ لَمْ يَحْمِلْ مَا اَحْلَى اللَّهُ لَكَ  
 آخر تک سب اہل تفسیر لکھتے ہیں مسجد نبی قطیف کہ اب دسکو مسجد بغلہ کہتے ہیں اور عوام لوگ سفرہ بنی قطیف  
 اوسکہتے ہیں فقیر کی جانب مشرق ہے حضرت فاطمہ بنت اسد کی قبہ کی راہ کی روایات معتبرہ سے ثابت ہے  
 کہ آنحضرت صلم نے محلہ نبی قطیف میں ایک جماعت اصحاب مثل خیرت ابن مسعود و حضرت معاذ بن جبل کی ساتھ  
 نماز دیان ادا فرمائی اور ایک پتھر پر کہ دیان آپ بیٹھو اور قاری کو حکم کیا کہ قرآن مجید پڑھے چنانچہ

صحیح البخاری

صحیح البخاری

صحیح البخاری

صحیح البخاری

جنت و قیامت میں اس آیت پر کھوپڑی کی مانند ایک کھوپڑی کا جھانکا من کل اتمہ لبتہم علی آخرتک تو آپ پر تارگر کے  
پیدا ہو کر اوپر پڑ کر یا کہ ہذا زمین کو اپنی دین والا ہوں اور سکا زمین میں ہوں اور سب کو کہ میں نے نہیں دیکھا  
اور کھکا حال کیا ہاؤن ایضاً تار تار کھتے ہیں کہ جس صورت کو کہ محل نہ رہتا ہو وہ اس طرح پڑتی ہو جیسا ہے  
عالم ہو جاوے گی شے کھتے ہیں کہ یہ نہایت اہل مدینہ کے نزدیک قدیم سے ایک مشہور نبی آتی ہو مگر کھتے ہیں  
کہ اس سب سے پہلے ایک قبیلہ کی جانب تھی پھر ان کے زمین سے اس شریف بن چنانچہ ایک پھر کا کہ ان پھر سے پہلے ایک پھر کا  
اور کئی مبارک اور ہر کئی تھی ایک نشان کئی مبارک کا اور ان میں موجود اور ایک پھر کئی انما و کئی مبارک کا  
نما ہو کر اور کئی پھر ان کے پھر سے کم کا نشان موجود ہو کر اور اس کو سجدہ بند بھی کہتے ہیں وغیرہ کہ ان سب سے  
لوگ برکت وغیرہ حاصل کرتے ہیں اور مسیحی الاما حیا کہ حضرت کی دود مائین و ان قبول ہو میں بن ایک  
امت کا قطع نہ فرماؤ و سر کھ غرق ہو بلکہ نہ ہونا چھ سجدہ بقیع سے اور ترکیط بندی پہ چو کو کسی پہنی ہا  
جی کہ ہیں مسیحی کا ایک استقامت خاتم کہ حضرت حنیو سید الشہداء کی مشہد مقدس کو مانی ہو جو جانب مشرق  
پڑتی ہے مشہور ہے پسند ابو ذر غفاری بیٹے شعبہ لایمان میں عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں  
کہ ایک روز سجدہ نبوی میں پڑا تھا میں کہ ناگاہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم باہر قریش لای اور آپ پر دانہ ہو  
میں بھی آپ کے پیچھے ہوا پس آپ ایک باغ میں داخل ہو کر اور وہ فوک کے آہنے دو کھیتیں زمین اور پھر تار کے  
آپ سجدہ میں گئے اور پھر ایک درخت پر فرائی سجدہ میں کہ جگر گمان ہو کہ مگر کہ روح پاک انکی اعلیٰ طہین کو کچھ  
پس اس نال کو دیکھتے ہی میں نے دیکھا کہ اس جرم میں آپ نے سر ہانک اور ٹھایا اور فرمایا کہ کیوں نہ ہو  
اور گرا نہ ہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضور راہی ویر تک سجدہ میں رہ کر کہ میں فرمایا کہ شاید روح خیر فرستے اس عالم کو  
حضرت ہوئی آپ نے فرمایا کہ اس وقت جبریل بارگاہ الہی سے میرے پاس یہ پیام لایا کہ پھر دگر فرمایا کہ  
کہ امی حبیب میری خوشنویس اور پھر سے قہر و دگر کا بھیجے میں اور پھر پھر ان درجہ سلام تجھ سے بھیجے میں اور پھر  
سلام بھیجوں اور ایک روایت میں وارد ہو کہ جو شخص تجھ سے دو بھیجے دس نیکیاں اس کے لیے کہوں  
اور ایک روایت میں وارد ہو کہ دس بار دس پھر میں درود بھیجوں پس میں اپنی پروردگار کا شکریہ ادا  
کہ یہ نعمت عظمیٰ مجھ کو عطا ہوئی بیٹے حاکم سے روایت کرتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح و طویل و غریب اس حدیث کا  
مسحی الفتح جسکو سید الاثر اب ویر سجدہ سے بھی کہتی ہیں حضرت امام احمد بن حنبل اپنی مسند میں یہ روایت نقل  
باب میں خبر اندہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے میں میں روز و مانی پھر مگر پڑ

پس آنچو بدو کیدان بارگاه الهی و بشارت قبولیت دعا کی پائی که اثر فرج و سرور کا خیر و شریف و عیان ہو تا تھا  
 حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ جبکہ کوئی مہم سخت پیش نہ آوے کہ اسی ساعت مسجد الفتح کو نہاؤن اور قبولیت دعا کی  
 بشارت نہ پاؤن حضرت شیخ مکتبی ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اس مسجد میں پڑھتی اللہ تعالیٰ ان کے لئے  
 من الضلالۃ فلا یحکم لمن اھنت ولا یجیب لمن اکرمت ولا یمنع من اذلت ولا یمنع من اذلت ولا یمنع من اذلت  
 ولا یمنع من اذلت ولا یمنع من اذلت ولا یمنع من اذلت ولا یمنع من اذلت ولا یمنع من اذلت ولا یمنع من اذلت  
 ولا یمنع من اذلت ولا یمنع من اذلت ولا یمنع من اذلت ولا یمنع من اذلت ولا یمنع من اذلت ولا یمنع من اذلت  
 ولا یمنع من اذلت ولا یمنع من اذلت ولا یمنع من اذلت ولا یمنع من اذلت ولا یمنع من اذلت ولا یمنع من اذلت  
 پس حیرتیں آؤ اور کہا کہ پروردگار تیرے لئے دعا تیری ہی پس آپ کو مع آپ کے صحابیوں کو دشمن کو ہول  
 حضور کا پس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سنکر دوزانو بیٹھے اور با عترت مبارک کو بلند فرمایا اور تاج کھن مبارک کو  
 پہنکایا اور کہا شکرا کا دھت سے دھت صحابی اور مسجد سلمان فارسی اور مسجد رانی بکری  
 اور مسجد علی زکاء کہ یہ مسجدیں جہل سلج سے مغرب کی طرف مقام جنگ احزاب میں واقع ہیں اصل بنار  
 ان مسجدوں کی عمر ابن عبد العزیز سے ہے اور بعد بخدم ہوئے اولن عمارات کی سیلے الہ میں ہیں  
 اور زمین الدین پیغم منسوری نے تعمیر کی مسجد بنی حرام کہ سلج کی گھاٹی میں واقع ہے حضرت پیر  
 اگر مدینہ شریف کو جائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرمائی ہے منسل او سکوا کیسے نماز  
 کہ ایام خلدن میں شرف ہوا اور شرف حضور سرور انبیا صلی اللہ علیہ وسلم اور بعض اوقات آپ وہاں شب بابت بھی  
 ہوئے ہیں طبرانی ابو قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت معاذ ابن جبل رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
 تلخو جب آپ کو مجروحوں شریف میں نہ پایا تو آپ جہل سلج کی طرف روانہ ہوئے اور وہاں جا کر مدینہ بائیں طرف کھڑا  
 شروع کیا دیکھا کہ سرور انبیا صلی اللہ علیہ وسلم غار میں سرسجدہ ہیں حضرت معاذ دیکھتی ہی پہاڑ پر سے اترے  
 ورسبت بادہ عرصہ ہو جانے کے گمان لگنے کہ روح پاک عالم بالا کو رخصت ہوئی کہ اسنے میں اپنے  
 سر مبارک سجدہ ہی اٹھایا اور فرمایا کہ حیرتیں امین میرے پاس آیا اور کہا کہ حق سبحانہ تعالیٰ تحفہ سلام  
 خیر نصیب ہوا اور پوچھتا ہے کہ تو جانتا ہے کہ تیری امت میں کیا معاملہ کر دیا گیا ہے کہ انہ خوب جانتے  
 ان کیا جانوں بعد اسکے پھر آیا اور کہا کہ پروردگار تیرا فرمایا کہ امی حبیب تو دل اپنا خوش رکھ  
 بن تیری امت سے ہرگز وہ معاملہ کر دیا گیا میں تو ناخوش ہووے اور موجب تیری ہی کا ہووے

وہاں سے  
 مسجد سلمان فارسی  
 مسجد رانی بکری  
 مسجد علی زکاء  
 مسجد سلمان فارسی  
 مسجد رانی بکری  
 مسجد علی زکاء  
 مسجد سلمان فارسی  
 مسجد رانی بکری  
 مسجد علی زکاء

پس سجدہ کیا تو اس نے فرمایا اس نعمت عظمیٰ کا بحالہ بامین احوال عذر نہیں اور فاضلترین وہ حال  
 کہ بندہ کہو مولیٰ اس کی تہذیب کے سجدہ اور مسجد القبلتین میں ایک مزار بیت المقدس کی طرف  
 اور دوسری کعبہ کی جانب وہ مسجد الفتح سے آدھ کوں پر مغرب کی طرف ابو محمد ابن انیس سے روایت ہے  
 کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے دو رکعتیں پڑھیں کہ وحی نازل قبلہ کی آئی تو انہوں نے  
 شطر المشرق پر حرام ہیں دو رکعتیں اخیر کی آخر طرف کعبہ کے اور فرامین اسوجہ سے مسجد القبلتین کہیں  
 شیخ عبداللہ بن فیروز آبادی کہتے ہیں کہ مسجد قبا حق اور راولی ہے اس نام کے ساتھ اسوجہ کہ میری بی بی  
 اور میری مسلمین وارد ہو کہ وقوع تحویل قبلہ کا وہ زمین ہوں گی مگر بعض علماء نے ترجیح قول اول کی ہے  
 واللہ اعلم مسجد الشقیاء جو کہ دفران مدینہ طیبہ میں کہہ منطیہ کے جانی والی کھیلے بنی ہوئی  
 مسجد جو سات گز کا طول و عرض رکھتی ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں نماز پڑھی اور باہل میں کھیلے  
 برکت کی و مسافر فانی اور بالفعل مسجد تیار اس مسجد کو کہتے ہیں کہ گز تیار ہے کہ گز تیار ہے مدینہ طیبہ کے  
 پہلی مسجد بنتی ہے اور شقیاء نام ایک کنوئیں کا ہے مسجد الترابیہ کہ باہر مدینہ شریف کی شام کی راہ میں  
 ذباب ہماڑی پر واقع جو مدینہ شریف کی شام کی طرف جاوے اور سکودنی مدینہ طیبہ کی راہ میں واقع ہے  
 مشرق کی طرف سے اس مسجد پر ہے قبر شریف سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھائی دیتا ہے مسجد الفتح کا خدا کو  
 جانی جو مدینہ شریف کی مشرق کی طرف پڑتی ہے آیت کریمہ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّخِذُوا قِبَلَ الشَّامِ  
 لِقَابِ الْيَوْمِ الْآخِرِ تِلْكَ الْأَمْثِلُ لَكُمْ مَعْرُوفٌ ہوں مٹری کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور  
 بعد فارغ ہونے لڑائی سے وہیں اور فرائی مسجد پر پیشین کہ حضرت حمزہ سید الشہداء کی شہید مقدس  
 قبلہ کی جانب سے اور اس پہاڑ کو جبل الزمات بھی کہتے ہیں کہ تیرا غار لشکر اسلام کو احد کو درناؤ کی پکڑی ہے  
 اور جناب سید الشہداء کو بھی زخم دین آیا مسجد الزمات جو اوپر کنارہ شامی جبل میں ہے کہ واقع ہے  
 مٹری کہتے ہیں کہ محل شہادت جناب سید الشہداء بھی مقام ہجر بننے ملا اس مسجد کو سجاد العسکری کہتے ہیں  
 واللہ اعلم اور مسجد ابی ذر کہ حضرت امیر حمزہ کی درگاہ کو جاتے ہوئے راہ میں وہی طرف پڑتی ہے  
 اور مسجد ابی بن کعب کہ قریب مدینہ ہے اور مسجد مصلیٰ عیسیٰ کہ باہر دروازہ کو مغرب کی طرف  
 اور وہاں سجاد ابو بکر و سجاد علی و سجاد محمد بھی مشہور ہیں پس چاہیے کہ نماز بھی ہر ایک میں ان سجاد کو  
 پڑھو اور چاہیے کہ نماز پڑھے مسجد فاطمہ میں کہ قریب مدینہ ہے اور اس کو بیت الخرن بھی کہتے ہیں

تہذیب

مذہب

مذہب

مذہب

مذہب

مذہب

مذہب

مذہب

مذہب

ف یہ مکان قبۃ اہلبیت سے جنوب کی طرف مشرق کو چھکا ہوا تھا۔ یہاں حضرت خاتونِ باکرہ  
بہ رسول مقبول مسلم کے رویا کرتی تھیں غرض یہ وہ مسجد میں بیان ہوئیں کہ مدینہ طیبہ میں شہرِ معروفین  
اور لوگ وں کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں لیکن حدیثِ کتبی میں کہ مسجد میں اور بھی بہن زیادہ ہاں ہیں  
مگر انکو نشان نہیں معلوم ہیں اس واسطے کہ کئی گئیں اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو ان مسجدوں مقدس کی زیارت فرمائی

## باب بارہواں

### فصل پہلی

مدینہ طیبہ کے کنوؤں کے فضائل کے بیان میں

اہل اسلام پر پوشیدہ نہیں ہے کہ کنوئیں مدینہ طیبہ میں انشاءِ سجدوں کے بہت ہیں لیکن بعض مہندرم اور مہند  
ہوئے کنوئیں انسان اولیٰ کا نہیں معلوم ہے حضرت سیدہ سمیوہؓ کی اپنی تاریخ شریف میں زیادہ ہیں کہ  
کنوئیں بالکل چھتہ و در معروف ہیں اور لوگ اوکی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں وہ شہر میں  
جنہیں رسول مقبول مسلم نے آب و ہن مبارک اور غسالہ وضو کا ڈالا جو پس ضرور ہو کہ پانی انوکھا پیے  
اور وضو اور غسل اوس سے کرے ایک اور مین سے بھی اریس ہے کہ مسجد قبا سے مغرب کے جانب  
نہایت قریب اریس نام یہودی کا تھا پانی اس کنوئیں کا نہایت شیریں و لطیف ہے کہ روایت کے  
ثابت ہے کہ حضرت مسلم نے آب و ہن مبارک اس کنوئیں میں ڈالا ہے یہ شیرینی اور لطافت جب سے  
پیدا ہوتی ورنہ پہلے اس سے یہ کنوئیں شیریں نہ تھا یہی ہے روایت کرتے ہیں کہ انس بن مالکؓ نے  
قبائیں آنکر اس کنوئیں کا پتہ لڑ گئے سے پوچھا ہے ایک شخص آگیا جو چاہا اریس پر لے آیا آبیرو ہاں  
یہ حدیثِ نقل کی کہ رسول مقبول مسلم اس کنوئیں پر تشریف لایا اور ایک شخص کہ پانی کھینچ رہا تھا  
اوس سے پانی مانگا اور پیا پانی پانی کو ساتھ آب و ہن مبارک کو اس کنوئیں میں ڈال دیا پھر آبیرو وضو کیا  
اور نماز پڑھی اور صبح بخاری اور صبحِ مسلم میں وارد ہوا کہ ابو موسیٰ اشعرؓ کی کہتے ہیں کہ میں وضو کر کے  
بقصد ملازمت حضرت مسلم کی گھر سے باہر نکلا اور عمد کیا مینے کہ آجکی روز آپ کی خدمت سے علیٰ غرہ  
ہے تپا مینے آگیا مسجد نبوی میں لوگوں کو کہا کہ آپ ابھی جانبِ قبا تشریف لے گئے ہیں میں بھی پہنچا  
معلوم ہوا کہ حضور سید اریس پر تشریف رکھتے ہیں پس میں جا کر جس باغ میں کہ سیر اریس تھا  
اوسکی دیوار پر بیٹھ گیا یہاں تک کہ کئی قضاے حاجت سے فارغ ہو کر وضو فرمایا پس اندر گیا میں

دیکھا کہ آپ چاہے اسی پر بیٹھیں پنداریاں مبارک کھولے ہوئے اور پاؤں مبارک کنوین بن لگا کر  
 پس بن سلام کر کے پھر اور دروازہ پر بیٹھ گیا اس مراد کو کہ آج کے روز خدمت درباری جیت کبریا کی  
 بجا لائن کہ تھوڑی سی دیر میں حضرت ابو بکر صدیق آئے اور آپ نے دروازہ ہلایا میں کہ کون ہے  
 آنحضرت آیا کہ ابو بکر صدیق کہہ کہ آپ تھوڑے عرصے میں جا کر خبر کرنا ہوں میں نے جاکر عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی  
 ابو بکر آئے ہیں اور اذن آئے کا چاہتے ہیں فرمایا کہ آنسو سے اور بشارت دی اور سکونت کی  
 میں آکر آپ کو بشارت دی جنت کی اور آپ آکر وہی طرف حضرت کو پہنچ گئے اور بھی بقصد مشاہدہ آکر  
 رہنماؤں کی اویس طرح لگا دیوین پھر اگر اپنی خدمت پر حاضر ہو گیا اور منظر آئے اپنے بھائی کا ہوا  
 کہ کاشکے وہ بھی اس وقت چلا آئے اور اس وقت خاص میں جنت کی بشارت پا دی کہ اس دربار میں  
 حضرت عمر آئے اور دروازہ ہلایا میں پہلے پہلے جیسے حضرت کی خدمت میں جا کر عرض کی آپ فرمایا کہ آؤ  
 اور بشارت دی اور سکونت کی میں آکر آپ کو بشارت جنت کی دی اور آپ اندر آکر بائیں طرف حضرت کے  
 بیٹھ گئے جس طرح کہ حضرت بیٹھتے ہیں پھر آکر دروازہ پر بیٹھ گیا اور ولیم کنوین لگا کہ کاشکے اس وقت  
 بھائی میرا بھی آجاوے کہ حضرت عثمان آئے اور پہلے جیسے میں نے خبر کی اپنے فرمایا کہ آؤ دیو بشارت  
 اور سکونت کی ساتھ اس بلا کہ کہ اور سکونت آوے میں آکر آپ کو بشارت دی جنت کی اویس طرح  
 اور آپ سبب خاک ہونے بلکہ کے مقابل اون کے دوسری طرف بیٹھ گئے اور اس کنوین کو ہر خاتم  
 کہ تو بن صحیح بخاری میں وارد ہوا کہ خاتم انسور و مسلم کہ دست مبارک میں رکھتی تھے اور بعد انکے غیظ  
 اور دم کو پہنچی بعد اذینے حضرت عثمان کو پہنچی انکے ان آپ کنوین پر بیٹھو تھے اور انگشتی کو کمال  
 حسب ذات پھر اسے کہ کنوین میں گہری تین روز تک تلاش کی اور کنوین کا پانی کینیا کر لیا  
 اور گرنا انگشتی کا چھڑ بوس آپ کی خلافت میں ہوا تھا کہ وسیدان سے فتنے اور فساد ہوا ہر شرم ہو  
 فتنہ متعین نے لکھا کہ انگشتی مبارک خاصیت انگشتی حضرت سلیمان کی رکھتی تھی کہ اوکو  
 تم ہر سو انتظام کیڑ گیا لکھا کہ کہ پہلے آپ نے سونے کی انگشتی بنوائی تھی اور اصحاب نے بھی  
 ایک دو کیمہ کہ ہر سو کی انگلی تھیں ان بنوائیں پھر آپ نے سونے کی انگلی تھی اور تار ڈالی اور فرمایا کہ سونا  
 مردوں پر حرام ہو اور چاندی کی انگلی تھی بنوائی اصحاب نے بھی تیار کیا پھر غرض شیخ محمد الدین  
 لکھتے ہیں غرض غین کی زبردست اور سکون راہی یعنی حضرت لکھتے کہ اور بعضی کہ بھی زبردست ہوتی ہیں

اور وہ کنوین کہ میں بہت اہل مدینہ سے سنا کہ غرس غنیم کو پیش کر پڑھتی ہیں لیکن ادنیٰ زہری سے  
یہ کنوان مسجد قبا سے مشرق کی طرف نصف میل کے فاصلہ پر ہے اور غرس نام اولن جگہوں کا ہے  
جو گرداؤ کے بین اہل تحقیق لکھتے ہیں کہ یہ کنوان بڑا ہی اور اوسمین پانی وہ درودہ جو بھی زیادہ ہے  
اور اوسکو پانی پر سبزی غالب ہے اور اوسمین ایک درجہ ہے کہ اوس راہ کی کنوین میں چڑا آتے ہیں  
سندھ میں تعمیر بابا و ایات میری ثابت ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کی وضو فرمایا اور باقی پانی کو  
کنوین میں ڈال دیا ابن حبان بنقل ثقات لکھتے ہیں کہ انس بن مالک اس کنوین کی پانی منگو کرتے تھے  
اور فرماتے تھے کہ دیکھا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ اس کنوین کا پانی پیتے تھے اور وضو فرماتے تھے  
ابراہیم بن اسماعیل بن جمیع کی روایت کی ہے کہ کما کہ ایک دن رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا  
کہ میں جو ایک رات دیکھا کہ ایک کنوین پر بہشت کے گردون کی صبح کی ہوئے ہیں صبح کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
بیر غرس پر اور کچھ وضو کیا اور آب دہن مبارک اوسمین ڈالا اور شہد کہ چاکر پاس بطور نذرانہ کین سے  
آیتھا اوسکو بھی اپنے اوس کنوین میں ڈال دیا شیخ ابو روایت ابن ماجہ لکھتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے  
وصیت کی کہ مجھ کے بعد انتقال کے سات مشک پانی میری کنوین کو کہ بیر غرس سے غسل دینا  
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم حیات میں اسی کنوین کا پانی پیتے تھے اس طرح یہ روایت حضرت امام باقرؑ سے  
بیر نصبا ہے کہ شاہی دروازہ کے باہر درگاہ حضرت حمزہؑ کو جاتے ہوئے دائی طرف  
بافلہ باغ جمل اللیل میں ہی حدیث شریف میں وارد ہوا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اس کنوین پر پیشینہ لگا  
اور پانی ڈال دیا اور وضو کیا اور پانی پانی کو آب دہن مبارک کو ساتھ اوس کنوین میں ڈال دیا آنحضرت  
زمانہ میں جو شخص بیمار ہوتا تھا تو اوسکو اس کنوین کے پانی سے غسل دیتے تھے تو اوسکی برکت اوسکو  
شفاء کا مل حاصل نصیب ہوتی تھی حضرت اسماعیل بن ابی بکر سے روایت ہے کہ جو شخص بیمار ہوتا تھا  
تو تین روزہ اوسکو اس کنوین کے پانی سے غسل دیتے تھے اور وہ صحت پاتا تھا حضرت سل ابن  
روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کنوین میں آب دہن مبارک ڈالا اور پانی اوسکا پیا اور خیر و برکت کی  
دعا فرمائی بیر نصبا کہ جنت البقیع سے آگے مدینہ طیبہ سے قبا کو جاتے ہوئے بائیں طرف ایک باغ کا دروازہ  
ابن عدی سے روایت حضرت ابو سعید خدری نقل کرتے ہیں کہ ایک دن رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں  
روٹی افرودہ ہوئے اور فرمایا کہ تیرے پاس کوئی ٹوکسہ دھوؤ کی ہے کہ میں اپنے سر کو دھوؤں کہ رسول اللہ





کہنا یہ وجود مقرر نور اطر مسلم سے یہ دقیقاً مضبوط اور اسمین سے اور عثمان میرا بنو آب ای خود مقدس سے  
 شہر ہزار فرشتوں رحمت کے ساتھ جو مقرر قدر کو گیسور رہتے ہیں اور ٹھیکے حقیق علی امتی حفظ  
 جس انی لازم اور سزاواردی میری امت پر کہ محافظت رحمت میری سایہ والی کی کرین اور تو کی  
 رعایت حقوق و اکرام میں شہر فرو گزشت نکیرین اور جو کچھ کہ اوٹنی طور میں آوے سے مواخذہ نکیرین  
 جب تک ہو سکے ورنہ کرین مآخذ مختلف الکتاب میں تک کہ وہ کہاں سے پچھن اور جو حق شہر شریف ہو  
 حق اللہ اور حق العباد میں قائم کرین میں حفظ ہم گفت کہ شہید اور شفیعاً یوم القیامہ جو شخص  
 کہ محافظت انکی حرمت اور عزت کا کرے دن قیامت کو اس کا میں شاہد اور شفیع ہو گا و من لم  
 یحفظہم سقی من طینۃ الجبال اور جو شخص کہ حق حرمت اہل مدینہ کا نگاہ نہ رکھے بلایا جاوے گا  
 وہ طینت خیال سے طینت خیال ایک خوش بو دھن میں کہ پیٹ پور زرد پانی و زنبو کا و سہین صبح ہو گا  
 نحو ذالک منہا اور صبح مسلم میں وارد ہوا کہ لا یرید لحد من اهل المدینۃ یسوع اذ ابلا اللہ  
 فی النار کما ذوب الہ صاکن اذ ذوب اللحم فی الماء یفر و یابا کہ جو کہ اہل مدینہ کو ساتھ ارادہ  
 بدی کا کرے مگر کہ وہ جھوٹ بت خداوند حقیقی جبار کر قنار ہو و اور مانند رنگ گوشت میں اور رنگ کے  
 پانی میں مگر سینا بن سبب سے روایت ہو کہ ایک دن رسول مقبول مدینہ طیبہ میں ایک مقام پر تھے  
 کہ آپ دو لون ہاتھ مبارک و اسطر دعا کے اٹھائی اور فرمایا اللہ من اراد فی داخل بلدنا  
 یسوع فجعل ہلالہ خداوند جو شخص کہ میری ساتھ اور میری شہر والوں کے ساتھ بدی کا ارادہ کرے  
 جلدی او سکے لاک کر بنا پچہ و قبیح و قبیح کہ زمانہ نیرد ابن معاویہ وغیرہ میں حلق ہوئی اوٹنی تہ رہیں  
 اس مضمون کی از بس روشن ہو امام احمد بن حنبل مدینہ صمیم جابر بن عبد اللہ بن عمر سے روایت کرتے تھان  
 کہ ایک میلہ ارفقند سے مدینہ طیبہ میں وارد ہوا حضرت جابر بن عمر سے زمانہ میں مدینہ شریف میں سٹھے  
 اور آپ بیٹائی بسبب یادہ عمر کے جانی رہی تھی لوگوں کو آپ سے کہا کہ اصلیت یہ ہے کہ آپ چند قدم  
 اس ظالم کے مقابلہ کر لیں جاوین کہ آفت اس فتنہ سے محفوظ رہیں کہ تو میں کہ آپ ہاتھ اپنی دو لون ملو گے  
 کندھوں پر رکھ کر مدینہ طیبہ سے باہر چلے کہ راہ میں بسبب صفت بصارت کو آپ جو کچھ کر کھائی تو آپ فرمایا  
 کہ لاک ہو جو وہ شخص جسے رسول خدا صلعم کو ڈرایا تو آپ کے ایک لاک کے نے جو چاک ڈنار رسول مقبول صلعم سے  
 ہو سکتا ہے جس حال میں کہ آپ دنیا سے رخصت ہو گئے اپنے فرمایا کہ سیمہ خدا صلعم سے سنائیں



کہ نہ چارہ اور جو زمین درخت گردو اسے کھائی جانوروں کو اور حرم کہ خطیہ کے جو درخت ہیں  
 او کو جو چھڑا کر کسی حال میں درست نہیں پس شکار کرنا مدینہ طیبہ میں جسے صحابہ نے حرام کر دیا ہے  
 اور یہ سورہ صحابہ نے نہیں انکار کیا ہے یہ جانوروں کے شکار کرنا مدینہ شریف اور مدینہ نبویہ کے  
 اس باب میں ایسی طرفوں کو بھی کہ اعتقاد کیا جاوے اور پراشتہ کلاماً بطریق اعلیٰ قاری وغیرہ کہتے ہیں  
 اور حضرت عامر بن سواد سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص نے اسے کہتے ہیں کہ عقیقہ میں تھا  
 پس پایا ایک غلام کو کہ کاشتا تھا درخت پانچواں تھا جسے اس کے پس چھین لیا حضرت سعد نے کچھ  
 اس غلام کو پس جب پھر یہ سورہ یعنی طرف مدینہ طیبہ کے آئے اس کے پاس مالک غلام کی پس گفتگو کی  
 اوستیہ کہ پچیس دین اس کے غلام پر یا او پر اس چیز کو کہ بی ہو غلام انکے سے بیٹے کہتے اس کے  
 پس کہا حضرت سعد نے پناہ دے اکی یہ کہ پچیس دین میں اس پر پھر کہ وہ لو الی ہو مجھ پر پھر اسے  
 اور نہ مانا یہ کہ پچیس دین او پر روایت کی مسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاص سے کہ مدینہ شریف  
 سو قحی اور عقیق نام ایک جگہ کا جو قریب مدینہ شریف کی اور یہ جو اپنے فرمایا کہ لو الی مجھ حضرت نے  
 یعنی اذن دیا ہوا اسکا کہ جو کوئی دیکھ کر شکار کرے یا درخت کا تو مدینہ شریف میں چھین لیا  
 کہ پھر اس کے طیبہ کہتے ہیں کہ مشہور غلام ایک مالک شامی میں یہ کہ کہ نہیں لازم آتا بلکہ ہم شکار  
 مدینہ کو اور کاشتا درخت او کے بلکہ یہ حرام ہو بغیر لازم آئے بدلہ کے اور بعضوں نے کہا کہ حرام نہیں  
 بلکہ مکروہ ہے اور بعض کہتے ہیں کہ واجب ہے بدلہ مانند حرم کہ خطیہ کے حضرت انس سے روایت ہے  
 کہ فرمایا حضرت مسلم نے کہ خداوند تعالیٰ ابراہیم کو حرم کیا تاکہ کو بیٹے ظاہر کیا حرام ہونا اسکا اور شریع  
 میں حرام کرنا ہونے لگا کہ کو در میان دونوں طرفوں شکارستان مدینہ طیبہ کے جو روایت کی بخاری  
 اور مسلم و ابو داؤد قطب الدین قسطلانی نے کتاب محل الاجاز فی الاعجاز بار اجماع میں لکھا ہے  
 کہ وہ اگر جو موافق پیشین گوئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملک حجاز میں محل مدینہ طیبہ کے ظاہر ہوئی تھی  
 اور وہ پھر دونوں جلاوی تھی اور کلاوی تھی سو وہ ایک پھر مدینہ نبویہ کے اور مدینہ طیبہ کے  
 اور اوچا خارج مسجد پھر خارج حرم تھا اسکو جلا دیا اور جو میں نصف داخل ہے مدینہ نبویہ کے اور مدینہ  
 لکھا کہ وہ اگر ایک مدینہ طیبہ کے ظاہر ہوئی تھی اور حالانکہ مانند ریاس کے صوبہ مدنی تھی  
 اور ملک میں کے ایک قریب ہے مدینہ نبویہ سو او جلا دیا اگر بجانب مدینہ طیبہ کے اس کی میں مدینہ نبویہ کی تھی

## فصل تیسری در و شریفیت کے فضائل و آداب کے بیان میں

پوشیدہ نہ رہو کہ مدہ ترین اذکار اور اشرف ترین تحفہ ہارگاہ عالیجاہ حضرت رسول محمد بنی اسرائیل نماز تحفہ  
صلوٰۃ و سلام عطا اس فصل میں تبرکات و تیناچہ فضائل میں دیگر تعلقات بیان کیجاتی ہیں کہ اسکا مکان پ  
در دولت احمدی اور اہل اہل انستار موسیٰ آشیانہ تصوفی حال میں ہارگاہ عالیجاہ سید الانبیاء حبیب کسبر یا میں  
اس ہر بیٹہ و تحفہ شریف کے پہونچانے سے غافل اور مائل نہ رہیں اور نہ مستزین اور اوڈھرتی میں رہیں  
اسکو تصور کریں شیخ گفتوہن کہ فوائد و فضائل و در و شریف کو تحریر و تفسیر کی متجاوز ہیں کہ خداوند عالم  
صان قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہوں اللہ و ملائکہ لکھ لکھ علی البیت الذی کان منہ بیت  
کہ مہو بخلق و مدہ لاشریک ایسا فرماؤ کہ کوکب تحقیق اللہ اور فرشتے اس کے در و درختی میں نبی ہر تو اب کیا  
تقدیر ہر چہ کہ اس کے فضائل نام و کمال بیان کر سکے لیکن چند فضائل پیاس خاطر سلمان بھائیوں کے  
لکھی جاتے ہیں کہ حدیث شریف میں وارد ہوا کہ جو شخص ایک صلوٰۃ حضرت صلیم پر بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر  
دس صلوٰۃ بھیجتا ہے اور دس درجہ بہشت میں اس کے لیے بلند کیے جاتے ہیں اور دس گناہ عاف ہو جاتا  
اور بعض احادیث میں وارد ہوا کہ برابر دس گردون کے آزاد کرئیے اور سب بارخراک کے لیے تو اب  
ملاوہ اس کے قبولیت دعا اور وجوب غفاعت حضرت سید انبیا اور گواہی دینا اچھا اسکو حق بن قیامت کلام  
اور حاصل ہونا قرب نبوی کا اور ملنا قیامت کو دن حضرت کی سب سے پہلے اور پوری ہونا ماحنون کا  
اور منفرد سب گناہوں کی اور کفارہ ہونا سب عامی کا اور ایک روایت میں فوت ہو فرافض جو بھی بار پڑے  
ورق قائم ہونا اسکا صدق کی جگہ بلکہ افضل اس کو اور صفیو کا درجہ ہونا اور یہاں ہر شے شایا پانا اور حق کو شریعت  
مستوفی ہونا اور دشمنوں پر غالب ہونا اور رضار و محبت الہی حاصل ہونا اور اعمال و مال کا بڑھنا اور طاعت  
جو خفا کیجی حاصل ہونا اور خوشحال رہنا اور مال ہونا برکت کا سبب ہونا میں یہاں تک کہ اسباب و ارادہ  
اور اولاد الاولاد میں تاج و تہی طہر تک علی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نجات پانا ہو لوں قیامت و ارسائی  
سکرات موت کی پانا اور نلاسی پانا دنیا کی تکلیفوں اور تکلیوں سے اور بھولی ہوئی چیزوں کا یاد ہونا  
اور فنا حاصل ہونا اور سلامتی پانا اقسام نخل و جفا و خفاق سے اور سب مجلس میں کہ پڑھی جاوے سطر و سطر ہونا  
تمام مجلس کا اور رحمت الہی میں مستوفی ہونا سب علی فضل کا اور وقت گذرنے میں ملو ہونا کہ ساتھ ہونا

ملک فضائل و  
فائدہ در و شریف

اور اس پر ثابت قدم رہنا اور فرائض عظمہ درود شریف سیرہ کر کے بازار ہندوستان فرشتوں کا اور سکے  
گناہوں کے گھٹنے سے چین روز تک اور ہونا اور سکاون قیامت کی پنج سایہ شر کے اور بھاری ہونا  
عمان کا اور اس پر باروز قیامت کے تشنگی سے اور حشر میں بہت حورون کی تھک ہونا اور  
دین و دنیا کی سب کاموں کا درست ہونا اور قیامت کو دن حبیب خدا کی شرف نصاف حاصل ہونا  
اور شرف زیارت دنیا میں مشرف ہونا اور بارگاہ حبیب کبریا میں ملائکہ کا اور سکاد اور سکوپ کا نام لکھ  
تجدد درود شریف پیش کرنا اس طریقہ سے فلان بن فلان مثلاً کترین بندگان عبدالغفار بن احمد بن  
سید علیہ السلام یا رسول اللہ اور آپ کا نفس نفیس سے جواب سلام فرمانا شیخ لکھتے ہیں کہ ایسا سب زیادہ  
کیا شرف و فضل بیان کیا جاوے اگر تمام عمر میں ایک بار حاصل ہو موجب صد ہزار کرامت اور شرف  
خیر و سلامت دنیا و آخرت ہے یہ سب سلام مکن رنجہ در جواب آن لب اللہ کہ حدیث سلام مرا پس  
سید کچھ جواب از توبہ اور حاصل ہونا اس سعادت اور عظمت کا یقینا سنت ہے کہ لغو و باطلہ اس میں  
کیسے حکاشک و شبہ نہیں ہو اسو اس کے بعد ثبوت حیات بناب سرور عالم سلم نہ ہی بل بعد و اجماع  
اور ثابت ہونی سلام کو اعظم ترین سنت نبویہ اور فضیلت جواب سلام کے ضرور ہے کہ یہ شرف و فضل  
تقاری صلوٰۃ و سلام کو حاصل ہو ورنہ چہ جائیکہ حبیب کبریا کی شام کی بید و خصال حمیدہ سے تھا  
کہ پہلے آپ سلام فرمایا کرتے تھے اس سے صاف معلوم ہوا کہ زیارت کرنا والا وقت زیارت پہلے عرض کر دے  
سلام سے دربار حضرت سید مختار سے مشرف سلام ہوتا ہے اور بعد سلام کر کے زیارت سعادت  
و کرامت جواب سلام مشرف ہوتا ہے حضرت علی رضی فرماتے ہیں لولا الحمد ما فی ذکر اللہ لجلل  
الصلوٰۃ النبویۃ عبادة فی کلّ ما لیقو اگر تہ پاؤں میں اوس چیز کو جو اللہ کے ذکر میں ہے  
تو میں اپنی کل عبادت درود شریف ہی کو مقرر کرتا عجیب ہے اوس مسئلہ ہے کہ کیسا صحت دن رکے  
اس عبادت عالی میں نہ صرف کرے علاوہ اسکے نکتہ غریب اور فائدہ عجیب درود شریف میں ہے  
کہ بعض ذکر رسول و ذکر الہی بھی اوس میں ہے حضرت امام شمس بصری وغیرہ کا بر سلف و منقول  
کہ جس نے حضرت رب العزت کو اللہ کے ساتھ یاد کیا گویا اوس نے تمام اسماء حسنی کے ساتھ یاد کیا  
تو اب مومن صادق اور محب شقائق پر لازم ہے کہ اس عبادت کی کثرت میں قصور نہ کرے  
اور جتنی بار کہ ہر روز پڑھے اسے اتنی بار مقرر کرے لیکن بہتر یہ ہے کہ سو کر کہ مکرر عبادت پر مجاہد

تو لذت اور شیرینی او کو غالب کو مذاق جان میں ایسی ہونیکلی کہ قوت اور قوام روح او کو ساتھ رہا  
 قد کر الحیثیہ للکمال طلیب بعض متاخرین متاخر متاخر فی دم گتے ہیں کہ قریب اسے  
 اور قریب ہوئی کمال ہونیکلی کی طریقت قوی اور قریب درود شریف سے زیادہ نہیں ہے  
 امام بخاری وغیرہ اہل حدیث گفتوگو میں کہ محمد بن سعد بن سوط کا درو تھا کہ سینے سوسے سحر و شوقین  
 بعد و معین پڑھتے تھے ایک رات رسول مقبول صلی علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اندر گھر میں رہتی اور فریادوں میں  
 کہ نام گھر ہمال باکمال و منور اور روشن ہو گیا اور آپ فرما تو میں کہ لا ینزدک کو کہ دوسرے بہت چڑھا ہے  
 تا نوسہ دون او کو تو وہ کہتے ہیں کہ جگو شرم آئی اس بات کو کہ اپنی موندہ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 دین مبارک کو سامنے کر دین اپنے رخسارہ کو آپ کے دین مبارک کو سامنے کر دیا پس آپ فرمایا  
 میری رخسارہ پر جب میں جاگا تو تمام گھر سے بوی مشک آتی تھی اور تھو دن ایک میری رخسارہ سے  
 بوی مشک آتی تھی اور شیخ احمد بن ابی بکر یہ تو وہ صوفی محدث انہی کتاب میں شیخ محمد الدین فیروز آبادی  
 روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں افسوس ہم نے کہا کہ ایک سوز حضرت شبلی ابو بکر عباد کے پاس ہے  
 تو ابو بکر آپ کی تعظیم کو گھر سے ہو گئے اور حائفہ کیا اور آپ کے در بیان دونوں آنکھوں سے ہونے لگا  
 میں کہما کہ یاسیدی یہ کام تو شبلی کے ساتھ کیا ہی حالانکہ تو اور کل اہل بغداد و شریف کہتے ہیں  
 کہ وہ ہمنون ہو تو انہوں نے اس کے جواب میں کہا کہ نہیں کیا کمرہ وہی فعل کہ پیغمبر صلی علیہ وسلم دیکھا ہے  
 وہ یہ کہ خواب میں دیکھتا ہوں کہ شبلی رسول مقبول صلی علیہ وسلم کی شرف ملازمت میں حاضر ہوئے تو آپ کے  
 اور حائفہ فرمایا اور دونوں آنکھوں میں ہوسہ دیا پس عرض کیا میں کیا رسول اللہ صلی علیہ وسلم اس فعل کو  
 حضور شبلی کے ساتھ کرتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ نعم یہ بعد نماز کے یہ آیت شریف پڑھتا ہے  
 اللہ جاکو کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے آئینہ اور بعد اسکے مجھ پر درود پڑھتا ہے  
 تفسیر فتح الغفرین میں لکھا ہے کہ حضرت آدم و نوح و زید کی کہ میری جنس سے میرا جوڑا پیدا ہو  
 کہ او کی صحبت حصول انسیت اور نفع و حشت کروں فرشتوں نے حکم خالق ارض و آسمان فرمایا  
 ہوا و جب حضرت آدم کا جاگ کیا اور اس پہلو پر ایک عورت نمودار ہوئی پھر اہوئی مقدار ایک لمحہ میں  
 قد و قامت او کا درست ہو گیا پھر اس پہلو کو فرشتوں نے ملا یا اس طرح سے کہ حضرت آدم سوئے رہا  
 اور او کو اس حالت میں کچھ نہ ہوا الم محسوس نہ ہوا جس وقت حضرت آدم خواب سے بیدار ہوئے

مشیت آدم  
 شریف لعل  
 بیاد  
 ان نعمت  
 اور فرمایا  
 دینا  
 کا

دیکھا کہ ایک عورت خوبصورت اور خوبصورت کی پہلی بین پہنچی ہو آپ دیکھ کر خوش ہو اور پوچھا  
 کہ تو کون ہو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ میری کثیر ہے نام اسکا جو اتری تیری ایش اور دفع و خشت کر لے  
 جو راترا سیر پید کیا آپ نے باہر او سکوا تھ لکھائیں حکم ہوا کہ اسی آدم با تھ او سکونہ لگانا اور قتی کہ  
 مہر او سکوا او لکھنے اپنے عرض کی کہ مہر اسکا کیا ہو حکم ہوا کہ مہر اسکا یہ ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیو  
 دس بار درود بھیج حضرت آدم نے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دس بار درود بھیج خاتم الانبیاء و المرسلین  
 تیری اولاد سی اگر او کی پیدائش منظور نہ تھی تجھ کو بین نہ پیدا کرتا حضرت آدم نے دس بار درود شریف  
 سب کبریا پر اور اذکی الہ پاک پر پڑھی اللہ صلی علی محمد و علی آل محمد و س بار کبریا پر  
 فرشتی شاہد اور گواہ ہوئی اور عقد نکاح حضرت آدم اور حوا کا منعقد ہوا اور بھی شیخ محمد الدین رحم  
 فیروز آبادی حضرت شیخ شبلی سے نقل کرتے ہیں کہ او بخون کہا کہ ایک شخص ہمارے ہم سایہ میں  
 او سکوا میں خواب میں دیکھا تو او اس سے پوچھا میں نے خدا تعالیٰ سے تیری ساجھ کیا ساجھ کیا کہا کہ کیا  
 پوچھا ہی تو کہ عجب صدمہ ہوا کہ مجھ گزری اور وقت سوال منکر و کثیر کے نہایت مشکل پڑی  
 میں نے پوچھا کہ کیا کہہ دو میں اسلام پر نہیں مزا ہوں نہ ائی کہ یہ عقوبت اور سختی اس کی ہے  
 کہ دنیا میں تو نے اپنی زبان کو بیکار رکھا میں جبکہ فرشتوں نے میری عذاب کا قصد کیا تو انکے  
 نہایت خوبصورت منظر و منظر میرے اور فرشتوں کے درمیان میں حائل ہوا اور حجت ایمانی مجھ کو تعلیم  
 میں کہا کہ خدا تعالیٰ تجھ رحمت کرے کہ تو کون ہی آدم سے کہا کہ میں وہ شخص ہوں کہ تیری کثرت  
 درود شریف سے پیدا ہوا ہوں اور مجھ کو حکم ہے کہ تیری ہر سختی اور مصیبت میں مددگار ہوں اور یہی حکم  
 صحیح الفلام میں بھی وارد ہوئی ہے اور بھی شیخ موصوف کعب جاز سے روایت کرتے ہیں  
 کہ حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو وحی بھیجی کہ اسی موسیٰ اگر محمد کرے تو اسے میرے عالم میں نہ ہوں  
 تو مہینہ کا ایک قطرہ نہ ہر ساؤن او ایکدانہ زمین نہ او گاؤن ایسی ہی بہت سی چیزیں ذکر کریں  
 یہاں تک کہ کہا کہ اسی موسیٰ جانتا ہی ہو کہ میں قریب تر ہوں تجھے قریب کلام تیرے سے نسبت ساتھ  
 زبان تیری کے اور خردون قلب تیری سے نسبت ساتھ دل کو اور روح تیری سے نسبت  
 ساتھ بدن تیرے کے اور زور و برتری کے نسبت ساتھ آنکھ کے حضرت موسیٰ نے عرض کیا  
 کہ ہاں ای رب میری ارشاد ہوا کہ درود شریف اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے کہ تیرے نسبت

حضرت  
 آدم علیہ السلام





کہ سات رات یہ کھڑی رہی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھ لیا اور اس سے کہہ دے  
 کہ مجھ پر حدیث روايت کر کے چنانچہ اوس پر محبوب ارشاد کو عمل کیا پس دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہن  
 اور آپ پر حدیث روايت کی اور حضرت کعب بن عجرہ روایت ہے کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو پاس آئے  
 اور مجلس میں ذکر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا جاری ہوا تو اوہ بنوں سے کہہ کہ کوئی دن نہیں ہے  
 کہ آفتاب طلوع کرے کہ اگر کہ اور سے ہیں شتر ہزار فرشتی اور گیارہ سو تین قبر اطہر صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مار پہن  
 اپنا بازو کو اور شتر ہزار درود شریف شام تک پھر دھپلے جاتے ہیں اور دوسری شتر ہزار اور شتر ہزار  
 اور مانند او نہیں کے کرتے ہیں یہاں تک کہ آپ قبر شریف کو اوٹھیں اور شتر ہزار فرشتی آپ کے  
 گرد و بدن صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الدارمی یہ سب حال جذبات و غلو ہو گیا جو شتان ہو گیا  
**حکایت** شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ قتل کرتے ہیں کہ ایک شخص کو دیکھا طوان و سی  
 اور سب ہٹا سکا جس میں بچہ درود شریف کو کوئی دوسری دعا نہیں پڑھتا تھا تو گون سے کہا  
 کہ اور کوئی دعا تو کیا ماثورہ ہو کوئی دعا کیوں نہیں پڑھتا ہو تو اس سے کہہ کہ کہہ سیتے ہیں کیا ہے  
 کہ درود شریف کو ساتھ کوئی دوسری دعا نہ شریک کر دے اور بے سکا ہے کہ بے میری باپ سے  
 انتقال کیا تو دیکھا میں کہ چہرہ اس کا بشکل گدہ کے ہو گیا تو اس حال کو شاہدہ کو مجھ پر ایسا غلبہ آیا  
 کہ میں سو گیا اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا پس میں نے آپ کے دامن مبارک کو پکڑ کر آپ سے  
 باپ کی شفاعت چاہی اور اس فذاب کا سبب پوچھا آپ نے فرمایا کہ وہ سود کھا تھا اور جو شخص کہ سود کھا  
 جزا تو کسی دنیا و آخرت میں ہی ہو لیکن باپ تیرا ہر رات وقت صبح کے سہا مجھ پر درود شریف پڑھتا تھا  
 اسوجہ میری شفاعت اس کے حق میں قبول ہوئی پس جاگامین اور انجونا پ کا چہرہ نہایت چور ہو گیا  
 چاند کے دیکھا اور دفن کے آواز غیب سے سنی میں نے سبب عنایت اور بخشش میری والدہ کا درود شریف  
 پڑھنا ہوا شیخ جلال الدین سیوطی دیا چہ کتاب جمع الجوامع میں لکھتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے  
 حضرت بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابو زراعت کو میں نے بعد موت کے خواب میں دیکھا کہ اس کو تین  
 ملا گیا کہ ساتھ نماز میں امانت کرتا ہو میں نے کہا کہ یہ بے تہ کس عمل کی پالی ہو اور سو کہ ان میں سے ایک  
 ہزار ہزار حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور ہزار حدیث میں کہا میں نے عن ابی بنی اللہ علیہ وسلم  
 اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہے کہ جو شخص نبی اکبر صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتا ہے

فصل  
 شریف

بیان

فصل  
 شریف



علیٰ جمیع انھو اللہ صبر النبیین والصلیقین والشہداء والصلحائین یا ارحم الراحمین اور حضرت  
 ابن مسعود نے فرمایا کہ وہ بے گناہ نہ ہو گا کہ ترک کر دے و شریف کو جمعہ کے دن ہزار بار اللہ صبر  
 صل علی صلی اللہ علیہ وسلم اور بھی کتاب مفاخر الاسلام میں حضرت سعید ابن مسیب سے  
 روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص چھ روز و شریف پڑھے جس کے دل اتنی بار  
 بخش جاوین گناہ اوسکے اتنی برس کے اور میری شجہ منہ میں نقل کرتے ہیں کہ حدیث میں من اراد ہوا کہ خوش  
 در و شریف پڑھے حضرت پروردگار اللہ صل علی محمد علی عبدہ و آلہ و علی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 بخش جاوین گناہ اوسکے اتنی برس کے مفاخر الاسلام میں من اراد ہوا کہ جو شخص جمعہ کے دن بعد نماز عصر  
 پہلو اس سو کہ نماز چھ منی کی جگہ سے اٹھے اتنی بار در و شریف پڑھے جو بخش جاوین گناہ اوسکے اتنی برس کے  
 ہر روایت میں ہم دار و ہوا کہ خالد ابن کثیر کے سرانے سے پہلے ابن سے کہ تعالٰیٰ فرما دین  
 ایک کلمہ اگر کافرا کا پایا کہ اوسین لکھا تھا بنی النضر خالد ابن کثیر باؤں کے اہل سو پوچھا  
 کہ وہ کیا عمل کرتے تھے جو انہوں نے یہ کرامت اور سعادت پائی کہ کمال عمل اور نیکو تھا کہ ہر جمعہ  
 ہزار بار در و شریف پڑھتے تھے صل اللہ علیہ وسلم و اہل حدیث گفتوگو میں کہ جیسے کہ  
 در و شریف کو جمعہ کی شب کو فضائل عالی ہیں ایسی ہی پیر کی رات بھی اسی حکم میں شریک ہے  
 اسوجہ کہ پیر کا دن بھی بڑا دن بزرگ ہے کہ اوسمین عرض اعمال بندوں کی درگاہ عزت بلال میں ہوتو ہیں  
 اسی سبب سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اسدن میں اکثر احوال التزام روزہ کافرا یا کرتے تھے اور ارشاد فرماتے  
 کہ اسدن میں اعمال بندوں کے حضرت ذی الجلال میں پیش ہوتے ہیں پس میں دوست رکھتا ہوں  
 کہ اعمال میرے عرض کو پادین اور میں روزہ دار ہوں اختیار العلوم میں وارد ہوا کہ جو شخص پیر کی رات کلمہ  
 چار رکعت نماز پڑھے پہلی رکعت میں بعد فاتحہ کے سورہ غلاص دس بار اور دوسری میں بیس بار  
 اور تیسری میں تین بار اور چوتھی میں پالیس بار پڑھے اور بعد سلام کے پچتر بار سورہ غلاص پڑھے  
 اور استغفار پڑھے اور اپنی اپنی مان بپ کرے پچتر بار در و شریف پڑھے پچتر بار بعد اسکے  
 دعا مانگو بن اللہ برحق ہو چکا اس بات کا کہ جو وہ مانگے دیا جاوے اور اسکو صلوٰۃ الحاجۃ سکتے ہیں  
 اور جمعرات کی در و شریف میں بھی حدیث وارد ہوئی ہے کہ صاحب مفاخر الاسلام روایت کرتو ہیں  
 کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے من صلی علی محمد و آلہ و علی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقم صلاتہ لکھ فیقترب ابدًا

بیان  
 پیر کا روزہ  
 ثواب کا کہ جسکو  
 صلوٰۃ الحاجۃ  
 سکتے ہیں

یعنی فرمایا کہ جس نے پڑھی اور دوشیزاں اور میری سواروں کو نہیں جھٹکا ہو گا وہ کسی عمارت میں پتھر سے  
 کہ اس بات میں شک نہیں کہ دوشیزاں ہر گز نہ لیں جو جب خواب ویرکات لڑائیاں کا کر لیکن علماء  
 کوئی مقام ضروری شمار کیے ہیں چند اونہیں سے لکھ جاتے ہیں کہ چاہے مسلمان کو کہ بعد نماز کے  
 حتیٰ کہ بعد تیمم کے اور نماز میں بعد تشهد کے اور امام شافعی کے نزدیک بعد قنوت کو بھی اور بعد نماز کے  
 اور بعد اذان کے اور تکبیر کے اور وقت اور غنچہ خواب سوراخے نماز تہجد کے اور بعد وضو کر اور بعد کے  
 اور بعد نماز تہجد کے اور وقت گذرنے میں بعد نماز اور وقت داخل ہونی میں اور وقت غنچہ سوراخے  
 اور بعد نماز دن اور بعد نماز رات کو بعد نماز تہجد کے اور نماز تہجد کے اور نماز تہجد کے اور نماز تہجد کے  
 حدیث میں وارد ہوئی ہیں اور غنچہ سوراخے اور وقت فجر کے اور تکبیرات عید میں بھی نزدیک امام شافعی کے  
 اور نماز جنازہ میں اور حالت ایستہ میں بعد تکبیر کے اور نماز تہجد کے اور بعد نماز تہجد کے اور نماز تہجد کے  
 اور وقت دیکھتے کہ پھر شریف کو زائد اللہ تعالیٰ و شرفنا اور وقت بوسہ و دیگر جہاں سوراخے کے اور سلطان میں  
 اور وقت تہجد میں اور نزدیک قبر امیر مومنین علیؑ کی غار میں تو دیکھتے ہیں غار میں اور بعد نماز تہجد کے  
 و تجلیات گونا گوں سے امداد ملے اور وقت مشاہدہ آثار نبویہ اور مقامات حضور اقدسؐ میں صلوات  
 مثل تہجد و مریدہ طیبہ اوی برقیل احد و غیرہ اور وقت بیچ و شہرہ اور وقت کھڑکی و میت کو اور اور سوراخے  
 اور وقت سوراخے سواروں نے سواروں پر اور وقت اوٹری سواروں سے اور وقت غنچے کے بہانہ بازار  
 اور داخل ہونا اور میں تہجد اللہ ابن مسعود و ہر بازار میں کہ شغولی اور غفلت لوگوں کی دیکھتے تھے  
 تو آپ دکان اگر بعد وضو پڑھتے تھے اور وقت حضور دعوت اور پھر نماز دعوت اور وقت گھر میں  
 داخل ہونے اور وقت حاجت پیش آسے کہ اور وقت بھاگ ہاڑ جانور اور غلام کے اور وقت غم و شدت  
 اور طاعون اور خون غرق کے اور وقت سوسے کے اور وقت چھیک آنے اور وقت یاد آؤ کہ کسی چیز کی یاد آئی  
 یا خوف بول جائے اور وقت پانی پینے کے اور وقت ستر آواز گدے کے اور بعد ہوجا کر گناہ کے  
 کہ گناہ وہ اس گناہ کا ہو چاوی اور عا کر اول و آخر میں اور وقت ملاقات بھائی سہلہ کو اور یا سہلہ  
 اور وقت جمع ہونے قوم کے اور بعد ہوجاے تفرق کے اور وقت غنچہ مجلس کروا سٹے اس غنیت کے  
 اور وقت مجلس کروا سٹے اللہ کے اور اعلان شعائر اسلام کے منعقد ہوجاے اور وقت ختم قرآن مجید کے  
 اور وقت دعا و خیرات کے اور وقت شریف ہر کلام جائز کے اور وقت شروع درس اور وقت

اور قرأت حدیث کو اول و آخر اور وقت گھنٹوں نام مبارک مسلم کے حدیث شریف میں وارد ہوا  
 من علی فی کتاب الرحمن لا ملوئکۃ تستغفر لہما اسمی فی الکتاب ترجمہ  
 بنویشتہ درود شریف پڑھنے اور پڑھنے کے بعد کتاب کو ہمیشہ ملائکہ استغفار مانگتے رہتے ہیں اور سکر یہ  
 جیک کہ نام میرا اس کتاب میں ہے کہ ایک شخص تھا کہ بسبب بخل کاغذ کے لفظ صلوات  
 اور سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں لکھتا تھا تو ہاتھ اور سکہ میں ایک مار تہ نعت پڑا دیا  
 اور دوسرا شخص تھا کہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھتا تھا اور لفظ و سلم کو اس کے ساتھ نہیں ملا تا کہ اسے خواب میں  
 بارگاہ شہداء نام ہو اور پھر غائب ہوا کہ کس واسطے چار نیکیوں کے پانچ تین مہر دم رکھتا جو بیوقوفان و ستم  
 چار حرف ہیں اور ہر حرف پر دس نیکیاں ہیں پس اس حساب سے ثواب اس لفظ کا چالیس نیکیاں  
 ہوتی ہیں اور اسی قبیل سے جو جو لوگ کہ حرف و حرف میں و م یا مسلم پر انکشاف کرتے ہیں لکھا ہے  
 کہ ایک شخص سے خواب میں پوچھا کہ حق تعالیٰ نے تیرے لئے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا اور تجھ کو کس عمل کے  
 بموجب بخشا کہ اس بسبب کہ کہ میں نام مبارک کو ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم لکھتا تھا ایک شخص سے  
 حضرت امام شافعیؒ کو خواب میں دیکھا پوچھا کہ حق تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا آپ نے فرمایا  
 کہ رحمت کی جہر اور مغفرت کی میری اور واسطے پر مجھ کو بہشت میں لے گئے جیسے زمین کو لیا ہے  
 اور ثواب کی جہر میری اور یافتہ میں زمین پر کرتے ہیں بموجب اس عمل شریف کے کہ وقت کے  
 رسالہ حدیث کو لکھتا تھا صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر الذاکرون احد ما غفل عن ذکر

الغافلین **ف** اہل حدیث فرماتے ہیں کہ جو شخص مشتاق شرف زیارت حبیب کبریا ہو  
 اور سکو باہر کہ التزم کثرت درود شریف کا اختیار کرے اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم کا کلمہ پڑھنے  
 کہ یہ باعث حصول مقصود ہے خواہ یہ پڑھے اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم فی الاصل اللہ  
 صلی علیہ وسلم فی الاجساد اللہ صلی علیہ وسلم فی القلوب  
 صاحب مغافر الاسلام روایت کرتے ہیں کہ جو شخص جو کہ دن ہزار بار درود شریف پڑھے اللہ  
 صلی علیہ وسلم اللہ صلی علیہ وسلم اللہ صلی علیہ وسلم کی زیارت شریف پڑھے یا انجو گھر کو  
 بہشت میں دیکھو اور اگر نہ دیکھے تو پھر گھر کے پانچ چھوٹے گھنٹوں حاصل ہوگا اور جو شخص  
 کہ ہر کی شب کو دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد کے گیارہ بار تہ لکھنے اور گیارہ بار

سورہ افلاک پر محمد اور بعد اسلام کے پیارے دو شریف پھر اللہ صلی علی محمد و آلہ التبی علیہ السلام  
وآلہم وسلّمہ زیارت شریف و شرف ہو و اگر اس کے نصیب میں کسی تو تین جہتہ نہیں گذرین گے  
انشاء اللہ تعالیٰ اور تحقیق تجربہ کیا بغض غمراہ نے اور بھی روایت ہے کہ جو شخص پھر دو رکعت نماز جو کہ اگر  
ہر رکعت میں بعد حمد کے سورہ افلاک پکھنیں بار پڑھو اور بعد اسلام کے ہزار بار درود و شریف پڑھے  
صلی اللہ علی التبی علیہ و آلہ و سلمہ زیارت شریف ہو و سید بن عباس سے روایت ہے  
کہ جو شخص بستر ناک پر سو و او ر وقت سوئے کہ یہ دعا پڑھو اور سیدھی ہاتھ پر سر رکھ کر سوئے  
زیارت شریف ہو و اللہ تعالیٰ فی مشکوٰۃ فیہ ص ۱۸۱ و صحیح الکبریٰ ان تروی فی منافی جہانک  
محمد صلی اللہ علیہ وسلم رواۃ تقریبا علی و تشریح بیا صدمہ و بیجم بیا شملی و تقریر  
بیا کہ بتی و بیجم بیا بلی و بیجم بیا م القیاسۃ فی الدرجات العلی شرف  
لا تقرق بلی و بیجم بیا بیا ارحم الراحمین اب مسلم کہ نماز پڑھے  
کہ عمار بن کثیفہ کہ افضل و اکمل صلوٰۃ شریف ہو و درود کہ نماز میں پڑھی جاتی ہے  
کہ وہ مشہور ہو ہر ایک مسلمان اس کو واقف ہی شیخ کمال الدین بن ہمام خفی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں  
کہ تمام کیفیات واروہ اس میں تقدس میں موجود ہیں اللہ صلی علیہ و آلہ و سلمہ افضل صلوٰۃ  
علیٰ سبیلنا محمد بن عبد اللہ و آلہ و سلمہ و اسکی الٰہی حمد و ثناء و تہلیل و تہلیل و تہلیل  
و لکن یا اترکہ المثل الشرف علیہم القیمۃ اور بن عمر جو ہی پیش نماز شافعیہ سے نقل کرتے ہیں  
کہ اسے یہ سب کہ جو مفید کہ درود ہوئے ہیں جدا جدا ہر وقت میں سب پڑھو تاکہ سب سفون و اس کا  
ثواب او کو حاصل ہو و الصنیعۃ الاولی اللہ صلی علیہ و آلہ و سلمہ علیٰ محمد و آلہ و سلمہ علی  
ابراہیم و علیٰ ابراہیم و بارک علیٰ محمد و علیٰ آل محمد و بارک علیٰ ابراہیم و علیٰ  
آل ابراہیم فی العالمین انک حمید مجید وایت کیا سہ سے صنیعۃ و صبرا اللہ صلی علیہ  
محمد و علیٰ آل محمد و علیٰ ابراہیم و علیٰ آل ابراہیم انک حمید مجید وایت کیا محمد و علیٰ آل محمد و علیٰ  
علیٰ ابراہیم و علیٰ آل ابراہیم روایت کیا بخاری و مسلم نے صنیعۃ صبرا اللہ صلی علیہ و آلہ و سلمہ علیٰ  
و علیٰ آل محمد و علیٰ آل ابراہیم و علیٰ آل ابراہیم انک حمید مجید وایت کیا محمد و علیٰ آل محمد و علیٰ  
اللہ صلی علی محمد و آل محمد و علیٰ ابراہیم و علیٰ آل ابراہیم و علیٰ آل ابراہیم و علیٰ آل ابراہیم

کہا کرتا علی ابراہیمہ انک حمید مجید روایت کیا بخاری موسیٰ بن جعفر نے اور اس کی ابن ابی شیبہ نے  
 اللہ صلی علی محمد و آلہ و سلم کا صلیت علی ابراہیمہ و بارک علی محمد و علی آل  
 محمد کا بارکت علی ابراہیمہ و علی ابراہیمہ انک حمید مجید روایت کیا بخاری موسیٰ بن جعفر نے  
 صلی علی محمد و آلہ و سلم اجعل صلیتک و برکاتک علی محمد و علی آلہ و سلم کا جعلتہ علی ابراہیمہ  
 و آلہ ابراہیمہ انک حمید مجید و بارک علی محمد و علی آلہ و سلم کا بارکت علی ابراہیمہ انک حمید  
 روایت کیا قاسم صیہانی نے اور تمسانی نے فی منی مضامین ص ۱۰۱ اللہ صلی علی محمد و آلہ  
 یتہ کا صلیت علی ابراہیمہ انک حمید مجید اللہ صلی علیہما معہما اللہ و بارک علی محمد و آلہ یتہ  
 کا بارکت علی ابراہیمہ انک حمید مجید اللہ صلی علیہما معہما اللہ و بارک علی محمد و آلہ یتہ  
 محمد النبی الامی السلام علیہما ورحمۃ اللہ وبرکاتہ روایت کیا و تطنی نے صحیحہ ابن ابی شیبہ  
 علی محمد و علی آلہ و سلم روایت کیا ابو داؤد نے صحیحہ نواری اللہ صلی علی محمد و آلہ و سلم  
 امہات المؤمنین ذریئہ و اہل بیتہ کا صلیت علی ابراہیمہ انک حمید مجید روایت کیا ابو داؤد نے  
 صحیحہ نواری اللہ صلی علی محمد و علی آلہ و سلم و بارک علی محمد و علی آلہ و سلم کا صلیت  
 و بارک علی ابراہیمہ و علی آلہ ابراہیمہ انک حمید مجید روایت کیا نسائی نے صحیحہ کبیر  
 اللہ اجعل صلیتک و برکاتک علی محمد و آلہ و سلم کا جعلتہ علی ابراہیمہ انک حمید مجید  
 روایت کیا احمد نے صحیحہ ہارثی اللہ صلی علی محمد و آلہ و سلم کا اصر تان انضی علیہ و صلی علیہ  
 کا نبی ان یصلی علیہ و ذکر کیا اسکو صاحب ترمذی المصطفیٰ صحیحہ نواری اللہ صلی علی محمد و آلہ و سلم  
 صلی علی محمد و آلہ و سلم و رسولک النبی الامی المذی امن تک و بعتک ابک و اعطہ  
 افضل رحمۃ و اتہ الشرف علی خلقک یوم القیمہ تراجمہ خیر الخیر و السلام  
 علیہ و رحمۃ اللہ و برکاتہ شیخ محمد کستہ بین کہ یہ کلمہ صیغہ جو مذکور ہوئے  
 خالین ذکر سلام سے پس چاہیے پڑھنے والے کو کہ یہ کلمہ لا یویس السلام علیک  
 ایہا النبی الکریم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اسواسطہ کہ ذکر صلوٰۃ و سلام  
 اکثر علماء کے نزدیک مکروہ ہے اس آیت شریفہ کے حکم سے یا ایہا الذین امنوا  
 صلی علیہ و سلم و سلمو تسلیما اور رسول مقبول صلی علیہ و سلم نے انہیں جو ذکر سلام نہ فرما

صحیحہ نواری  
 صحیحہ کبیر

صحیحہ نواری  
 صحیحہ کبیر

صحیحہ نواری  
 صحیحہ کبیر

صحیحہ نواری  
 صحیحہ کبیر

[illegible]

قول سید  
قول تیسرا  
قول چوتھا  
قول پانچواں  
قول ستواں  
قول آٹواں  
قول نواں  
قول دسواں





باعت حصول تمامی مقام درستی و دینی و خصوصی آفات دریا و گشتی کے لیے مجرب ہے اقل مرتبہ ہزار کا  
تین سو بار پڑھتے ہیں کہ ایک شخص اپنی حصول حاجت کے لیے ہزار بار پڑھے جسکے ساتھ مامور ہو پس اوپر  
تین سو بار پڑھتی تھی کہ وہ حاجت پوری ہو گئی بعد اسکے وظیفہ اس درود کا تین سو بار مقرر ہو گیا  
کہ اذکر بعض العلماء قائل یہ کہ درود شریف سے زیادہ کوئی وظیفہ نہیں دین و دنیا کی سعادت  
اوس میں ہے جیسا کہ حال اسکا تفصیل بیان ہوا ہے کہ ایک سلطان ہجائی کو چاہا کہ اس درود اعلیٰ کو جانتا ہو  
نہاں ہو ترک نکری اور ہر روز کے لیے چھٹی ہو سکے پڑھنے کے لیے مقرر کرے اور جو وہاں کے اوسکی  
اول و آخر درود شریف ضرور پڑھے کیونکہ جس دعا کے ساتھ کہ درود شریف نہیں ہوتی ہے تو ملائکہ  
درود آسمان کے اوسکے لیے نہیں کہو تھیں اور درود دماغ میں قبول ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ تعالیٰ تعالیٰ تعالیٰ تعالیٰ

### فصل چہتمی

طریقہ رخصت ہونی درین طریقہ سے تمام پڑھو غویابی کے انجو وطن میں

پوشیدہ نہ رہو کہ جب حاجی مرہون شریفین کی زیارتوں سے اور زیارت شریف جناب سید الانام  
علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام اور زیارت ساجد و متاہد نظام سرفراز ہو تو رخصت ہونے کے وقت  
دو گانہ رخصت کا مسجد نبوی میں پڑھے اور جو حضور صلعم کے مسئلے شریف پڑھے کہ تو تین ہفتے  
بعد اسکے آداب زیارت شریف چونہ کو رہو چکے اون سبکو کمال آداب اور امتیاز سے بھلا دے  
اور اپنی سعادت دنیا و آخرت کے لیے اور زیارت شریف کو قبول ہو سکے لیے اور پھر حاضر ہو کر اپنے  
جو چاہو دین و دنیا کی بھلائی سے دعا مانگے اور روضہ اقدس اطرچہ چاکر بعد صلوٰۃ و سلام عرض کرے  
اللهم اننا نسئلك في سفرنا هذا البر والتقوى ومن العمل ما ترضى اللهم لا تنزعنا هذا  
اخر العهد بنبيك وعصيانا وحرمه ونيسر لنا لعلنا ليدركنا الديق والديار واسرنا  
العفو العافدة في الدنيا والاخرة ورحنا الى اهلنا ساكنين آمنين اامين  
رحمتك يا ارحم الراحمين

سما و قوت رخصت ہونے کی

اور وقت رخصت کی چاہیے کہ مبالغہ کرید و زاری میں بہت کرے کہ یہ بہت بڑی علامت قبولیت  
اور نشان امید واری ہے یہاں تک کہ اگر غائبہ کرید و زاری میں نہ ہو سکے تو اپنی سنگدلی پر رستہ  
اور جو باتیں کہ ذوق و شوق و رقت کو پیدا کرتی ہیں دلیلیں یا دلاویجی کہ تیری و زاری میں ہو سکے کہ ہو

علامت قبولیت ہو اور یہ کہ ایک درسا بھی شریعت میں اور ملاؤ دوستی حاصل ہو وکی رفت و زاری کا  
کیا حال بیان کیا جاوے و لیکہ عاشق صابر ہو و دیگر سنگ ست پہن عشق تابعداری ہو و زار فرنگ ست  
غرض پیرے حضور ہی شریف ہو و حضرت کریم ہو و اہل اور جو دوست میر ہو و ان خیرات کرے  
کہ یہ باعث نجات ہو و ہر آفت ہو اور موجب سلامتی ہو و ہر ملامت ہو حتی الامکان اس میں قصور نہ کرے  
پس ملتے وقت ضرور رہے کہ کچھ کچھ اور پھل وغیرہ اپنے دوستوں اور عزیزوں کی بوی مانیہ طبع  
اپنی ساتھ لیوے تاکہ موجب خوشنودی عزیزوں اور دوستوں کا ہو و مثل کچھ دن تجو برقی ہستی کی  
اور خاک شفا اور پانی ساتون کو و دن کا اور تبرکات مثل اس کے ساتھ لیجاو اور ایسی ہی کہ شریعت  
پانی زمزم شریف کا اور سوا اس کے تبرکات ہمراہ لیوے شیخ م کچھ بن کہ اکثر ملنا سپرین کہ مدنیہ  
و مکہ منہ کی خاک اور ایش تھر و غیرہ اوشا دی لیکن ملنا و خفیہ اور بعض شافعیہ کے نزدیک جائز ہے  
جیسی کہ تعریج اسکی جذبہ قلب میں نہ کرے غرض جب اپنی شہر کے پاس ہوئے تو یہ دعا پڑھے  
اللہم انی اسئلک خیرھا و خیر ما فیھا و اعفی عني  
من شرھا و شر اهلہا و شر ما فیہا اللہم جعل لنا قراقرم و سراجا حسنا امنونا  
تائبون لربنا حاکم مدون اور چاہو کہ پہلے ہوئے خبر ہو یاد دی انجو گم والون کو  
کہ وہ استقبال کریں اسکا جب شہرین آوے تو یہ دعا پڑھے لا الہ الا اللہ وحده لا شریک  
لہ الملک ولہ الحمد و علی کل شیء قدیر لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ  
وہم فکھ خزانہ لا خزانہ و احسن حدیث کا شیخ ابو یوسف کہ رات کو نہ داخل ہو گھبرین  
اور نہ یکایک چلا آوے بہترین وقت چاشت کا وقت ہو تا آخر دن تک اور پہلے گھر کے داخل ہوئے  
مسجد میں دو گنا پڑھے اگر وقت مکروہ ہو اور دعا مانگے اور شکر نعمت الہی بجا لاوی کہ خیر و سلامتی ہو  
اور کے اے اللہ الہی بنعمتہ و احسن حدیث کا شیخ ابو یوسف کہ رات کو نہ داخل ہو گھبرین  
تو یاقوت ربنا اوباکہ یغادر علینا حق بکام گھبرین جا کر دو گنا تہنیت المنزل کا پڑھے  
اور جو شخص کہ ملاقات کو آوی او اس کی مصافحہ کرے اور اگر ممانعت کرے تو بھی درست ہے  
اور اگر کوئی عالم یا صلح یا شریف آوے تو اس کے ہاتھ کا بوسہ دینا بھی درست ہو اور جو شخص  
کہ ملاقات کو آوی او اس سے کشادہ پیشانی اور نرمی اور تواضع سے پیش آوے اور دعا کرے

بیان تبرکات مکہ منہ و مدنیہ

اور ہمیشہ بقیتہ الہیہ تبارک و تعالیٰ کی عمارت میں یہ نسبت پہلو کے زیادہ مشغول ہو کر یہ غلام اس کی قبول ہو کر کی اور زیارت کی اور چاہیے کہ اول تبرکات میں خود را تصور اسبیلانہ کو بکجا و اور ہر دم شریف سب اہل محلہ کو جو در باب الدین یہ دولت ملی دین کو دنیا کی مسلمانوں کو نصیب ہو کر زمین داروں میں

### فصل پانچویں

رسول قبول صلح کے غلیظ شریف و حقیر فضل علیہ السلام کے بیان میں

یاد شدہ ہے کہ جو کہ قاعدہ اور دستور یہ ہو کہ جو کوئی حاکم اپنے نائب کو سر فرار کرنا تو ایسی معاملہ از خود اور اس کی ساتھ عمل میں لانا جو کسب لوگ معلوم کریں کہ یہ شخص خصوصاً اور صاحب خاص ملک کا ہے اسکا ساتھ ہر خاصہ بطرحی ملک کو منظور و قبول ہو اور اس کی محبت یا اداوت ملک کی محبت یا اداوت اسکا ساتھ بطرحی پاک پروردگار کے احکم الحاکمین سارے عالم کا جو اپنے خیر حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام کو تمام مخلوقات کی مجتہد رسالت پر گزیدہ فرما کے اپنی انامیں مہربانی کے ساتھ خصوصاً کیا گیا ہے اور یہ کہ کہ یہ پیغمبر محبوب اور مخصوص خالق کون و مکان اور ملک زمین و آسمان کا جو دنیا و ملک کہ اس کی رضا و ردی خدا کی رضا ہے اور اس کی ناخوشی خدا کی ناخوشی ہے پس فیستثنیٰ حضرت کو جو تعالیٰ نے پیشین آدم میں ایک قسم وہ کہ اور نبی بھی آدمین شرکین ہیں لیکن انکو اور نبی اس پر زیادتی اوی و حق اور پیشین حاصل ہے علاوہ اسکے جو کمال ایک ایک نبی کی ذات میں جدا جدا مجموعہ سب حضرت کی ایک ذات مجموعہ صفات میں جمع ہو کر آپ صراط محمد اور گزشتہ کمالات مانہ و عامہ مجموعہ صفات اس انجام کی انفرادہ پر جو سب خاص و عام پر ظاہر ہے اس کی مثال یہ ہو کہ میں نے سیر میں سکا تو میں جدا جدا روشن ہون اور زمین میں کوا ایک مکان میں روشن کرین لو کہ کچھ ترقی روشنی کی ہوگی چنانچہ خلافت اور ملک اور حسن اور خلعت اور کلام و عبادت اور شکر جو آدم و ذوا و ذوالانسیان اور کتب اور زبیر و ہم اور توحی اور قرع علیہم السلام کو جدا جدا کیا یہ سب صفات اور کمال ذات پاک سرور کائنات میں کجا جمع ہوئے اور دوسری قسم وہ کہ مخصوص حضرت مسلم کے ساتھ ہے اور کسی نبی کو آدمین شرکین نہیں ہیں اذی و لایات اور محبوبیت مطلق و صطفیٰ مطلق و ریت و قرب اتم و شفاعت عظمیٰ و جہا و دروغا کے اور کمالات بھی تعریف سیر الشادین اور اس کی شہرہ الشادین میں جو نبی مذکور ہے رسول قبول مسلم کے ساتھ خاص ہیں

اب اس کے تصور پرانیہ شریف شہر کا و تینا گئی جاتی ہے اہل ذوق کو تمام گاہی اور بیداری ہے  
 کہ اولین مخلوقات و نخستین کائنات ذات باریکات اشرف بریات منسل موجودات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ  
 صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے چنانچہ حدیث صحیحین دار و اول صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا  
 کہ سب سے پہلے جو چیز خدا نے پیدا کی وہ نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو یہ بات بالافاق ثابت ہے  
 کہ حق تعالیٰ نے اپنے نور سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا اور اس نور کو تمام مخلوقات کا نور  
 اس نور کو نور کا بیان یوں ہے کہ جب ہر مخلوق تکوید کان اللہ ولہد لیکن معہ شئی نہ چاہا  
 کہ ایک آئینہ خدا نما بنا کر وہ زمین صورت جمال کمال اسماء و صفاتی کی کجی نور تو بڑی کثیف  
 ایک حصہ کو مخصوص بنظر ربوبیت فرما کے ارشاد کیا کن محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ہونا  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوس سر کنون سے ہاں مثال امر کن ٹیکون مثل ستون مجاب غلخت تک بلند ہو کر  
 نہایت اوج و عروجین ارادت زمین اطاعت پر کہ کہ سجدہ کیا اور احمد اللہ کما حق تعالیٰ نے فرمایا  
 اسید اسے یعنی چمکو پیدا کیا اور تیرا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا ابتدا خلق کی گرونگامین تجھے  
 اور انہما رسولوں کی گرونگامین چمکو کتب مقبرہ زمین وار و ہوا کہ اوس وقت حضرت صلعم فرما سجدہ میں فرمایا  
 یا رب خطب لی امتی یعنی اے پروردگار بخش تو واسطے میری امت کو حق تعالیٰ نے فرمایا  
 وھبتک امتک جامعہ امتک بخشا میں تیری امت کو سبب بڑی امت تیری کہے اور فرمایا  
 حق تعالیٰ نے اشدھن ایاہ انکئی ان حبیبی کا میں نے امتک خدا لو کہ کاف کی کہتے ہیں  
 بوضر القیاس سے گواہ رہو شتمو میرے کہ دوست میرا نہ جھولا اپنی امت کو وقت پرید الیش  
 چمکو کہ جو لگا اپنی امت کو دن قیامت کی یا رب صل علی سلمہ و اعدائہ علی علیہ علیہ  
 خیر المخلوق کلھم تصویر حلیہ شریف اہل حدیث تحریر فرما زمین کہ قد بارک بامام  
 یعنی بہت بلند و دراز اور نہ قصیر و کوتاہ باوجود اسکے آپ کے قامت رضا کا یہ سجدہ رکھا کہ جب آپ کے  
 ایلان سب و میون میں تو آپ کا قد مبارک بلند نظر آتا اور کیا قد حضرت کی قامت شریف کو زیادہ بلند  
 و درجہ حضور سدا ارشاد و ہدایت پر جلوہ فرما ہوتے تو تمام جماعت میں سر مبارک بلند اور درجہ  
 ملامت یہ کہ غیرت الہی آپ کا ہمسرہ پیدا کیا یا تمک کہ آپ کا سایہ بھی نہ تھا ماشائے ہمسری و برابر کیا  
 دوسرے ظاہر نہ ہو اور نہ ہونا سایہ کا دلیل روشن اس بات پر جو کسی چیز کو خدا نے آپ کا منسل پیدا کیا

بجائے  
 حلیہ شریف

سرمبارک تبرک تھا اور بزرگی سر کی دلیل زیادتی عقل اور تیزی فکر کی ہی نسبت قوت امان کے  
 کہ حال جو ہر عقل ہے اور مراد بزرگی سرمبارک سے یہ سمجھنا چاہیے کہ خارج حد اقدال سے تھا  
 اور یہ قاعدہ کلیہ تمام اعضاء جسم شریف میں محفوظ رہے کہ کمال اقدال خلقت میں جو سرمبارک  
 حضور کے سرمبارک کے گونگہ واسے نہ نرم و نہ خشک یعنی سیدھی کہ اصول پنج نہ کھٹے ہوں اور بہت چہرہ دار  
 اور سخت جیسو پیشوں کے ہوتے ہیں ملک در میان میں تھو اور پیشین و شہود کی اونسی ہر وقت آتی تھیں  
 اور ہر وقت فور سے چمکتے تھو اور آپ کے بالوں کا یہ سبز و تھا کہ جب او کو دھو کہ ہمار کو بلا تو فوراً آسمان ہوتی  
 اور درازی موی سر گاہی کان مبارک تک اور کبھی کندہ مبارک تک اور کبھی در میان کان در کندہ مبارک تک  
 اور کبھی موی شریف کو اطراف سر پہ چھوڑ دیتا اور کبھی فرق فرماتے مسکوزبان ہوتی میں فرق اور پیشین  
 انگ کتہ بین اور یہ سخت حضرت امیر المومنین کی بہت اور دو جانب دو گیسو او گاہی دو طرف چاہیے  
 چھوڑے تھو حدیث ام المومنین و ابودہود کہ جب حضرت کہ منظر میں تشریف لائے تو ان کے چہرے مبارک چھوڑے  
 ف سے بال رکھنا سخت اور عادت نہ بدعت کی ہے لیکن چاہیے کہ نمبر کی بالوں کی رکھے  
 یعنی تیل ڈالے اور کلن کرے حضرت اس کا بہت اہتمام فرماتے تھے اور جسے بال کہ تہ ایشان در آب کھتر  
 مانوش ہوتے اور مسکو کو آپ رات دن بانی سوار سے میں مشغول باقر اوس کو بھی آپ بیزار ہوتے  
 غرض اقدال آپ کو پسند تھا اور خلق سرمبارک کا یعنی عبادت سواج اور عروس کے ثابت عین ہوا  
 روئی شریف حضور کا آئینہ جمال الہی اور مرآت انوار استغناء تھا صحیح بخاری اور صحیح مسلم  
 برابر بن ناریت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوب رو اور جو خورین مردم  
 اور حدیث حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ آیا ہے کہ میں دیکھا میں نے کسی چیز کو بہتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 اس حدیث میں اشارہ ہے کہ من اور نبی حضرت مسلم کے جمال با کمال کی غالب اور مستحق  
 سب اشیاء پر تھی کوئی چیز دنیا میں ایسی نہیں کہ جس کا من اور نبی برابر بن و نبی حضرت مسلم کی ہو  
 اور فرمایا حضرت ابو ہریرہ کہ ہے کہ ایسا چہرہ آفکار روشن اور تابان تھا کہ گویا آفتاب اوسمین سیر کرنا کر  
 اور سر ہی میں تھیں کہ جب تو دیکھ کر آپ کے چہرہ کو دیکھ کر تو گویا آفتاب طلوع کرنا ہے  
 اقداد میں تشبیہ بیان روئی اور اشراق و لہان روئی مبارک کا چار حدیث بخاری میں وارد ہے  
 کہ پیر چہرہ ابن عابدی کہ تھا روئی شریف حضرت مسلم کا مانند شمع کے کہ انہیں بلکہ شمع مثل نمبر

سرمبارک  
 سبب مبارک

بالیں سر کی بالوں کو کھینچنا

روئی شریف

ظاہر ہے کہ تشبیہ شمشیر میں منو تدویر قوت ہو فرماتے اور قمر جامع لعلان اور تدویر د و نون کا ہوا سوا  
 تشبیہ شمشیر کو طرف قمر کے عدول کیا علامہ اعاذیث صلیح میں تشبیہ چہرہ مبارک کی کئی چیزوں کو ساتھ دیتے  
 یعنی آفتاب مانتاب شمشیر آئینہ ماہ شب چارچم پارہ قمر بالہ ماہ اور مقصود ان تشبیہوں کو بوقت احسان و  
 اور تدویر چہرہ مبارک کی ہو لیکن الجملہ انسانی چہرہ چاہے کہ تدویر چہرہ مبارک کی اعتدال کو ساتھ تھی  
 یعنی چہرہ نورانی فی الجملہ گول تھا اور بہت دراز نہ تھا اور غائر و تیار تھا یہ مختلفہ میں یہ ہے کہ چہرہ شریف پاک  
 جامع صفت حسن جمال تھا اور تین کرتا چاہیے کہ یہ سب تشبیہات بطرز شعراء اور موافق عرف  
 و عادت کے ہیں ورنہ حقیقت میں کوئی فیروز دنیا میں مائل صفات خلقیہ اور غالیہ حضرت کی نہیں ہے  
 جیسے کہ مدارج النبوة میں تحقیق اسکی بخوبی مذکور ہے اور لون چہرہ نورانی کا سفیدی مائل غبار  
 اور بیکہ کی ایک چہرہ مبارک تھی کہ گاہ زمین شہرتی تھی اور چہرہ و ایک مائل آئینہ صاف اور روشن تھا  
 کہ مکن ہر چیز کا اوسمین معلوم ہوتا بلکہ صفائی اس آئینہ خدا کی بے شک پہنچی تھی کہ صورت نور خدا کی  
 صاف اوسمین نظر آتی تھی چنانچہ حدیث شریفین صحت کرائی خستہ لہے الحسب  
 کاشع اس رمز کی ہے اللھم صل علی محمد و آلہ علی قدر حسنہ و جمالہ  
 بعض روایات میں وارد ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رنہ فر جناب رسول قبول علی اللہ علیہ وسلم جو چھا  
 کہ آب زیادہ خوبصورت ہیں یا یوسفؑ آپ فرمایا انا احسن و انھی یوسفؑ اصبرہ میں ملح ہوں  
 یعنی گور بابا بلکہ نبی اور بہائی میرے یوسفؑ خوب گورے تجھ کو ازل نکات کو دکھا ہے کہ آپ کے  
 بانگ ہونے میں یہ کہتے تھے کہ تم کی یہ خاصیت ہے کہ دوسری کو آپسک لیتا ہے مصرعہ  
 ہر چیز کہ در کان نمک رفت نمک شد و اد بھی لکھا کہ کو مرزا کہ دینا ہو چونکہ اللہ جل جلالہ کو  
 منظور تھا کہ ایک عالم کو آپ کی کیفیت کی معرفت کر دے اور خلق کو آپ کے سبب و با مذاق معرفت کر دے  
 اور ظاہر عزوان باطن کا ہوتا ہو لہذا رنگ مبارک میں ملاحت عنایت ہوئی چہرہ نوران کہین  
 کہ انوار و تجلیات الہی ہو مالا مال تھی مانند جود مول عشاق و افح اور کشادہ تھی کعب بن مالک سے  
 روایت ہے کہ جب میں ایک پیشانی میں پڑتی رہا معلوم ہوتا کہ گویا جاندا کا مکڑا ہے اور خوشبو  
 ایک پیشانی نور افشان کی مشک عنبر و عطران گلاب عطر سے زیادہ تھی چنانچہ عورتیں بجای خوشبو  
 اور عطریات کو آپ کے پیشانی مبارک کی پیشتے کو بدھیں اور بالونین مٹی تھیں منتقل ہو کر ایک عورت پر

بیان  
 نور چہرہ نورانی

بیہق  
 چہرہ نورانی

او سیکرہ و ذریعہ اپنی دفتر کے خوشبو میسر نوئی حضرت کی خدمت میں آئی اور ایک طرفت میں آب کی  
 جبین مبارک سے چند قطر عرق کے لپکا کر اس دھن کے پر نہیں ملے کسی پشت تک ابو کی اولاد میں  
 و بی بی خود شہزادی ریحی امیر و مبارک آپ کی قریب پر پیچ سگی شل کمان گویا عراب بود مارون  
 اور عاشقوں کی نجی اور عبارت انادیت کی اس مقام میں مختلف واقعہ ہیں جس احادیث میں علی ہوئی  
 اور بعض میں غیر علی ہوئی وارد ہوئی اور وجہ تطبیق یہ کہ بعد اعتدال نحو اور در میان دونوں پر چار  
 ایک رگ تھی کہ حالت خضیر میں نمود ہوتی اور صورت خد کے قہر کی اوس نظر آتی کہ گویا میں مبارک  
 آپ کی کہ ہر وقت نظارہ حق میں مشغول تھیں سیاہی اور سفیدی او کی بعد استدال تھی اور نور و رخ  
 اوشین خوشنالی کے ساتھ نمودار تھے اور روایات حدیث اس باب میں بھی مختلف وارد ہیں  
 بعض روایات میں وارد ہوا عظیم العینین یعنی بزرگ چشم اور ایک روایت میں وارد  
 اشکل العینین فاشکله بضم شین بوجہ سرخی کہ سفیدی نہ تھی کہ وہاں بعض روایات  
 آیا ہے اشکل العینین شملہ سرخی کہ سیاہی میں ہوتا ہوا دونوں مشغولوں کی آنکھ کی نور میں  
 تر گس شملہ باندھا ہو لیکن مشغول حدیث کہ نزدیک اشکل العینین جو اشکل وہ چیز کہ او میں  
 اور سفید بانی ہو یا وہ چیز کہ سفیدی او کی داخل سرخی ہوا اور بعض روایات میں ادج العینین  
 وارد ہوا و ج بہت سیاہ چشم کو کہتے ہیں اور قاموس میں معنی فرخ چشم بھی اعتبار کیا ہے  
 او گھل العینین بھی آیا ہے معنی آنکھیں آپ کی ایسی تھیں کہ گویا سرمہ لگا ہوا ہو اور اگر چشم  
 مشغولوں کی آنکھ کی تعریف میں مشہور ہے حاصل یہ کہ جو وصف آنکھ میں ہونی چاہیے  
 وہ سب بلا تفسیر حضور کی آنکھ میں جمع تھیں اور وجہ تطبیق ان روایات میں باعتبار جماعت  
 تصور کرنا چاہیے بخاری فی ابواب غیاسی و او بقی نے حضرت عائشہ صدیقہ سرورایت کی  
 کہ حضرت اندر میرے میں ایسا دیکھتے تھے جیسے روشنی میں یعنی اندر میرے اور وہاں سے میں  
 برابر نظر آتا تھا اور لکھا ہے کہ حضرت کی نظر پیشرو اور پس پشت برابر تھی یعنی اگر اوپر بچھو  
 برابر دیکھتے تھے چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہوا کہ حضرت مقدیون سے فرماتے  
 کہ سبقت نہ کرو مجھے رکوع اور سجدہ میں کہ میں ٹکواؤں گے اور پیچھے سے کیساں دیکھتا ہوں  
 فی الحقیقت یہ کہ قلب نور منظر احاطہ اور وسعت اور ان مقولات میں لکھتا تھا اس طرح ہے

بسیان  
امیر و مبارک

بسیان  
چشم مبارک



ایک ایک گنگہ کو احاطہ اور وسعت احساس محسوسات میں حاصل تھی کہ شش بہت کو حضرت مسلم کی  
 نظر مبارک کر رہو برو حکم ایک بہت کا تجاہر روایت صحیح ثابت ہے کہ حضرت شریک تبار کو گیارہ بار  
 دیکھتے تھے اور بوقت بنام مسجد مدینہ طیبہ میں آپسے قبلہ کو چشم سر دیکھ کر سمت قبلہ درست فرمائی  
 اور آپ کی نظر زمین کی طرف زیادہ رہتی تھی اور یہ جو حدیث میں وارد ہو کہ نگاہ آپ کی بجانب آسمان تھی  
 مراد اس ہی حالت انتظار روحی اور انجمنی نگاہ رکھنا حالت روزمرہ تھی اور سبب کا حیا اور حضور ہے  
 اور اکثر نظر آپ کی ملاحظہ تھا یعنی گوشہ چشم سے دیکھنا اور باعث اسکانہایت حیا اور وقار ہے  
 عرض جو فصل آپ کا تھا وہ محبوب اور محمود اور مطبوع تھا بلکہ میں مبارک آپ کی دراز کمال آرائش  
 و زیبائش تھیں چنانچہ وارد ہوا اطلاق الہی شفا کر سببے صاحب پلکوں دراز کے  
 گوش مبارک نہایت مناسب اور خوبصورت تھی اور نگاہ یہ معجزہ تھا کہ دور و نزدیک سے  
 برابر سنتے تھے حدیث شریف میں وارد ہو کہ میں دیکھتا ہوں اوس چیز کو کہ تم نہیں دیکھتے  
 اور سنتا ہوں اوس چیز کو کہ تم نہیں سنتے اور بھی ایک حدیث میں وارد ہو کہ ایک دن آپ  
 جمع صحابہ کرام میں بیٹھے تھے ناگاہ آپ کی طرف آسمان کے نظر کو کسے فرمایا کہ اس وقت میں آسمان کے  
 دروازہ مکہ لہو کی آواز سنی اور یہ دروازہ آگے کہی نہیں کھلتا تھا اور اوس دروازہ سے شتر ہزار شتر  
 واسطی متابعت نزول سورۃ انعام کے اور تری اس مقام پر حضرت مسلم کی قوت شنوائی اور بینائی  
 دونوں معلوم کیا جا ہی اور لکھا ہے کہ بیداری اور خواب میں آپ برابر سنتے تھے حدیث شریف میں وارد ہو  
 کہ آپ فرمایا کہ انھیں میری سوتی ہیں اور دل جانتا ہوں کہ اسی وجہ سے حضرت مسلم کا خوابنا نفس منونہ تھا  
 یعنی مبارک بلند تھی اور اوپر نور کا اور بھارتھا یعنی وہ بلندی شعلہ نور کی تھی جو بلند نظر  
 آتی تھی رخسارہ شریف آپ کے نرم و نازک کمال نظارت و لطافت اور نہایت آہستہ تاب  
 شمع گہلا و بہشت تھی اور ایسے چمکتے تھے نورانی سے کہ روشنی چاند کی اوسکے سامنے شرابی تھی  
 وہاں مبارک کشادہ تھا یعنی نہایت تنگ کہ بدنام ہونے تھا حدیث باثر میں وارد ہوا  
 کہ تھی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ضلیح الفسہ یعنی فرخ و بان گنگہ کشادگی دین شریف میں  
 یہ ہے کہ دست دین نزدیک عرب کو مردوں میں صمدی اور تنگی دین خوبی عورتوں کی ہے  
 اور تنگ دینی کو کہ شتر مشقوتوں کی تعریف میں اعتبار کر لیں گو یا مرد و عورت و بیکہ و عورت و بیکہ میں

بسیار  
 مبارک  
 گوشت مبارک

بیان نہایت  
 بیان نہایت  
 بیان نہایت

بیان احباب دین شریف

احباب دین شریف تنہا چار اور دو اور دو دل عاشق زار تھا منسل باو سینج معجزات  
 او سکھ کنوین پنا پیر روز خیر حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی آنکھیں کبھی تمکین حضرت مسلم سے  
 احباب دین مبارک سے او کی آنکھوں میں ذالانی الفوری جمی ہو گئیں اور ایک بار سلطان مشیر خواجہ کو  
 حضرت مسلم کی خدمت میں لای حضرت مسلم نے اپنا آب و دین او کے منہ میں ڈالا اس قدر سیراب ہو  
 کہ تمام روز دودہ نہ مارا حضرت امام حسین پیاسے تھے حضرت مسلم نے زبان شریف اذکر دین میں لکھی  
 او بخون کی اسکو چو سپاس جاتی رہی اور تمام روز سیراب رہو روزہ حدیث یہ ایک کنواں تھا  
 کہ کثرت پانی بھر سے خالی ہو گیا اور پانی او میں باقی نہ رہا جب یہ حال حضرت مسلم کو دیا تو پیر  
 نو اوں کنوین پر تشریف لائو اور پانی طلب کر کے کھٹی اچھڑ دین مبارک سے اوں کنوین میں جوالی  
 اور فریاد ایک ساعت توقف کر پھر کنواں جوش میں آیا سب آدمیوں اور بانو رونا لڑائی بیا  
 جب تک وہاں تمام رہا پانی کم ہوا اور حضرت مسلم کے پاس ایک کنوین سے پانی کا ڈول بھر کر لائے  
 آ پڑ اوں ڈول سے پانی پیا اور آب دین شریف سے اوں میں ڈالا پیر اوں ڈول کی بانیکو اوں کنوین میں  
 ڈالا تو اوں کنوین کے پانی سے بوی مشک آئی لگی اور ارض بن مالک کی گھر میں کنواں تھا  
 کہ اسکا پانی کھاری تھا او میں ایک قطرہ آب دین حضرت مسلم کا ڈالا وہ کھاری پانی ایسا شیریں ہو گیا  
 کہ مدینہ شریف میں اوں کے مثل دوسرا تھا اور اس طرح کے معجزے بہت سے کتب میر میں لکھے ہیں  
 اور عرق شریف ایسا خوشبودار تھا کہ معنی بی بیوں نے شیشہ میں کر رکھا تھا وہ ٹوٹ کر بجای مگر  
 لگا دیتی تھیں سب خوشبودار ہو جی وہ کسی خوشبودار سے کہتی تھی جس کو چہ میں آپ کل باڑ اوں سے  
 خوشبودار آتی پھا نک کہ پھر جو وہاں نکلتا خوشبودار ہوتا کہ آپ اوں سے تشریف لے گئے ہیں  
 اور آپ جہان فضا کو جاہت کو پیٹتے تھے وہاں سے خوشبودار آتی اور نہ میں آپ کو خلد کھپا لیتی دیشاب میں  
 آپ کو قدرت اور بد بو نہ تھی رات میں ایک بار بہترین میں آ پڑ پشاب کیا تمام امین خود کو کوئی دیا  
 مطلق نہ جانا کہ پشاب تھا آپ کو فرمایا کہ تیرا پیٹ کبھی نہ کھیا اسکو اسکو نکلے لکھا ہے کہ بول دہراز  
 آپا نہیں نہ تھا نہ پانی شاخ بخاری لکھا ہے اور لکھا ہے کہ نہ بہب معلوم امام اعظم کا یہی ہے  
 دندان نور افشان کشادہ اور نہایت روشن اور چمکتے تھے بوقت کلام کو یا تو جھڑتا تھا یا پتہ  
 مچلکا اسنان اور مچلکا الشنان حدیث شریف میں وارد ہے کہ دانت آپ کے

بیان نور دین شریف

چند روز اور کشادہ ہو اور حکمت امین پرستی کہ شعلہ تجلیات کہ دل نور منیر میں جلوہ گر تھی  
 را کشادگی دندان مبارک کی چہرہ شریف پر نور افشان رہی اور حدیث ابن عباس میں وارد  
 کہ جب حضرت ہونٹ کھول کر بات کرتے دیکھا جانا کہ کشادگی و دو دانہ تون اگلے سے نور نکلتا ہے  
 اور طبرانی نے اوسطین روایت کی کہ ہونٹ حضرت صلعم کے منہ زبان شریف اور آسن اور الطف  
 سب دمیون کے ہونٹوں سے تھے **عادوات شریف** سے اکثر اوقات میں قسم تھا میں یہاں وہی  
 ٹھہر رہا ہے اور حد ضحک کی یہ کہ کہ دانت خوش ہوئے میں ظاہر ہوں اور آواز  
 بلند ہو اور اگر آواز اس حالت میں گوش زد ہو او کو قہقہہ کہتے ہیں اور اگر آواز اصلا پیدا نہ ہو  
 وہ ہم کو جبکہ ہندی زبان میں مسکراتا ہوتا ہے یہیں خلاصہ یہ کہ خندہ حضرت صلعم کا اکثر اوقات  
 اور احوال میں زیادہ ہم کو نہ تھا اور کثر حد ضحک کو پہونچا ہوا لیکن قہقہہ ہرگز ثابت نہیں  
 حضرت عائشہ صدیقہ کہتی ہیں کہ میں نے نہیں دیکھا حضرت صلعم کو ہنسنا اس طرح کہ دیکھو جانیں کہ وہ کچھ  
**ف** لہو ات بفتحات جمع مات بفتح لام ہی منی اور سکے بارہ گوشت کا اعلیٰ مخدوم تھا ہنسی سے  
 اور مراد اس حدیث سے نفی قہقہہ کی ہے اور ہمیشہ تھو حضرت کشادہ رو او خندہ پیشانی ہیتی ہے  
 ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت صلعم ہنستے تھے دیوار میں دوشن ہو باتیں اور نور تو نکلا  
 دیواروں پر ایسا پڑتا جیسے عکس قباب اور گریہ حضرت حبش ٹھہک سے تھا میں نے وہ نہیں  
 آواز بلند نہ ہوتی فقط آنسو آنکھوں کی حالت گریہ میں کرتے تھے اور سینہ شریف سے  
 ایک آواز مانتا جوش دیک مسی کے سنی مانی اور بے گریہ حضرت شفقت اور رحمت است تھی  
 اور اکثر قراخید کے سننے سے اور کبھی نماز شب میں روتے تھو **صوت شریف** اس میں  
 کان احسن الناس صوتا و اخلاص یعنی تھو حضرت صلعم بہترین مردم از روی آواز  
 اور شیرین تر آدمیوں کے از روی کلام کے کوئی آدمی مانند حضرت صلعم کے خوشہ شمس آواز  
 اور خوش کلام نہ تھا اور اصدق الناس لہجۃ کہ آپ کے وصف کلام میں دہار ہے  
 مراد اس سے یہ کہ زبان شریف راست تر اور درست تر زبانوں کی حکم نماز حروف میں  
 اور صدق کچھ یعنی فصاحت آقا جواہر بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے سنا تھا کہ کسی نے یہ کہ  
 مگر خوش آواز نا آگیا تھا یہی پیغمبر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

بیان  
 عادوات شریف

بیان  
 گریہ حضرت کا

بیان  
 صوت شریف

خوش و اور خوش آواز زیادہ تر سب سے اور آواز مبارک جو کلفت پہنچتی تھی اوس مقام تک کہ زبان  
کیسی آواز پہنچتی نہ تھی خاصہ خطبہ پڑھتے ہیں جو وعظ و نصیحت غرضی کے مستدر آور بہت ہوتی  
کہ سورتین اور کمرن میں سنتی تھیں اور جب خطبہ پڑھا میفرایا تم حج میں سب آؤ میں نے سنتے  
حضرت مسلم کی آواز پر سنازل میں سنی اور دور و نزدیک جو کوئی شخص نہ تھا کہ جسکے کان میں  
آجکی آواز نہ پہنچی ہو اور وہ جو حدیث شریف میں آیا کہ حضرت بنی بنی خطبہ پڑھتے تھے  
اور بنیاب امیر کو تعبیر کرتے تھے مراد اوس کو تفسیر و توضیح کلام شریف تھی نہ سننا آواز کا  
فصاحت لسان کو تینیت جو افع الکلمہ اس باب میں وارد ہو گا وہیں قیاس  
خارج ہو چکا ہے کہ کیونکہ فصیح و بلیغ زیادہ آپ ہی میں کیا ایک بار حضرت عمرؓ نے پوچھا  
کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمارے درمیان کچھ باہر نہیں گئے اور کوئی فصیح و بلیغ ہمارے حج میں اور مقام  
نہیں آیا اس قدر فصاحت آپ کو کہاں سے حاصل ہوئی فرمایا کہ زبان حضرت اسماعیلؑ عموؤ مذکور ہوئی تھی  
لاؤ حضرت جبریلؑ میرے پاس اوس زبان کو اور سنو اور سکو یاد کر لیا اور فرمایا اذہنی ما سنے  
فاحسن تاکہ جیسے میں نے اوب سکھایا جبکہ میرے رب نے اونیپ کیا میرے اوب کو علم عظیم  
کہ متعلق علم فصاحت و بلاغت ہی اوس کو دینے کے میں اور فرمایا کہ پرورش پاتی میں نے نبی محمدؐ  
کو جن کے تو ہم حضرت کی رضو علیہ السلام کی تھی یہ قیاد فصیح عرب مشہور تھا اور کلام شریف ایسا تھا  
مفصل میں ہوتا تھا کہ اگر سامع چاہتا تو بعد ازاں آپ کے کلمات کو شمار کر لیتا اور مقام احتیاط میں  
ایک ایک کلمہ کو تو میں نہیں بار فرماتے تھے تائسنتہ والا خوب سمجھ لے اور یہ طرز بیان ہمیشہ تھا تو تھا  
نیز تائہ بافتخا غنم سامع کلام کو بنگار ارشاد کرتے تھے اور فصاحت میں کلام شریف سے ہر  
کہ حدیث شریف میں وارد ہو اوتیت جوامع الکلمہ میں دے گئے ہیں جبکہ کلام عام و  
جوامع الکلمہ سے یہ کہ حفظ تھوری اور میں نے ہمیشہ ہوں اہل حدیث نے حضرت کے جوامع الکلمہ  
سے جمع کر کے کتابیں اور دفتر میں کیے ہیں ریش مبارک طویل عرض میں یہ طریقہ  
بجہری ہوئی اور خوب کچھ کمال زیبا میں تھیں حدیث ابن ابی مرزوق کا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
علیہ وسلم کتب اللہ الحیۃ مراد اوستہ ابوہ الداد و عامہ ابوہ کا ہے اور شتائی تائی غنیاس نے نقل  
ہو کہ ابوہ لرش مبارک نے سینہ شریف بھر لیا تھا اور دراز می رسید مبارک میں تدریس میں ثابت میں

و طاعت النبی میں لکھا ہے کہ ریش مبارک بقدر چار انگشت از روی خلقت کے نشی استدر سے کہ اور  
 زیادہ نہیں ہوتی تھی حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ اس روایت کی سند ذی نہیں  
 باقی اور اس سال لکھیہ موجب حسن جمال ہی خصوصاً اس سے متعلق کہ انبوء ہوا یہ روایت غلام  
 او کو ہے کہ شہادت ہی بدامن سے منقول ہے اور خلافت روایت ترمذی کے ہر کتاب مذکور میں وارد ہوا  
 کہ حضرت لیتے تھے ریش مبارک کو طول و عرض سے کہ برابر ہوا و اس پر ہوا اور مچھون مبارک کو بھی  
 برابر فرماتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے کہ جو کوئی نہ کالی اپنی مچھون کو دو جسے نہیں اور مچھون میں ہوا  
 ہوا کہ حضرت نے فرمایا خالفت کرد مشرکوں کی اور ایک روایت میں مچھون دراز کرد و اڑھون کو  
 اور پست کرد و مچھون کو اور مبالغہ کر پست کرنے مچھون میں اور نافع نے ابن عمر سے روایت کی  
 کہ فرمایا رسول مقبول صلم نے مبالغہ کر قطع اور پست کرنے مچھون میں اور چھوڑ دو اڑھون کو  
 اونکے حال پر عرض قصر اور اس سال لکھیہ میں خلافت روایت ہی لیکن ہموال اکثر مشائخ اور اس سال  
 اس سال ہی اور منقول ہے کہ ریش مبارک حضرت علی نے اونکے سینہ کو چڑھایا اور اس طرح حضرت  
 عمر و حضرت عثمان کی ریش مبارک تھی اس طرح جناب قطب العالمین حمید بن محمد سجائی کی بھی ریش  
 مبارک طول و عرض تھی یہ سب درج النبوة میں مذکور ہے اور حضرت کے خضاب کرنے میں ہلاکو  
 اختلاف ہی تحقیق یہ ہے کہ آپ نے خضاب نہیں کیا اسکا واسطہ کہ سفیدی حضرت کو سویا اور اور سفیدی مبارک کی  
 مہضاب کو نہیں پہنچی تھی چنانچہ تمام سر اور ریش مبارک میں چوہہ یا سترہ یا اٹھارہ بال سفید ہوتے  
 تھے ہر فرقہ میں سے کم تھے پس جب آپ روضہ ڈالتے تو سفیدی بالوں کی پوشیدہ ہو جاتی  
 پھر حاجت خضاب کی نہ تھی انس بن مالک سے روایت ہے کہ ریش مبارک میں چاند بال سفید تھے  
 اگر مانتا میں گن لیتا اور اس قدر آپ کے سر مبارک میں عرض تحقیق محققین کی ہے کہ آپ نے  
 خضاب نہیں فرمایا اور جو احادیث کہ ولایت خضاب پر کرتی ہیں وہ باطل ہیں چنانچہ قائلین خضاب  
 جو کہتے ہیں کہ کمال حضرت انس نے بالوں شریف کو کہ اونکے پاس تھے وہ خضاب کیے ہوئے  
 تھے جواب اسکا یہ ہے کہ وہ مضمضوب نہ تھے بلکہ ممنوع و مخلوق طیب کے تھے ایسے معلوم ہوئے  
 تھے کہ گویا خضاب کیے ہوئے ہیں اور احتمال ہے کہ حضرت انس نے اونکو خضاب کیا ہوتا حکم  
 ہوا وہ بن اور برنگ ٹھہرین و اور ہوا کہ آپ مچھون اور اخن جھجھ کے دن کاٹتے تھے اور خضاب

کتاب  
 بیان حدیث  
 حضرت

بیان حدیث  
 حضرت

روایات میں بخیرینہ آیا ہے اور کیفیت ناخن تراشی میں کچھ ثبات نہیں لیکن اس قدر کہ ابتدا شبانچہ  
سے کرتے اور ختم سیدھے اتمہ کی نرنگت پر فرماتے اور مسدک اور کنگھی آپ کے پاس  
سے جدا نہیں ہوتی تھی اور جب آپ تیل لگاتے ریش مبارک میں تو کنگھی فرماتے اور  
آئینہ میں جمال حق نما اور صورت حق نما ملاحظہ فرماتے صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ علیٰ وسلم  
وجاہہ گردن شریعت رشک دنیا سے بہشت کمال خوبی مدخل پر خشان و خشان تھا  
اور اس قدر صفائی اور آب و تاب رکھتی تھی کہ آئینہ جسکی صفائی کے رو برو مشرہود تھا گو ما  
جانی کا کاکر تصویر کا عالم تھا حدیث ابن ابی نائل میں آیا ہے کہ کان عنقه جید دمیہ فی صفۃ  
الفضۃ یعنی تھی گردن آپ کی گردن دمیہ کی صفائی چاندی میں دمیہ وال کے پیش سے  
بت کہ کہتے ہیں کہ بنایا ہو عاج سے کدافی النہایہ اور صاحب قاموس کہتے ہیں کہ راقم نے یہ  
سے اور مقصود تشبیہ سے فقط مبالغہ صفت میں اور حسین بن اور ماشیہ شامل وغیرہ یہ کہ دمیہ بنی  
غزال یا ابو برہ کے لکھا ہے لیکن سند اسکی کتب ثبوت میں نہیں ملتی مثلاً نے مبارک اوپے پونچ  
اونپر مال اور دونوں میں کچھ برائی تھی چنانچہ اس کے بیان میں بعد ما بین اللینکین وارد ہے  
یعنی در بیان دونوں شانوں کے بعد درست تھی اور بعضوں کے بعد یعنی تصغیر فرمایا ہے اور بعضوں نے  
اسکو بدیع الصدق تفسیر کیا ہے عرض صدق چھٹ گانہ ہے لیکن ان دونوں وصفوں میں تلازم  
یعنی ایک دوسرے کو لازم ہے بغیر شریعت کمال سفیدی سے ہر رنگ تمام بدن کے تھی اور یہ  
از جملہ محاسن و خواص حضرت سے ہے کہ بغیر بیسوں کی مائل لبیاسی ہوتی ہے اور بعضوں نے لکھا ہے  
کہ بال آپ کی بغیر میں نہ تھے اور بغیر کے نزدیک تھے اور آپ کی بغیر سے خوشبو مشک کی تھی  
تھی چنانچہ بعض صحابہ سے روایت ہے کہ آپ نے مجھ کو اپنے ساتھ لایا تو حضرت کی بغیر شریعت کا  
پسینہ میں نے سوگھا خوشبوی مشک کی اور اس سے آتی تھی سینہ مبارک چڑا اور دھجہ اتھا  
فانی اس ترکیب میں یہ ہے کہ سینہ مبارک جمیع علوم و معارف اور منبع تجلیات اور معدن سرور و اظہار  
تھا اس سبب وسعت اور نشاط کی مناسب ہوئی کہ وسعت طرف بقدر وسعت نظر میں چاہیے کہ اس وسعت  
خفا کی حق تعالیٰ قرآن مجید میں یا و لا تاملوا فی اللہ فی شرح لک صدقہ شک مبارک نہایت  
مبارک برابر سینہ کے تھا چنانچہ حدیث شریف میں دارہو اسواء البطن و الصدک یعنی برابر شکم

سورۃ شریف

سورۃ شریف

سورۃ شریف

سورۃ شریف

سورۃ شریف

اور سینہ زاد اس کے ہوا جب حدیث ام ابی بنی آیا ہے کہ دیکھا میں نے حکم مبارک رسول مقبول صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کو گویا توڑا سہا بالائی کید مگر نہ کیے ہوئے رکھے ہیں یہ کیا یہ کمال غری و صفائی سے ہے اور  
حدیث ابن مالک میں آیا ہے کہ دقیق السیرۃ و مسرتہم کے زبر سے اور سین ساکن اور بے کے  
پیش سے وہ بالی ہیں کہ اوپر سینہ سے ٹانف ہوں اور بار یک ہوں یعنی بالوں کا ایک خط بار یک  
لہذا اجزائی سینہ سے ٹانف و سنگاری نقاشی ازل سے کھنچا تھا باقی سینہ اور شکم صاف تھا  
لہذا حدیث شریف میں وارد ہوا عادی الذی یبہن والبطن سوی ذلک یعنی سوا اوس  
خط بار یک بالوں کے کہ جسکو منہ و اول میں چھاتی اور پیٹ پر کوئی بال نہ تھا پشت مبارک  
آپ کی گویا تفرہ گداختہ تھی یعنی نہایت سفید اور صاف ہوا تھی او اسخوان شانہ مغربہ طار  
پر گوشت تھی اور دونوں شانوں میں مہر نبوت تھی چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہوا وہیں کتبہ  
خاتم النبۃ و هو خاتم النبیین یعنی در بیان دونوں شانوں کے مہر نبوت تھی اور آخر خاتم الانبیاء  
ہیں اور وہ ایک چیز اسمعی ہوتی اجزائی بدن شریف سے رنگ اور صفائی میں مانند بدن کے  
تھی او مسکو خاتم النبوت کہتے تھے اور یہ مہر نبوت ایک آیت آیات الہی سے تھی حاکم نے مستدرک  
وہب سے روایت کی ہے کہ مبعوث نہوا کوئی پیغمبر اگر اسکی علامت نبوت کی دست راست میں تھی  
الا مار سے پیغمبر کہ علامت نبوت آپ کے در میان دونوں شانوں کی تھی اور بعض روایات میں  
حند کتبہ السیری اور بعض میں عند کتبہ الیمنی وارد ہے اور یہ دونوں روایتیں منافی روایت  
بین کتفین کہ مشہور ترین روایات ہیں نہیں ہیں کسواسطے کہ در میان دونوں شانوں کے ہوتا سلم  
اسکا نہیں کہ میان او بچاچ میں دونوں کے ہوا اگر مال یا بین طرف یاد اسے طرف شانہ کے ہوتا ہے  
در میان دونوں شانوں کے او سپر صادق ہے اور تشبیہ مہر نبوت میں روایات مختلف ہیں بعضوں میں  
نزدیکہ جلعرو س اور بعضوں میں مثل سفید کہوتر یا لکب آیا ہے اور مہرنگ بدن شریف صفائی اور  
نرا نیت میں تھی اور او سپر چند خال اور کئی بالی اسطرح سے جے تھے کہ صورت عرفوں کی نمودار تھی  
جیسے کہا جاتا ہے کہ او سپر لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور بعضوں نے کہا ہے کہ او سپر لکھا  
تھا اللہ وحی لا شریک لہ حیثما توجہت فانک منصور یعنی جسطرف تو متوجہ ہو سوتھیا  
ہر اہل حدیث لکھتے ہیں کہ مہر نبوت حضرت کی ہر نفرت اور صدق کی ہے کہ یہی پیغمبر کہ جسکی نشا

بسیان  
پشت مبارک  
کیفیت تفصیل  
مہر نبوت کی

اچھی کتابوں میں ہر اور صیانت و حفاظت قدح اور طبع و انکار سے ہر شے کسی خبر پر فکر کرنا نفل  
 اور فساد و پہلین راہ پانے اور حق یہ ہے کہ نہ نبوت ایک عظیم خصوصیت حضرت کی محققیت حال  
 اور اسکی حق تعالیٰ کو معلوم ہو دو نون ہاتھ مبارک آپ کو در آتھے اور دوازی ہاتھ کی کمال  
 جود و عطیہ اور توت و طہیر و دلیل صریح ہو کلاسیان چوہی اور در آتھیں تہلیلان مبارک  
 پر گوشت اور نرم و نازک پھیل پھیل اور خوشنودار تھیں چنانچہ تھیں میں انس بن مالک سے روایت  
 ہے کہ ہاتھ نہیں لگایا مینے دیا اور نہ حریر کو کہ نرم زیادہ ہو تھیں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 سے اور نہ سو گھاسینے مشک اور نہ عنبر کو کہ خوشبو دلائے خوشبو آنحضرت معلوم سے مروی ہے کہ  
 جب آپ یتیم کے سر شریقت نے ہاتھ پھیرے اور مسکا خوشنودار ہو جانا اور صحیح مسلم میں روایت ہے کہ  
 کہ مسیح کیا حضرت نے رخسارہ جابر بن عمر کو جابر کہتے ہیں کہ پانی مینے دست مبارک کی سروی باؤ  
 خوشبو کہ گویا باہر لائے ہیں اور مسکو بلبلہ حطار سے اور طبرانی اور بیہقی میں اسل بن خمر سے روایت ہے  
 کہ مصافحہ کرتا ہوں میں حضرت سے اور مس کرتا ہوں میرا بن حضرت سے پھر سو گھاس ہوں اپنے ہاتھ کو  
 اوس سے پاتا ہوں خوشبو خوشبو می مشک سے اور سعد بن و ماس سے روایت ہے کہ ایک بار  
 حضرت میری عیادت کو تشریف لائے اور کہا دست مبارک میری پیشانی پر پھر مس کر پیر  
 نسخہ کو اور سینہ کہ جس ہمیشہ پاتا ہوں میں مروی دست مبارک کی اپنے جگر میں اس ساعت تک  
 مسو بن شاد اپنے باب سے روایت کرتے ہیں کہ میں آیا حضرت کے پاس اور مس کیا مینے  
 دست مبارک کو تھما وہ نرم زیادہ ابڑیشم ہے اور سرد زیادہ برف سے اور روایت ہے  
 کہ ایک دن حضرت نے قتادہ بن ثمان کے منہ کو ہاتھ لگایا تھا اور بکا چہرہ اسقدر روشن  
 ہو گیا کہ مجلس ہر چیز کا اوسمین نظر آنے لگا اور نگلیان مبارک آپ کی دراز اور بارگاہ  
 رہاست خوشنما تھیں چنانچہ اونکی تعریف میں مروی ہے ہر سنائی الاطراف یعنی کنارے  
 اعضا کے کہ عبارت اور نگلیون سے ہی دراز اور دروان تھی اور بعض روایات میں طویل  
 الاضباع و اردی اور یہ سحر و حضرت کی اور نگلیون کا مشہور ہے کہ پانڈ کو شوق کیا اور سنگرین  
 ایک کی اور نگلیون میں مسیح کی اور گھاسیوں سے پانی اور بلا چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہوا کہ  
 ابرق میں ایک و فیکو کے مقدار پانی تھا اور میں سو آدمی اسوقت حاضر و کونما جنتہ منوکی چلی

بیان و فہم  
 مبارک کلاسیان  
 اور تہلیلان

بیان اور نگلیان  
 مبارک



حضرت نے اور قدر پانی میں ناشہ اپنا رکھا اور سوقت آپ کی گھاسیوں سے پانی نکلتا تھا یہاں تک  
 کہ ان سب جھونکنے فرخت تمام سے وضو کیا اور حضرت جابر سے روایت ہے کہ ایک بار اس کا روز میر  
 میں تشنگی ہوئی اور آپ کی ایک چھاکل تھی اور میں تھوڑا سا پانی تھا حضرت نے دست مبارک  
 اور میں کھانی الفور پانی نے بکثرت تمام اور نگلیوں سے اندھ چشموں کے جوش اور ہم جھونکنے  
 پیا اور وضو کیا حضرت جابر کہتے ہیں کہ اگر لاکھ آدمی ہوتے تو پانی کفایت کرتا مگر ہم اس وقت  
 سب پندرہ سو آدمی تھے قدم مبارک کے دھعت میں روایات مختلف ہیں غلامہ یہ کہ دم  
 شریف دونوں دروازہ اور پر گوشت اور اونگلیاں پاٹوئی دروازہ اور ایک تھین اور گوشت سب سب  
 اونگلیوں سے دراز تھی اور خضر پر گوشت اور پر سے پانوٹھ کھتے ہوئے کہ اور پانی ٹھہر تا ایڑیاں  
 مبارک چھوٹی کم گوشت تھین ساق مبارک کی تعریف میں وارد ہوا کانٹا کھانہ  
 حوشہ جھوشہ بجاکل باز کی ساق لینے دونوں ساتون حضرت میں باز کی تھی اور بھی ہری  
 ہر کاٹھا جھاکر بجارہ بضم حم و تشدید میم میانہ درخت خراکہ اسکو شحم النخل عربی میں کہتے  
 ہیں اور گدھا کھڑا کاندھی میں غلامہ یہ کہ وہ دونوں ساق کمال لطیف اور باریک انکرم گوشت  
 تھین نہ دراز نہ عرض اس سبب سے رفتار میں سرعت تھی اور چلنے میں تھکاتے قوت سے خوب  
 جا کر آگے جھکے ہوئے گویا غنیمت سے پستی کی طرف اترتے ہیں باوجود اسکے تیز رفتار تھیں  
 کہ بہتہ روز نرم حال تھی جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میرے باپ جنگ احد میں شہید ہوئے  
 فرخندہ یہودیوں کے تھے ایک باغ خرے کا استیلا ملک میں چھوڑا وہ باغ چھلا یہودیوں نے چاہا  
 کہ سارا باغ قرض میں لگالین میں نے کہا کہ چند سال کی بہار میں قرض اپنا اور اگر لیں یہودیوں نے  
 نہ مانا آخر یہ تعدد حضرت کے حضور میں آیا آپ نے فرمایا کہ خرے کاٹ کر خرمن کرو پھر حضرت اس  
 باغ میں تشریف لائے اور ایک انبار کھان خرے کے گرد پھر کر قدم شریف اوپر رکھا اور فرمایا  
 کہ قرض انہوں کو بلا کر خرے اس خرمن کے انکے قرض میں لگا دو جابر کہتے ہیں میں پانچ پانچ  
 کر دینے لگا حق تعالیٰ کی قدرت سے سب قرض اوٹکا اوسی انبار سے ادا ہو گیا اور میں دیکھتا  
 تھا اوس انبار کی طرف گویا اوس میں سے ایک خرابی خراج نہیں ہوا مسلمانوں دیکھو یہ ایک شہ  
 اثر بہت قدم شریف کا ہر اور اس طرح کے بچر سے بہت سے سیر کا تابون میں لکھے ہیں اور حضرت

بیان قدم مبارک  
 بیان ایڑیاں مبارک  
 بیان ساق مبارک

بیان رفتار  
بارک

نہایت باوقار و باکمال تھے اور اسی انداز سے خزان ہوتے اور جب راہ میں چلتے صحابہ کرام کو اپنے آگے روانہ کرتے اور آپ سبکے پیچھے چلتے حدیث شریفین میں وارد ہے کہ حضرت فرشتہ کہ چھاپہ افروختوں کے لیے چھوڑ دینے آپ کے پس رو فرشتے ہوتے تھے اس واسطے اصحاب کو آگے چلنے کا حکم تھا اور حدیث ابوہریرہ میں وارد ہوا کہ نہ لکھا بیٹے کسی کو تہنہ راہ چلنے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گویا زمین لیٹن جاتی تھی آپ کہ سبکے پیچھے کہ ہم سب شفقت میں ڈالتے تھے اپنی جانوں کو اور دوڑتے تھے کہ حضرت کے سامنے چلیں اور آپ بے تکلف بطور خود چلتے تھے اور چلنے میں گھبرائے نہ تھے باوصف ایسی تیز رفتاری کے اور تمام بدن حضرت کا پر گوشت اور دھوا اور گھنچا تھا یعنی کناروں سے گوشت لٹکتا تھا اور جسم شریف حضرت کا محال روشن اور نورانی تھا فوج جو اصحاب بایض لون شریف پر اتفاق رکھتی ہیں پناہ دار و سرکان انہیں ملے یعنی رنگ حضرت کا سفید تھیں تمام ایک وصفت ہے کہ بیان اور سکا دشوار ہے کیونکہ وہ کیفیت و برائی ہے نہ بانی خلاصہ یہ رنگت آپ کا سفیدی خالص نہ تھی کہ نہ بودگی اور نہ بے نہ رکھتی ہو بلکہ سفیدی طبع تھی کہ جسکو بیان کیا ہے ساتھ مائل سرخی کے چنانچہ موی ہے کہ سفیدی رنگ شریف مشرب بھرت لینے خلاصہ سرخی تھی اور نظر اس اختلاف کے رنگت شریف کہ صفت بن اس سرخی واقع ہے یعنی گندم گون کیونکہ ظاہر ہے کہ سفیدی اور سرخی کے اختلاط سے گندمی رنگ پیدا ہوتا ہے اور حق یہ ہے کہ رنگ بن میں اس رنگ سے بہتر کوئی رنگ نہیں ہے اور نورانیت لون شریف نورانہ شب چہارہ ہم پر غالب تھی برابر بن غائب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت کو شب اہ میں حد سرج یعنی دھاری دار سینے دیکھا چہرہ دیکھتا تھا میں آپ کو ایک نظر اور چاند کو ایک نظر قسم خدا کی کہ جسم شریف آپ کا پناہ سے زیادہ روشن نظر آتا تھا الصلوۃ والسلام حلیات یا رسول اللہ صفات خلقیہ حضرت کے جیسے آگے پیچھے سے اور اندھیری اور جالی میں برابر دیکھنا اور بغل شریف کا سفید رنگ چون صاف ہونا اور حالی تمام عمر میں نہ آنا اور احلام کا نہ ہونا اور پسینہ سے خوشبو مشک و بزرگی آنا اور زمین کا بوقت تعنائی حاجت تمکلاف نہ ہونا اور بول غلط کا غائب ہونا اور اوس مشک مشک کی خوشبو آنا اور اثر فضیلہ کا زمین پر نہ دیکھنا اور حقنہ کیسے کر سنے اور ذات برہہ پیدا ہونا اور

بیان صفات  
خلقیہ

اور وقت تولد شریف سجدہ کرنا اور انکشت شہادت بطرف آسمان اوجھانا اور کلمہ پڑھنا اور کلام  
 کرنا اور فرشتوں کا مہربان ہونا اور حضرت کو بلانا اور چلانے کا آپ کے ساتھ یقین کرنا اور وقت انشاء  
 آپ کے طرف مائل ہونا اور گھوڑہ بین کلام کرنا اور پارہ ابر کا وقت گرمی آفتاب جھینٹہ آپ کے  
 سر پر سایہ کرنا اور سایہ درخت کا آپ کے طرف متوجہ ہونا اور حضرت کے بدن اور کپڑوں پر  
 کھنکھائی کا بیٹھنا اور جس جانور پر حضور سوار ہوتے اوس جانور کا مدت سواری بول برا کرنا  
 اوصاف مشہورہ سے ہر اور بروائیت صحیحہ ثابت ہر کہ حبیب کبریا قبر میں زندہ ہیں اور قبر میں  
 نماز پڑھتے ہیں اور حضرت کے مرتد مبارک اطہر ایک فرشتہ معین ہر کہ جو کوئی درود اور سلام  
 آپ پر بھیجے ہو وہ اوس کے آپ کے حضور میں پہونچتا ہے اور حضرت کے پاس عرض کیے جاتے ہیں  
 اعمال امت کے اور آپ اونکے واسطے استغفار فرماتے ہیں الصلوٰۃ والسلام حلیات  
 یا رسول اللہ اور مناقب جلیلہ اور فضائل جمیلہ کبریا سے یہ ہر کہ حق تعالیٰ نے  
 قرآن مجید میں آپ کی حیات دنیا کی قسم کھائی **لَعَمْرُكَ اَنَّهُمْ كَفٰی سَكَنَ فَعَمَّ رَجَعُوْا**  
 جہو اہل تفسیر متفق ہیں اس بات پر کہ یہ قسم ہر پروردگار عزوجل سے بدت حیات اور نقاب  
 حضرت علیہ الصلوٰۃ والتعمیات اور یہ نہایت تعظیم و تکریم ہر جیسے عاشق اپنے پیشتوں کی  
 قسم کھائے اور کئی تریسی جان کی قسم مسلمانوں قدر و منزلت اس قسم کی مومن اسرار کو  
 کہ اس راز و نیاز سے واقع ہیں معلوم ہے کہ اس قسم سے کیا تراوشش کرتا ہے مگر اسرار  
 سے روایت ہے کہ یہ کیا کیا حق تعالیٰ نے کسی ذات کو گرامی تر نزدیک اپنے محمد رسول  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ کی حیات کی قسم کھائی نہ غیر اوس کے ابوہریرہ کہ بزرگترین تابعین  
 سے ہیں کہتے ہیں کہ سو گندہ کھائی حقتعالیٰ نے کسی کی حیات کی سو احمدمصی اللہ علیہ  
 وسلم کہ اس واسطے کہ حضرت گرامی تر اور بزرگترین تمام مخلوق میں نزدیک حق تعالیٰ کے  
 اور مطلبی نے کہا کہ قسم کھانا حقتعالیٰ کا بیات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان صریح ہے  
 ہمارے واسطے کہ قسم کھائے ہم آپ کے حیات کی خیاں حضرت امام احمد فرماتے ہیں کہ  
 اگر کوئی قسم کھائے حضرت کے حیات کی میں مستعد ہو جاتی ہے اور اگر حسانت ہو تو کفارہ واجب  
 ہوتا ہے بسبب ہونے حضرت کے ایک دور کنون شہاد کا اور معمول اہل نبیہ علیہ السلام کے

قسم کھاتے ہیں اور کہتے ہیں بحق اوسکے کہ پوشیدہ کیا ہو سبکو اس قبر اچھلنے اور بچنے سکن  
 اس قبر اچھلنے کے لینے قبر شریف حضرت علیؑ علیہ السلام کے درج النبوة میں مذکور ہے کہ عنوان ہوا  
 لَا أَقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ لَأَنْتَ حَلُّ هَذَا الْبَلَدِ سے باجواب ظاہر ہوا زیادہ تر اس سے غلبت اور عزت  
 حضرت تصور نہیں کہ مقید کیا حق تعالیٰ نے قسم کو جلد کہ جلد حرام اور بلند امین جیسا کہ مہربوت  
 عامل اور نزول حضرت کے اوس شہر میں اسی جاسے کہتے ہیں کہ وہ للکان بالمالکین سوا پر  
 میں حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے عرض کی حضرت کی خدمت میں کہ بابی انت و احمی نے  
 قرآن ہو جو ان باب میرے تجھے جتنی سوچتی ہے اچھی نزدیک خدا کے اسم تہ کو تو قسم کھائی تو  
 آپ کے حیات کی نہ حیات سب بیوں کی اور سوچی نصیحت آپ کی پاس خدا کی اس حد کو  
 کہ قسم کھائی آپ کی خاک پاک کی اور فرمایا لَا أَهْبِطُ هَذَا الْبَلَدِ یعنی قسم کھانا بلکہ کہ جہاں  
 زمین سے ہے کہ اوس پر ملتے ہیں قسم کھانا خاک پاکی ہو اور یہ قسم ایک سہ کنون اور اکونوم  
 ہے کہ نظر کو تاد بینوں کی اوسکے اور اک سے قاصر ہو جو صاف ہیں اور پاک نظر واقع ہوا  
 راز و نیاز عاشق و معشوق ہیں وہی ان باتوں کی کیفیت اور لذت پاتے ہیں اور غرض  
 حضرت مسلم سے یہ ہے کہ عالم ارواح میں اول آپ پیدا ہوئے اور پہلے لکست بیکہ کے  
 جواب میں علیؑ آپ نے فرمایا اور سیر معراج مخصوص آپ کے ساتھ تھا اور سواری  
 براق بھی مخصوص آپ کی تھی اور اوپر آسمانوں کے جانا اور صد قاب قوسین اودانی  
 پہنچنا اور دیدار الہی سے مشرف ہونا خاصہ آپ کا ہی اور فرشتوں کا بیج و ششم ہونا اور  
 آپ کے ساتھ ہو کر کافرون سے لڑنا مخصوص حضرت ہی اور شوق تہرہ ادا ایسے سحر سے  
 عجیب و غریب جو آپ سے ظاہر ہوئے کسی اور پیغمبر سے ظاہر نہیں ہوتے اور پہلے قبر سے  
 سراوٹھانا اور پہلے قیامت میں جیوشی نے افاقہ پانا اور سواری براق اور تہرہ تہرہ اور فرشتوں کا  
 جلو میں ہونا اور جانب راست عرش و کرسی کے اوپر بیٹھنا اور مقام مجید سے مشرف ہونا  
 اور لوہار اکھ کا تھمین دینا اور حضرت آدمؑ اور تمام ان کی قدرت کا اوس کے سایہ میں  
 ہونا اور صبا انبیاء کا ساتھ اپنی امتوں کے آپ کے پس رو ہونا اور پہلے دیدار خدا ایسے  
 شروح ہونا اور شفاحت عظمیٰ مخصوص ہونا اور پہلے بل طر سے گذر کرنا اور حضرت جناب

نفسہ اقام  
 ہذا بلکہ

بہترین  
 بعض خاص

۲۳۵

ناقلہ الزمرا مساخروا اور پرا نا اور جب خلق کو حکم کو تجلیج دیا تاکہ اپنے کاسونا اور پرا  
 دروازہ بہشت کا کچھ لکھ لیا اور دن قیامت کے برتبہ وسیلہ شرف ہونا بہشت میر  
 حضرت کے ساتھ ہر اور مرتبہ وسیلہ کا نہایت بلند ہر کہ سوا آپ کے اور کسی پیغمبر کو میر  
 ہوا اور حقیقت اجمال اس مرتبہ کی یہی کہ حضرت قیامت کے دن حقیقت کی طرف سے منزل  
 زبر کے بادشاہ کی طرف سے ہونگے غلام یہ کہ بعد خدای غر و جل کے سب مخلوقات سے  
 افضل اور اشرف اور اکمل اور اکرم و اعظم ہمارے محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں  
 اور مناقب اور کمالات اور خجرات اور اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ اور شائستگی ستودہ  
 اور خصائل محمودہ حضرت کے زیادہ از عدد شمار ہیں مقدور بشیر نہیں کہ سب کو احاطہ کرے  
 اور منجزات حضرت کے جو کتب احادیث و سیر میں تفہیم ہیں چوتھہ ہزار میں بڑی خوبی  
 اور بھلائی مسلمان کے لیے اسی میں ہر کہ موافق آپ کے ارشاد کے عمل میں لاویں  
 اور ہمیشہ درود و سلام میں مشغول رہیں الصلوٰۃ والسلام حلیات یا رسول اللہ العظیم  
 بجز متذکرۃ العالین سب مسلمانوں کا نامہ پیر کرے اور حرمین شریفین کی زیارت نصیب ہو یا امین العالی

کلمات طیبات حضرت شہیدی و ذکر سعید و بیان جلیل حضرت عظیم نصیب  
 باعث حسن نظام و عظم اتمام و واسطہ نچر حسن طبع اصرام اسما علی خیر و ذکا طبع کا

خاص نام کا نام پر روشن رہیں ہر کہ نفیر بعد اتمام ان حالات طیبات بیانات سرایا تصدیقا  
 و بشارت معنات کے ہر لمحہ و ہر لحظہ اس معنی کا جو یا رہتا تھا کہ دیکھے آفریدگار عالم باعث  
 حسن طبع اس برات اعظم حسنات اور نامہ کفارت ستبات کا کسکو گردانا ہو افضل عظیم  
 اور حمت جلیل اور غیر کثیر اور اجر کثیر کسکو عطا فرماتا ہو اور خدمت میر سامانی اس سعادہ و جہان کی  
 کس سے لیتا ہو حمد و ثناء و شکر اتم کا اتم تھائے شانہ کہ حسب تنبیہات قلبی اور  
 موافق لمحات معنوی کے شاید مقصود جلوہ گر ہو اعنی بروز سعید و یوم شریف ایک شکل  
 بدیہی الانتاج نے رو بہ کھلایا اور قرآن سعیدین خمسہ ملی و کبریٰ اوسکے سے نتیجہ محمود و غایت طبع  
 جلوہ نور پیکار اے جناب مستطاب خلاق آج امید گاہ شیش و شاہد ہر گو ہر از دست محیط از خار

بنان حقیقت بیان  
 اتم وسیلہ

شعور و خجرات

فیوض و کرمات کلدستہ محاسن جو و ملائمت شرامت اقصیٰ منبع فضائل و مکارم کبریٰ یا با کازماز  
 فرود یگانہ و منویر نوریش و یگانہ ابر و طیر خیر کثیر مجمع خوبی و سعادت جو و وسع طلاق اگر مکرر کن اعظم علم و کرامت  
 مرجع خاص و عام محمود و الانام معدود وجود و احسان حسن عالمیان جناب محمد مصاحب خان صاحب  
 زاد شرف و فضلہ اور خلعت رشید اور فرزند سعید و نیکے جناب رفعت نصاب قطب سار سادات  
 مرکز دائرہ انبیا و صہبت صاحب فکر صاحب و ذہن صاحب کتبچینہ علوی ہستی و خزینہ دریادلی کریم  
 عظیم الاشراف مدوح اعظم امیر کرم سردار نامدار مشہور و معروف امصار و دیار امیر ابن امیر  
 منعم علیہ نظیر حسن منیر و کبیر مقبول بارگاہ حضرت سبحان جناب محمد رمضان خان صاحب دلد  
 اجلالہ و اگر امہ و اطلع القمر ان فی البوادی و العمران کہ دریادلی اور عالی ہستی اور اثبات طبعی اس  
 شاناز و الاشان کی اتالیق سبعہ میں مشہور و معروف ہوں اور مدوح و معروف ہوں علامہ ہون  
 ان سخنان بلند اور کلمات ارجمند کو یہ پر بار طلاق و زیادت حمل نغمہ دین اور از قبیل قبول و مال  
 زمین اور از فراط و مبالغہ و صافین سے نہ تصور کریں کہ محمودیت اور محمودیت و دو صاحبان  
 مسلم الثبوت خاص و عام اور متفق علیہ کا قد انام جو سہذا بیاد مسابہ و دریاد و تعلیم و طاعت  
 از علما و حفاظ از الوف و آت و واسطہ طبع چندین اقیات مساحات بیانات و امتحان و علی شایع  
 محمودیت و قدسیت و دون صاحبان پر نادی یا علی غامین الحق کہ نقلین ملوین بنام ہر دو صاحب  
 تا یوم بعث و نشر و ادعیات و اقیات محمود العاقبت و تحیات طیبات حسن آخرت و گاہ و بار  
 سے مستعدی رہینگے اور در معانیان قدس سبح و مسافرت خوش اقبال اور نقاد و قیمت مبارک  
 بنام نامی اسم گرامی ہر دو مدوح بجا و یگے ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل  
 العظیم

کلمات طیبہ و ملفوظات قدسیہ و نعت حضرت سرکاشا انجناب سید علیہ السلام و العزیز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رقم پید کیا کیا طفرہ بسم اللہ کے و کا	سر دیوان لکھا میں مطلع نعت احمد کا
طالع روشنی جیسے نشان شہر کی آگ کا	طہور حق کی محبت ہی جہان میں نور احمد کا
دستان ازل میں و معلوم عقل کل کا تھا	نہ تھا نام و نشان جن روزوں میں نہ خبر احمد کا

جس پر ای کن فرشتہ کی ہریم میں  
 عجم میں نہ آؤ نہ شیراز کے قصر میں آیا  
 شرف ماسل سواؤم و ابراسم کو اس سے  
 شب روز اس کے صاحبزادوں کا گھر میں تھا  
 وہ اس عالم میں رونق بخش تھا ورنہ کی تسکیر کو  
 شب مزاج شہ کو شرف پر دم میں اتر آیا  
 روانہ سپہ کو شرف ایک نظرہ آب سے جس کے  
 وفات ظاہری سے جو ہر جان میں فرق آیا  
 نہ کہ قدر اس کی شیرازہ بکھ جانے سے اگر کا  
 کرافتی میں کہ جاسکے اوپر ہر بیس اندام  
 اوپر اندام سے اصل ایدہ ہر خاک سے فی  
 گذر و وحدت سے کثرت میں نہ تاوان طلوع  
 کشادہ عقدہ باطن میں کا فی ماحول او کو  
 بھر ساہر کیس کو ایک جھار عافیت کا ہر  
 تری پاؤں سے ہنرم فلک پیرل کو پا  
 خدا میں لگے کیا کیا نعمتیں تیا و بندوں  
 بٹین کے جس میں ہی سنا عشت نہ خست یوں  
 لب گوہر نشان انہوں نے جب عرض تھا کہ  
 راکبے میں تیرے روضہ کے در پر جایا  
 نشانہ قادر انا قدر کا دست و بازو ہو  
 عدد کو حشر تک انکار ہو تری رسالت میں  
 ہوا تجسنا نہ ہو سکتا ہر میرا ہی ایمان  
 تری توہین میری زبان میں آئی تری

بہار آفرینش ایک بڑا اوسکی سند کا  
 عرب میں شور اٹھا جسٹ اوسکی گواہ کا  
 نہ تھا فخر و عالم فخر تھا اپنے اب و بکا  
 عجیب سبب یا تھا روح الامین کہ غیب کا  
 گیت بیت میں طبعی بکے سایہ اوس میں حق کا  
 بیان اوس قلم میں حق کا ہو کیا خدا و رک  
 کروں کیا صفت اوس دریمیم ہر سر کا  
 وہ جسم پاک گو محدود تھا روح مجسّم کا  
 نہ افزون تیرہ قرآن مخبر اسے مجسّم کا  
 ملا ہی قصر اختر روح کو اوسکی زمرہ کا  
 خواص اس میں بنج کبری میں ہر حشر کا  
 نہ بدنا صفر کفرش احد پر سیم حسد کا  
 کھلا کر تاسی بنی ہمیشہ فضل اسب کا  
 مجھے نام مبارک کا ہی ذوق اللہ من کوں کا  
 ترے سجدے شہر تہم اسان فریق تھا  
 تراوت و عاضا میں ہی جیت کل کے رقص کا  
 کھیلے گا حال است کو تری اندام حجب کا  
 تاشا گاہ محشر میں تکین کے نیک نہ بکا  
 اسی اندوہ سے ہر رنگ تیرہ سنگ اسود کا  
 تری خواہش کردی تیر قضا کو حکم گرد کا  
 محل باقی بڑا سک کو قول موکب سک کا  
 نہ قانون مسئلہ ہر گرس زریق مژدہ کا  
 صفائے تک مسخر ہو گا اس تیغ مہند کا

<p>ہوا عالم میں سرور میرے اشعار مجھ کا میرے سوا ہوا تو اسے کاش مجھ پر مرق کا کبھی گروہ بیہوش میں کوئی نظر نہ کیا حسد نہ خضر و عیسیٰ کو میری پیش منگیا کسی سحر امین دیکھے طبع نہ ٹھیک نام ادا تقصیر جو وقت ٹوٹے طائر و وحش مقلد کا زبان پر میرے جمد نام آتا ہر جملہ کا</p>	<p>پیشین کے مثل تقدیر کون بیان نہ کر سکے ہوئی ہر بہت عالی بری میرا بل طالب کبھی خضر و عیسیٰ کا کہتا ہوں آنکھوں میں نارنج دل سے گروان زندگی کا کوئی نام دینے کی راہ میں گروہ لائق ہو ہر الاشہ تسلی و خوشنویس ہر درد و غم کے جاہل و بے خدا نہ جو ہم لیتا ہر شہیدی کس جہت کے</p>
---	---

## خاتمہ الطبع

الحمد للہ کہ کتاب مقبول حضرت رسول المقلین یعنی مرح البجورین تصنیف فاضل فہل عالمہ  
حقیقت آگاہ عاشق رسول ممتاز جناب مولوی عبدالغفار صاحب مفتی صدر نظامت  
مالک شہ گوالیار حسین منصف صاحب بڑی تحقیق سے بیان حج اور اوکلی لفظ  
ورق و زانی ہیں اور حالات مدبرہ طبعہ کو بھی جہاں چاہیے لکھے ہیں اور  
نفس قرانی اور حدیث نبوی سے ہر زمانہ خوب ثابت کیا ہے  
غرض کہ یہ کتاب بیان حج و غیرہ میں بے نظیر ہے  
اور مصنف صاحب نے سیاق میں مفید خاص و عام  
بیان کی ہیں جنہاں میں حضرت مولف صاحب طبع  
جناب شیخ گلشنور ربیعہ رابع نے کھنکھو  
جاہ و میرا شکرمہ حج و غیرہ  
اور عمدہ کاغذ پر  
طبع ہوئی